(سب حقوق محفوظ ہیں)

بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمہ ویل یومئذ للمکذبین

تصدیق براہین احمدیہ

جلد اول

بجواب

تکذیب - خبط - تنقیہ وغیرہ

از

عمدۃ المتکلمین حکیم مولوی نور الدین ملازم سرکار جموں و کشمیر

مصنف کتاب فصل الخطاب لمقدمۃ اہل الکتاب (دو جلد)

رسالہ ابطال الوہیت مسیح وغیرہ وغیرہ

سنہ ۱۳۰۷ھ مطابق سنہ ۱۸۹۰ء

پنجاب پریس سیالکوٹ میں غلام قادر فصیح مالک مطبع کے اہتمام سے چھپی

بار اول .... (تعداد اشاعت ۷۰۰) .... (قیمت بلا محصول [illegible])

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۲	۱۴	سوف	موصوف
۹۳	۵	ہیت	ہین
=	۱۸	ہستی	نیستی
=	۱۹	صفتین	صفتے
=	=	سوجو	موجود
۱۰۹	۱۰	دہ	مادہ
=	۱۳	سے خلق	خلق سے
۱۱۳	۶	ایمان ن	ایمانا
=	۱۱	یمن	ممن
=	=	المستقیم	مستقیم
۱۱۸	۱	کا قو	کا قول
=	۶	شیطان شیطان	شیطات
=	۱۹	شیطان	شیطان سے
۱۱۹	۴	لا تعبدُ	لا تعبدوا
۱۳۸	۳	پہر	بلکہ
۱۳۹	۸	ہپیم	بیہم
=	۱۸	بہی	ہے
۱۴۴	۲	شینبی	پشینتی
۱۵۰	۲۰	زند	زندہ
۱۵۶	۹	قیول	قیوم
۱۵۷	۲	پیکی	برکاتش
۱۵۸	۵	قرات	کیا قران
۱۶۰	۱۶	ترا تیئے	ترتیئے
۱۶۱	۱۷	ہوا یقین	یقین
۱۶۷	۱۶	ہندیون	ہندیون بلکہ ایرانیون
۱۶۹	۱۳	تکذیب	تکذیب
۱۷۰	۹	صفت	صنعت
۱۷۲	۱۹	کوڑا کرکٹ	حشرات الارض
۱۷۴	۱۰	ہم نہین سمجھتے حیوانات کو	حیوانات کے
۱۷۴	۱۰	کرنے سے	کرتے ہین
=	۱۱	منع کیا جاوے	مستثنی کیا گیا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۸	۱۰	کہ	جو
=	۱۱	تسلط بخشتا ہے	بخشتا ہے
=	=	اُس وقت	+
۱۸۱	۱	المرسکین	المرسلین
=	۱۷	قادیہا	فادیہا
۱۸۶	۵	نقسے	نقشے
۱۸۸	۱۲	ثمر	نمبر
=	۱۴	مس	اس
۱۸۹	۱۷	کراتے	کرتے
=	۱۹	ہین	ہین
۱۹۰	۱۹	اسے	ایسے
۱۹۱	۱۵	ہبن	ہین
۱۹۷	۲۰	قاب	ایک قاب
۱۹۸	۹	سلہ	سلّہ
۲۰۱	۱۷	یدکے	یدلے
۲۰۲	۵	لٹیرے دہام لوگ	دہام لوگ
۲۰۴	۱۹	افسوس	افسون
۲۰۶	۵	کہیے	کہیتے
=	۸	معلہ	معاملہ
۲۰۷	۱۳	لگار	لگا
۲۰۸	۷	اود	اور
۲۱۰	۱۳	پریشیر	بہ ہمشیرہ
۲۱۱	۱۷	تیسرے	چوتھی
۲۱۲	۱۴	الارض	الارض کا جملہ
۲۱۷	۱۶	توبیت	توریت
۲۲۱	۱۷	سہن	کُن
۲۲۲	۱۵	کے بنانے	بنانے کے
۲۲۴	۶	وانطلق	وانطلق
=	۸	اختلاق	اختلاق پ ۲۳ سورہ ص
=	۱۰	نطنون	یظنون پ ۲۵ سورہ جاثیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۵	۱۳	بہی کی	کی بہی
=	۱۹	ذرا بہی اجنبا	+
۲۲۶	۱۶	حالۃٌ	حالۃ
۲۲۷	۱۱	لوگون	لوگون پر
۲۳۵	۳ و ۷	بُریرہ	بَریرہ
۲۴۸	۱۶	مختلطۃ	مختلفہ
۲۵۶	۱۰	تم	تمہارے
۲۵۷	۴	فاصلہ	فا[illegible]صلہ
۲۹۵	۱	کے	کے احکام
۲۹۵	۱۱	گہرانے تمام	گہ[illegible]نے سے تمام
=	۱۵	ہون	[illegible]
۲۹۸	۱۶	قرانی ضرورت لیے	[illegible] لیے قرانی ضرورت
۳۰۳	۱۹	تیری	میری
۳۱۴	۲	اس	اس[illegible] الہامی
=	۱۲	خیالات	[illegible] خیالات
=	۱۶	میوہ بحرمت	و[illegible]
۳۰۵	۱	اور ہین	[illegible] ہین
=	۱۷	الیونکو	ال[illegible]ونکو
۳۰۶	۲	الکتا	الکتاب
۳۰۷	۱۱	بہی آجتک	آجتک
۳۱۱	۷	نجانے	[illegible]انے
۳۱۲	۱۶	اسی اس لفظ کو	ا[illegible]سکا یہہ لفظ
۳۱۴	۳	اورحد	[illegible]
۳۱۵	۱۱	انگہسرہ	ا[illegible]کس گنتی
۳۱۶	۷	دہ	اسکے دہ
۳۱۷	۱۵	کا بیان	کا[illegible]
۳۱۸	۸	ساتیر	وساتیر
۳۲۸	۱۳	مین اپنا	[illegible]

بل كذبوا بما لم يحيطوا بعلمه ولن يؤمنوا للمكذبين

تصدیق براہین احمدیہ

جلد اول

بجواب

تکذیب - خبط - تنقیہ وغیرہ

از

عمدۃ المتکلمین حکیم مولوی نور الدین ملازم سرکار جموں و کشمیر

مصنف کتاب فصل الخطاب لمقدمۃ اہل الکتاب (دو جلد)

و رسالہ ابطال الوہیت مسیح وغیرہ وغیرہ

سنہ ھ مطابق سنہ ۱۸۹۰ء

پنجاب پریس سیالکوٹ میں غلام قادر فصیح مالک مطبع کے اہتمام سے چھپی

(قیمت بلا محصول ....) (تعداد اشاعت ۷۰۰) .... اول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی نبیہ الامین

انٹروڈکشن

جہانتک تاریخی واقعات - قدیمہ اور جدیدہ آثار - اور عقل شہادت دیتی ہے اس دنیا مین اضداد کا مقابلہ ہوتا رہا - اور یقینی طور پر کہہ سکتے ہین کہ آیندہ بھی کسی مدت تک ایسا ہی ہوتا رہیگا -

کیمسٹری کی گواہی ذرّات عالم کی نسبت اس وقت چھوڑ دو - انسانی گروہ پر نظر کرو سعید کے ساتھ شقی یا سرینٹ کے ساتھ ڈیول کب سے مقابلہ کر رہا ہے مومن و کافر کا جھگڑا - اور عالم و جاہل کا تنازع کوئی پہلے قسم سے جدا فساد نہین یہہ الفاظ - سعید اور شقی - بھلے اور برے یا سرینٹ اور ڈیول کے ہی عنوان ہین اور ان کا مخاصمہ وہی اضداد کی باہمی جنگ ہے یہہ باہمی حملہ بڑے بڑے نتائج کا موجب اور خدا ترس پر سمجھ والون کے واسطے انواع و اقسام فوائد کا باعث ہے

علم الکیمیا ۲۱ سطر ۱ اچھا ۱۲ منہ بھلے ڈیول - برا ۱۲ منہ

اِن منافع کا تذکرہ جو اِس جدال و قتال سے اِس حملہ کے مجاہدین اور شہداء کے حق میں پیدا ہوتے ہیں اِس رسالے میں نامنظور ہے۔ مگر قدرت کے کارخانہ میں جب اختلاف موجود ہے پھر ایسی قوت اور طاقت کے ساتھ ہوتا ہے کہ مخلوق میں کوئی بھی نہیں گذرا اور نہ ہے۔ جسنے اِس اختلاف کو مٹایا ہو۔

بلکہ یہہ سچا الہام

وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ - اِس جنگ کے قیام کی خبر دیتا ہے۔

کارخانہ قدرت کا کام چونکہ خبیر و علیم اور عزیز و حکیم کے صفات کا نتیجہ اور انہی کا اثر ہے اور اسواسطے ظہور پذیر ہے کہ اللہ تعالی کی کاملہ صفات کا **اقتضا** پورا ہوا اور وہ صفات منتج نتائج اور مثمر ثمرات ثابت ہوں نہ نکمی اور بیکار!

اِسلئے

ممکن ہی نہیں کہ بیوجہ اور بدون حکمت ہو بلکہ ضروریہہ الٰہی کام بھی انواع و اقسام **حکمتوں** پر مبنی ہوگا اور ظاہر ہے کہ اختلاف اور تضاد کے وقت دونوں گروہ ایک دوسرے کے مغلوب کرنے میں **اولو العزمی** سے کام لیتے ہیں۔

پس ضرور ہے کہ اِن میں سے ایک فتحیاب ہو اور دوسرا شکست پاوے۔ گو ایک کی کامیابی اور دوسرے کی ناکامی کچھ دیر کے بعد اور دونوں کا فیصلہ بعضوں کو مخفی مجاہد غازی اور شہید اور بعض کو اسیر اور مقتول بنا دینے کے **پیچھے** ہی کیوں نہو۔ اور یہہ بھی عیاں ہے کہ اِن دونوں گروہوں کی **لڑائی** گو ہر زمانے میں نئے رنگ سے شروع ہوتی ہے دونوں نئے اپنی وردیاں نئی۔ زبانیں نئی ہتھیار بھی نئے ہوتے ہیں مگر اصلی دعووں پر گہری نگاہ کرو تو وہی پرانے دعوے ہیں صرف طرز بیان میں کچھہ

ؔ اور ہمیشہ رہینگے اختلاف مچاتے مگر جنپر رحم کیا تیرے پروردگار نے۔ پ۱۲۔ سورہ ھود۔ ع ۱۰

ایسی تراش خراش ہوجاتی ہے کہ سرسری نگاہ والا ان دعوون کو نئے دعوے اور اثبات و نفی کے سوالون اور جوابون کو نئے سوال اور نئے جواب خیال کرتا ہے۔ مگر متامل جانتا ہے کہ یہہ وہی **آدم اور شیطان** والا پورانا جھگڑا ہے جو نئے رنگ سے رنگین کیا گیا ہے پہلا امر بھی شاید **فروگذاشت** کے قابل نہوگا کہ ان حملون کے دیکھنے والے دو قسم کے لوگ ہوتے ہین۔ کمزور۔ کم حوصلہ ناتجربہ کار۔ یا قوی۔ بلند حوصلہ اور تجربہ کار۔ گو پہلے گروہ کا یہی خیال ہوتا ہے کہ مومن اور سرشیٹ آج نہ گرے تو کل پس پا ہونگے۔

کیونکہ یہہ مقدس گروہ ابتدا مین بلحاظ اپنی سوسائٹی کے بہت ہی **قلیل** اور اسپر غربا اور ضعفا کا مجمع ہوتا ہے۔ دنیاوی سامان کے لحاظ سے اس جماعت کے عام ممبر ابتدائی حالت مین ہیچمیرز نظر آتے ہین۔ مال و منال اور حصص سلطنت مین اس گروہ کے اعضا **کم قدر** دکھائی دیتے ہین۔

اسلئے ان مخلصون اور سچے اہل ایمان کو انکے مخالف حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہین اور کہتے ہین۔

لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ

مگر عاقبت اندیش اللہ تعالیٰ کی صفت عدل اور رحم اور صفت فوقیت علی الکل پر ایمان رکھنے والا فتح و نصرت کا مالک صرف اللہ تعالیٰ کو یقین کرنے والا۔ تمام نظام عالم کا قابض اور متصرف صرف ایک الہ الحق قدوس رب کو سمجھنے والا اللہ تعالیٰ ہی کو حق اور راستی کا حامی اور مددگار جاننے والا جانتا ہے۔ کہ الٰہی امداد و انجام کار راستبازی

ا؎ اگر ہم شہر مین گئے تو ضرور معزز لوگ ان ذلیلون کو وہان سے نکال دین گے۔ پ ۲۸ سورہ منافقون۔ ع۔ ۱۔ ۲؎ فرشتون ۱۲ ۳؎ شیاطین ۱۲

کیے تھا ہے - حق ہی کی عمارت مستحکم چٹان پر قایم ہے سچائی کامیابی سے مآل کار علیحدہ نہین ہوئی - اور وہ الہام آلہی بالکل سچ ہے جسمین ہے -

وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ[1]

متمول مگر کافر کے مقابلہ مین بہی مفلس مگر مومن آخرکار دولتمند ہوا کرتے ہین - ابتدائی حالت مین ظاہر کے ذلیل مگر اللہ تعالی کے سچے فرمانبردار ہی ظاہری عزت سے بہی معزز ہوتے ہین -

سُبْحَانَ اللّٰهِ - وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ تَعَالٰى !!!

یہہ عجیب و غریب راستی اور راستبازی کی معیا ہے - یہی ہمیشہ ہر ملک مین تعجب انگیز - اور راحت بخش معجزہ اور الٰہی نشان ہے ! اور

یہی پہلوان کو ہر دو جہ مقابلہ کرتے وقت یقینا تسلی دیرہا اور ہے اور رہیگا -

آدم سے پہلے ملائکہ - دیوتا ؤن[2] کے سامنے جن شیاطین[3] اور اسُرون[4] کی جو گت ہوئی اور جس ذلت کو وہ پہونچے آثار صحیحہ اور پستکدون[5] سے عیان ہے -

پہر آدم علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کی عداوت سے جو وبال ابلیس پر آیا - اور اسکی شرارت کے بدلے شیطان کی جو حقارت ہوئی وہ غالباً عمر انات کے زن و مرد بلکہ بچے پر بھی مخفی نہین مگر آدم علی نبینا و علیہ الصلوۃ آخر اہل ایمان کے مورث اعلے بنے - اور اللہ تعالی نے آپکی اولاد مین ہزارون ہزار انبیا - اور ملوک اپنے پیارے پیدا کئے -

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاحْشُرْنَا مَعَهُمْ - آمین -

---

[1] آخرکار کامیابی خدا کے پاس پرہیزگارون ہی کا حصہ ہے ۱۲
[2] فرشتون ۱۲ [3] شیطان ۱۲ [4] ویدون کے خلاصے یا تفاسیر ۱۲
[5] ترجمہ ... اللہ ہمکو بہی انہین سے کر اور انکے ساتھ اٹھا - اور ہمارے عرض قبول کر

ہم ہرگز اس سے انکار نہین کرسکتے کہ شیطان کی اولاد بہی چلی اور ان مین بہی بڑے بڑے شہنشاہ (اخنے الاسماء) اور فرعون پیدا ہوئے جو ہمہ تن شیطان کے مظہر۔ اسکے ملکہ اور تعلق کے باعث شیطان اور شیطان کی ذرّیت کے اولیا۔ ان ملاعنہ کے اعضا ہتہیار انکے پیادے اور سوار ہوئے۔ اور کسی وقت تک رہین گے۔

مگر کیون ہوئے؟ غور کرو

اسی نشان کے قایم رکھنے اور یاد دلانے کو کہ پہلون کے مخالف شیطان اور اسکے مظہر اور اسکے اولیا بڑے لوگ کیسے ہی کثیر التعداد قوی اور دولتمند کیون نہون آخر ایسے ذلیل اور خوار ہوا کرین گے جیسے آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت مین شیطان

کون بتا سکتا ہے؟ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عدو کدہر گئے؟ کچھ کھوج تو لگاؤ کیا ہوئے؟ سب بے نام ونشان ہین اب تاریخ بہی انکی تشخیص سے ساکت ہے۔ اور الٰہی غضب نے پانی کو جو ایک آیت رحمت اور حیوٰۃ کا مدار ہے ایسی شکل بخشی کہ ایک طرف اس کی خانہ زاد لکڑیون سے جہاز بنے جسمین اس سعید ومومن کے متبع نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام جا بیٹھے اور پانی نے جوش سے انہین اپنے کندہون پر اوٹہا لیا۔ اور دوسری طرف نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنون کو۔ نہین نہین راستی کے مخالفون۔ حق کے مقابلہ کرنیوالون کو اون کی بدکرداری کے بدلہ جہنم پہونچا دیا۔

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قصہ قرآن کریم مین عقل والون کو عبرت دلانے اور نصیحت پہ چلنے والون کو نصیحت کے واسطے بارہا مذکور ہوا۔ سنو:۔

---

۵۱ نہایت مکروہ نام ۱۲

وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّن قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ ۚ قَالَ إِن تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ[۵۲] كَمَا تَسْخَرُونَ

نوح علیہ السلام کے نام لیوے اور اوسکی طرف منسوب ہونے پر فخر کرنے والے[۵۳] آجتک موجود ہین اور انمین ہزارون ہزار روحانی معلم اور پرہیزگاری الٰہی انعامات و احسانات سے سرفراز اور ممتاز ہین نوح علیہ السلام کے مخالفون کے معبودان باطلہ ودّ سواع یغوث یعوق نسر کا کوئی حامی نہین رہا۔ اور نوحؑ کی تعلیم توحید نبوۃ او معاد کے ہزارون ہزار ناصر و معین موجود ہین نوح علیہ السلام کے مخالفون حق کے دشمنون پر کمزور اور مظلوم کی وہ آہ اثر کر گئی جسکا بیان آئیہ ذیل مین ہے۔

رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو برکت پائی وہ ایشیا۔ یورپ امریکہ افریقہ اور بڑے بڑے معلوم اور آباد جزائر کی آنکھہ سے مخفی نہین۔ اور جو وبال اسکے دشمنون پر انکی بے ایمانی بدکرداری اور حق کی عداوت کے بدلے پڑا کیا اوس کا یہہ نشان کچھ کم ہے۔ کہ وہ تمام بے نام و نشان ہوگئے؟ ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالی نے فرمایا۔

”اور تجھکو مبارک اور تیرا نام بڑا کرون گا اور تو ایک برکت ہو گا اور جو تجھے برکت دیتے“

”ہین برکت دونگا اور اونکو جو تجھپر لعنت کرتے ہین لعنتی کرون گا۔ پیدایش ۱۲-۳“

---

۵۲ کاف سببکے معنے دیتا ہے یا مثل کے ۱۲ منہ

۵۳ خیر خواہ۔ نفع رسان ۱۲

۵۴ اور وہ (نوح علیہ السلام جہاز بناتا تہا اور جب اوسکے پاس سے نکل جاتے اوسکی قوم کے سردار ہنسی کرتے نوح علیہ السلام سے (نوح علیہ السلام نے کہا اگر تم ہنسو ہمپر تو ہم ہنستے ہین تمپر پہر یہہ ہی اس لئے پاتنا جو تم ہنستے ہو۔ سیپارہ ۱۲۔ سورہ ہود۔ ع ۴

۵۵ اے میرے رب مت چہوڑ اس زمین پر ان کافرون سے کوئی بسنے والا۔

اور فرمایا وَمَن يَرْغَبُ عَن مِّلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَن سَفِهَ نَفْسَهُ[1]

حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہایت صحت بخش اور نجات دہ نصائح پر کان نہ رکھنے والے وضع الٰہی کے دشمن فطرت کی مخالفت مین قوے کو برباد کرنے والے موذی[2] کدھر گئے؟ اونکی بستی کی یہی خبر ہے جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا[3]

سر غریب سعید - اور اسنباز حضرت موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مصری بادشاہ کے اس سخت ظلم و تعدی کو دیکھ کر جو اُسنے آپکی قوم پر شروع کر رکھی تھی اس خیال سے کہ جس بادشاہ کی رعایا ہو کر رہئے اسپر بغاوت کرنا اہل ایمان اور سچے اسلام والونکا کام نہین فرعون شاہ مصر سے درخواست کی - اور بجا درخواست کی -

أَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ[4]

پر اس نافہم نے حضرت موسٰی جیسے مومن ناصح کی عمدہ اور بجا درخواست کیطرف توجہ نہ کی اُلٹا بنی اسرائیل کو زیادہ تر دُکھ دینے لگا بلکہ جناب موسٰی علیہ السلام جیسے پاک خیر خواہ کی نسبت ناعاقبت اندیشی کے باعث حقارت کی راہ سے کہا

يَا قَوْمِ أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ وَهَٰذِهِ الْأَنْهَارُ تَجْرِي مِن تَحْتِي أَفَلَا تُبْصِرُونَ[5]

أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ مَهِينٌ وَلَا يَكَادُ يُبِينُ[6] ط

---

[1] اور ابراہیمی ملت سے کون روگردان ہوسکتا ہے سوائے اسکے جس نے اپنے تئین احمق ٹھیرایا۔

[2] یہہ بدکار لونڈے باز تھے نعوذ باللہ ۱۲ -

[3] ہمنے اسکو زیر و بالا کر دیا - پ ۱۲ - سورہ ہود - ع ۷ -

[4] بنی اسرائیل (میری قوم) کو میرے ہمراہ کر دے اور انہین دکھہ نہ دے - پ ۱۶ سورہ طہٰ - ع

[5] اے میری قوم کیا تم نہین دیکھتے - ملک مصر کا مین مالک ہون اور یہہ ندیان میرے نیچے بہتی ہین - پ سورہ ع

[6] بلکہ مین بہت اچھا ہون اِس ذلیل سے اور یہہ تو صاف صاف بول بھی نہین سکتا - پ سورہ ع

فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ۝

اور موسیٰ علیہ السلام کا ضعیف مگر سعید اور دشمنون کی سختیون پر صابر گروہ آخر اسی وعدہ الٰہی کے مطابق کہ صادق بخلاف کاذب و مکذب کامیاب ہوتا ہے کامیاب ہوا۔

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ بِمَا صَبَرُوْا وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ

بے بس نہایت خاکسار بنی اسرائیل کے گھرانے کے خاتم الانبیا۔ رسول مسیح ابن مریم علیہما السلام کے قسی القلب دشمن کدہر گئے؟ کوئی انکا پتہ بتا سکتا ہے؟ ان بے ایمان شانیون اور سانپون کے بچون پر فتویٰ لگ گیا! پر حکم ہو چکا۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام کے اتباع جس جاہ وحشم کے ساتھ جناب مسیح علیہ السلام کے منکرون پر حکمران ہین اس سے ہندوالے کیا تمام آباد دنیا بے خبر نہین۔

ہمارے ہادی (اے رب اے رحمٰن اے رحیم مولیٰ کریم مجھے بھی اسکے خدام مین کھیو اور اسی کی مرافقت جنت مین عطا کریو!) کے آیات نبوت مین حضرت مسیح کے اتباع اور انکے منکرون کا تذکرہ بطور پیشین گوئی مندرج ہے۔ اسپر غور کرو۔

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝

لہ کنگن اسکے زمانہ مین عزت کا نشان تھا جیسے ہندوستان کی ہندو ریاستون مین اب بھی ہے۔

۵۲ بھلا کیون نہ ڈالے گئے اسکو سونیکے کنگن۔ اور نہ آئے اسکے ساتھ فرشتے پرا باندھ کر۔ پ ۲۵ سورۂ زخرف ع ۴

۵۳ اور ہمنے مالک بنایا موسیٰ کی ضعیف قوم کو مبارک ملک شام کی تمام زمین کا۔ اور پوری ہوئی اچھی بات تیرے رب کی بنی اسرائیل پر اسلئے کہ صابر ہوئے۔ اور خراب کیا اسکو جسے بنایا فرعون اور اسکی قوم نے۔ پ ۹ سورۂ اعراف ع ۱۶

۵۴ جب اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ مین لینے والا ہون تجھکو اور بلند کرنیوالا ہون اپنی طرف اور پاک کرنیوالا تجھے کافرون سے اور کرنیوالا ہون تیرے اتباع کو کافرون کے اوپر قیامت تک

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اتباع اور اونکے ساتھہ والے مسلمان ہین یا عیسائی اور
انکے منکر یا یہود ہین اور تھے یا اس انڈیا مین آریہ اور مختلف بلاد مین کچھ پارسی اور کچھ
بدھ مذہب والے یہہ تمام منکر تو ہین حضرت مسیح علیہ السلام کے اتباع کے ماتحت ہین اور ہمیشہ ماتحت
رہین گی اور یہہ پیشین گوئی قیامت تک ثابت اور استحکام کے ساتھہ ظاہر رہکر قایل کے
واسطے آیت صداقت اور نشان نبوت رہیگی -
ممکن کیا جس کتاب مین اس پیشین گوئی کا تذکرہ ہے اور جس کتاب مین اس پیشین گوئی
کا دعویٰ اسطرح پر ہے کہ قیامت تک اسیطرح رہیگی وہ کتاب ایسے علیم وخبیر کی
نہین - جو جزئیات اور کلیات پر محیط اور انپر تفصیل
واقف نہ ہے ؟

اب مین تمام سرپرستون[2] کے سرپرست اور تمام اہل ایمان کے سردار اسعد الخلق
(فداک ابی وامی صلی اللہ علیک وسلم) کے قصہ پر اس کلام کو ختم کرتا ہون -
حضور علیہ السلام نے ایسے وقت جب تمام دنیا پر روحانی تمدنی اور اخلاقی حالت
کی نسبت ظلمت اور تاریکی چھائی ہوئی تھی اور دنیا کے لوگ گم کردہ راہ بھول بھلیان
مین مبتلا تھے - آفتاب کی مانند طلوع فرماکر راہ نمائی کا بیڑا اوٹھایا - اور لگے نکالنے
لوگون کو ظلمات سے نور کیطرف -
خدا کیواسطے ذرا غور تو کرو - اس سراج منیر کی نورافشانی کیوقت تمام آباد دنیا کا
کیسا حال تھا ؟ دنیا کے انبیا جنھین انسان کے خادم کہنا چاہئے اور حسب الحکم

---

[1] کچھ بدھ اور آور تو مسیح علیہ السلام سے بھی ناواقف ہین اور انکے پورے منکر نہین ہوئے ہین یاد رہے ۱۲
[2] تمام عمدہ لوگون سے افضل ۱۲

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَکُمْ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ[۱]

انسان کے ماتحت ہین بالعکس انسان کے معبود بنائے گئے - غور کرو - ہندستان کا ملک ایسا تہا کہ اس مین پتہر اور درخت پوجے جاتے تہے - بلکہ یون کہنا چاہئے کہ آریہ ورت بقول آریون کے بہی ہندستان ہو چکا تہا -

حیرانی ہوتی ہے کہ **لنگ**[۲] کی مہمّا[۳] اور اوسکی پوجا کا دور دورہ یہان تہا ! **بہگ**[۴] اور **شکتی** کی پرستش یہان تہی ! **وام مارگ** - اگہور - کپال مت کے بانی اور گروہ یہان ہی تہے - جین - اور ناستکون کا مبدا - اور مولد بہی آریہ ورت تہا !

آریون کے یا ہندؤن کے ہمسایہ یا پہلے استاد بلکہ بہائی بند قدیم ایرانی **اگنی ہوتری** تہے - جنہون نے آسمانی بروج سیارون ستارون اور خاصکر سورج کو معبود بنا رکہا تہا بلکہ انکے نہایت ناپاک اثر سے فارسی **لٹریچر** مین تمام سکہون اور دکہونکو آسمانی گردش کی طرف منسوب کیا گیا تہا - اسلام کے مدعی **لایق منشیون** نے سورج کو حضرۃ **نیر اعظم** وغیرہ مقدس الفاظ سے یاد کیا -

یہہ لوگ **یزدان** اور **آہرمن** دو خداؤن خالق خیر اور خالق شر کے معتقد تہے مغرب اور شمال بلکہ اندرونی حصہ عرب مین یہود اور عیسائی تہے -

عیسائیون کا یہہ حال کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا ازلی بیٹا بلکہ خدا یقین کرتے اور اوسکو اصل ایمان جانتے تہے - اور ان کا اعتقاد تہا اور ہے - کہ اللہ تعالے

---

[۱] کیا تم نہین دیکہتے اللہ تعالیٰ نے مفت تمہاری خدمت مین لگا دیا جو کچہہ آسمانون اور زمین مین ہے پ ۲۱ سورہ - لقمان ع ۲

[۲] لنگ پوجا حسب اعتقاد عام ہنود کے شیوجی کے عضو تناسل کی پرستش ہے -

[۳] مہما - عظمت -

[۴] عورت کا عضو تناسل -

وحدہٗ لاشریک لہٗ من کل الوجوہ ایک ہے اور تین ہے۔ پناہ بخدا!!!۔ عیسائی کہتے ہین کہ خدا باپ ازلی۔ خدا بیٹا ازلی۔ خدا روح القدس ازلی۔ تینون خدا ہین پہر خدا ایک ہے!!!

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا[۱]

وَمَا يَنْبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا وَاِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا[۲]

اُسوقت کیتہولک فرقہ کا عروج تہا اور عیسایون مین بعض ایسے بہی تہے جو صدیقہ مریم علیہا السلام کو متمم تثلیث جانکر انکی تصویر پر گوٹے کناری کے کپڑے ڈالتے تہے۔ ہنوز بہی بعض لوگ بتون کو گرمی اور سردی کا لباس علیحدہ علیحدہ چڑہاتے ہین۔

پادری کا۔ مذہبی مقدس کا بہہ رعب اور یہہ **عظمت** تہی اور ہے کہ عیسایونکا بچہ بدون مذہبی مقدس اُسکے خاص لباس اور اس خاص رسم کے جو مسیحی کلیسیا کے واسطے ضرور ہے کلیسیا کا عضو اور اسکا ممبر نہین ہوسکتا۔

کوئی عیسائی بدون وساطت **پوپ کے** نکاح نہین کرسکتا۔ نماز کے واسطے کنیسہ مین جانا ضرور ہے اور وہان قسیس کا ہونا لازم۔ گناہ گار کو گناہ کی معافی لینے وقت لازم ہے کہ قسیس کو اپنی بدکرداریون پر واقف کرے۔ اگر بدکار اپنے گناہون پر پادری کو آگاہ نہ کرے تو گناہ گار کا گناہ معاف ہی نہو!

---

۱ قریب ہے کہ آسمان چور چور ہوجائین اور زمین شق ہوجائے اور پہاڑ ذرہ ذرہ ہوکر گر پڑین کہ وہ رحمٰن کا بیٹا پکارتے ہین۔

۲ اور رحمٰن کو سزاوار نہین کہ بیٹا اختیار کرے کیونکہ سب جو آسمان و زمین مین ہین رحمٰن کے حضور مین بندہ بنکر آنیوالے ہین۔ پ ۱۶

مرنے کے بعد دفن کے موقعہ پر اگر پادری موجود نہو تو یہہ لابدّی سفر یہہ آخری منزل طی ہی نہو۔

عیسایون کے اُستاد اور معلم اور اونکے پاک کتاب کے پہلے اور آجتک کے محافظ یہود تھے۔

جنہون نے توحید کو تشبیہہ تک اور عبادت کو اُسکے صرف جسمانی مظہر تک اور اخلاق کو قساوت قلبیہ کے ساتھ مختلط اور محدود کر رکہا تہا توحید اور اخلاق فاضلہ کیطرف ہم دعوۃ ہرگز نہین کرتے تہے۔

یہود کے کئی فرقے قیامت کے منکر ہی تہے۔ بلکہ انجیل سے واضح ہے کہ جناب مسیح علیہ السلام سے بہی اس مسئلہ مین انہون نے تکرار کی۔

اور اکثر یا قریبًا کل اس مذہب اور تمام برایون کے سرچشمہ بداعتقاد کے معتقد تہے۔ کہ یہود۔ بنی اسرائیل خدا کی برگزیدہ قوم ابراہیم راستباز کی راستبازی سے انجام کار نجات پائینگے۔ جسکا قران کریم نے تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ کہکر ابطال کیا۔

پہر عیسائی یہہ بہی اعتقاد رکہتے ہین کہ حضرت مسیح علیہ السلام جیسا نیک بندہ اور رسول بلکہ عیسائیون کا خدا تمام عیسایونکی لعنتون سے ملعون ہوکر اور عیسائی قوم کی بدکاری۔ اور فسق و فجور اور گنہگاری سے گنہگار بنکر۔ عیسایون کا کفارہ ہوا ؟۔!!!

لہ یہہ وہ لوگ ہین جنکی نسبت آریون اور پادریون کا خیال ہے کہ اسلام بلکہ ہادی اسلام کے معلم تہے اسلام نے اگر اقتباس کیا ہے۔ تو غور کرو کیسی جوہرشناسی اور کامل ہدایت کو کام مین لایا ہے کہوٹے اور کہرے ملے جلے جواہرات مین سے کہرے موتیون کو الگ کرنا کیا چہوٹا سا کام ہے ؟۔ غور کرو۔ مصہ

اسلئے

عربکے لوگ شرک مین ڈوبے ہوئے تھے اور شرک کی ذاتی لازم جہالت مین سخت مبتلا تھے۔ اور اُسکے نتیجہ باہمی اختلاف مین پھنسکر ایک دوسرے پر حملہ کرکے کمزور اور ذلیل اور مفلس بن رہے تھے۔ نہ انمین کوئی ہدایت نامہ تھا نہ کوئی قانون شرابخوری۔ قمار بازی۔ عزت اور فخر۔ اور بہادری کا نشان تھا۔ اور بس۔

تعصب۔ ہٹ۔ ضد۔ اور عداوت۔ گویا انکی فطرۃ ہو رہی تہی۔ ایسے وقت مین حضرت

خاتم الانبیاء۔ اصفی الاتقیا۔ سیّد ولد آدم۔ فخر بنی آدم واعظ سعادت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ ہدایت اور رہنمائی پر کمر باندہی اور ساتھہ ہی یہہ بہی دعوے کیا کہ مین اللہ تعالی کی طرف سے ملہم ہوا ہون۔ مین بہی اون سعیدون مین سے ایک ہون جنمین **آدم علیہ السّلام۔ نوح علیہ السّلام۔ ابراہیم علیہ السّلام۔ لوط علیہ السّلام موسٰی اور عیسٰی علیہم الصّلوۃ والسّلام تھے۔**

انبیا کے قصے بار بار قرآن کریم مین پڑہکر لوگون کو یاد دلاتے کہ گذشتہ رؤساء اہل ایمان اور اعداء حزب شیطان کی تاریخ پڑہ لو۔

اِس پاک گروہ کے مخالفون کی تباہی سے عبرت پکڑو۔ اِن شریرون کے قصون کو پڑہ کر نصیحت حاصل کرو۔

یہی قصے میری راستی اور راستبازی کے آیات اور علامات یا بطور محاورہ محدثہ معجزات اور خوارق عادات ہین۔

منکرو! جسطرح پہلے ہمیشہ بڑون کے مقابلہ بین انجام کار فتحیاب ہوتے رہے اور راستی کے دشمن یا انبیا علیہم السلام کے مخالف ہر زمانہ مین آخر شکست پاکر بے نام و نشان

ہوتے رہے ہین ایسے ہی او دشمنون! حق کے مخالفو! میری مخالفت مین تم ذلیل اور خوار ہوجاؤ گے۔

حملہ آورون کے حملون کی خبردی اور یہہ ہی بتادیا کہ میرے مخالفو! اگر تم مجھہ پر حملہ آور ہوگے تو نتیجہ یہہ ہوگا۔

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ [۱]

سورہ شعرا وغیرہ مین انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ان قصص کا بیان ہے جنہین انبیا علیہم السلام کے ساتھہ انکے دشمنون کے مقابلون کا تذکرہ ہوتا ہے اور مخالفون کی بیہودہ تکذیب کا آخری نتیجہ اور دائمی ثمرہ بتایا جاتا ہے۔ اور پھر آخر مین ہر قصہ کے یون کہا جاتا ہے۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ [۲]

اسی سورہ مین حضرت نوح علیہ السلام کے اعدا نے جب نوح علیہ السلام کو یہہ کہکر وعظ سے روکا۔

لَئِن لَّمْ تَنتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ [۳]

اُسوقت حضرت علیہ السلام نے بھی فرمایا اور اسطرح دعا کی۔

رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ ۝ فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَن مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ [۴]

---

[۱] عنقریب وہ وقت ہے کہ میرے مخالفونکی جمعیت ہزیمت پاوے۔ اور پیٹھہ دیکر بھاگین۔

[۲] اس قصہ مین بے ریب ایک نشان معجزہ ہے اور اکثر نہین مانتے۔

[۳] اگر تو اس منادی سے اے نوح نہ رکا تو تجھہ پتھراؤ کیا جاوے گا۔

[۴] اے میرے رب میری قوم نے مجھے جھٹلایا۔ تو میرے اور انکے درمیان فیصلہ کردے اور مجھے اور میرے ساتھہ والے ایمان والون کو بچالے۔

پہر جو نتیجہ نکلا اوس کا بیان ہے

فَاَنْجَیْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبَاقِیْنَ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً[1]

اسیطرح اس سورہ شعرا مین قوم عاد کا جناب ہود علیہ السلام سے مقابلہ اور قوم ثمود کا حضرت صالح علیہ السلام سے جہگڑا - اور قوم لوط کا جناب لوط علیہ السلام کے مواعظ حسنہ پر کان نہ دہرنا ایسی ہی طرز سے بیان ہوتا ہے -

سورہ مزمل مکہ معظمہ مین اُتری جب حضور علیہ السلام بظاہر نہایت کمزوری کی حالت مین تہے اور بظاہر کوئی سامان کامیابی کا نظر نہ آتا تہا - قران نے صاف صاف جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرمایا -

یہہ رسول اس رسول کی مثل ہے جو فرعون کیوقت برگزیدہ اور بنی اسرائیل کا ہادی بنایا گیا - جسطرح اُس رسول حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دشمن بے نام و نشان ہو گئے ایسے ہی اس رسول کے دشمن معدوم ہونگے -

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَیْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِیْلًا فَكَیْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ[2]

اور جسطرح جناب موسیٰ علیہ السلام کی قوم دشمنون سے نجات پاکر آخرمعزز اور ممتاز اور خلافت اور سلطنت سے سرفراز ہوئی - اسی طرح - ٹہیک اسی طرح - لا ریب اسی طرح اس رسول کے اتباع بہی موسیٰ علیہ السلام کی اتباع کیطرح بلکہ بڑہکر ابراہیم کے موعود

---

[1] پہر بچا لیا ہمنے اسے اور اُسکے ساتہہ والون کو بہری کشتی مین اور غرق کردیا اُسکے پیچہے سب کو - لا ریب اس قصہ مین ایک نشان معجزہ ہے -

[2] ہمنے ہی بہیجا تمہاری طرف رسول نگران تمپر جیسے بہیجا تہا فرعون کو رسول پہر جب نافرمانی کی فرعون نے اس رسول کی تو سخت پکڑ لیا ہمنے اسے - پہر تم اگر اس رسول کے منکر ہوگئے تو کیونکر بچو گے -

ملک بالخصوص اور اپنے وقت کے زبردست بادشاہوں پر علی العموم خلافت کرینگے

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ

آخر دیکھ لو۔ اس فطرت کے قاعدہ نے۔ اس الٰہی سنت یا عادۃ اللہ نے۔ ناظرین کو وہی نتیجہ دکھایا جو ہمیشہ اہل ایمان کے ساتھہ انکے بے ایمان مخالفون کے بیجا حملوں کیوقت دکھائی چلی آتی ہے۔

ہمارے ہادی۔ بلکہ ہادی انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم مین۔ نہین نہین۔ آپکے مولد و مسکن اور آپکے ملک مین آپکا کوئی دشمن نہ رہا۔ دشمن کیسے؟ انکے آثار بہی نہ رہے! مکہ معظمہ نہین۔ بلکہ جزیرہ نمائے عرب پر نگاہ کرلو تمام عرب آپکے خدام یا خدام کے معاہدین کی جگہہ ہوگیا۔

اللہ اللہ!!

جیسے آپ بے نظیر ہین ویسے ہی آپکی کامیابی ہی بے نظیر واقع ہوئی!۔

ناظرین!

ایسی کامیابی کسی ملہم کسی مدعی الہام۔ کسی پیغامبر۔ کسی مصلح۔ کسی رسول یا کسی بادشاہ کو کبہی ہوئی ہے؟ ہرگز نہین۔ کس مقتدا نے۔ کس بادشاہ نے۔ نام تو لو۔

۵۱۔ وعدہ کیا اللہ تعالےٰ ان لوگون کو تم مین سے جو ایمان لائے اور کام کئے انہون نے اچھے ضرور خلیفہ کریگا ان کو اس خاص زمین مین (حجاز کا علاقہ مراد ہے) جیسے خلیفہ بنایا انکو جو ان اسلاموں سے پہلے تہے اور طاقت بخشیگا انہین اس دین پہیلانے کے لئے جو اللہ تعالےٰ نے انکے لئے پسند فرمایا اور ضرور ہی بدل دیگا انہین خوف کے بعد امن سے۔

۵۲۔ من قبلہم سے وہ قوم موسیٰ کی بنی اسرائیل مراد ہے جنکا ذکر۔ واورثنا القوم الذین یستضعفون مشارق الارض ومغاربہا التی بارکنا فیہا مین ہے۔

وحدت ارادی کی روح پھر الہامی دعوے کے بعد اپنی قوم مین اپنے ملک مین - اوّلاً و بالذات اسطرح پیدا ہوئی ہے - کسنے - بتاؤ تو سہی - اسطرح کی نئی زندگی بخشی؟ کسکے وسیلے ایسی عملی طاقت ظہور مین آئی ہے - مذہب لو! کسکا مولد آزاد دیکھتے ہو؟ -

حضور علیہ السلام نے نہ صرف اپنا ملک - بلکہ اپنے مورث حضرت ابراہیم علیہ السلام کا موعود ملک آزاد کرا لیا! -

ہمیشہ حق کے مخالف اور متکبر - انبیا اور انکے غریب جان نثارون کو ستاتے - اور انکے مقابلہ مین ظالمانہ صف آرا ہوتے ہین - پر آل کار وہی کمزور - اور مومن غالب ہوتے ہین سچ ہے -

[1] اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ

یاد رکھو

یہی ایک رحمت بخش **قانون** ہے جو سچائی کا معیار رہا - اور رہیگا - اور یہی تسلی دہ **معجزہ** ہے جسے بھلائی اور برائی کو عام نظر کا آدمی بھی امتیاز کرسکتا ہے -

ہان فتح مندی اور کامیابی کا **تاج** لینے کے واسطے - استقامت - حسن ظن - وفاداری - راستی - اور کوشش - **شرط** ہے

[2] اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا -

[3] اَلظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ -

---

[1] - کیا جو مومن ہے وہ فاسق کا سا ہوسکتا ہے - نہین وہ برابر نہین - پ ۲۱ - سورہ السجدہ ۱۸

[2] اسکی نسبت بدظن کرنے والے - انکی نسبت سخت سزا کا فتوے ہے - اور ان پر اللہ کا غضب پڑا -

[3] یقیناً وہ لوگ جنہون نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ کھڑے رہے انپر فرشتے اترتے ہین کہ خوف نہ کرو اور غم نہ کہا - پ ۲۴ سورہ حم سجدہ - ع ۱۸ -

۵۱ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُورًا۔

۵۲ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ۔

۵۳ أَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ

۵۴ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

۵۵ وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ

یہہ ایک مختصر تذکرہ ہے جو گذشتہ واقعات پر مبنی ہے جس کی شہادت آثار قدیمہ اور تواریخ صحیحہ سے ظاہر ہے۔

یہان - انڈیا مین ہمارے مورث آے - استقامت - باریتعالے پر حسن ظن - وفاداری - صداقت - اور سعی - اور سعادت کا مخزن توحید الوہیت اور جزا اور سزا کا مستحکم مسئلہ اور ایمان بالملائکہ اور ایمان بما انزل اللہ اور ایمان بالانبیا کا پاک اعتقاد جو تمام نیکیون کا منشا ہے - اور تقدیر کا نہایت سچا مسئلہ جو تمام بلند پروازیون کا چشمہ ہے - اور مروت شجاعت ہمت عدل - اور اخلاص - یہہ ساری صفات فاضلہ اپنے ساتھ لائے انکا ظاہر و باطن ایک تھا جیسا ایمان - اور اخلاص رکھتے تھے

۵۱ - اگر تم نے برا گمان کیا - اور تم کہپ جانیوالے لوگ ہوگئے - پ - ۲۶ - سورہ فتح - ع - ۹ -

۵۲ - اور اُسی گمان نے جو تمنے اپنے رب کیا تمہین ہلاک کیا پہر تم زیانکار ہوگئے - پ - ۲۴ - سورہ حٰم سجدہ - ع - ۱۷ -

۵۳ - میرے عہد کو پورا کرو مین تمہارے عہد کو پورا کرونگا - پ - ۱ سورہ بقرہ - ع - ۵ -

۵۴ - اے مومنو اللہ سے ڈرو اور صادقون کا ساتھ اختیار کرو - پ - ۱۱ - ع - ۴ -

۵۵ - انسان کا بہرہ وہی ہے جو اوس نے کمایا - اور اُسکی کمائی دیکھی جاوے گی - پ - ۲۷ - سورہ نجم - ع - ۷ -

وسیلے ہی کامیاب بھی ہوتے رہے۔

مگر انکی اولاد نے اپنے آباء کے اقتدا بین سنتی کی۔ بزرگون کی چال نہ چلے۔ بلکہ حسب

فَخَلَفَ مِنۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ۔ [۵۱]

حرص وہوا کے پیچھے پڑے تب انکو حسب الٰہی وعید۔

فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا [۵۲]

بت پرستون کے رسوم اور عادات لینے کی سزا ملی جس کو آج تم اوسلمانو! دیکھتے ہو۔ اور سنتے ہو۔ اگر قلب سلیم رکھتے ہو تو فکر کرو۔

البتہ ان بین نہایت نیک اور باایمان بھی تھے۔ اور ہین۔ الا عام گروہ نافرمان ہوا۔ بھلون کو ان نافہمون کے ساتھ ملا جلا رہنے اور علیحدہ نہونیکے باعث بدون کی سزا کا حصہ دار ہونا پڑا۔ اور کیونکر شریک نہوتے؟

لَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ۔ [۵۳]

کی ممانعت پر انکا بھی عمل درآمد نہ تھا۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا۔ [۵۴]

۵۱۔ پھر اُن کے بعد ایسے جانشین پیدا ہوئے جنہون نے عبادت الٰہی کو ترک کیا اور خواہشات کے پیچھے لگ گئے

۵۲۔ جلدی وہ سزا کو پہونچینگے۔ سورہ مریم۔ پ ۱۶ ع ۷۔

۵۳۔ ظالمون کی طرف نہ جھکو کہ تمہین آگ چھوئے گی۔

۵۴۔ اے خدا تو معاف کرنیوالا ہے۔ عفو کو دوست رکھتا ہے۔ ہمسے درگذر فرما۔

ہان - ان اللہ تعالے کے ان پیارے بندون نے اپنی قوم کے نافرمانون کا ساتہہ کیون نچہوڑا ؟ - کیون ایسے لوگون سے الگ نہوئی ؟ - غالبًا قوم کی خیرخواہی - اُنکی بہلائی کے خیال سے مگر ہدایت نامہ قوم کے پاس تہا - اور کم وبیش اسپر عملدرآمد بہی تہا - پاک کتاب کی زبردست تاثیر کبہی کبہی غافل سست قوم کو جگاتی رہی سلئے دائمین اللہ تعالے کے پیارے راستباز - اولیاء کرام - علماء عظام - واعظ حق پیدا ہوتے رہے - اور بقدر استعداد وہمت سچائی کو پہیلاتے رہے - اور ان کے مجاہدات - دعاؤن - خلوص - اور توجہ کی برکات سے اپنے بیگانے متنبہ ہوتے رہے - اور ان پاک لوگون کی کوششین مثمر ثمرات ہوئین والحمد للہ رب العالمین -

ہندستان کی بُت پرستی - ہندون کا دور از عقل قصص کو ہیود سے ہی زیادہ مقدس جاننا - دنیا سے مخفی نہین - اور ان دونون مہلک مرضون سے جو بد نتائج ظہور مین آئے اُنسے دیانندی پنتہہ کو بہی انکار نہین -

توحید الوہیت - اور اعلے درجہ کے علوم - اتفاق - یکتائی کے حاصل کرنے مین یہی دونون - (۱) غیراللہ کی پرستش - (۲) خیالی جہوٹہے افسانون پر یقین کرنا بڑی روک ہوتے ہین - میرے پیارے بہائی مسلمانو ! - یہی دونون آفتین اب تمکو دامنگیر ہوگئین - اور یہی دونون بربادکن اسباب جو مشرکون اور یہود کی بدولت تمہاری سوسائٹی مین درآئے تہین اُنکے ساتہہ ہی لے ڈوبے -

عاقبت اندیشی کرو ! - اللہ تعالے کا خوف کرو ! - مشرکون یہودون کی شاگردی سے توبہ کرکے - اور قرآن کریم - اور حدیث نبی رؤف الرحیم کا اتباع اختیار کرکے دیکہہ لو ! جیسے کہ اس اتباع سے تمہارے اسلاف - دین و دنیا کے سلاطین - اور امرا و خلفا بنگئے -

ویسی ہی تم بہی بناؤ گے - یاد رکھو ! - نصرانیت - دہریت - یہودیت - شرک کے اجتماع سے جنسے اب تمہارے اکثر کالجیئیر زمرکب ہین - کبہی بہی تم کامیاب نہو گے ! -

غرض

ان باہمت ارواح مقدسہ کے قوی اثر سے ہند مین ہمیشہ اسلام پہیلتا رہا - نہ جیسے ہمارے بعض **طلیق اللسان** لکچرارون کا بیان ہے - کہ اسلام ہند مین بجبر داخل ہوا - ! - زمانہ حال کا تذکرہ ہے کہ مولوی **شیخ عبید اللہ** صاحب سا کن جنت نے ایک تحریک کی جسنے صدہا اپنے اور بیگانے - بیدار ہوگئے - بلکہ مخالفون کی تعلیم یافتہ سوسائیٹی - بلند آواز سے پکار اُٹہی کہ **بُت پرستی - اور لغو افسانے بے ریب تباہی کا موجب ہین** " مولوی صاحب کا ایک بڑا مکذب اپنا قدیمی طرز ترک کر کے - دیانندی عالیجنابون مین آ داخل ہوا اگر ترقی ہمیشہ بتدریج ہوا کرتی ہے اور ان نئے جاگنے والون کو پوری راستی پر پہونچ جانا نا شاید اسلئے ہی نصیب نہ ہوا - کہ قومی تعلقات اور انواع واقسام کی جسمانی ضرورتون نے یکدم قوم سے علیحدگی کی اجازت ندی - **برہمو** مذہب والون نے آریہ سے زیادہ جلدی قدم اُٹہایا - بہ نسبت آریہ کے بہت کچہ اسلام قریب آگئے - او آریہ برہمو نکتے ساتہ اِس لئیے ہی شریک نہوئے کہ ذات پات کا امتیاز جو بدظنی - تکبر - اور باہمی تنفر - کا منشا ہے اور بنی نوع کے اتحاد مین سخت خلل انداز ہے - چہوڑ نہ سکے - بلکہ مین کہتا ہون - دفعی جذب اسواسطے ہی نصیب نہ ہوا - کہ دل صرف اللہ تعالےٰ کا طالب نہ تہا - دنیوی آسائش اور نیشنیلٹی کا خیال قوۃ ایمانیہ پر غالب آگیا - ایسے ہی اسبابنے نور فطرت وسلیم کانشنس کی بنیائی کو دہندلا کردیا - اور آخرت یا

پیچھے آنیوالی حالت پر دنیا یا موجودہ خیالی راحت کو ترجیح دیدی !

سبحان اللہ !!!

کسی زمانہ مین آخرت کو دنیا پر ترجیح تہی - اور دنیا ایک فانی اور محض خواب خیال سمجھی جاتی تہی - اور اب اس زمانہ مین نوجوان کا لجیئیڈ ون اور انکے ہم خیالو نمین عام طور پر دیکہا جاوے (الامن عصمہ اللہ) تو صرف چند روزہ دنیوی آسایش ہی نجات اور آرام کی جگہہ ہے ! - ان نئے جاگنے والون نے **قصہ مختصر** اسلام کے قریب آتے آتے روگردانی اور اجتناب کیا معلوم ہوتا ہے - اور یقیناً ہے بہی یون ہی کہ کسی شریر کی یہہ خواہش -

أَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ[۱]

منظور ہوگئی - اس منظوری مین کیا حکمت ہے ؟ - یہہ ایک جدا بحث ہے اور یہہ بیان بالکل سچ ہے کہ اُسے کہا گیا -

إِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ[۲] -

مگر تعجب ہے !

اُس گروہ نے جس کتاب کو کافی ہدایت نامہ یقین کیا اسکے پورے سمجھنے والے پنجاب کے منتہا تک نظر کرو کہین نہ ملین گے - ویدک سنسکرت کی عبارت بہی نہین پڑہ سکتے - مگر یہہ کہے جاتے ہین کہ ہماری ہی کتاب تمام علوم اور فنون کی معلم اور استاد ہے - ثبوت پوچہئے - تو کیا ہوگا - ! -

اِس کتاب کے وجود سے آریہ ماتوا اور بلاد کے لوگ واقف بہی نہ تہے ہند سے کس ملک مین وید کا ترجمہ پہونچا ؟ - آریہ صاحبو ! - کوئی مستحکم دلیل چہوڑ ناقص شہادت ہی پیش کرو

---

۱ - مجھکو بعثت کے دن تک مہلت دے -
۲ یقیناً تجہے وقت معلوم کے دن تک ڈہیل دی گئی -

مسلمانو!

اس حملہ کا باعث جو آریہ جماعت - اسوقت مسلمانو نپر کر رہی ہے اور اس تنفر کا موجب جو آریہ نے ظاہر کیا ہے - صرف آریہ ہی نہین - بلکہ تمہاری غفلت اور اپنی پاک کتاب کی خدمت مین علمی اور عملی طور پر بے پروائی ہی اسکی علت ہے - تمنے اپنی پاک کتاب کو طاق نسیان پر رکھدیا - جسکا وبال تمپر یہ پڑا کہ تمہارے کئی فرقے ہو گئے - مین مانتا ہون کہ یہود اور عیسائیون کا سا تمہارا حال نہین - تمکو باہم الفت بھی ہے - مگر نہ ایسی جیسی چاہئے - اہل کتاب کا نمونہ دیکھہ لو - !

اللہ تعالے انکے حق مین فرماتا ہے

وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ - فَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ[۱] فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ -

سوچو اگر انہین اتفاق ہوتا تو تمام دنیا پر جو چاہتے کرتے - مگر جرمن سے فرانس - روس سے انگلستان کو جو کچھہ کھٹکا ہے ظاہر ہے - باانیکہ سب عیسائی ہین! مسلمانو! تمہارا مالک رازق اللہ ایک - تمہاری کتاب ایک تمہارا رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا ایک - عیسائی تین کے بندے ہین - آریہ چار کتابون کے متبع - انمین اختلاف ہو نا تو ہوتا - ہم مین ایسی وحدت کے ہوتے اتنا تفرقہ بھی کیون ہوا ؟ -

الحاصل

مشرکون سے نکلنے توحید کی طرف آتے ہوئے گروہ - بلکہ یون کہئے اسلام کے قریب آنیوالے دیانندی پنتھہ کو جب مختلف اسباب سے رکاوٹ ہوئی - اور دہوکے مین

---

[۱] - اور ان لوگون سے جنہون نے کہا ہم نصرانی ہین - ہمنے پختہ اقرار انکا لیا - اس یاد دلائی گئی بات پر عمل کرنا بھول گئے - پھر ہمنے ان مین عداوت اور بیر کو مڑکا دیا -

مبتلا ہوئے۔ تو اللہ تعالے نے اپنے فضل سے ان میں سے سعید و نکو غلطی سے بچنے کے لئے
حضرت میرزا غلام احمد صاحب مجدد کو پیدا کیا۔ اور انہیں توفیق دی کہ آریہ۔ اور انکے
سوا جسقدر اسلام کے مخالف ہین ان سب کو موجہ اقوال سے سمجھاوین۔ اور مغالطات کے
مواقع سے انہیں آگاہ کرین۔ حضرت میرزا صاحب نے اس مقصد عالی کی ابتدائی تحریک کے
واسطے ایک کتاب لکھی اور اسکا نام **براہین احمدیہ** رکھا۔

اللہ تعالے کے سامان قدرت کو دیکھو غافل قوم کے جگانے کو کیا تدبیر نکالی !۔ اس
کتاب کی تکذیب پر ایک پولیس مین کھڑا ہو گیا۔ الحمد للہ تعالے۔ اس مکذب نے تمام مباحث
ضروریہ کو ایکجا جمع کرنا شروع کر دیا۔ آریہ کے عام مذہب ہین گو۔ **کاسہ لیسی** اور جوٹھا کھانا
نا سیکھے مگر اس شخص نے تمام عیسائیون اور پادریون کے اعتراض بھی لے لئے۔

اسواسطے

عیسائیون کے ایک اخبار نور افشان نے تکذیب کی مدح مین کئی صفحے سیاہ کئے ہین
ایک جگہ لکھتا ہے۔

"تکذیب براہین ایسی دل چسپ ہے جب اسے ابتدا سے دیکھا"
"شروع کرو تو دل یہی چاہتا ہے کہ آخر تک دیکھ لیجاوے"۔

سبحان اللہ کیا سچ ہے!

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ
وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا

۵۱۔ دیکھو تو ان کتاب والون کو یقین لا رہے ہین ساتھ بدکارون۔ اور ناقرمانون حد سے نکلنے
والون کے۔ اور منکرون کو کہتے ہین۔ یہہ مسلمانون اور مومنون سے زیادہ ہدایت یافتہ ہین۔

اگرچہ عیسائیون مین ایسے منصف بھی ہین جنمین سے ایک نے مجھے لکھا ہے

"تکذیب کے ریویو سے اتفاق صرف صاحب ریویو کے سے مزاج والونکا ہوگا"

"تکذیب براہین کو میند ذہی دیکھہ چکا ہے بجز یاوہ گوئی کے میرے ہاتھہ تو کچھہ نہین آیا یان"

"کوئی فحش سیکھنا چاہے تو اچھی کتاب ہے۔ عیسائی اعتراض بہم پہونچا کر اپنی لیاقت"

"ضرور جتائی ہے ایسے مباحثہ سے چکلی کی کہانیان اچھی ہین"۔

خاکسار نے

جب اس کتاب تکذیب کو دیکھا تو وہ کل مکذب یاد آگئے جو آدم سے لیکر ہمارے ہادی (فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم) تک آپکے اور آپکے سچے اور نیک فرمانبرداروں کے جان نثارون کے مقابل گذرے۔ مگر وہی الٰہی سنت اور خدائی قاعدہ کہ انجام کار اہل ایمان اور راستباز ہی فتحیاب ہوتے ہین میرے واسطے جان افزا۔ راحت بخش ہوا۔ ہمارے ہادی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو باری تعالے فرماتا ہے۔

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ وَلَقَدْ جَاءَكَ مِنْ نَبَإِ الْمُرْسَلِينَ

اور جگہہ جب حضور علیہ السلام تنہا مکہ معظمہ مین تھے فرماتا ہے کہ اپنے مخالفون اور سچا حملہ آورون۔ نافہم مکذبون کو سنادے۔

سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ

لہ بیشک جھٹلائے گئے رسل تجھہ سے پہلے۔ پھر صبر کیا انہون نے تکذیب پر اور دکھہ دئے گئے یہانتک کہ آئی انکے پاس مدد ہماری۔ اور اللہ کی باتین کوئی نہین بدل سکتا۔ اور تیرے رب آچکی تجھے خبر پہلے رسولون کی۔

لہ زمین مین سیاحت کرو پھر دیکھو جھٹلانے والون کا انجام کیا ہوا۔

کوئی دیکھ لے۔ جو حالت انبیا علیہم السلام کے مکذّبون کی ہوئی اسّے بڑھکر ہمارے
حضور علیہ السلام کے نافہم مکذّبون کی ہوئی۔ جہاں سے مکذّبون نے آپ کو نکالا
واں سے خود ہی ابد الآباد کے واسطے نکل گئے۔ سچ ہے والعاقبۃ للمتقین۔

حضرت میرزا صاحب خاتم الانبیا اصفی الاصفیا صلی اللہ علیہ وسلم کے
سچّے خادم اور اسلام کے باخلاص حامی اس زمانہ کے مجدد و ملہم ہین۔
میںنے چاہا (اور خدا کے فضل سے یقین ہے کہ میری نیت کا ثمرہ مجھے ضرور ملیگا)
کہ رستبازون کا ساتھ دون اور انکے انصار سے بنون۔ اسلئے براہین کی تصدیق
پر کمر ہمت کو چست باندھکر اس رسالہ کو لکھا۔
وانما الاعمال بالنیات۔ وانما لامرأ مانوے۔ اللھم وفقنی لما تحب وترضی وانت
حسبی ونعم الوکیل۔

تکذیب صفحہ اول ۔"انسانیت سے باہر آزادی مبدأ فساد ہے اصل مین وہ آزادی نہین
بلکہ آواگون کی بنیاد ہے"

مصدق براہین ۔ بے ریب انسانیت سے باہر کی آزادی مبدأ فساد ہے۔ وہ آزادی نہین
بلکہ انواع و اقسام کے سزاؤن کی موجب اور تکالیف کی باعث ہے۔ لیکن آریہ دیانندیو!
بتاؤ تو سہی تمہارے اعتقاد کے بموجب کبھی کوئی انسان اس آزادی اور مبدأ فساد آزادی
سے پاک بھی ہوا یا نہین؟ ۔ بتاؤ وید کا کوئی قاعدہ ہے جسپر عمل کرنیسے کوئی شخص **ابدی**
نجات پاسکتا ہے؟ اور تمہاری مقدس کتاب نے ہی مخلوق کو کوئی ایسا ذریعہ بتایا ہے
جس سے انسان آیندہ آواگون سے بچ جاوے؟ ۔ **مکذب** کی کتاب صفحہ نمبر ۲۲ مین ہے
"محدود ارواح کے اعمال محدود ہین۔ اور محدود اعمالون کا نتیجہ بے حد نہین ہوسکتا"۔

اسواسطے (بطور دیانندی پنتھہ)

نجات ابدی روح حاصل نہین کرسکتی - اور نہ ابدی دُکھہ بھوگ سکتی ہے - اور یہہ بھی آپ لوگونکا اعتقاد ہے -

"مہاپرلے کیوقت (جب مرکبات کے اجزا الگ الگ ہوجاوینگے اور اجزا کا باہمی تعلق"
"ٹوٹ جائیگا) بیج انکریا تر (بقدر تخم) اعمال اور بُرائی اعمال کے ارواح مین محفوظ"
"رہتی ہے اور اسی مقدار اعمال سے مہاپرلے کے بعد جاندار اشیاء کا پیدا"
"ہونا شروع ہوجاتا ہے"۔

یاد رہے - ایسے مہاپرلے کا وجود صرف خیالی ہے دیانندیون کے پاس کوئی اُسکی دلیل نہین -

مکذب!

تمہاری تحریر اور دیانندیون کی تقریر سے صاف واضح ہوتا ہے - کہ اس مبداء فساد اور اواگون کی محکم بنیاد کا حامی - صرف آپکا خیال یا اعتقاد ہے - اور اسی بُرے اعتقاد کا ثمرہ ہے - جو انکو اُس مذہب سے سخت بغض ہو رہا ہے - جسمین ابدی نجات اور دایمی آرام کو جو روح کا اصلی تقاضا اور سلیمہ فطرت کا منشا ہے تسلیم کیا گیا اور جس مذہب نے ایسی یاس اور قنوط کو کفر کہا ہے اُسکے مقابلہ مین آپ سر توڑ کوششین کر رہے ہین - اور اموال کو خرچ کرتے ہین! - اگرچہ مجھے یہہ صدا آرہی ہے *

سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ

اور اس مال کے خرچ کرنے پر یہہ آلہی وعید اُسکے انجام کی خبر دے رہا ہے -

---

ل۔ ان ظالمون کو پتا لگ جائیگا کہ کیسی گردش ان پر آنے والی ہے -

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ[1]

تمام سلیم الفطرتون کا اعتقاد ہے۔ جب ارواح اللہ تعالے کے رحم یا عدالت یا دونون سے بری الذمہ اور غیر مجرم ٹھہرین گے۔ یا جب ارواح اپنے اعمال بد کی سزا الٰہی عدالت سے پا چکین گے۔ تو وہ نجات پاکر اعلے درجہ کی نیکی۔ حمد اور ثنائے الٰہی مین مشغول رہین گے اور ہمیشہ فرمانبرداری کرینگے اور چونکہ نیک اعمال کا نتیجہ ہمیشہ آرام ہی ہوتا ہے اسلئے وہ ہمیشہ کے آرام اور سدیو کال کے آنند مین مسرور ہونگے۔

غیر محدود زمانہ مین۔ اُنکے محدود اعمال کا نتیجہ۔ یا انکے ان غیر محدود اعمال کا ثمرہ جن کو وہ غیر محدود زمانہ مین کرتے رہین گے۔ اللہ تعالے کے فضل سے ابدی نجات اور بے انت سکھ ہوگا! آپکے پاس کونسی دلیل ہے کہ محدود اعمال کا نتیجہ غیر محدود آرام نہین ہو سکتا؟۔ کیا فضل الٰہی محدود ہے؟۔ غیر محدود نہین؟ یا اسمین کمی ہے؟۔ بطور آپکے بھی مین اس مشکل کو حل کر دیتا ہون کیونکہ یہان فضل کا بیان ہے۔ آپنے تکذیب کے صفحہ دوسو بائیس مین اعمال محدود کے عوض غیر محدود نجات کا ملنا۔ اسنبھو یا محال کہا ہے۔ حالانکہ یہہ صرف آپکا دعوے ہے جو دلیل نہین رکھتا اور آپنے محدود کا موسکا پھل غیر محدود ملنا اپنی عقل سے جسکو آپنے سلیم مان رکھا ہے پسند نہین کیا۔ حالانکہ روح کا تقاضا یہہ نہین۔ حل اشکال یون ہے۔ نیک اعمال کا نتیجہ اللہ کے فضل سے وہ آرام ہوگا جسکو اہل اسلام جنت اور تم لوگ خوشی کا مقام کہتے ہو۔

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ۔[2]

---

[1] جو لوگ اپنے مالون کو اسلئے خرچ کرتے ہین کہ اللہ کے رستہ سے روکین۔ سو وہ خرچ تو کرینگے پھر آل کار پشیمان ہو کر مغلوب ہو جاینگے سورہ انفال سیارہ ۹۔ رکوع ۱۸۔

[2] اور یہی وہ جنت ہے جسکے وارث اپنے اعمال کے سبب تم ہوئے۔ سورہ زخرف۔ سیارہ ۲۵۔ رکوع ۱۳۔

انسان کو بلحاظ انسانیت ضرور ہے اپنے خالق اپنے رازق اپنے محسن رحیم اور کریم مالک کی حمد اور ثنا کرے اور اسکے شکریہ مین مشغول رہے۔

اور اُسکے بعد

تمام خلق سے عموماً اور ابناء جنس سے خصوصاً پیار اور محبت کرے اور ہی نوع سے برادرانہ برتاؤ سے پیش آوے۔ اور بغض و کینہ سے پاک رہے۔ قرآن کریم پر نظر کرو ہمین اہل جنت کی نسبت کیا تذکرہ ہے اور اس امکان مین پہنچنے کے بعد کیسی صلح امیز اور باامن انجمن کا ذکر فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝

جنت مین باہمی تعلقات کیسے ہونگے۔

---

[۱] یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے اُنکا رب اُنہین راحت کی جنتون مین لے جاویگا جن کے نیچے نہرین بہتی ہون گی۔ اُنکی پکاران (جنتون) مین یہ ہو گی اے اللہ تو قدوس ہے! - اور اُنکی باہمی دعا و سلام کی باتین امن اور سلامتی ہو نگی - اور آخری پکاران کی یہہ ہو گی کہ اللہ رب العلمین کی حمد ہو!۔

[۲] - جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہین جنت کو گروہ گروہ مین اُنہین لے چلینگے - جب اُسکے پاس آوینگے اور اُسکے دروازے کھولے جائینگے جنت کے نگہبان اُنہین کہینگے تم پر سلامتی ہو تمنے پاک زندگی بسر کی تو اب ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اندر آ جاؤ - اور وہ (بہشتی) کہینگے اللہ کی حمد ہے جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور اس زمین کا وارث ہمین بنایا - اس جنت مین جہان ہم چاہین ٹھکانا بنالیں عاملون کا اجر کیا ہی خوب ہے!

وَ نَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ لَا یَمَسُّهُمْ فِیْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِیْنَ

مسلمانو! کیا تم اسی دنیا میں اسلام کی برکت سے اَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا کے مخاطب نہیں ہو چکے؟ اب تمکو کیا ہو گیا؟ کیا بعضہا اعداء تو نہیں ہو گئے؟ غور کرو ما ہم عنہا بمخرجین کا جملہ دوام نجات کا مثبت ہے اور جس آیۃ کو مکذب نے تکذیب کے صفحہ ۲۲۰ مین لکھا ہے اسکا جواب موقع پر دینگے یہان اتنا یاد رہے اس السموات کا الف ولام جو آیۃ ما دامت السموات والارض میں ہے خصوصیت کے معنے دیتا ہے۔ یعنے جنت کے سموات اور والسموات مطویات کے الف ولام سے دنیا کے سموات مراد ہین جو فنا ہو جائینگے دیکھو آیۃ یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات مطویات و برزوا للہ الواحد القہار۔

تکذیب براہین صفحہ نمبر ۳۰۲ - قرآنی کرانی پرانی - تمام الخ -

مصدق براہین - ناصحانہ گذارش پرداز ہے - مکذب براہین! اپنی بے باکی کے نتائج پر - جو آپکے دور از اخلاق کلمات مین سلیم کانشنس یا بے تعصب فطرۃ کے ساتھہ یا غصہ اور طمع سے ذرہ الگ ہو کر نظر ثانی کر کے دیکھئے - اور زیادہ نہین ہوقت بقدر امکان راستی اور راستبازی کی خوبی آپکے مدنظر رہے - پہر کہتا ہون - منصفانہ نگاہ سے دیکھئے قرآن کریم مناظرات اور مباحثات کیوقت کیا پسندیدہ طرز سکہاتا ہے - اور تہذیب و شرافت سے کام لینے کے فواید کیسی حکیمانہ تدبیر سے بیان فرماتا ہے - مکذب! آپ اپنی بناوٹ سے بے ریب کسیقدر معذور ہین - مگر انسانی ملکی قوے سے اللہ کریم نے آپکو بالکل محروم

لہ اُن (اہل بہشت) کے دلون مین کوئی (دنیوی) بغض یا بہی ہوگا تو ہم اُسے نکال ڈالینگے (وہان) وہ بہائی بنکر چوکیون پر آمنے سامنے بیٹہینگے وہان انہین کوئی دکہہ درد نہوگا اور نہ وہ نکالے جائینگے - سورۃ حجر - سیپارہ ۱۴ رکوع ۴

نہین رکہا۔ پس آپ پر فرض ہے کہ انسے بہی کام لیا کرین اللہ کریم نے اگر چاہا۔ آہستہ آہستہ بتدریج وہ قوی ہو جاوینگے ؛

انسانی گروہ کمزور ہے۔ اسمین ایسے ہی گذرے۔ جو کلوخ انداز را پاداش سنگست کا فتوے دیگئے۔ مین انکے کہے پر عمل کرتا تو بدلہ مین گالی گلوچ کی مجہے بہی اجازت تہی مگر قرآن کریم نے میری دستگیری فرمائی جہان فرمایا۔

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ

غور کرو قرآن کریم کی تہذیب کیسی ہے۔ ٹہوکر کہانے کے اسباب ہین جو بغض آلودہ دل کی راہ مین بکثرت موجود ہین۔ پر انصاف اور راستی بہی اگر کوئی مثمر برکات ہے تو حق کے لینے مین بہی کوئی روک نہین ؛

دنیا مین بسبب اختلاف مذاہب اور عادات کے بے شک دریبیہ مرض پہیلا ہوا ہے کہ ایک مذہب کا پابند دوسرے مذہب والے کو برا نہین بہت ہی برا کہتا ہے۔ اپنے مذہب اور اپنے مذہب والون کے سوا دوسرے مذہب اور دوسرے مذہب والون مین کسی خوبی کا وجود تسلیم نہین کرتا۔

شدت غیظ و غضب مین۔ غالب اشخاص ہمیشہ اپنے مقابل کو یہی کہتے ہین تو کچہہ راہ پر نہین "۔ افسوس ؟۔ کئی مسلمانون نے بہی باہمی جہگڑون مین بخلاف حکم قرآنی یہی طرز ختیار کر رکہا ہے !۔ مگر قرآن اسلامیون کو اعلے درجہ کی مُرَبلِٹی اور ورَجِیعسک ہانے کیواسطے

۱؎ تو بری بات کو نیک بات کے عوض مین ٹال دے۔ تب جلد تیرا دشمن بہی دلی دوست ہو جاویگا۔ اس کام کا ذمہ اُٹہانا بڑی ہمت والون کا کام ہے۔ اور اسے بڑے حظ والے اختیار کرتے ہین۔ سورہ حم سجدہ۔ سپارہ ۲۴ رکوع ۱۹

اوّل - یہود اور عیسائیون کے اُس بُرے برتاؤ کو بیان کرتا ہے جو ہٹ اور ضد اور جہالت کا لازمہ ہے - کیونکہ اسلامی تعلیم کے وقت بھی دونون قومین مدعی اتباع کتاب اللہ اور مدعی علوم حقہ ابتداءً جناب خیرخواہ انام علیہ التحیۃ والسلام کے سامنے موجود تھین جس سے غرض یہی ہے کہ پیروان قرآن کریم بلکہ خواہشمندان راستی اور راستبازی اُس بُری طرز سے محفوظ رہین -

[۱] وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ كَذَٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ

یہود نے کہا عیسائی کچھ راہ پر نہین اور عیسائیون نے کہا یہود کچھ راہ پر نہین - حالانکہ ممکن ہے بلکہ واقعی یون ہے کہ عیسائیون مین بہت سی خوبیان ہون - پس یہود کا عام طور پر یہی کہنا کہ عیسائی کچھ راہ پر نہین غلطی اور ناسمجھی ہے - ایسا ہی ممکن ہے بلکہ واقعی ہے کہ یہود مین کچھ بھلائی بھی ہو - پس عیسائیون کا علی العموم یون کہدینا کہ یہود کچھ بھی راہ پر نہین بڑی ناسمجھی اور بے انصافی ہے - غرض علی العموم کسی مذہب کو یون کہدینا کہ وہ بالکل ہی بھلائی سے مبرا ہے - کوئی علمی بات نہین - اسواسطے قرآن اور اُسکے لانیوالے محسن خلق نے یہود اور نصارا کی مقدس کتابون کو جہان یاد کیا بڑے انصاف اور راستبازی سے یاد کیا مدح کے الفاظ بولے -

[۲] إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ -

---

[۱] اور یہود کہتے ہین نصارے کچھ بھی نہین اور نصارے کہتے ہین یہود کچھ بھی نہین - حالانکہ وہ کتاب (مقدس) کو پڑھتے ہین ! نادان ایسا ہی کہا کرتے ہین سورہ بقرہ - سیپارہ (۱) رکوع ۱۴

[۲] ہمنے توریت اتاری اسمین ہدایت اور نور ہے -

وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ[1]

یاد رہے - تمام قرآن اور صحیح احادیث مین توریت - انجیل اور مجوسیون کی مقدس کتب کی اہانت کا نام ونشان نہین باینکہ ان مین انواع واقسام کا تبدل اور تغیر اور انزاد ہے - بلکہ تمام دنیا کے مقدس کتابون کی نسبت ایسا اشارہ بہی نہین کیا جسکی نسبت خلافِ ادب کا وہم بہی کرسکین - حالانکہ اسوقت بہت سی کتابین اور صحیفہ دنیا مین موجود تہے جو انبیا کی طرف منسوب کئے جاتے - بلکہ بقول داراشکوہ کے جسکو ہمنے صفحہ تکذیب نمبری ۹۷ مین نقل کیا ہے - اپنشد رگ وید کے ضمیمہ یا اسکی خلاصے یا کسی قسم کی تفسیر) کو بہی قرآن نے کتاب مکنون اور اُسکے چہونے والون کو مطہرون کہا ! - گو یہہ قول حاشیہ کا محتاج ہے - قرآن کریم نے تمام مذاہب کے ان معبودون کی دشنام دہی سے جنکو بت پرست پکارتے ہین حکماً قطعی ممانعت کردی ہے جہان فرمایا ہے -

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ[2]

مکذب براہین کے ان عالی جنابون مین سے جنکی فہرست تکذیب کے صفحہ ۲۹ مین دی گئی ہے - ایک نے جسکو عربیت کا دعوے ہے مجہے فرمایا "قرآن کریم نے اگر گالی سے منع کیا ہے تو تعجب ہے کہ بتون کے توڑنے کا کیون تاکیدی حکم کیا" اسوقت اُنکی خدمت مین کہا گیا - کہ آپ قرآن دانی کے بڑے مدعی ہین - ازراہ مہربانی آیت کا نشان دیجئے جس مین قرآن کریم نے بتون کے توڑنے کا تاکیدی حکم دیا ہے - ہان کسی تاریخی واقع کے بیان مین اگر قرآن نے کہا ہے کہ فلان موحّد

---

[1] ہمنے اُسے انجیل دی اُسمین ہدایت اور نور ہے ۔

[2] - اُن کو جنہین اللہ کو چہوڑ کر پکارتے ہین بُرا مت کہو - پہر وہ ضد اور نادانی سے اللہ کو بُرا کہینگے - سورہ انعام - سیپارہ ۷ رکوع ۱۹

بت پرستی کے دشمن نے اپنے یا اپنی قوم کے بت توڑے تھے تو یہہ امر اور ہے اور ایک واقع اور نفس الامر کا بیان ہے ؎

تکذیب صفحہ ۴ مین فرماتے ہین مرزا صاحب کی کتاب (براہین احمدیہ) مین کہین برہمو دہرم کو گالی گلوج دی ہے۔ کسی جگہہ مرزا صاحب عیسائیون کو کوس رہے ہین۔ کسی جگہہ آریون کو برا بہلا بتار ہے ہین"

"برہمو اور عیسائیون کے تو آپ وکیل نہین۔ وہ ہمسے یا مرزاجی سے نپٹ لینگے۔ اگر مرزا صاحب نے انکو برا ہی کہا اور بہلا ہی کہا تو خفگی کی کیا بات ہے۔ برائی کے لحاظ سے برا کہنا اور بہلائی کی جہت سے بہلا کہنا۔ تو انصاف ہے اور منصف کا کام ہے۔ برا ہی کہنا۔ اور بہلائی و برائی ہر دو کو برائی کا بتانا و بے ریب برا ہے۔ جو اکثر مقامات مین آپ سے ہوا۔ غور کیجئے آپکے اس شعر مین جو ذیل مین درج ہے۔ (تمام) کا لفظ کس طرح انصاف کا خون کرتا ہے۔

؎ قرانی۔ کرانی۔ پرانی تمام ؎
؎ فتادند ہر یک زبنا دھام ؎

اور آپ نے صفحہ ۳۶ مین کس قوت سے کام لیا جہان کہا ہے "خدا سے محمدیان بے علم۔ نافہم۔ دہوکہ باز۔ فریبی۔ وغیرہ وغیرہ" باری تعالے اپنے رحم اور فضل سے تمہین ہدایت کرے یا سفا قلوس کے مبتلا عضو کو کاٹ ڈالے۔ آمین۔

کیا آپنے اور آپکے عالیجناب اندرمن نے تہذیب سے کام نہ لینے مین کچھہ کمی فرمائی ہے؟ بالفرض اگر مرزا صاحب نے آپکے نزدیک تہذیب کے خلاف سخت کلامی سے کام لیا تہا تو کیا آپ مرزا صاحب کے پیرو تھے؟ آپکو دعوے ہے کہ آپ ایک کامل کتاب کے متبع ہین!۔ برائی کا پیرو کیا آریہ اور سرشٹ ہوسکتا ہے؟۔ کیا آپکی کامل کتاب یہہ چال سکھلاتی ہے جو آپ نے تکذیب نین برتی ہے؟۔

قرانی طرز مباحثات مین جو خوبی ہے۔ کچھ تو آگے بیان کرچکا ہون اور اور گذارش کرتا ہون۔ قران کریم منادی۔ مناظرات اور جدال کیوقت حکم کرتا ہے۔

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۔[۱]

ہر ایک سلیم الفطرت۔ دنیا کے معاملات کا واقف خوب جانتا ہے کہ بعض لوگ صبر سے کام نہین لے سکتے۔ اور یہہ بھی کہ بعض اوقات چشم پوشی۔ صبر۔ درگذر نقصان عظیم کا موجب ہوتی ہے۔ چور۔ باغی۔ اور راستہ لوٹنے والے کو اگر سزا نہ دیجاوے اور صرف رحم ہی اسپر کیا جاوے تو کتنا نقصان ہوتا ہے۔ فطری قوے مین انتقامی طاقت بھی سلیم الفطرۃ انسان کے ساتھ لازمی ہے۔ پھر اگر کوئی قوت انتقام کو بھی کام مین لاوے اور مقابلہ ہی چاہے تو اُسے بھی قرآن کس طرح نیک روی کی تعلیم کرتا ہے اور کسطرح صبر اور نرمی کی ترغیب دیتا ہے۔

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ۔[۲]

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۔[۳]

۱؎ اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت سے لوگون کو تو بلا اور اُن سے پسندیدہ طور سے مباحثہ کر۔ تیرا رب انہین بھی خوب جانتا ہے جو اسکی راہ سے بھٹک گئے اور وہ راہ پانے والون کو بھی جانتا ہے۔

۲؎ اور اگر تم سزا دو تو اتنی ہی دو جتنی تمہین دی گئی ہے اور اگر تم صبر کرو تو صابرون کے حق مین تو وہ بہت ہی بھلا ہے۔

۳؎ اور تو (اے محمد) صبر اختیار کر اور تیرا صبر دینا اللہ کا کام ہے اور ان پر غمگین نہ ہو اور انکی بدسگالیون سے ملول نہ ہو۔ جان لے کہ اللہ ڈرنے والون اور نیکوکارون کے ساتھ ہے۔

فائدہ ۔ قرآن کی تعلیم سبحان اللہ کس حکیمانہ طرز کی ہے ۔ اور کیون نہو ؟ ۔ عزیز حکیم کی تعلیم ہے !۔

صبر کے بیان مین بہی کہین الصابرین مین الف ولام عہد لگا کر اور کہین ۔

فَمَنْ عَفٰی وَاَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ

فرما کر جتا دیا کہ جس عضو مین اصلاح اور سنوار نہو وہ بے جا اور برا ہے اور جسمین اصلاح اور سنوار ہو اسپر اجر ہے اور اسکا اجرا ور بدلہ پرور دگار دے گا ؛

مکذب براہین ۔ محمدی اور عیسوی معجزات اب قدر کے لائق نہین شعبدہ بازی رہ گئی ہے "

مصدق ۔ عیسوی معجزات کے مثبت کمزور نہین اور وہ میرے جواب کے محتاج نہین آپکے مذہب مین یہی دنیا سورگ اور یہی دنیا نرگ ہے ۔ دنیوی عیش وآرام ۔ نیک اعمال اور راستی کا نتیجہ اور اسیکا ثمرہ اور اسی کا پہل ہے ۔ عیسوی معجزات کے قائلین کی سچائی تو بقول آپکے عیسائیون کے عیش وآرام سے ظاہر ہے ۔ محمدی معجزات کی بابت مجہسے سن لیجئے ؛

اوّل تو آپنے خود تکذیب کے صفحہ ۱۶۳ مین کئی آیات لکہدیئے ہین جنسے آپنے اپنے خیال مین ثابت کر لیا ہے ۔ کہ قرآن شریف مین محمد صاحب نے معجزات سے انکار فرمایا ۔ اپنی کتاب خبط نام مین اور ایسے دلائل دیئے ہین جنسے بزعم خود ثابت کر لیا ہے کہ محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) نے معجزات سے انکار فرمایا ۔ پس مین کہتا ہون کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے معجزات سے انکار فرمایا تو آپکا اعتراض کس قدر اور خوبی کا رہا !

---

۱ جس نے در گذر کی اور سنور گیا تو اسکا اجر اللہ پر ہے ؛

اور بطریق اولے آپ ہی کے قول کے موافق اسلام ہر قسم کے شعبدون سے بری ٹھیرا

دوم - یہ عربی لفظ معجزہ قران کریم مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت نہین آیا - اگر معجزے کے معنے شعبدہ بازی اور یہان ہتی کا تماشا ہے تو مین آپکو یقین دلاتا ہون کہ شعبدہ بازی کا دعوے حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہین نہین فرمایا - آپ عربی دانی کے بڑے مدعی ہین قران کریم مین کہین دکھلائے کہ حضرت نے شعبدہ بازی کا دعوے کیا ہو - بلکہ صحیح احادیث کی اعلے طبقہ کی کتابون بخاری مسلم - اور ترمذی مین اس لفظ معجزہ کا پتہ دیجئے - ہان ایک صورت آپکی تصحیح کلام کی بن سکتی ہے جب ہادی اسلام نے شعبدہ بازی کا دعوے نہ کیا اور اسکو کام مین نہ لائے تو بیشک شعبدہ بازی رونق ہو گی کیونکہ قدر کے لائق نہین رہی - اگر قدر کے لائق ہوتی تو اُسے اللہ تعالے کا برگزیدہ - برگزیدون کا سردار اور اللہ تعالے کا پیارا خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم ترک نہ فرماتا - جب اونہون نے شعبدہ بازی کو ترک فرمایا اور آپکے کروڑون فرمان برادرون نے آپکی باعثِ نجات پیروی کو اختیار کرکے شعبدہ بازی کو چھوڑ دیا - اور لغو جانا تو بے ریب شعبدہ بازی رونق ہو گی اور رونق ہے مگر اکثر اہل ہنود اور آریا ورت کا شکریہ کرے جسکی طفیل اسکو ہند مین ابتک جگہہ مل رہی ہے - اگر انکار ہو تو آپکا اور آپکے بعض عالیجنابون کا امرتسر سے تعلق ہے وہان بت پرست آپکے بھائی بند اسکے لئے چندہ جمع کر رہے ہین دیکھ لیجئے -

سوم - معجزہ کے معنے عربی مین دوسرے کو عاجز کر دینے والا ہین - آپ لغت عرب مین تحقیق کر لین - اور بعد تحقیق کامل اور انصاف محمدی اور عیسوی معجزات کی تصدیق کے واسطے کچھ تو اپنی تاریخ ہند سے کام لین اور کچھ ہمارے آثار دیکھ لیجئے

مین یقین کرتا ہون کہ آپکو محمدی اور عیسوی معجزات یا محمدیون اور عیسائیون کے فعال معجزہ
سے ہرگز انکار نہوگا - اگر شک ہو تو حسب ہدایت وید مقدس دُشٹ قومون کے نکالنے
کے واسطے ذرہ شستر (ہتھیار) اُٹھاکر امتحان کر لیجئے - خوب واضح ہوجاویگا کہ ان
دونون اہل کتاب قومون نے بت پرست حریفون کو عاجز کر دینے مین کیا کیا معجزات
اور کارہائے نمایان دکھائے ہین اور اب بھی انکا مقتدر ہاتھ ویسے ہی معجزات دکھانے
کو تیار ہے - آپ تو صفحہ ٣ مین کہہ چکے ہین کہ آپکو واقفیت رزم و بزم سے بہرہ دیا
گیا ہے ؟ - یا اسوقت کا انتظار ہے جسکے واسطے آپ چست و چالاک سرپٹ گھوڑے
دوڑا رہے ہین -

چہارم - اب اثبات معجزہ لیجئے - اور جب معجزہ ثابت ہوگیا تو بھی آپکا اعتراض اُٹھ گیا
یہان مین نے معجزہ کے معنے خرق عادت ہی مان لئے ہین - مگر بغور پڑھئے - آپکو
تواریخ عرب سے عیان ہوگا کہ حضور (فداہ ابی وامی) صلی اللہ علیہ وسلم یتیم رہ گئے
تھے جس ملک مین آپنے وعظ شروع کی وہان کی بت پرستی ایک خطرناک تھی اور
وہان جسقدر لوگ آباد تھے قریبا کل اسمین گرفتار تھے - اور سپھر بھی جیسا بت پرستی کا
لازمہ ہے سخت کندہ ناتراش اور ضدی جاہل تھے ؛

عرب کے حدود واطراف کا حال دنیا جانتی ہے مشرق مین ایکطرف یہی آپکا
آریہ ورت تھا آپ اچھی طرح اندازہ کرسکتے ہین کہ اُن دنون مین اس آریہ ورت
کی کیا حالت تھی اور اب تک ہے - مگر آئندہ اُمید ہے کہ طیبا اسلام کے فیض و برکت سے
کسیقدر بت پرستی کی گھنونی عادت کو چھوڑا ہے کامل موحد دیندار بھی ہوجائینگے
دوسری جانب پارسی تھے جنھون نے ستارہ پرستی اور یزدان اور اہرمن دو

خداؤن کا الہٰ اپنا ایمان سمجھ رکھا تھا۔ شمال اور مغرب مین یہود اور عیسائی تھے جنکا تذکرہ
گذر چکا اگر اور مطلوب ہے تو اُسکے واسطے قرآن کریم کی یہہ آیت پڑہ لو جسمین انکی حالت کا
خوب فوٹو کھینچا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ
وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰۤؤُلَاۤءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا [1]

اُنکے کامل نمونے ہمارے وطنی عیسائی بھائیون کو دیکھ لو۔ نورافشان مین کس زور و شور
سے تکذیب کا ریویو دیا ہے۔ اور محض بغض و عناد کی وجہ سے کتاب والون (اہل اسلام) کے
مقابلے مین مانی ہوئی بت پرست قوم کی ستایش مین فصاحت کو خرچ کیا ہے یہود کا
بچھڑے کی پوجا کرنا موسیٰ کے سامنے کا واقعہ ہے اور بعد کی بت پرستی قاضیون کی
کتاب سے جو کتب مقدسہ مین کی ایک کتاب ہے پڑہ لیجئے۔ عیسائیون کی بت پرستی ظاہر
ہے کہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام جیسے خاکسار نیک بندے کو خدا یقین کرتے ہین۔ اگر
بیٹا کہتے ہین تو اول مسیح کو خدا کا ازلی بیٹا اور خود خدا یعنی ذاتاً خدا سے متحد بتاتے
ہین۔ دوم اسکی انسانیت کے ساتھ اُسکی الوہیت کے اعتقاد اور پرستش کو ایمان
اور باعث نجات یقین کرتے ہین۔ اُس سے استعانت اور نجات طلب کرتے ہین۔
کفارات معاصی پر جو کچھ اِن قومون کا خیال ہے۔ وہ ناگفتہ بہ ہے۔ اور اس مسئلہ سے
جو خطرناک نتائج پیدا ہوتے ہین وہ عیان۔ یہہ قصہ طول ہے۔ اور اسوقت یہود و عیسائیون
اور پارسیون سے بحث نہین بلکہ تاریخی طور پر اسکا تذکرہ مطلوب ہے۔ میرے مخاطب
آریہ تسلیم کرینگے کہ یہہ طرز عیسائیت کا بے ریب شرک ہے گو عیسائی اسکا کچھہ ہی جواب دین*

[1] دیکھتے ہو انکو جنکو کتاب سے بہرہ ملا وہ شیاطین اور ناپاک روحون پر اعتقاد لا رہے ہین اور (خدا بین) کافرون کی نسبت کہتے ہین کہ وہ مومنون سے اچھی راہ پر ہین!! سورہ نساء۔ سیپارہ ۵۔ رکوع ۶-۵

خود عرب کیا تہے سابق مین کہہ چکا ہون - انکے رسومات کا تذکرہ کہین آور جگہہ کرون گا-
ایسے وقت **حضرت** نے توحید کی وعظ شروع کی - ایسے وقت مین **توحید الوہیت**
اور صرف باری تعالی کے **معبود برحق** ہونے کی منادی اختیار کی بیشک علمی طور پر
توحید الوہیت کا وعظ کتب مقدسہ مین موجود ہو گا یا تہا - الا عملی حالت بالکل مفقود تہی عملاً تو
اعتقاداً توحید پر ظلمت کا ابر چہایا ہوا تہا - عیسائیون نے لوتہر کے زمانہ مین کچہہ ترقی
مذہب مین کی - مگر شرک سے پاک نہوئے - اور آریہ ورت مین ابتک توحید کا جو کچہہ حال
ہے آپسے مخفی نہین - گو خدا کے فضل سے برہمو بہت کچہہ ہمارے قریب آ گئے اور بت پرستی
سے بیزار ہو گئے ہین - اور قرانی راستی ظہور پاتی جاتی ہے اور اسکا اصل مطلب پورا ہوتا جاتا
ہے اور امید قوی ہے کہ انشاء اللہ کچہہ عرصہ کے بعد **آفتاب حق و صدق** ضرور جلوہ گر ہو گا ؎

حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے وقت مین توحید الوہیت کی طرف
بلایا - جب چارون طرف اندہیر مچا ہوا تہا - اور کہا -

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا[1]

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ[2]

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا[3]

تمام ملک کے رؤسا و امرا اور بت پرستی کی عادی قومین مخالفت پر کہڑی ہو گئین
اور سخت سخت ایذائین دینی شروع کر دین جسقدر ہو سکا دیندار جناب رسالتمآب کے ساتہہ
ہوئے ان سب کو ملک چہوڑ چہاڑ ہجرت کرنی پڑی اور حبش کو چلدئے - آخر نوبت

---

۱ - اللہ کی عبادت کرو اور اسکے ساتہہ کسی کو شریک مت کرو -
۲ - اللہ ہمکو گوارا نہیں کہ اس سے شرک کیا جاوے معاف نہ کریگا اور اسکے سوا جسے چاہیگا معاف کر دیگا -
۳ - اور جس نے اللہ سے شرک کیا وہ سخت گمراہ ہوا -

بر بنائے اسی کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ چھوڑ مدینے چلے گئے بت پرستون نے وہان بھی چین نہ لینے دیا اور استیصال کے درپے ہوگئے تب قران کریم مین حکم ہوا کہ جب مشرکون نے اسلام کا استیصال چاہا۔ تو اہل اسلام کو بھی اپنے تحفظ پر کمر باندھنی چاہیے

قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ

اور کسی آئندہ زمانہ مین اعتراضات کو دفع کرنیکی خاطر قران کریم نے صریح طور پر مقاتلہ کی وجہ بیان فرمائی ہے جہان فرمایا۔

أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُمْ بَدَءُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ۔

آخر الٰہی نصرت شامل اسلام و اہل اسلام ہوئی کہ صاحب اسلام ہی غالب رہا اور آپکے دشمنون کی ایک نہ چلی۔ اور آپکی تمام پیشین گوئیان فتح و نصرت کی پوری ہونے لگین اس نعمت کا بیان آیت ذیل مین دیکھو۔

وَاذْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ مُسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَنْ يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہی معجزات تھے کہ تمام عرب مقابلہ مین عاجز ہوگئے!۔ اور ایسا عجز اختیار کیا کہ اپنے خیالی مذہب سے آخر دست بردار ہوگئے!۔ اللہ اللہ کیسے آیات بینات ہین اور کیسے برکات ہین!۔ کیا کوئی قریشی آپکا مخالف دنیا مین موجود ہے۔ آپکی ساری قوم آپکے سامنے آپکے جیتے جی اس دین مین داخل ہوگئی جسمین داخل کرنیکا آپنے بیڑا اٹھایا تھا۔ عرب کے ایسے شہر مین جہان آپنے وعظ شروع کی اقربانت

۱۔ اللہ کی راہ مین ان لوگون سے لڑو جو تم سے لڑتے ہین اور زیادتی مت کرنا اللہ زیادتی کرنیوالون کو پیار نہین کرتا سورہ بقر سیپارہ ۲۔ رکوع ۲۴

۲۔ تم کیون نہین لڑتے ایسے لوگون سے جنہون نے توڑ دئے عہد اور قسمین۔ اور فکر مین ہے کہ رسول کو نکال دین۔ اور انہون نے تمسے پہلے چھیڑ کی سورہ توبہ سیپارہ ۱۰۔ رکوع ۸۔ ۳۔ اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے اور اس سرزمین (مکہ) مین ناچیز سمجھے جاتے تھے تمہین ڈر رہتا تھا کہ لوگ تمہین اچک کر لیجائینگے ایسے حال مین تمکو (خدا نے) جگہہ دی اور اپنی نصرت سے تمہاری تائید کی اور عمدہ چیزین مرحمت فرمائین تو کہ تم شکر کرو۔

شتوم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) یہہ الہام سن لیا!-

اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

یہہ نصرت کسی ہادی مذہب کو اپنے سامنے- اپنی زندگی مین ہوئی ہے تو اسکی نظیر دو- اِس بے نظیر کامیابی مین ہی اعجاز ظاہر ہے- اور عدم نظیر مین اس کامیابی کے خرق عادت ہونے مین کونسا شبہ ہے؟ مسیح علیہ السلام کو بڑی کامیابی ہوئی مگر کیا اُنکی اپنی قوم اُس بادشاہت مین داخل ہوئی جسمین داخل کرنیکے لئے حضرت مسیح کو بادشاہ بنایا گیا تہا- اور جس کے حصول کی امید مین اُسکے سر پاک تیل ڈالا گیا تہا؟ کیا وہ قوم جو ہدایت کے لئے مقصود بالذات اور مسیح کی اپنی قوم تہی اِس سخاوت سے سخات یاب ہوئی؟- کیا مسیح انکے لئے قربانی ہوا؟- کیا کبہی ہوئی ہوئی ہین اسکے ہاتھہ آئین؟- نہین نہین- ہرگز نہین- بلکہ اِس بیت المقدس مین جہان کبوتر فروشی سے مسیح علیہ السلام نے منع کیا تہا سور کی قربانی ہوئی!!!- کیا ویدہ مذہب کا بانی اِس کامیابی پر خوش ہوگا کہ آریہ ورت مین اُسنے اپنا کچھ ثبات اور قیام مذہب دیکھا؟- ویدون کے اور پرانون کے حامی برابر آریہ ورت مین موجود رہے!- علاوہ برین اونے الہام کا دعوے ہی کیا کیا؟- کیا یہہ نصرت دیانندجی کو حاصل ہوئی؟- ویدون کے حامی نے ہمارے دیکھتے دیکھتے وید کی حمائیت کا بیڑا اُٹھایا مگر اپنی مقدس و پیاری کتاب کا ترجمہ بہی پورا پورا قوم کے سامنے نہ رکھہ سکا ایلک اور قوم کی سخات تو ایک خواب وخیال ہے جس کتاب پر سخات کا مدار سمجہا تہا- وہ کتاب

له- آج مین نے تمہارا دین تمہارے واسطے کامل کردیا اور اپنا فضل تم پر پورا کیا اور اسلام کو دین تمہارے لئے پسند کیا- سورہ مائدہ سیپارہ ۶- رکوع ۵-

بہی پہلک کو دکہا نہ سکا !!!- حسب دعوے آریہ صاحبان ویدون کو اس موجودہ دنیا مین آئے ہوئے دو ارب برس کے قریب زمانہ گذرتا ہے !- پر اس کتاب کی نسبت نص الٰہیتہ کا یہہ حال ہے کہ آریہ ورت مین ہی یہہ کتابین پورا رواج نہین پا سکین اور ویدون کی نسبت دعوے بلا دلیل ہے- چشم دید حالت سے بڑہکر اونکے خیالی اشاعت کو کوئی کیون کر مانے اور کیونکر یقین کرے- کہ ویدہی کی بدولت تمام دنیا نے سچے علوم سیکہے اور توحید ذاتی اور توحید صفاتی اور توحید الوہیت کا پتہ ویدہی سے لگا !!- ہم تو اب بہی آریہ ورت مین جین مت والون کو اونکا سخت مخالف پاتے ہین پہر اگر اس کامیابی کی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوئی- اگر نظیر دکہلانے سے عجز ہے اور واقعی عجز ہے تو آپ کے وہ افعال جو کامیابی کے باعث ہوئے بے ریب خرق عادت اور معجزہ ہین !- کون گذرا ہے جس نے ملہم الٰہی ہونے کا جہوٹا دعوے کیا ہو اور ایک کتاب کو خدا کی بنائی ہوئی کتاب بتایا ہو پہر اپنی قوم اور اپنے ملک پر خاص کر ان عظیم الشان موجودہ سلطنتون پر جو اپنی جگہہ بے نظیر نہین- مثلاً ہمارے ہادی (فداہ- ابی وامی) کے وقت ایرانی سلطنت جو ایشیا کے بے نظیر اور قریباً کل ایشیا پر حاوی اور دوسری روم کی سلطنت جو قریباً کل یورپ اور آباد افریقہ پر متسلط تہی پورا فتحیاب ہوا ہو ؟- اور کامیابی جو راستبازی کا معیار تہی حاصل کر چکا ہو-

پنجم- اگر معجزہ کسی علامت نبوت یا نشان رسالت کا نام ہے جسے قرانی اصطلاح مین آیت کہتے ہین تو سنئے آیات رسالت محمدیہ اسقدر ہین اور تہین کہ صاحب آیات کے آیات دیکہکر اسقدر لوگ اسکے دین مین داخل ہوئے کہ منکرین کے چہکے چہوٹ گئے- اور حضرت نے اپنے کانون سے سن لیا- الیوم یئس الذین کفروا من دینکم ؕ

سبحان اللہ کیا معجزہ ہے !-

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ؕ[1]

آپکی تعلیم کچھ کم آیت نبوت ہے ؟- جو تمام نیکیون کا مجموعہ اور تمام برائیون سے مبرا ہے-

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ[2]

قرانی اوامر اور نواہی کی کیفیت کا فوٹو ملاحظہ کرنا ہو تو دیکھو-

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ؕ[3]

تکذیب صفحہ ۵ -

مکذب- قومی حمایت بیکار اور بیجا بحر طویل سے قرانی حفاظت دشوار- کیونکہ خود حدیث راوی ہے- جسقدر فرقے مومنون کے ہین سب دوزخ کی آگ مین جلینگے پھر آخر کہا ہے- اہل تشیع اہل تسنن کا خاکہ اوڑا رہے ہین !-

مصدق- کیا آپ کو اپنے آریہ ورت سرشٹون کے ملک مین اتفاق نظر آیا ہے ؟ کیا جنکو آپ پرانی کہتے ہین- آریہ ورتی نہین ؟ کیا آپ انکا اور وہ آپ کا

---

[1] جب اللہ کی نصرت آگئی اور فتح حاصل ہوگئی اور لوگون کو اللہ کے دین مین جوق جوق داخل ہوتے تونے دیکھلیا تو (بس تو تو اپنا کام پورا کرچکا) اب اللہ کی حمد وستایش کر اور اس سے استغفار کر کیونکہ وہ توّاب ہے- سورہ فتح

[2] تم ایک اچھی جماعت ہو لوگون کے لئے نمونہ کے طور پر نکالے گئے- تم نیکی کا امر کرتے اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر اعتقاد رکھتے ہو- سورہ آل عمران- سیپارہ ۴- رکوع ۳-

[3] اللہ امر کرتا ہے عدل و احسان کا اور قرابتون کو دینے کا اور روکتا ہے بےحیائی اور منکرات اور بدکاری سے تمہین نصیحت کرتا ہے کہ دھیان کرو-

خاکہ ہین اوڑھا نے ہ۔ کیا آپکے قلیل اور کمزور گروہ کے ساتھی جنمین عملی طاقت والے جیسے کچھہ ہین دنیا پر مخفی تھین لنگ کے پوجاری پرتمان بت کے فدا۔ بت پرست۔ وحدت وجود کے قائل ویدانتی۔ سنیاسی۔ بیراگی۔ یوگی۔ سکھہ۔ جین بدہ۔ برہمو۔ وغیرہ وغیرہ اور دہریون کے کئی فرقے۔ آریہ ورتی۔ یا ہندوستانی۔ آریون کے نور چشم آریونکے مخالف آریہ ورت مین موجود نہین ہین اگر آپکا فرمانا سچ ہے تو کیا آپ ہی کے قول کو لیکر آپکا مخالف کہہ نہین سکتا۔ "دیانندیون کی قومی حمایت بیکار ہے اور بیجا تجر طویل سے وید کی حفاظت دشوار ہے"۔ کیونکہ ہمارا مشاہدہ دکھارہا ہے۔ کہ انہین باہمی سخت نفاق ہے اور آتش نفاق سے سخت کباب ہو رہے ہین عقل کہتی ہے کہ جسقدر نہین حق کے مخالف ہین وہ اپنے کئے کی سزا ضرور پائین گے ❊

"تکذیب۔ مسلمان تیغ ابروئی غلمان سے سر بریدہ ہین"

مصدق۔ بہشتی نعمتون مین اسلام بیان کرتا ہے کہ بڑی نعمت خدا کی رضامندی ہے۔ (دیکھو قران کریم ❊

وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ[1]

پس سچے مسلمان الٰہی رضامندی کے گرویدہ ہوکر اسکی عبادت کرتے ہین نہ اسبابکے لئے جسکی نسبت آپنے کہہ دیا!۔ دنیا کی نعمتین اور دنیوی عیش وآرام اور دولتمندی آریون کے اعتقاد مین نیکیون کا پہل ہے۔ اور ظاہر ہے کہ غلمان بعض دولتمند ہندیون کے لوازمات مین داخل ہین پس کیا یقیناً یہہ الزام آپ لوگون پر نہین ہوسکتا؟ بلکہ جب دیانند کے نزدیک یہی دنیا ہی سورگ اور نیکی کے ثمرات لینے کی جگہہ ہے۔ گو چند اعمال کے بدلے ارواح

---

[1] ۔ اللہ کی رضامندی سب سے بڑی چیز ہے۔

جنہیں نے شواغل دنیا سے بہی آزادی اور آنند مین رہین گے - تو اس صورت مین وہ پابندی منتہٰی کے مطابق غلمان نیکی کے ثمرات نہین تو اور کیا ہین ! - بات یہہ ہے کہ سخت عداوت کے سبب آپکو غلمان کا قصہ سمجھ مین نہین آیا - یا قران کریم کو نہ دیکہا ہے - اور نہ سمجہا ہے افسوس اس ادعائے تہذیب کے زمانے مین یہ درشت زبانی ! - تمام قران کریم مین غلمان کا لفظ صرف ایک جگہہ ستائیسوین سپارہ سورہ طور مین ہے - اگر قران کریم کا اُردو ترجمہ بہی آپ دیکہہ لیتے اور تہوڑا سا ماقبل سے پڑہ لیتے تو بشرط انصاف آپ ایسے خلاف تہذیب امر کے مرتکب نہوتے سُنئے -

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ - كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ - وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ - يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ [1]

باری تعالیٰ فرماتا ہے " بہشتیون کی اولاد ان کے پاس پہرے گی " - وہان مومن اولاد کی جدائی کا غم نہ دیکہینگے اور اونکے لئے نہ ترسینگے - جب لفظ **ولا تاثیم** صریح اسکی صفت مین موجود ہے - جسکے معنے ہین نہ گناہ مین ڈالنا - پہر آپ کو ایسا ناشایان خیال کیون گذرا - اس معنے کی تفسیر خود قران کریم نے سورہ دہر مین اور لفظون کے ساتھ کی ہے - اور وہان غلمان کے بدلے ولدان کا لفظ جو ولد یا ولید کی جمع ہے

[1] اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بہی ایمان مین ان کی پیروی کی ان کی اولاد کو بہی ہم اُن سے لاحق کر دینگے - اور انکے عمل سے کچھ بہی کمی نہ کرین گے - ہر شخص اپنی اپنی کمائی کا گرویدہ ہوگا اور ہم اُن کو من بہاتے گوشت اور میوہ عنایت کرین گے - اُن مین ایسی پیالون کو دور دینگے - جن مین (خلاف دینوی مے) بہکن اور بدخیالات کا اثر نہوگا - اور اون کے در مکنون کے ایسے لڑکے پالے اُنکے ارد گرد اچہلنے کودتے ہونگے - سورہ طور - سپارہ - ۲۷ - رکوع ۳ -

فرمایا ہے۔

وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۔ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا

اور سورہ واقعہ مین ہے۔

وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ

تکذیب ۔ تلوار کو دین اور پیار کے دہرم کا مقابلہ کرکے اور جبر و اکراہ کو محبت و چاہ کے روبرو لاکر آخر

مصدق ۔ اسلام کے معنے صلح کے ساتھ زندگی بسر کرنا ۔ چین سے رہنا ۔ کیونکہ یہہ لفظ سلم سے مشتق ہے جسکے معنے صلح اور آشتی کے ہین بعضے پادریون کی دشمنانہ تحریر نے ۔ مین سچ کہتا ہون آپ کو دہوکہ دیا ہے ۔ جبر اور اکراہ سے اسلام اور تصدیق قلبی کا حصول ممکن نہین قران کی دوسری سورہ کو جو مدینہ مین نازل ہوئی اور جسمین جہاد کا حکم ہوا ہے پڑہ لیجئے ۔ اور غور کیجئے آپ کا کلام کہانتک سچ ہے۔

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ

اسلام مین شرط ہے کہ آدمی صدق دل سے باری تعالے کی الوہیت اور اُسکی معبودیت اور اوسکے رسولونکی رسالت وغیرہ وغیرہ ضروریات دین پر یقین لاوے تب مسلمان کہلاوے ۔ اور ظاہر ہے کہ دلی یقین جبر و اکراہ سے کبہی ممکن نہین ہے مین بڑی جرأت سے کہتا ہون کہ حضور علیہ السلام اور اُنکے راشد جانشینونکے زمانے مین کوئی شخص جبر اور اکراہ سے مسلمان نہین بنایا گیا ۔ بلکہ محمود غزنوی

لہ ۔ اور پہرتے ہین انکے پاس بچے سدا رہنے والے جب تو انہین دیکہے خیال کرے انہین موتی بکہرے ۔
لہ ۔ اور پہرتے ہین انکے پاس بچے سدا رہنے والے ۔ آبخورے تنتیان ۔ اور پیالے ستہرے پانی کے لیکر ۔
سلہ ۔ اسمین زبردستی نہین ۔ اور حق و باطل واضح ہوگیا ۔

اور عالمگیر کے زمانے مین بہی کوئی شخص عاقل و بالغ جبر سے مسلمان نہین کیا گیا۔ دنیا مین تاریخ موجود ہے صحیح تاریخ مین اس الزام کو ثابت کیجئے۔ مین نے زمانہ نبوی اور خلافت راشدہ کے وقت اور محمود و عالمگیر کی تاریخ کو اچھی طرح دیکھہ بہال کر یہہ دعوے کیا ہے۔ زمانہ رسالت مآب مین اور خلافت راشدہ مین صلح اور معاہدہ اس کے بعد کل مذہب کے لوگ مذہبی آزادی حاصل کر چکنے تہے۔ خیبر کے یہود و بحرین اور غسان کے عیسائی۔ حضرت خاتم الانبیا کے اور خلیفہ عمر رضی اللہ عنہ کے وقت شام کے یہود اور عیسائی اسلام کی رعایا تہے اور اپنے مذہبی فرائض کی بجا آوری مین بالکل آزاد تہے۔ عالمگیر کے عہد مین بڑے بڑے عہدہ و نیز ممتاز ہندوستان کے پرانے باشندے اپنی بت پرستی پر قایم دکہلائی دیتے۔ اگر عالمگیر کی لڑائیون سے اسلام پر الزام ہے تو عالمگیر نے تانا شاہ سے جو ایک سید تہا دکن کے ملک مین جنگ کی بہر اپنے مسلمان باپ اور بہائیون کے ساتہہ جو معاملہ کیا وہ مخفی نہین۔ پس عالمگیری جنگ مذہبی جنگ کیون خیال کی جاتی ہے؟۔ عالمگیر نے کبہی کسی ہندو کو تلوار اس سبب سے نہین لگائی کہ وہ ہندو تہا۔ اور کبہی اوسنے زبردستی اونکو مسلمان نہین کیا۔ اونکی جو مذہبی عبادت اور رسومات عہد قدیم سے چلی آتی تہین اونکو نہین روکا محمود کی نسبت کہین تاریخ سے یہہ نہین معلوم ہوتا کہ اوسنے اشاعت اسلام اور دعوت اسلام مین ہمت صرف کی ہو۔ گجرات مین اتنے دنون تک پڑا رہا مگر ایک ہندو کو بہی مسلمان نہ بنایا۔ اپنے بہائی مسلمان امیر اسمٰعیل سے جنگ کی کیا وہ لڑائی بہائی کو مسلمان بنانے کے لئے تہی؟۔ اور ہند کے حملے تو راجہ جیپال نے خود کرائے جسنے محمود سے لڑنے مین ابتدا کی۔ ورنہ محمود کا تو یہہ منشا تہا کہ تاتار کے بلاد کو فتح کرے۔ نہ ہند کو۔

اسلام نے اپنے مخالفون پر بیشک تلوار اوٹہائی ہے۔ مگر کس شرط پر۔ اوس شرط کا

تذکرہ خود قرآن کریم مین موجود ہے۔

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ
وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلّٰهِ ؕ

بخاری جلد ۳ صفحہ ۸۰ مطبوعہ مصر مین لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ کے معنے تفصیل سے مندرج ہین:-

وَكَانَ الْإِسْلَامُ قَلِيلًا فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِي دِينِهِ إِمَّا قَتَلُوهُ وَإِمَّا يُعَذِّبُوهُ حَتّٰى كَثُرَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ۔

اچھا ہنے بطریق تنزل یہہ بہی مانا کہ اسلام نے جنگ کی۔ مگر وید مین جنگ کی جسقدر تاکید ہے اور وید کے مخالفون کے استیصال اور اونکے خطرناک سزاؤن کا جسقدر حکم ہے۔ اگر آپ اسکا علم رکہتے بشرطیکہ خوف الٰہی ساتھہ ہوتا تو آپ اور آپکا کوئی آریہ بہائی اسلام پر جنگ کا الزام دینے کی کبہی جرأت نہ کرتا۔ ایک مختصر تذکرہ سنا کر وید کے چند احکام آپکے دیانتداری بہاش سے لکہتا ہون ذرا بغور ملاحظہ فرمائے۔ لیکن مین اس تذکرہ مین پہلے اُن آیات قرآنی کا بہی ذکر کرونگا جنپر ہمارے مخالفون کے خاص اعتراضات ہین۔

فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ۔

ئلہ۔ اللہ کے رستے مین اُن سے لڑو جو تم سے لڑتے ہین اور حد سے مت بڑہو۔ اللہ حد سے بڑہنے والون کو پیار نہین کرتا۔ اور ان سے رکا فران مکہ اور اُنکے خصائل وصفات کے آدمی) لڑو جبتک روک ٹوک اُٹھہ جاوے اور دین اللہ کے لئے ہو۔ یعنی فرائض دینی بلا روک ٹوک ادا کئے جاسکین اور مخل خلل انداز ہی چہوڑ دین۔ سورہ بقرہ ۲۔ رکوع ۸

ئلہ۔ مسلمان تہوڑے تہے اسلئے یون ہوتا کہ دین مین ستائے جاتے۔ یا تو قتل کئے جاتے یا سخت عذاب مین مبتلا کئے جاتے پہر جب مسلمان بڑہ گئے تو یہہ مصیبت اُٹھہ گئی۔

ئلہ۔ ان مشرکین کو جہان پاؤ مارو اُنہین پکڑو اور ان کی راہ مین پوری پوری گہات لگاؤ۔ سورہ توبہ سپارہ ۱۰۔ رکوع ۱

اِن آیت شریف پر ہمارے بعضے آریہ دوستون نے خاص توجہ کی ہے اور یہ ہماری اعتراض کا نشانہ اسے بنایا ہے اِسلئے اس آیت کی تصدیق کے واسطے اتنا گالیجۃ آپکے مقدس رگوید سے چند منتر لکھتا ہون سُنیئے ! – حسب وید مقدس آدمی دو قسم کے ہوتے ہین ایک سرشیٹ (اچھے) اور دوسرے دَیسیو (بُرے) اور دُشٹ دیکھو منتر ۸ رگوید منڈل نمبر ا سوکت نمبر ۵۱ اور تکذیب صفحہ ۹ – اور ایسے ہی قرآن نے بہی آدمی کی دو قسمین بیان کی ہین شقی و سعید۔ ان دُشٹ اور شترُون کی نسبت جنکو قرآن نے مشرک اور کافر کہا ہے وید کہتا ہے (۱) سینا دکھش آدمی لوگ (سپہ سالار) جیسے لوہا کے گہن سے لوہے اور پاشان (پتہر) آدکو انکو توڑتے ہین ویسے ہی آدہرمی دشٹ شترو انکو (بے ایمان دشمنون کے) انگو نکو (اعضا کو) چہن بہن کر دِن رات دہرم آتما پرجا ہمیشہ پالن ہین تت پر ہون جتنے شترو جن ان پر جاؤ نکو دکہ دینے کے سامرتہ نہو سکین (۱) اچھے گن کرم اور سبہاؤ والے سبہا دکہش راجہ کو چاہئے کہ راج کی رکہیا نیتی اور ڈنڈ کے بہی سے سب نشتون کو پاپ سے ہٹا سب شترون کو مار اور دِدّوان کی سب پر کار سیوا کرکے پرجا مین گیان اور سکہہ اور اوستہا بڑہانے کے لئے سب پرانیو نکو شُب گن یکت سدا کیا کرے (۲)۔ یہہ تو قتل کے احکام مین اب قید کی بابت سُنئیے :- جو آریہ کو جملہ قرانیہ – واحصروہم – کے ماننے کا انشاء اللہ ذریعہ ہوگا –

"دہارمک پرشون کو چاہئے کہ تیجسوی سبہا دکہش راجہ کے ساتہہ ملکے بیگ سے اگّی کے پدارتہو نکو ہرنے کہوٹے سبہاؤ یکت اور اپنے وچے کی اچہیا کرنے والے ڈاکون کو

(۱) – دیانندی بہاش صفحہ ۹۹ ۶ سوکت ۶ ۳۶ ۷ –
(۲) – رگ وید بہاش صفحہ ۶۹۶

بلا انکو پرپیت آدمی اکانت استہانون[۱] مین بنے ہوئے گہرون مین گہسا کر اور باندہ کے اونکو قید مین کہین"[۱]۔

"جیسے سورج انتر کہہ سے میگہہ کے جس کو بہومی پر گرا کے سب پرانیون کے لئے سکہہ دیتا ہے ویسے ہی سینا دہکش آدمی لوگ دشٹ منش شترؤن کو باندہکر دہار یک منشونکی رکہشا کر کے سکہون کا بہوگ کرین اور کراوین[۲]۔

یہہ قید کے احکام گذرے اب استیصال اعداء کا قصہ سنئے اور غور کیجئے۔ وید نے دشمنون کے جلانے کا بہی حکم دیا ہے ذرہ یہان انصاف کو بہی کام مین لاوین۔

"سبہا دہکش آدمی راج پرشون اور پرجا کی منشون کو چاہئے کہ جس پرکار اگنی آدمی بدہا تہہ بن آدمی کو بہسم کر دیتے ہین۔ (جس طرح آگ جنگل کو جلاتی ہے) ویسا ہی دکہہ دینے والی شترو جنون کو بناش کے لئے اس پرکار یتن کرین"[۳]۔

اب جبر اور اکراہ کا حکم جسطرح وید مین ہے ملاحظہ ہو۔

سنئے۔ اور اپنے پیار اور محبت والے دہرم کا حال پڑہئے "جیسے بجلی میگہہ کے اوّل اوپر بدلون کو تیکہن بہاگ سے چہن بہن اور بہومی پہ گیر کر اسکو وش مین کرتی ہے ویسی ہی سبہا سنیا دہکش کو چاہئے کہ بدہی شریر بل وا سینا کے بہاگ سے شترؤن کے بہاگ کو چہن بہن اور شترؤن کی اچہی پرکار پہار سے پرتہوی پر گرا کر اپنے سمنتی مین لاوین"[۵]۔

---

[۱]- پہاڑون کی کہوہ مین الگ بند کر دے۔
[۲]- دیانندی بہاش صفحہ ۷۰۳- سوکت ۳۶۔
[۳]- دیانندی بہاش صفحہ ۶۲۔
[۴]- دیانندی بہاش رگ وید صفحہ ۷۰۷۔
[۵]- دیانندی بہاش صفحہ ۶۱۴۔

اب نہایت غور سے ویدک اخلاق کی حالت سنئیے۔

وید دشمنون مین عداوت اور پھوٹ کرانے کی ترغیب دیتا ہے۔ "سبھا دھکش کو چاہیئے

کہ شانتی سجن کہنے دستون کو ڈنڈ دینے او شترؤن کو پرسپر پھوٹ کرانیکی کرایا لونسے

تینتی کو آپھے پرکار پراپت ہوکے پرجا جنون کی دکھہ کو نت دور کرنے کے لئے اُدّم

کرے۔"[1]

بھلا مین آپکے کانشنس پر چھوڑتا ہون۔ ایک ایسے جانور کے بدلے مین جسکی جنس کی تکلیف دینے مین آپکے کاشتکار کمی نہین کرتے۔ آپ ہی کسقدر منصوبے امکان سے ہی زائد انسان کو ایذا رسانی کے باندہ رہے ہین جن مشرکون کی نسبت آیات ذیل مین حکم ہوتا ہے۔

فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ۔

وہ وہی دشت ہین جو دغا با موقع پر معاہدہ اور صلح کو توڑ کر سلام کا استیصال کرتے ہین۔ دیکھو حکم بالا کے آگے فرماتا ہے۔

كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ كَيْفَ وَإِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً يُرْضُونَكُمْ

---

[1] صفحہ نمبر ۱۴۴۱۔

[2] اللہ اور اسکا رسول ان مشرکین کے عہد کی کیونکر رعایت کرسکتے ہین سوائے انکے جنسے تمنے مسجد حرام کے پاس عہد کیا۔ سو جب تک اپنے معاہدہ پر قایم رہین تم بھی قایم رہو۔ کیونکہ اللہ ڈر والون کو پیار کرتا ہے۔ کیونکر (انکے عہد) کی رعایت ہوسکتی ہی اور اگر وہ تمپر غالب آوین تو تمہارے حق مین کسی شئی او عہد کا لحاظ او نگہداشت نہین کرتے۔ منہ سے تو تمہین خوش کرینگے پرجی مین ان کے انکار ہے اور اکثر ان مین سے فاسق ہین۔

بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَأْبٰى قُلُوْبُهُمْ وَاَكْثَرُهُمْ فَاسِقُوْنَ ؕ اور پہر کہتا ہے
وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ
الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا
اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ

"جنگ غضب الٰہی کا نشان ہے تاہم بہی اسلام نے ہمدردی اور رحم کے اصول کو ترک نہین کیا"
"اسلام جنگ مین بے قصور بچون - بوڑہون - عورتون - مزدورون - جانورون کو قتل کی اجازت نہین"
"دیتا دشمن جب جزیہ گزار ہوجاوے یا اسلام قبول کرے تو اسلام جنگ کو موقوف کر دیتا ہے - اور"
"فاتح ومفتوح برابر ہوجاتے ہین - پہر اسلام کو جنگ مین ملک گیری مقصود نہین فقط توحید کی"
"تبلیغ وعظ مطلوب ہے - اور جنگ بہی جبتک کہ اسلام کے مخالف مذہبی آزادی کو نہ روکین -"

غور کرلو - جب ابتدائے اسلام مین مسلمان توحید کے اقرار پر بیگناہ قتل ہونے لگے گہرون سے نکال دیئے گئے ! - توحید کی منادی سے روکے گئے ! - اُنکے دشمن باتفاق حملہ آور ہوئے ! - دشمنون نے مدینہ طیبہ - دار النبوۃ کا محاصرہ کر لیا - ! - اسوقت اسلام نے تلوار پکڑی" - بتاؤ کیا یہ عقل تہی کہ اسلام اپنے آپکو معدوم کر دیتا ؟ - کیا صاحب اسلام اپنی اصل غرض نبوۃ ورسالت کو چہوڑ دیتا ؟ - ایسی ضرورۃ مین کوئی دانشمند قوم جنگ سے مانع نہین - اِلّا اسلام نے پہر بہی اکراہ سے منع کیا - کیا اگر تمہر پر ایسی زیادتی ہونے لگے تو عقل والے خدا ترس باطاقت بادشاہ حملہ آوری نکرینگے ؟ یہہ اسلام ہی کی خوبی ہے کہ جب کوئی حاکم مسلمانون کے دین مین دخل دے

۵ - اور اگر وہ عہد کر کے پیچہے اپنی قسمین کو توڑ ڈالین اور تمہارے دین مین طعن کرین تو ان کفر کے سردارون سے جنگ کرو - ان لوگون کی قسمین وسمین کچہہ بہی نہاین - تو کہ باز آجاوین کیا وجہ ہے کہ تم ایسے لوگون سے جنگ نکرو جنہون نے اپنی قسمین توڑ ڈالین اور رسول کے نکال دینے پر ہمتین لگائین اور انہون ہی نے تمسے ابتداء (جنگ) بہی کی -

اور ارکان اسلام کو آزادانہ طور پر بجا لانے دے تو مسلمانوں کا ہر فرد جان دینے کو حاضر اور اسمین مرنے کو شہادت جانتا ہے!۔ الحمدللہ اسی اصل جہاد کی برکت سے بڑے بڑے سلاطین مسلمانون کے امور مذہبی مین دخل دینے سے کوسون بھاگتے ہین جہاد کے نام سے انکی روح کانپتی ہے تعجب ہے اس قومی درد اور مذہبی محبت کو بعض اہل عیب شمار کرتے ہین" (برکات اسلام)

مکذب - تکذیب صفحہ ۷

"پوشیدہ نہ ہے - اعتراض کرنیسے پہلے فریق ثانی کی کتب کا مطالعہ کرنا شرط اولی ہے مگر معترض نے نہین دیکھا"

مصدق - آپ اپنے ایمان سے کہئے - آپنے عربی زبادانی کی کتابین کسقدر پڑھی ہین؟ - عربی دواوین اور خطبات مین کتنی مہارت پیدا کی ہے؟ - قران اور حدیث کا کتنا علم حاصل کیا؟ -

مرزا صاحب نے دیانندجی سے بڑھکر قدم نہین مارا جنھون نے ستیارتھ مین اسلام پر اعتراض کئے! - کیا وہ عربی کے ماہر تھے؟ - مجھے یاد ہے مینے لاہور مین اپنے کان سے سنا کہ دیانندجی فرما رہے تھے - "کہ رحیم اور کریم لوگون کی گھڑت ہے" تاریخ کے اتنے بڑے ماہر تھے - کہ ایک جگہ ستیارتھ پرکاش کے صفحہ تین سو اکیس مین کہتے ہین کہ "سلطان محمود غزنوی جب قیدیون کو مکہ مین لے گیا تو فلان تکلیف دی" !!!

پھر جیسے تو مرزا صاحب نے بہت کوشش سے بقدر امکان وید کو دیکھا سوامی جی کا ترجمہ چارون ویدون کا باوجود اتنے قومی جوش کے ابتک ناتمام ہے! - اُنسے کون دیکھ سکے! جبکہ خود سوامی جی کو عادل اور رحیم بنا کاری خدا نے کامیابی کا منہ دکھایا تو دنیا کی آریہ غیر قومین اس ترجمہ سے کہان نفع اٹھا سکتی ہین!

اور مرزا صاحب اوس غیر موجود کو کب دیکھہ سکتی ہین ! جو ترجمہ دنیا مین موجود تہا اور آپکی قوم نے چہپوایا اسے
مرزا صاحب نے دیکھہ لیا - دو ارب کے قریب بقول آپکے گذرتے ہین کہ خدا نے ویدون کو
الہام کیا - یہہ خدائی کارخانے پر نظر کیجئے کہ دو ارب برس مین ویدون کے تراجم بہی
دنیا مین کیا آریہ ورت کے اندر بہی نہین ملسکتے !! جب اس کتاب کی اشاعت کا یہہ
حال ہے تو مرزا صاحب کا کیا قصور - آجتک آریہ ورت کے تین ربع سے زیادہ قومین
شرعاً گو وہ شرع کیسی صحیح یا غلط کیون نہو - وید پڑہنے کے لایق خیال نہین کی گئین
تعجب ہے آپ لوگ ویدون کو عام خلقت کے سامنے رکہتے ہین اور لوگون کا لکہا ہوا
ترجمہ پسند نہین کرتے - بہلا یہہ بے انصافی نہین تو کیا ہے ؟ - کہ خود تو دنیا کی عام
زبانون مین ترجمہ کرتے نہین اور جو ترجمے فضلائے یورپ نے کئے ہین انہین پسند
نہین کرتے ! - باقی یہہ خیال کہ تمام دنیا کو اُسی سے فیض پہونچا - ایک خوش اعتقادی کا
خیال ہے خود آریہ ورت کے باشندے علے العموم محروم ہین پنڈت دیانند جی نے وید
کے اشاعت کی کوشش کی مگر ہمین بہی اوّل تو غیر بلکہ اپنی بہی قومین محروم رکہی
گئین - کیونکہ وہ جانتے تہے کہ علے العموم مسلمان اور عیسائی تعلیم یافتہ گروہ بہاشا نہین
پڑہ سکتے - بلکہ ستیارتہہ کا ترجمہ بہی وہ اردو حروف مین پسند نہین کرتے تہے ! - اور
اردو مین کیون لکہواتے ادہر وید کا عام فہم ترجمہ ہوا اُدہر دیکہو اسکا وہ سارا کارخانہ
کان لم یکن شیئاً ! - **دوم** - باری تعالی نے ہی انکو اتمام ترجمہ کی توفیق ندی ساری
دنیا کو کب اور کس دن فائدہ پہونچا ؟ - مین نہایت راستی - سچائی اور صاف دلی سے
چارون ویدون کا ترجمہ سننا پسند کرتا ہون مگر کوئی صورت اتنی بہی نہین نکل
سکتی کہ ایک بار سرسری طور پہ ہی سُن سکون ! - جب کوشش کرتا ہون اور ایک

دو دفعہ ایسا ہوا ہی - تو آریہ مہربان بھائی سنانیوالے کی عداوت کو کہڑے ہو جاتے ہیں
اپنے دلون مین جہک کر انصاف کرلو کہ کہانتک تمہارا دل گوارا کرتا ہے کہ ایک مسلمان
وید کی پوری ماہیت سے واقف ہو -
پہلے اتمام حجت کے لئے چارون ویدون کا ٹہیک ترجمہ جیسے آپکے عام علما تسلیم
کرین تیار کیجئے - ہم لوگ بہی ویدک اردو ترجمہ مین امداد کے لئے دلسے حاضر ہین پہر
آپکا دعوت دنیاوی کرنا بہی موزون ہوگا -
مکذب - وید کے رو سے دو قومین ہین - ایک آریہ دوسری دسیو "
مصدق - یہی تقسیم تمام دنیا کے مذاہب نے کر رکہی ہے - بلکہ عام عقل کے نزدیک
بہی تقسیم مسلم ہے - کوئی ویدک خصوصیت نہین دیکہو قرآن کہتا ہے -
(فریق فی الجنة و فریق فی السعیر) (ایک فریق جنتی اور ایک فریق ناری)
(فمنهم شقی و سعید) (ان مین سے شقی اور سعید ہین) -
آریہ کے معنے اگر سریشٹ - نیک اور خداترس کے ہین تو یہہ ایک لقب ہے
جو عمدہ اعمال کے ذریعہ ہر نیک آدمی کو مل سکتا ہے - کسی خاص قوم اور ایک ملک
والون کے واسطے اسکی خصوصیت نہین - ان معنون کے رو سے بنی اسرائیل کا ایک
حق شناس ہادی آریہ ہے - گو وہ شام کا رہنے والا ہو یا مصر کا ایک پارسا عیسائی مذہب
کا ہادی آریہ ہے - گو وہ ناصرت مین پیدا ہوا ہو - خیر خواہ بنی آدم واعظ توحید
بنی عرب آریہ ہے - گو مکہ معظمہ مین جلوہ گر ہوا - اور آریہ ورت کا شہدا - پہکڑ - خدا کو برا
کہنے والا دسیو ہے -
دیکہو صفحہ ۱۶ - تکذیب " اور اگر وید کے معنے اُن ست دویا کے ہین جس سے پاپ بتیا سے لگی "

رضامندی کا اور کسی سچی بشارت کا پتہ لگ سکتا ہے اور وہ چیز ہے جو مقدسون کے پڑھنے کے
قابل ہے۔ تو تمام مقدسہ کتب وید مین سب قران مین ساری کی ساری انجیل ہین۔

تکذیب صفحہ ۷ تا ۱۰ امین۔ وید کی قدامت کا بیان ہے۔ مگر ہم کہتے ہین کہ نفس قدامت کسی
خوبی کی مثبت نہین ہو سکتی دیکھئے مادہ آپکے نزدیک قدیم ہے حالانکہ جزء ہے چیتن نہین تو کیا نفس
قدامت کسی خوبی کی مثبت ہے؟ اگر یہ تو پہاڑ بہت پرانے ہین اور مادہ بقول تمہارے انسے بھی پرانا ہے۔

اوّل۔ آپ ثابت کرین۔ کہ وید الہی کلام ہے۔ بلکہ ثبوت سے پہلے از راہ کرم دنیا کو کہلا مین
کہ فلان چیز کا نام وید ہے اور اسکے یہہ مضامین ہین پھر دنیا پر ثابت کیجئے کہ وید کے بعد
اللہ تعالیٰ کا فیضان جسے الہام کہتے ہین بند ہو گیا۔ باری تعالی ویدون کے
بعد کسی سے کلام نہین کرتا۔ یہانتک کہ دنیا فنا ہو۔ پھر سر لے آوے سرشٹی اور مخلوق
بنے اس وید کے ماورا جو صرف آریہ ورت مین نازل ہوا۔ کسی اور ملک مین کوئی الہی
کلام کبھی نہین ہوا۔ اور نہ ہو سکتا ہے ہم کب منکر ہین کہ ہند کو اللہ تعالی کے فیضان
سے محرومی رہی۔ اور اسمین ہادی و واعظ توحید نہین گزرے۔ بلکہ قرآن صاف
بتاتا ہے۔

وَلَقَدْ[۵] بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ۔

رہی یہہ بات کہ قران مین انکے قصے نہین۔ تو یاد رہے۔ قران کریم مین سب نبیون کے
قصص بیان نہین ہوئے سنو!۔

وَلَقَدْ[۶] أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ
وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ

۵۔ ہمنے ہر ایک گروہ مین رسول بھیجا۔ کوئی ایسی امت نہین جسمین کوئی ڈرانے والا نہ گذرا ہو۔
۶۔ ہمنے تجھسے پہلے رسول بھیجے بعض کا حال تیرے آگے ذکر کیا بعض کا نہین کیا۔

مگر کلام اس مین ہے کہ ابتداے پیدایش عالم مین ہا وید کے بعد جن دونون وید کا نزول ہوتا تہا۔ اُن دونون اور بلاد مین الہام الٰہی ناممکن اور محال تہا!۔ اور وید دوش کے بعد پہر خدا تعالے چپ ہوگیا!۔ اور اس نے اپنے فیضان کو بند کرلیا!۔ یا یہی وید کے سوا کسی اور زبان مین کلام کرنا ممکن نہیں!۔ اور نہ اسنے کیا!۔ یا ہنوز رحمت ابر رحمت در خروشن ست کا معاملہ ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْمُلْھَمِیْنَ۔ امین۔۔۔

مختلف بلاد مین مختلف ہادی ہوتے رہے صرف ایک اسلام ہی کا اعتقاد ہے کہ لَمْ یَزَلْ مُتَکَلِّمًا اللہ ہمیشہ کلام فرماتا ہے۔ اسکے فیضان خاص مین کبھی کمی نہین ہوئی ہمیشہ ہمیشہ بندگان خاص سے اسکا مکالمہ اور مخاطبہ ہوتا رہتا ہے۔ اور ہوتا رہا۔ اور ہوتا رہیگا۔ ختم نبوت نے الہام اور مکالمہ اور مخاطبہ سے مخلوق کو محروم نہین کیا۔ اہل اسلام مین ہمیشہ اور ہر زمانہ مین ایسے لوگ ہوتے رہے جو اس فیض ربانی سے فیضیاب ہوئے۔ دیکھو حالات شیخ عبدالقادر جیلانی۔ شیخ محی الدین بن عربی۔ شیخ معین الدین چشتی۔ بابا شیخ فرید گنج شکر شہاب الدین سہروردی۔ شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی۔ شاہ ولی اللہ دہلوی۔ اور عبداللہ غزنوی وغیرہ وغیرہ اولیاء کرام۔ اور ہمارے اس زمانہ مین حضرت مرزا صاحب سلمہ اللہ تعالے انصاف کرین تو اسلام ہی قدیم اور بہت پرانا۔ مذہب ہے اور یہی سنت اللہ ہے جسکی قدامت کی تعیین سے ہندسہ عاجز ہے۔ اسلام کیا ہے۔ خدا کا فرمانبردار ہونا۔ وید کے ملہم اگر خدا کے قائل اور اسکے فرمانبردار تہے۔ تو انہون نے بے ریب وہی کام کیا۔ جسکے باعث باریتعالے ابراہیم کی تعریف کرتا ہے۔ اور اسکے طریق کی خلاف ورزی کو برا بتاتا ہے۔

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ

فِی الدُّنْیَا وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۔ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَوَصّٰی بِهَا اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ وَیَعْقُوْبُ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی لَکُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ؕ

لاریب بشرط فرمانبرداری باری تعالے کے ویدکے ملہم مسلمان تھے۔ آریہ تھے ایسے یہودی نئی زندگی سے زندہ عیسائی اور پورے محمدی تھے !۔ خاص خاص بت پرستی پر بحث کرتے جاؤ مثلاً جسوقت سری کرشن دیوجی دنیا مین ظاہر نہین ہوئے تھے۔ کیا اسوقت کوئی انکی پوجا کرتا تھا ؟ ہرگز نہین پھر اُنسے پہلے جب تک سری امچندرجی نہ ہوئے کوئی انکا پوجاری ہوا ؟ نہین۔ بلکہ جب ہنومان ہوئے تب انکی پوجا شروع ہوئی جب گنیش ہوئے تب انکی پوجا شروع ہوئی۔ اسی طرح اوپر کا وقت لیتے جاؤ یہانتک کہ خالص باری تعالے کی پوجا کا وقت نکل آوے مثلاً فرض کرلین کہ برہماجی سرشٹی کی ابتدا مین یا وید کے ملہم اس سرشٹی کے ابتدا مین کسکی پوجا کرتے تھے اگر وہ باریتعالے کے پوجاری تھے اور موحد تھے تب وہ ضرور مسلمان تھے۔ اور لاریب مسلمان تھے۔ والحمد للہ علے ذلک

تکذیب صفحہ ۱۲ تا ۱۷ مین

تکذیب صاحب آریہ لفظ اور ہندو لفظ پر بحث کرتے ہین سو ان لفظون کی نسبت جو کچھ میرے محسن جناب بابو طاہس مال ولد بشیر مقیم پنڈ دادنخان ضلع جہلم نے ارقام فرمایا ہے میرے نزدیک وہ مضمون نہایت راستی سے لکھا گیا ہے اس مضمون اور اپنی ایک ابتدائی تحریر کو جو اس بحث پر (لفظ آریہ اور ہندو) کی

لہ - اور ابراہیم کی سنت سے وہی منہہ پھیرتا ہے جس نے اپنے تئین بیوقوف بنایا ہے ہمنے تو اُسکو دنیا مین چن لیا اور انجام مین وہ نیکوکارون مین ہے جب اسکو اس کے ربنے کہا فرمانبردار ہوجا۔ اُس نے کہا مین رب العلمین کا فرمان بردار ہوا۔ اور ابراہیم اور یعقوب نے اپنی اولاد کو وصیت کی اے میرے بیٹو اللہ نے یہہ دین تمہارے لئے چن لیا تو تم اسلام (فرمان برداری الہی) پر مرنا۔

متعلق ہے جناب پادری صاحب نے دوبارہ بطور رسالہ لکہا ہے - جزاہ اللہ احسن الجزا
پادری صاحب کی پہلی تحریر کو مرزا صاحب نے بہی شحنۂ حق مین نقل کیا اسپر کچہہ اور
زیادہ کرنا صرف شیخی بگہارنا ہے - مگر اتنا زیادہ عرض کر دینا شاید نامناسب نہو کہ آپنے
یا آپکے مصلح نے اس لفظ ہند یا ہندو پر بحث کرنے مین بالکل انصاف سے کام نہین لیا یہہ
بحث اپنے مختلف اغراض کے واسطے چہیڑ دی - مین راستی سے کہتا ہون کہ مسلمان فاتح
لوگون نے اس نام کو ناشائستہ اختیار نہین کیا تہا - عربی کی مشہور لغت کی کتاب قاموس اللغات
ہے - اسمین اس لفظ کے مختلف معنے لکہے ہین - دیکہو عمدہ عمدہ معنے اسی لفظ ہند کیواسطے
موجود ہین - ہند - سو اونٹ کے گلے کا نام ہے اور ایک عورت کا نام بہی جو عمرو
نام بادشاہ عرب کی والدہ تہی - بنو ہند ایک قبیلہ عرب کا نام ہے ہند ایک پہاڑ کا
نام ہے - تلوار کے تیز کرنیکو بہی ہند کہتے ہین اسواسطے مُہنّد اس تلوار کو کہتے ہین جو بہت ہی
تیز ہو - حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف مین ایک آپکا پیرو آپکے
سامنے کہتا ہے - انّ الرّسول لنور یستضاء بہ - سیفٌ مهند من سیوف
الهند مسلول - ہندوان ایک نہر کا نام ہے جو خراسان مین واقع ہے - ابو جعفر
فقیہ ہندوانی ایک بڑے بزرگ مسلمانون کے مقتدا وہانکے رہنے والے تہے - اور تعجب نہین
آریہ کے بزرگ اسی ندی کے کنارے سے آئے ہون - اسواسطے وسط ایشیا کی واقف
اور فاتح قوم نے انکو ہندو کہا ہو - اور آریہ لفظ عرب مین کوئی عمدہ مدح کا لفظ نہ تہا
کیونکہ عربی آری طویلہ کو کہتے ہین - پس کیا تعجب ہے اگر ہمارے بزرگون نے بجائے
لفظ آریہ ہندو کا لفظ اخلاقی شریعت کے حکم سے زیادہ برتا ہو - یا اور کوئی باعث
خاص ہو جو دل آزاری کے سوا ہی - اب بہی عرب کے دار السلام مکہ معظمہ مین ہندی مسلمانونکے

شیخ کو شیخ الہنود کہتے ہین - والعلم عند اللہ -

مکذب نے تکذیب کے صفحہ ۷ مین مرزا صاحب کا قول "موجودہ (موجودہ آریہ مت) یہ ہیئت مجموعی کسی قدیم ہندو مذہب مین نہین جاتے" نقل کر کے شدت غضب سے سراسیمہ ہو کر عجب بے سر و پا جواب دیا ہے حقیقت مین خوش فہمی کی داد دیدی ہے - میرے نزدیک خفگی کا کوئی مقام نہین -

اول تو اسلئے کہ مرزا صاحب فرماتے ہین - ہندو مذہب مین نہین جاسکتے - اور ہندو ہونے سے خود آپکو اور آپکے معاونین آریہ کو انکار ہے - بلکہ تکذیب کے صفحہ ۱۲ مین ایک اپنے فاضل کا نکتہ لکھا ہے - اور وہان کہا ہے - کہ جبتک ویدیا کا زور اور سچا دین کی ترقی - ست دہرم کی طرف توجہ - ویدمقدس پر عمل درآمد رہا - توہمات سے بیتگا ہی ایک نیہ مشیور کی پرستش رہی - یہ ملک آریہ ورت اور اسکے باشندے آریہ یا آسج رہے - مگر جب سے اوہنون نے طوق غلامی پہنا - بت پرستی اختیار کی - ہزارون لاکھون - کروڑون کے آگے سر جھکانے لگے - اصلی کتابون پر نقلون اور فسانون یعنے ویدون پر پرانون کو ترجیح دی - تب ہندو بنگئے اور ملک ہندوستان ہوگیا "لاریب یہہ نکتہ صحیح اور درست ہے - تو پھر آپ کیون ابہی اس ہندو قوم کو آریہ فرماتے ہین - ابہی تو بقول آپکے بہی یہہ ملک **ہندوستان** اور اسکے باشندے ہندو نظر آتے ہین -

دوم - علے العموم ہندوستانی آپکے بہائی ہندبت پرست ہین اور آپکے نیتہہ کے **منکر** ہین بلکہ جین اور بدہ ہند کے باشندے - اس وید کے بہی **منکر** ہین - جسے آپ کلام الٰہی کہتے ہین - ہزارون توہمات مین آپکے برگزیدہ پہنسے ہوئے ہین بلکہ تمام قوم ابہی تک قدیم بزرگون کے نقش قدم پر چل رہی ہے - تعلیم یافتہ ہند دجماعت

لفظاً نہ سہی تو عملی طور پر وید کے خاصے منکر ہین - پس آپ غور کیجئے - یہہ ملک ان معنون سے موجب جو آپنے خود کئے ہین کیونکر ابھی آریہ ورت ہو سکتا ہے انصاف انصاف انصاف!!!

سوم - اگر اس ملک کے لوگ وید کے مخالف ہوتے تو غیر مذہب والے یہان بالکل حکومت نکر سکتے کیونکہ آپ کا دعوے ہے " وید وکت ریتی سے ہمیشہ آرام ملتا ہے " اور ظاہر ہے کہ رعایا بننے سے بڑہکر کوئی بے آرامی نہین - اور غیر ملک والون کے ماتحت رہنے سے بڑہکر کوئی ذلت و خواری نہین - اگر آپکے بزرگ دیانندی پنتھ کے پیرو ہوتے تو بقول آپکے اس ذلت و خواری مین مبتلا ہوتے - یا یون کہا جاوے کہ پور دین یا دتیا وید وکت ریتی کے مطابق پورلی جنم مین بزرگ آریہ تھے اس جنم مین اپنے نیک اعمال کا پہل بہوگ رہے ہین - اور چونکہ بھلائی کا نتیجہ بہی بھلائی ہوتا ہے اور باری تعالے وید ہو کہہ نہین اسلئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس دولت اور نیکی کو اونکے لئے زوال نفرما وے گا یا ویدون کی دعائین جو صرف دشمنون کی تباہی - اور ہلاکت کیواسطے تہین سالہا سال سے بیکار ہو گئین بلکہ اولٹی پڑین - پس یا تو دعائین الہامی نہین یا آپکے قدیم آریون کے اعمال نہایت خراب تہے کہ انکو دنیوی عیش و آرام کے ساتہہ اصل ابج دہرم پراپت نہوا - اصل یہہ ہے کہ آپنے " بیت مجموعی " کا لفظ جو مرزا صاحب کے کلام مین مندرج تہا نہین دیکہا - یا اسپر توجہ نہین کی ؛

مکذب - " قرآن صرف اقتباس سابقہ کتب کا ہے "

مصدق - اسکا مفصل جواب ہمنے رد نصاریٰ مین دیا ہے - اور آپکو بہی مختلف مقامات پر اسکا جواب دینگے ؛

ستیارتہ پرکاش صفحہ ۲۰۰ مین ارقام فرمایا ہے " لقمان - اور سکندر کے قصہ کہہ کے (دور از قیاس)

یونانیوں کی تواریخوں سے جلوہ دکھایا۔ سنئے صاحب!

قرآن نے لقمان کا قصہ جہاں بیان کیا ہے۔ اس سورہ کا نام سورہ لقمان ہے جو اکیسویں سپارہ میں موجود ہے۔ مہربانی کر کے وہ قصہ سنئے۔ آپکو اپنے انصاف اور نیک نیتی اور استعداد اور عربی دانی کا خود سمجھ دینا لگ جائیگا۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ ۚ وَمَنْ يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝ وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ۝ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ۝ وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۖ وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ۝ يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ ۖ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝ وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ۝

---

[1] ہمنے لقمان کو حکمت (اپنی پہچان) دی کہ تو اللہ کا شکر گذار ہو اسلئے کہ جو شکر گزار ہوا ہمیں اسکا اپنا فائدہ ہے - اور جس نے کفران نعمت کیا وہ جان لے کہ اللہ غنی ہے تعریف کیا گیا - اور جب لقمان نے وعظ کرتے اپنے بیٹے سے کہا اے پیارے بیٹے اللہ کا شریک مت کر کیونکہ شرک بڑا بھاری ظلم ہے - ہمنے انسان کو والدین سے حسن سلوک کا حکم دیا ہے - اسکی ماں نے دکھہ پر دکھہ سہکر اُسے پیٹ میں رکھا - اور دو سال میں اسکا الگ ہونا ہوا - تو اب میرا اور اپنے والدین کا شکر گزار رہو - اور پھر آنا میری طرف ہے - اور اگر تیرے ماں باپ تجھے شرک کرنے پر تجھے مجبور کریں جس سے تو بالکل نادان ہے تو ان کا کہا مت مان - اور دنیا میں انکے ساتھ نیک سلوک کر

ان آیات کریمہ پر غور فرمائیے - اور داد دیجئے - نہ صرف داد بلکہ قبول فرمائیے - مین آپکو
حق کیطرف بلاتا ہون اور بے انصافی کے سخت وبال سے آگاہ کرتا ہون - دیکھو ہر
مرنا ہے اور بہلائی اور برائی کا نتیجہ پانا ہے کیا یہہ دور از قیاس ہے ؟ - انصاف سے
کہئے - بلکہ یہہ قصہ تمام بہلائیون کا مجموعی عطر ہے - ہان بت پرست ناشائستہ کج خلق
آدمی انکو دور از قیاس کہے تو ممکن ہے - رہا سکندر کا قصہ جسکو آپنے دور از قیاس
لکہا ہے - مین راستی اور خیرخواہی سے عرض کرتا ہون - سکندر کا نام تمام قرآن کریم
مین ہرگز موجود نہین - کسی صحیح حدیث مین رومی سکندر کا قصہ جناب خاتم الانبیا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہین فرمایا - پہر کہتا ہون ہرگز سکندر کا قصہ قرآن کریم مین نہین - پہر رومی
سکندر کا جو مشرک اور بت پرست تہا - اور آخرکار شراب خوری مین ہلاک ہوا تہا -
مجہے یقین ہے - کہ یہہ خیال آپکو قرآن کریم کے مطالعہ اور عربی دانی سے نہین ہوا
بلکہ اس موقع پر آپنے پادری صاحبان یا منشی اندرمن صاحب یا کسی اور صاحب کی
خوشہ چینی فرمائی ہے آپنے ذوالقرنین کے قصہ کو جو قرآن مین موجود ہے - سکندر کا
قصہ تجویز کیا - اور دہوکا کہایا - صاحب من وہ قصہ کتاب دانیال سے ایک مشکل
مقام کی تفسیر ہے -

سنئے

دانیال کی کتاب مین - جو بائبل کے مجموعہ مین ستائیسوین کتاب ہے - اسکے آٹہہ باب

۱۵ بقایا حاشیہ صفحہ ۶۳ سنگت کیہ اور میری جانب رجوع کرنیوالون کی راہ کے پیچھے چل پہر تم سب کا لوٹنا میری طرف ہے مین تمکو تمہارے عملون کی خبر دونگا - اے پیارے بیٹے اگر رائی کے ایک دانے کے برابر کوئی چیز کسی چٹان کے تلے ہو یا آسمانون مین یا زمین مین اللہ اسے لے آویگا یقینا اللہ لطیف وخبیر ہے - اے بیٹے نماز کی پابندی کر نیک باتون کا امر کر اور بدی سے روک اور مصیبتون پہ صبر کر یقینا یہہ بڑے حوصلہ کی بات ہے - اور لوگون پر اپنی گال لمبی مت کر گہمنڈ مت کر اور زمین پر اترا کر مت چل یقینا اللہ شیخی خورے اترانیوالے کو پیار نہین کرتا - اور اپنی چال مین میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز نیچی کر کیونکہ سب سے بری آواز گدہے کی آواز ہے ٭

۸ آیت مین حضرت دانیال نبی کا مکاشفہ ہے - دانیال کی نبوت اور اُسکا مکاشفہ آپکے
نزدیک کیسا ہی ہو اور کچھ ہی وقعت کیون نہ رکہے - الا یہود اور عیسائیون مین جو قصہ
ذوالقرنین کے مسائل اور عجیب کے مخاطب تہے، یہہ مکاشفہ صحیح اور دانیال
کی کتاب صحیح اور مسلم ہے اور اس مکاشفہ مین یہہ بات مندرج ہے -
تب مینے اپنی آنکہہ اوٹہا کر نظر کی تو کیا دیکہتا ہون کہ ندی کے آگے ایک مینڈہا کہڑا
ہے - جسکے دو سینگ تہے اور وہ دو سینگ اونچے تہے اور ایک دوسرے سے بڑا تہا"
پہر دانیال کو جبرائیل نے اُس مکاشفہ اور خواب کی تعبیر بتائی کہ مینڈہا جسے
تو نے دیکہا کہ اسکے دو سینگ ہین سو وہ ماد اور فارس کی بادشاہت ہے دانیال
(۸-۲۰) قرآن نے اسی بادشاہ کا تذکرہ کیا - اور نہایت راست اور صاف فرمایا ہے
اسمین کوئی دور از قیاس بات مندرج نہین اب مین وہ سارا قصہ نقل کرتا ہون -
يَسْـَٔلُونَكَ عَن ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَأَتْلُوا عَلَيْكُم مِّنْهُ ذِكْرًا[ا] -
تفسیر دو سینگ والا وہی ماد - فارس کی بادشاہت جسکا ذکر دانیال ۸ باب
۸ مین ہے -
إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِن كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا[۲] -
الارض کا ترجمہ مینے خاص ملک کیا ہے - جاننے والے تو اسکا سر جانتے ہین مگر
ہم کہولے دیتے ہین - کہ الف اور لام عربی لٹریچر مین خصوصیت کے معنے بہی دیتا ہے
بلکہ عزرا نبی کی کتاب باب ا - آیت ۲ سے جسکا ذکر آگے آتا ہے اور یہی قرآن کی

ا - تجہسے ذوالقرنین (دو سینگ والے) کی بابت پوچہتے ہین تو کہہ مین ابہی اسکا قصہ تمہین سناتا ہون -
۲ - ہمنے زور دیا اسکو خاص زمین مین - اور دیا ہمنے اسکو ہر طرح کا سامان اور وہ تابع ہوا ایک سامان کا -

صداقت ظاہر ہوتی ہے +

حَتّٰی اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِی عَیْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا

تفسیر یہہ بادشاہ جو دانیال کے خواب مین دو سینگ کا مینڈھا دکھائی دیا اور فارس و مادی کا حکمران ہوا۔ اسکا نام **خورس** ہے جب وہ بلاد شام اور شمالی غرب کو فتح کر چکا تو **بلیک سی** یا بحر اسود کا دوسرا سمندر یا اور اسکا کالا دلدل آگے آگیا۔ اتنے بڑے سمندر کا کنارہ کیقباد کو کہان نظر آسکتا تہا وہان اُسے سورج سمندر مین ڈوبتا دکھائی دیا۔ قران یہہ نہین فرماتا کہ فی الواقع سورج کالے پانی مین ڈوبتا تہا۔ بلکہ کہتا ہے کہ اُسنے یعنے ذوالقرنین نے سورج کو کالے پانی مین ڈوبتا پایا" لفظ وجدہا تغرب پہ غور کیجیے۔ جسکے معنے ہین پایا اُسنے اسکو کہ ڈوبتا ہے اور یہہ نہین کہا۔ وکان ھناک تغرب الشمس کہ وہان واقعی سورج ڈوبتا تہا۔ یہہ ایسا نظارہ ہے جسے ہر ایک بحری سفر کرنے والے کی آنکہین دیکہا ہے کہ وسیع اور اتہاہ سمندر مین سورج اُسی مین سے نکلتا اور اُسی مین پہر ڈوبتا دکہائی دیتا ہے اسی قدرتی منظر کو جو ذوالقرنین کے پیش نظر واقع ہوا قدرت کی صحیح نقل یعنے **قران** نے بیان کیا۔ **کورس** یا **خورس** کا تسلط بحیرہ زمین پہ ہوا۔ اول تو دانیال ۸ باب ۴ مین ہے "مین نے اس مینڈہے کو دیکہا کہ بحیرہ اتر دکن کو سینگ مارتا ہے"۔ **دوم**۔ تواریخ ایران پہ نظر ڈالو۔ اس واقعہ کے مفصل حالات اُس مین ملینگے +

لہ۔ یہانتک کہ جب وہ بحیرہ مین پہنچا اُسے ایسا معلوم ہوا کہ سورج دلدل کے چشمہ مین ڈوبتا ہے۔

قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ۔

قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا

فَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَنِ الْحُسْنٰى وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا

تفسیر۔ غرض ماد اور فارس کی سلطنت جب بلاد شام پر فتحیاب ہوئی۔ تو اسکے بادشاہ نے حسب وحی الٰہی اور الہام خداوندی وہان بدون کو سزا اور نیکون کو انعام دیئے۔ اگر کسیکو یہود اور عیسائیون سے جو قصے کے مخاطب ہین اس کی نیکی اور بزرگی بلکہ ملہم ہونے مین کلام ہو تو وہ عزرا کی کتاب دیکھے۔ شاہ فارس خورس یون فرماتا ہے۔ کہ خداوند آسمان کے خدا نے زمین کی سب مملکتین مجھے بخشین اور مجھے حکم کیا ہے۔ عزرا باب ۱ - ۲ - اس سے یہہ ظاہر ہے کہ حسب کتب مقدسہ وہ حکم الٰہی کا پابند اور مملکتون کا بادشاہ تہا۔

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا كَذٰلِكَ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا

تفسیر۔ جب خورس بلوچستان مین پہنچا تو وہان کے لوگ بے خانمان پائے جنکی چہت آسمان اور بستر زمین تہا یہہ لوگ جب بالکل خانہ بدوش جنگلی تہے۔

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا

---

۵۱ - ہمنے کہا اے ذوالقرنین تو دو طرح کا برتاؤ کر یا سزا دے اور چہنم یا نہ رحم کر یعنے سزا کے لائقون کو سزا اور رحم کے لائق پر رحم کر۔ اُسنے کہا ظالمون کو ہم سزا دین گے پہر اپنے رب کے ہان جاکر ان پر سخت عذاب ہوگا۔ پر مومن اور نیکوکار کے لئے نیک بدلہ ہے اور ہم بہی اُس سے حسن سلوک سے پیش آوین گے۔

۵۲ - پہر وہ ساز سامان کرکے روانہ ہوا جب پورب مین پہنچا وہان سورج کے تلے ایسے لوگ پائے جن پر سورج کے سوا کسی چہت کا سایہ نہ تہا۔ ایسا ہی تہا اور ذوالقرنین کے لاؤ لشکر کا حال ہم کو خوب معلوم ہے۔

۵۳ - پہر سامان کیا اور وہ دو فاصل پہاڑون کے درمیان پہنچا۔ اور ان پہاڑون کے ورے ایک ایسی قوم کو پایا جو بات سمجھنے مین کم ور تہی۔

لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا۔

تفسیر۔ یہہ وہ مقام ہے جو ایران کے شمال مین دربند کر کے مشہور ہے اور اُسکے قریب اب تک قبہ نام ایک بستی اسی کیقباد خورس کے نام سے قرآن کی تصدیق کے لیئے موجود ہے۔

قَالُوْا[ل] يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا۔

تفسیر۔ یاجوج اور ماجوج کون ہین؟۔ غور کرو!۔ روضۃ الصفا کے خاتمہ پر لکھا ہے ”اقلیم چہارم مشرق سے شمال چین سے گذر کر تبت اور جبال کشمیر اور بدخشان کے شمال سے اور بلاد یاجوج اور ماجوج کے جنوب سے مغرب کو چلی جاتی ہے“ یہہ تو اقلیم چہارم کا قصہ مختصر ختم ہوا۔ اب لیجیے اقلیم ششم۔ اسکی بابت لکھا ہے ”بلاد یاجوج و ماجوج سے یہہ اقلیم ششم شمال مین ہے“۔ پس ہر عاقل اب اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ بلاد یاجوج اور ماجوج اقلیم پنجم مین ہے۔ پس جیسے شاہنامہ مین لکھا ہے کہ باختر کے شمال مین یعنے بخارا کی جانب یاجوج ماجوج کا مسکن ہے بالکل ٹہیک ہے۔ غیاث اللغات مین جس سے مکذب نے تفصیل مذاہب اسلام کے لیئے کئی ورق نقل کیئے ہین۔ یہہ مضمون صاف لکھا ہے۔ اور تفسیر بیضاوی مین لکھا ہے ”بیچ مین آذربائیکان اور آرمینیہ کے ذوالقرنین نے تیس میل کی دیوار بنائی تہی“۔ اور تفسیر معالم مین سدی اور قتادہ سے روایت ہے کہ ترک کو ترک اسواسطے

[ل] ۔ اُنہون نے عرض کیا اے ذوالقرنین یاجوج و ماجوج ہمارے ملک مین آکر فساد کرتے ہین۔ ہم تجہہ کو روپیہ دیتے جو تو اُنکے اور ہمارے درمیان ایک دیوار کہینچ دیے۔

کہتے ہین کہ ذوالقرنین نے یاجوج اور ماجوج کے بائیس قبیلون مین سے انکو
چہوڑکر باقی قومون کے حملون کی روک کیواسطے دیوار بنائی تہی - اور ضحاک سے
روایت کیا ہے "یاجوج ماجوج ترکون کی قوم سے ہین - یہہ کچھہ تذکرہ ایشیائی عام
اور مشہور کتابون کا تہا جنہین کسی الہامی کتاب سے استدلال نہین کیا - اب سنئے
حزقیل کے ۳۸ باب مین لکہا ہے (یہہ کتاب بائیل کے مجموعہ مین دانیال سے
پہلے ہے) اے جوج روس اور مشک (اسکو) اور طوبال کے سردار مین تیرا مخالف ہون
اور مین تجہے پہرا دونگا اور تیرے منہہ مین ہنسیان مارونگا" ۳ و ۴ - اور اسی باب کی آیت
اول و دوم مین ہے - "اے آدمزاد تو جوج کے مقابلے مین جواج کی سرزمین مین بستا ہے -
اور روس اور مسک اور طوبال کا سردار منہہ کر اور اُسکے برخلاف نبوت کر" اس سے ناظرین
یقین کرینگے کہ روس بے ریب یاجوج ہے گویا جوج کی اور قومین ہی ہون -
یاجوج کی تحقیق ختم ہوئی - اب ماجوج کا حال سنئے حزقیل کے ۳۹ باب ۵ و ۶ آیت
مین ہے - "اور مین ماجوج پر اور ان پر جو جزیرون پر بے پروائی سے سکونت کرتے ہین
ایک آگ بہیجونگا -
اُس زمانے مین ایسی دیوارون سے حملون کی روک ہو جاتی تہی - دیکہو چین
کی دیوار ایسے حملون اور یاجوجی قومون کی روک کیواسطے اہل چین نے بنائی تہی اور
اُنکے لئے اُسوقت کی حالت کے مناسب مفید اور کارگر ہوئی -

قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا

ف - کہا جو قدرت میرے رب نے مجھے دی ہے وہی بہتر ہے - تو تم مجھے صرف اپنے زور سے مدد دو مین تم مین اور ان مین ایک موٹی دیوار بنادونگا
تم میرے پاس لوہے کے ٹکڑے لے آؤ - آخر جب اس نے دونون پہاڑون مین برابر کردیا کہا دہونکو - آخر جب اسکو گرم آگ سا کر دیا
بولا میرے پاس لاؤ کہ ڈالون اس پر پگہلا ہوا تانبا ڈالون - پہر ان سے نہوسکا کہ اُس سے پہاند جاسکین اور نہ ہی اس مین ٹہرا کر سکین
مین چہید کر سکین -

اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ حَتّٰی اِذَا سَاوٰی بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ قَالَ انْفُخُوْا حَتّٰی اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا قَالَ اٰتُوْنِیْ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا فَمَا اسْطَاعُوْا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا۔

پس آخر یہ جنگجو قومین پچھلی صدیون میں نکلین ۔ جنھون نے ترک اور منگولین ناروی وغیرہ بلاد مین آہستہ آہستہ پھیل گئین ۔ گا تھہ قوم نے جزائر برطانیہ آباد کئے ۔

قَالَ[1] هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا۔

تفسیر جن حملہ آورون کے لئے وہ دیوار روک تھی کچھ اور بلاد مین چلے گئے او جنگجوون مین ریاستین اور سلطنتین قایم کر لین آخر عجیب عجیب راہون سے بعد ہزار سال ہجری وہ قومین پھر اس ملک پہنچنے کے لئے آہستہ آہستہ متوجہ ہوئین جسکی طرف اُنکے پہلے مورث متوجہ تھے ۔ اور اسطرح کتب مقدسہ کی سچائی ظاہر ہونے لگی ۔

وَتَرَكْنَا[2] بَعْضَهُمْ یَوْمَئِذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا۔

تفسیر مکاشفات یوحنا کے بیسویں باب کے ساتوین آیت سے پڑھو ۔ اور جب ہزار سال ہو چکین گے (یہ ہزار سال حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے ہیج اور شمسی قمری مہینون کا حساب ناظرین یہان سوچ کر لین) اپنے قوم سے چھوڑے گا ۔

(۱) کہا یہ میرے رب کا احسان ہے ۔ پھر جب میرے رب کا وعدہ آیا اسکے چور چور کر دے گا ۔ اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے ۔

(۲) اور اس دن ہم چھوڑ دینگے کہ وہ ایک مین اُترکے مرین ۔ اور نرسنگا پھونکا جاوے گا پھر ہم ان سب کو اکٹھا کرینگے

اور نکلے گا تاکہ اُن قوموں کو جو زمین کے (وہی خاص بین یروسلم اور مکہ کی زمین ہے)
چاروں کونوں میں ہیں یعنے یاجوج اور ماجوج کو فریب دے اور انہیں لڑائی کے لیے
جمع کرے۔ اِن قومی نوشتوں اور روس اور انگریز۔ جرمن اور فرانس کے تسلط
پچھ ہزار سال ہجری کے بعد سے عرب اور شام کے چاروں کونوں پر شروع ہوا۔
غور کی نگاہ سے دیکھو ۱۔ اور دیکھو اب ۱۹۱۲ء سے کس طرح یہ قومیں اسلامی بلاد پر مسلط
ہو رہی ہیں ۱۔ اگر انگریزی تواریخ نیز کچھ شہادت دیتی ہے اور اب یہ قوم ہی انگریزوں
سے اعلیٰ نسل میں متحد ہے جو تحقیق لیتھ برج وغیرہ محققان یوروپ سے مسلم ہے تو یہ بھی
ماجوج میں داخل ہیں۔ تو ہم اس کی اس تیز ترقی کو اپنی مقدس کتابوں کی صداقت
ہی یقین کرینگے مگر ہم یقینی رائے قائم نہیں کر سکتے کہ ہندوستانی اور انگریز ایک ہی ہیں
ہمارا علم اس تحقیق تک پہنچنے سے ابھی تک قاصر ہے ۔

قرآن کو نازل ہوئے تیرہ سو برس گذرے اور مکاشفات اور حزقیل نبی کی کتاب
کو اور بھی بہت زمانہ گذرا۔ مگر اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو عالم بالجزئیات و الکلیات ہے انکا
ہونا کیسے واضح دلیلوں سے ثابت ہوا۔ اب یہ دونوں قومیں یاجوج روس اور ماجوج
انگریز کیسے نزدیک نزدیک آپہنچے ہیں اور بہت ہی قریب ہے کہ دونوں آپس میں
اُلجھ پڑیں اور قرآن کریم کا یہ فرمانا۔ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ جو ہمیشہ
سے صادق ہے تمام آنکھوں کو اپنی سچائی دکھا دے۔ دیکھو مکاشفات ۲۰ باب ۹
اور انہوں نے مقدس چھاؤنی اور عزیز شہر کو گھیر لیا تب آسمان پر سے خدا کے پاس سے آگ
اُتری اور اُنکو کھا گئی۔ اور ... اندیشہ کریگا۔ اور تو کہیگا کہ میں دیہات کی سرزمین
پر جو بے فصیل ہے چڑھونگا۔ میں انپر جو چین میں ہیں۔ اور آرام سے بستے ہیں

جو شہر پناہ میں نہیں رکھتے اور بغیر اڑنگون اور پھاٹکون کے بستے ہین حملہ کرونگا
تاکہ تو لوٹے اور مال کو چھین لے اور تو اپنا ہاتھ ان ویرانون پر جو اب بسے ہین اور
ان لوگون پر جو ساری قومون سے فراہم ہوئے (دیکھو اہل مکہ و مدینہ) جنھون نے
مال اور مویشی حاصل کئے۔ اور جو زمین کی ناف پر بستے ہین (یعنی مکہ مین۔ پادری صاحبان
جو مکہ کو زمین کی ناف کہنے سے ہنستے ہین یہان ذرا انصاف کرین) چلاوے۔ اور
سبا۔ ددان اور ترسیس کے سوداگر اور ان کے سارے شیر ببر تجھے
کہین گے۔ کیا تو غارت کرنے آیا" حزقیل ۳۸۔ باب ۱۰-۱۳۔

ہم نے یہہ واقعات اسلئے لکھے ہین اور یہہ تذکرہ صرف اسی واسطے کیا ہے کہ الہام
کی قدر نکرنے والے کچھ تو ان زبردست پیشین گوئیون کی صداقت کا لحاظ کرکے
الہامی کتابون کی بے ادبیون سے باز آوین اور غور کرین کہ یاجوج کے باہمی فساد
کا کب اور کس حالت اور کس زمانے مین ذکر کیا گیا جسکا ظہور آج آنکھ سے مشاہدہ کر
رہے ہین۔ یاجوج اور ماجوج دونون قومون کی نسبت بعض مصنفون نے یہہ
بھی لکھا ہے کہ وہ دراز گوش ہین"۔ اس فقرہ کے سمجھنے مین بہت لوگون نے جو
مقدس کتابون کی طرز کلام سے بالکل ناآشنا ہین۔ کئی غلط نتیجے نکالے ہین مگر
وہ یاد رکھین کہ دراز گوش گدہے کو کہتے ہین اور جو آدمی علم کے مطابق عمل نکرے اسے
بھی الہامی زبان مین گدہے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ دیکھو قرآن مین آیا ہے۔
مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا۔

لہ ان لوگون کی مثال جن پر توریت اٹھوائی گئی پھر انہون نے اسکو نہ اٹھایا گدہے کی مثال ہے جس پر
کتابین لدی ہین۔

اور ظاہر ہے کہ روس اور انگریز جرمن اور ڈنمارک والے الٰہیات کے سچے علوم
اور روحانی برکات سے بالکل محروم ہین علم الٰہیات اُنکا نہایت کمزور ہے - اور ہمیں
پختہ یقین ہے - کہ ہمارے علمی مذاق والے آریہ ہی اس کے ماننے سے انکار نہین
کر سکینگے ۔

تکذیب صفحہ ۱۲ مین

مکذب صاحب ! مرزا صاحب کا قول نقل کرتے ہین - "پہلا اصول اس فرقہ آریہ کا یہ ہے پرمیشور
روحوں اور اجسام کا خالق نہین - بلکہ یہہ سب چیزین پرمیشور کی طرح قدیم اور انادی ہین" - اور پھر اسکے
جواب مین فرماتے ہین - "آریوں کا یہہ پہلا اصول نہین ہے بلکہ آریون کا پہلا اصول اور ہی ہے"

مصدق - گھبرائی نہین اپنی کتاب تکذیب ہی کے صفحہ ۳۶ پر نظر فرمائیے "سنسار مین
جتنے مذاہب ہین عقل کو صندوق مین بند کر قفل لگانا اپنا پہلا اصول جانتے ہین ان
مذاہب مین فسٹ نمبر دین محمدی ہے" غور کیجیئے ! **تمام مذاہب** پر آپنے یہ
الزام جڑ دیا ہے کہ عقل کو صندوق مین بند کر قفل لگانا انکا پہلا اصول ہے - اور
اس معاملہ مین محمدی مذہب کو فسٹ نمبر قرار دیا ہے حالانکہ عقل کو بند کرنا اور اس
سے کام نہ لینا کسی مذہب کا پہلا اصول نہین !!! - اسلامیون کا پہلا **اصول**
اگر آپکو معلوم نہین تو ایک مسلمان بچہ سے پوچھ لیجیئے - وہ یہی یہی کہیگا - اَشْهَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنے کوئی پرستش کے لائق نہین بجز ایک معبود حق کے
عیسائیون اور یہودیون سے پوچھیئے وہ بھی یہی کہین گے اور اپنا پہلا **اصول**
یہی بتائینگے کہ "خدا کو تو سارے دل ساری جان اور ساری قوت سے پیار کر" - یہی
شریعت کا پہلا اور بڑا حکم ہے - دیکھو متی ۲۲ - ۳۷ و لوقا ۱۰ - ۲۷ - استثنا ۶ - ۵ - ۱۲ - ۱۱ و ۱۳

سوچیئے تو سہی آپ اس الزام کا کیا جواب دے سکتے ہین جو اسکا جواب تحریر کرین وہی مرزا صاحب کیطرف سے یقین کرین۔

مرزا صاحب نے جو فرمایا اُنکا منشا یہہ ہے کہ پہلا اصول جسپر اُن کو آریہ سے مخالفت ہے یہی پہلی **اصل** ہے جسے خود آپ نے بھی مان لیا ہے چنانچہ آپنے عین موقع انکار پر صفحہ ۲۲ سے ۲۶ تک ارواح کے غیر مخلوق اور مادہ عالم کی انادی ازلی ہونیکے دلائل شروع کر دیئے ہیں۔ باری تعالے کے خالق ارواح ہونے سے انکار کر گئے ہیں۔

تکذیب صفحہ ۲۲ مین

مکذب۔ آریہ محمدی لوگون کی طرح پانچہزار یا چھہ ہزار سال سے خالق۔ رازق مالک۔ رحیم عادل اور قادر مطلق نہین مانتے"

مصدق۔ تمام **قران** کریم اور **حدیث** نبی رؤف الرحیم مین سے یہہ بات نکال دیجئے۔ کہان اسلام نے کہا ہے کہ خدا پانچ چھہ ہزار سال سے خالق رازق۔ مالک رحیم۔ عادل اور قادر مطلق ہے۔ خدا کیواسطے کچھہ تو خوف الٰہی کو دل مین جگہہ دو! عدالت الٰہی کا دہیان کرو! صرف نفسانیت اور صرف دنیوی پالسی کس کام آویگی۔ باری تعالی عالم الغیب اور منتر یامی اور عادل ہے علیم بذات الصدور ہے۔ راستی پر اپنے فضل سے آرام کا داتا ہے۔ مسلمان تو اللہ تعالے کو ہمیشہ سے خالق رازق مالک عادل رحیم قادر یقین کرتے ہین بلکہ ایک **جم غفیر** مسلمانون کا عینیت صفات کا **قائل** ہے جسسے صاف عیان ہے کہ صفات اپنے موصوف سے علیحدہ نہین ہوسکتین۔ گو راقم عینیت صفات کا قائل نہین۔ مگر یہہ اعتقاد رکھتا ہے کہ اللہ تعالے اپنی صفات سے کبھی خالی نہین ہوسکتا بلکہ کوئی **موصوف** کسی وقت اپنے لازمہ

صفات سے خالی نہین ہوسکتا - اگر اللہ تعالے کا خالق رازق ہونا بلحاظ انسانی پیدائیش کے آپ لیتے ہین تو بتائیے مرنے کے وقت انسان کہان ہوتے ہین جنکا وہ خالق رازق ہوتا ہے ؟

ہم زیادہ بحث نہین کرتے - پانچ چھہ ہزار برس سے کل مخلوق کی پیدائیش کا زمانہ بلکہ انسانی پیدائیش کا زمانہ قران کریم یا حدیث نبی رحیم سے نکال دیجئے بس اسی پر فیصلہ ہے - تعجب ہے - کہ آپ نے خود صفحہ ۲۳ مین ارقام فرمایا ہے - "یہامر مسلم فریقین ہے کہ پرمیشور اور اسکی صفات اور علم اور ارادہ قدیم ہین ہواسطے اسپر بحث کی ضرورت نہین" - پھر مین کہتا ہون - اگر یہہ بات مسلم فریقین ہے تو آپ نے صفحہ ۲۲ مین کس بنا پر اسلام کو الزام لگایا کہ محمدی پانچہزار سال سے اللہ تعالے کو خالق رازق جانتے ہین ! - غرض اسلام تو اللہ تعالے کی اتنی مخلوق کا قائل ہے - جو حد و شمار سے باہر ہے - دیکھو قران کریم مین صاف موجود ہے

وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ - وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ [۱]

اور اسلامیون کی مسلم الثبوت اور اعلے درجہ کی کتاب صحیح بخاری مین کَانَ اللّٰهُ غَفُورًا کے یہہ معنے لکھے ہین -

لَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُرِدْ شَيْئًا اِلَّا اَصَابَ بِهِ الَّذِي اَرَادَ - [۲]

منشی لیکھرام صاحب دیانندی مسافر یا انکے کسی معین شرما صاحب یا کسی اور ورما صاحب نے ارواح اور مادہ عالم کے قدم اور مادہ اور ارواح کے غیر مخلوق ہونے پر تکذیب براہین مین کئی صفحہ لکھے ہین اور ایسی نئی (اقلیدس) ایجاد کی ہے کہ

---

۱ تیرے رب کے لشکرون کو سوائے اسکے کوئی نہین جانتا اسکے کسیقدر علم کا بھی احاطہ نہین کر سکتے -

۲ یعنی اللہ تعالی ہمیشہ ایسا ہی ہے بیشک اللہ تعالے نے جب ارادہ کرتا ہے وہ کام ہو ہی جاتا ہے - (بخاری تفسیر سورہ حم سجدہ -

سنفتو دہشالہ کی پوری تلافی کر دی ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ واقعی ہندوستان علوم
قدیمہ کا مخزن ہے حسب طرز اقلیدس کے قبل دعاوے اور دلائل کے علوم متعارفہ قایم
کئے ہیں اس سے پہلے تو میں نے سنا ہوا تھا کہ علوم متعارفہ وہ علوم ہوتے ہیں جو عرفا
مانے ہوئے اور علی العموم مسلم ہوں مگر مکذ بین کے علوم متعارفہ مانند انکے اور انکو
بہت سے کاموں کے نرالے اور بس ایجاد بندہ ہی ہیں - کیونکہ یہہ علوم متعارفہ
نہ کبھی سب عرفا مسلم ہیں اور نہ علی العموم عقول سلیمہ کے نزدیک معتبر ہیں اور
پسند ہیں - بلکہ بتجربہ دو تین علوم کے اکثر غلط اور اکثر نہایت مہمل اور سقیم ہیں
اور ہرگز معہود اظہار حق کے لئے کافی نہیں ہو سکتے - خاکسار نے صرف بغرض اظہار
حق انکو مع اپنی کلام کے بیان کیا ہے - پہلا علم "جو چیز جہان ہوتی ہے وہی وہان سے
برآمد ہوتی ہے" دوسرا علم "جو چیز جہان نہیں ہوتی وہ وہان سے برآمد ہی نہیں"
مصدق میں کہتا ہوں یہان اتنا یاد رہے - تمام ارواح اور سارے اشیاء
جو ظاہری وجود میں آئیں اور آتی ہیں اور آوینگی ہمیشہ سے اللہ تعالے کے علم
میں موجود ہیں اور موجود رہینگی - اللہ تعالے علیم اور خبیر موجود ہے اور اسکا علم
جو اسکی صفت ہے وہ بھی موجود - اللہ تعالے کے پیچھے اور واقعی ست گیان
ست وڈیا حقیقی علم کے مطابق اسکی کامل قدرت سے وہ اشیاء جو اسکی علم میں
موجود ہیں اور موجود نہیں حسب اسی تقدیم تاخیر اور ترتیب کے خارجی وجود پاکر
موجود کہلاتے ہیں جو اللہ تعالے کے علم میں پہلے تہی - جو چیز اللہ تعالے کے علم میں موجود
ہے وہی علمی وجود سے برآمد ہوتی ہے - اور جو چیز وہان موجود نہیں ہوتی وہ ہرگز
ہرگز برآمد ہی نہیں ہوتی - اللہ تعالے تمام سموات اور زمین کا خالق اور نور ہے

وہی تمام سرشٹی اور مخلوق کا پرکاشک ہے۔ عدم محض نہ کسی چیز کا خالق اور نہ کسی چیز کا مادہ اور نہ کسی شئی کا جزو۔ نہ عدم محض کوئی مخلوق ہے۔ ساری ہی مخلوق اللہ تعالےٰ کے علم میں موجود تھی معدوم محض نہ تھی۔ علمی وجود کے بعد مخلوق کو اپنے خالق سے بتدریج خارجی وجود عطا ہوتا ہے۔ جیسے بقول دیانندجی پرتھم کے پرلے کیوقت اُس سرشٹی سے پہلے جو اس کلپ خاص کے بعد ہوگی وید صرف اللہ تعالےٰ کے علم میں موجود رہتے ہیں۔ پھر جب مرکب سرشٹی یعنے مخلوق پیدا ہوتی ہے اور اگنی۔ وایو۔ سورج اور انگرہ ملہمان وید (بقول تسلیم کنندگان وید) کو خدا تعالےٰ نے وجود عطا فرمایا وہ وید علم الٰہی کے مطابق اِن چاروں رشیوں کے گیان میں ظاہر ہوئے اور انہیں کے ذریعہ آج معتقدان وید کے پاس موجود ہیں۔ لیکن اِن ویدوں کے باریتعالےٰ کے علم کے دوراموجود ہونے نے اس علیم و خبیر ذات کو ویدوں سے بے علم نہیں کیا بلکہ اس وقت بھی وید علم الٰہی میں ایسے ہی موجود ہیں جیسے پہلے تھے۔ اور مخلوق کے پاس بھی موجود ہیں۔ ایسا ہی یعنے ویدوں کی طرح ساری مخلوق کا حال ہے جو کبھی صرف علم میں ہے اور کبھی علم اور خارجی وجود دونوں میں موجود ہوتی ہے*

تیسرا اور چوتھا علم۔ جو کل میں ہوتا ہے وہ جزو میں ہوتا ہے جو کل میں نہیں وہ جزو میں بھی ناممکن ہے!!

مصدق۔ یہہ دونوں علوم متعارفہ نہیں بلکہ محض خیالی اور سراسر غلط اعتقادات ہیں!۔ کیونکہ اِن علوم میں یہہ تفصیل نہیں کی کہ کون کل مراد ہے؟۔ یا بسیط یا مرکب۔ مجرد یا غیر مجرد نانا پرکار کے قوے رکھنے والا۔ اور انواع و اقسام قوے کا جامع کل یا ایک قوت کا منشا؟۔

مکذب نے کچھ تذکرہ اور تفصیل نہین کی - بلکہ دوسرے دعوے کی دلیل سے معلوم ہوتا ہو
کہ جزو سے بھی اُسنے ہر ایک جزو مراد لی ہے - کیونکہ وہان کہا ہے "اگر ازواج خدا کے ٹکڑے ہین
تو ہر ایک وح خدا ٹھہرتی ہے" - اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ مکذب کا خیال ہے کہ جو کل مین ہے "
ہر ہر جزو مین ضرور ہوتا ہے - صاف غور سے کہہ سکتا ہے کہ یہہ قول غلط ہے - کیونکہ ہم ایک
ایسا کل فرض کرتے ہین جو چار اجزا بسیط سے بنا ہے اس کل مین یہہ بات موجود ہے - کہ اُسے ہم
کہتے ہین کہ یہہ مرکب ہے - اسمین چار قسم کی چیزین موجود ہین - مگر اسکے اجزا مین یہہ بات
موجود نہین - اور ایسے کل اور مرکب کے اجزا کی نسبت ہم نہین کہہ سکتے اِس مرکب
کا ہر ایک جزو بھی چار قسم کے اجزا سے مرکب ہے - ایسا ہی بالعکس یعنے چوتھا علم آپ کے
علوم متعارفہ سے بھی علے الاطلاق صحیح نہین کہ "جو کل مین نہین جزو مین بھی نہین"
ایک بڑا موٹا رسہ فرض کرو جو کتنی تارون سے بنایا گیا ہو - اور وہ موٹا رسہ ایک کمزور
آدمی کو دو اور اُسے کہو کہ اسے ہاتھ سے کھینچکر توڑ ڈال - ممکن نہین کہ وہ کمزور اُس بڑے
رسے کو توڑ سکے - اب رسے کی ایک باریک تار کو جو اُسکی جزو ہے الگ کر لو اور اُسی
کمزور کو جیسے پہلے کہا تھا کہو کہ اُس تار کو توڑ ڈالے - تو یقیناً وہ کمزور توڑ دیگا - اب
دیکھو وہ چیز (شکست) جو کل مین نہ تھی جزو مین پائی گئی - اور وہ ٹوٹنا جو کل مین ممکن
نہ تھا اسی کل کی ہر ایک جزو مین موجود ہے - ہان بعض صورتون مین یہہ آپکا دعوی
صحیح ہو سکتا ہے - مگر چونکہ آپنے کوئی تحدید و تفصیل نہین کی - اسلئے ہم کہہ سکتے ہین کہ
آپکا یہہ علم متعارفہ اپنے عموم اور اطلاق مین صحیح نہین - اور نہ امر بین ہے:۔

پانچوان علم - "مقدار معین کے برابر حصے کئے جاوین تو وہ آپسمین برابر ہونگے" - **چھٹا** - اگر
کسی وزن یا پیمانہ مقررہ سے کئی چیزین یکسان تولی جاوین تو وہ سب وزن مین برابر ہون گے"

مصدق - جیسے علم مین اگر اتنا اور بڑہا دیا جاوے "یا نا پے جاوین" پہر وزن یا پیمانہ مین برابر ہونگے" تو دونون علوم صحیح ہین -

ساتوان علم "اجتماع ضدین باطل ہے" - یہہ دعوے بہی علے العموم صحیح نہین - آپنے ایک جگہہ لکہا ہے "آدمی مختار اور آزاد ہے" - یعنے انسان بطور آپکے "آزاد مختار اور غیر آزاد ہے" سبحان اللہ کیسا مجمع اضداد ہے چہت کے نیچے لٹکا ہوا جہاڑ چہت سے نیچے اور ہمسے وہی جہاڑ اونچا ہے ہم اُس جہاڑ کو اونچا اور نیچا مجمع اضداد کہہ سکتے ہین امتناع اجتماع اضداد کیلئے کئی شرطین ہین جن ان شرائط کے اجتماع ضدین باطل نہین دیکہو علم بحث تضاد

آٹہوان علم - قایم کی سب ذاتی صفات قدیم ہوتے ہین"

مصدق - یہان اتنا یاد رہے - عربی مین قدیم پرانے کو کہتے ہین ؀ - قرآن کریم مین خشک شاخ کو قدیم کہا ہے -

کَالعُرجُونِ القَدِیمِ[1] - اور اِنَّکَ لَفِی ضَلَالِکَ القَدِیمِ[2] -

خدا کا نام یا صفت بہ لفظ قدیم قران اور حدیث مین مذکور نہین - اور یہہ بہی یاد رہے کہ قدیم کی ذاتی صفات اگرچہ قدیم ہوتے ہین الا اگر وہ قدیم اپنے بعض ذاتی صفات سے کام لیتے مین با اختیار ہے - اور اپنے منشا اور ارادہ سے کام کرنیوالا ہے - اور کسیکا اسیر جبر اور اکراہ نہین تو ایسے قدیم سے یہہ بات ممکن ہو گی کہ جب چاہے اپنے ان صفات سے کام لے - اور جب چاہے نہ لے - فرض کرو ہم گویائی کی ایک ایسی صفت کہتے ہین جس سے ہم با اختیار کام لے سکتے ہین - اگر ہم قدیم ہون تو یہہ بات ممکن ہے کہ جب

---

[1] سوکہی ٹہنی کی مانند -

[2] تو اُسی اپنی پرانی دیوانگی مین ہے -

ہم چاہین اس گویائی سے کام لین اور جب چاہین نہ لین جب ہمنے اس گویائی سے کام نہ لیا تو ایک وقت ہمارے اس سے کام نہ لینے سے ہماری صفت گویائی پر کوئی نقص عاید نہوگا اور یہہ نہ کہا جائیگا کہ ہم مین صفت گویائی ہی نہین - اسیطرح وید مثلاً آریہ کے نزدیک خدا کا کلام ہے جو اُس نے چار آدمیون کو سرشٹی کے ابتدا مین سکہایا - اب بعد اُس زمانے کے وہ خدا متکلم بہ وید کسی آریہ یا آریہ ورتی سے بات نہین کرتا ! - اور نہ اب کسی گیان مین اپنا کوئی اور کلام الہام یا پرکاش کرتا ہے بلکہ سوائے وید کے اُسنے کبہی کوئی کلام ہی نہین کیا !- اور نہ کسی ملک مین سوائے آریہ ورت کے اُسنے کسیکو اپنے مکالمہ اور مخاطبہ سے سرفراز فرمایا !- پس باوجود ایسی خاموشی اور ترک کلام کے آریہ کے نزدیک خدا کی صفت تکلم مین کوئی نقص تسلیم نہین کیا جاتا - باآنکہ حسب اعتقاد آریہ اللہ تعالے سوائے ویدک سنسکرت اور چار وید کے نہ کبہی کچھ بولا ! - اور نہ کبہی کچھ بولیگا ! - پہر بہی ہر قسم کی زبان مین کلام کرنیکا سرب شکتی مان اور قادر مطلق ہے ! - جب صرف وید والی بانی مین کلام کرسکتا ہے اور اسکی صفت کلام صفت قدرت و زبان دانی مین اِسسے کوئی نقص نہین آتا بلکہ وہ ہر طرح پوتر قدوس ہے اور متکلم رہتا ہے تو اگر انسان مخلوق اور موجود نہوا اور باری تعالے کو پہر بہی خالق رازق کہین تو کیا حرج ہے - کیا اسکا خالق رازق علیم ہونا انسانی ہستی پر موقوف ہے ؟ ہرگز نہین ہرگز نہین ! ! ! - علاوہ برین - ذاتی صفات کے دو معنے ہوتے ہین - ایک لوازم ذات یعنے ایسی صفات جو ذات سے کبہی الگ نہین ہوئین - اور دوسری وہ صفات جو ذات مین موجود ہوتی ہین - قدیم کے وہ ذاتی صفات جو قسم اول سے ہین بے ریب قدیم ہین - مگر دوسری قسم کی صفات کا قدیم ہونا ضروری نہین - مثلاً پنڈت لیکہرام مکذب کی روح حسب اعتقاد

لیکہہ اَم کے قدیم ہے۔ پر اُسکی روح کو پنڈت کے جسم سے جو تعلق ہے وہ بالکل جدید ہے
گو یہہ تعلق اسکی روح کی ذات کو ہے اور اس وقت یہہ تعلق خاص اور بالفعل اسکی
قدیم روح کی صفت ہے۔ مگر یہہ صفت قدیم نہین بلکہ حادث اور غیر قدیم ہے۔ کیونکہ یہہ
تعلق ایک قسم کی سزا ہے اور آواگون کی بنیاد جسکو مکذب نے تکذیب صفحہ نمبر ا کتاب
مین بر انسجویز فرمایا ہے۔ اور ممکن ہے بلکہ یقینی ہے کہ مہان پرلے کے وقت یہہ صفت
روح مین بالفعل موجود نہ تھی۔ اور نہ پہر اور پرلے کے وقت یہہ صفت روح مین موجود رہیگی۔
لوان علم۔ "صفت موصوف سے جدا نہین ہوتی"
مصدق۔ یہہ بہی اپنے عموم اور اطلاق مین درست نہین۔ کیونکہ صفات دو قسم کی
ہوتی ہین ایک لوازم ذات اور دوسری صفات عرضیہ قسم اول کا جدا ہونا بے شک
محال ہے۔ مگر قسم ثانی کا جدا ہونا ممکن ہے اور وہ صفات موصوف سے جدا ہو جاتی
ہین مثلاً سفید چیز کی صفت ہے سفید ہونا جب اس سفید چیز پر سیاہی پہیر دیجاوے
تو اس سفید چیز کو صفت سیاہ کا موصوف کہینگے حالانکہ وہ چیز صفت سفید سے متصف
تہی۔ ایک وقت وہ چیز صفت سفید سے موجود تہی جب وہ صفت موصوف سے جدا
ہوئی تو پہر وہ موصوف سیاہی سے متصف ہوا۔
مکذب کو لازم تہا کہ تفصیل فرماتے۔ بدون تفصیل کے یہہ علم غلط ہے یہہ بیان
کرنا واجب تہا کہ کس قسم کی صفات موصوف سے جدا نہین ہوتی۔ اور جدائی صفات کے
کیا معنے ہین ہو۔ غور کرو! مین ایک متکلم بالفعل انسان ہون اور تکلم بالفعل میری
صفت ہے جس وقت چپ ہونگا اوسوقت کوئی بہی مجہے متکلم بالفعل سے موصوف
نکریگا۔ جب کلام کرونگا پہر متکلم بالفعل ہو جاؤنگا۔ دیکہیے تکلم بالفعل کی صفت کبہی

مجھ مین موجود ہوتی ہے اور کبھی مجھسے جدا ہوتی ہے۔پس صفت موصوف سے جدا ہوگئی۔ اور بکذب کا قاعدہ غلط ثابت ہوگیا۔غرض یہہ جملہ کہ صفت موصوف سے الگ نہین ہوتی بدون کسی تفصیل کے اپنے عموم پر صحیح نہین ہوسکتا۔

دسوان علم۔ "علم معلوم کے بغیر نہین ہوتا"

مصدق۔ یہہ علم بہی آگے علوم متعارفہ سے تفصیل کا محتاج ہے۔کیونکہ ہر ایک معلوم کا علم بے ریب معلوم کے وجود کا محتاج ہے۔ الا کبہی اس معلوم کا وجود صرف علم مین ہی ہوتا ہے اور کبہی باوجود وجود علمی کے معلوم کو خارجی وجود بہی لاحق ہوتا ہے۔ دیکہو ویدمہان پرلے کیوقت بقول تمہارے صرف علمی وجود رکہتے تہے اور صرف باری تعالے کے علم مین موجود تہے۔ اور اب سو باوجود وجود علمی کے جو علم الٰہی کے باعث ہے ایک اور وجود بہی رکہتے ہین مثلاً ان آریون کے گیانون مین بہی ان کا وجود ہے۔ یا سرشٹی کی ابتدا مین۔ اگنی۔ وایو۔ سورج۔ انگرہ کی گیان مین اور باری تعالے کے گیان مین بہی ان کا وجود تہا۔ غرض وید دونون جگہہ موجود تہے۔ یہہ نہین کہ ابتدا باری تعالے کے علم مین تہے۔ اور جب باری تعالے نے اُن چار رشیون کو سکہلایا اور اُنکے گیان مین ویدون کو پرکاش کیا تب خود جاہل ہوگیا اسیطرح الٰہی معلوم جو الٰہی علم مین موجود ہوتا ہے جب خارجی وجود سے موجود ہوجاے۔ علمی وجود سے اسکا معدوم ہوجانا ممکن نہین ہان خارجی وجود سے پہلے صرف وہ معلوم علمی وجود سے موجود تہا۔ پہر جب کہ خارجی وجود عطا ہوا تو دونون وجودون سے موجود ہے +

گیارہوان علم۔ "جو پیدا نہین ہوا وہ نہین مرے گا" "اور جو پیدا ہوا ہے وہی مریگا"

مصدق۔ یہہ علم علوم متعارفہ مین سے دو جملون پر منقسم ہے۔ اس علم کا دوسرا جملہ

مکذب نے یا توکسی اپنے معمولی خیال پر لکھدیا ہے کیونکہ مکذب اور اُن کے
سماجیون کا خیال ہے جو پیدا ہوا وہ ضرور مریگا۔ اور مانتے ہین کہ ہر حادث کو فنا ضروری
ہے۔ اگرچہ اِس جملے کے الفاظ سے یہہ مضمون نہین نکلتا۔ کیونکہ اِس جملے مین ضرورت
کا لفظ موجود نہین۔ الا مکذب کی روش سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہی معنے لئے ہین یا اِس
مفہوم فی الذہن جملے کا یہہ منشا ہے کہ فنا اُسے ہی ہے جسکو وجود ملا اور جو پیدا ہوا ہو تو بات
سچ ہے یعنے اگر فنا طاری ہوئی تو اُسی حادث پر ہی طاری ہوگی جسکا وجود کہین سے
آیا اور اگر پہلے معنے لئے ہین کہ جو چیز پیدا ہوئی آو جسکو وجود ملا وہ ضرور فنا ہوگی۔ تو اول
تو یہہ جملہ اِس مضمون کا مثبت نہین۔ دوم اِس معنے پر یہہ جملہ غور کے قابل ہے۔ بلکہ
اپنے عموم پر غلط ہے اسلئے کہ فنا کے معنے اگر بالکل معدوم ہوجانیکے لین تو جملہ قابل!
برہان اور ثبوت طلب ہے۔ کیونکہ ممکن اور محتمل ہے کہ خالق کسی مخلوق چیز کو خارج مین
بالکل معدوم نہ کرے۔ کون امر اِس احتمال کو روک سکتا ہے؟۔ پس ہر ایک جو پیدا ہوا
وہ ضرور نہ مرا!۔ مثلاً اجسام کی نسبت ہم کہتے ہین کہ وہ مرکب اور مخلوق ہین۔ اُور مرکب
کو تغیر ہوتا رہتا ہے۔ اِس طرح اجسام کو تغیر ہوتا رہیگا کلی فنا علی العموم اُنپر طاری نہوگی
بلکہ ممکن ہے کہ اللہ تعالے کسی چیز کو پیدا کرکے فنا نہ کرے حتی کہ اسمین تغیر ہی جگہ نہ پائے
ہان موت اگر ایک خاص تغیر ہے مخلوق پر آینوالا ہے جیسے قران کریم مین ہے۔
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ - كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ
تو ممکن ہے کہ مکذب کی بات کچھ بن جاوے البتہ جنت مین پہنچ جانے والے تنزل کا تغیر
نہ پاوینگے۔ انکا تغیر ترقی کی طرف ہوگا اسواسطے باری و تعالٰی فرماتا ہی۔ وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ[1]

---

[1] ہمارے ہان تو ترقی ہی ترقی ہے۔

کیمسٹری والون کا یہہ اصول کہ مرکب ایک حالت پر نہین رہتا ہے بیشک صحیح معلوم ہوتا ہے+

مکذب کا دعوے۔ (۱) "پرمیشور قدیم ہے اور اسکی سب صفات۔ علم اور ارادہ قدیم ہین" (۲) اسواسطے اگر روحین انادی نہ مانی جاوین تو خدا کی صفات زائل ہوتی ہین۔ اسپر دلیل یہہ ہے"۔ (۳) "چونکہ یہہ امر مسلم فریقین ہے کہ پرمیشور اور اسکی سب صفات۔ علم اور ارادہ قدیم ہین۔ اسواسطے اسپر بحث کی ضرورت نہین" (۴) "اور اگر قدیم نہ مانا جاوے تو حادث ماننا پڑیگا۔ پرمیشور جو مالکیت رازقیت اور عادلیت رحیم اور کریم وغیرہ صفات سے موصوف ہے۔ کیا یہہ صفات جدید اور حادث ہین؟" (۵) "کیونکہ اگر روحین قدیم نہین تو سب صفات خدا تعالے بہی قدیم نہین رہینگی۔ جو موجب۔ ر ۸-۹ و ۱۰ علوم متعارفہ) کے ناممکن ہے"۔ (۶) "اسواسطے روحین قدیم اور انادی ہین" (۷) "اور انادی پرمیشور کی انادی قدرت اور قبضہ مین موجود ہین" (۸) "حادث نہین اور یہی ہمارا دعوے تہا"۔

مصدق۔ جواب دینے سے پہلے اتنا کہنا بیموقع نہ ہوگا کہ مینے تسہیل کی خاطر **مکذب** کے فقرون پر علیحدہ علیحدہ نمبر دیئے ہین اور یہہ امر بہی مدنظر رکہا ہے کہ اسکے قول کی بار بار نقل کرنے کی ضرورت نہ رہے **مکذب** کا یہہ دعوے دو جزون پر منقسم ہے دعوے کی جزو اول کی دلیل یہہ دی ہے کہ دلیل کی ضرورت نہین کیونکہ یہہ جزو مسلم فریقین ہے اسکو بحث سے بے نیازی حاصل ہے جیسے مکذب کی دلیل کی جزو اول سے جو اس کے فقرہ نمبر ۳ مین ہے ظاہر ہے پہر دلیل کی جزو دوم نمبر ۴ مین فرماتے ہین "اگر قدیم نہ مانا جاوے تو حادث ماننا پڑیگا" مطلب یہہ کہ اگر قدم تسلیم نکروگے تو حدوث مانوگے۔ مگر افسوس **ابطال** حدوث صفات پر کوئی دلیل نہین دی! صرف استفہام کرکے **سکوت** کیا ہے جس سے آخر یہی پایا گیا کہ ابطال حدوث صفات باری اور ثبوت **قدم** صفات مسلم فریقین ہے اس پر کوئی حاجت دلیل کی نہین مگر

مین تعجب کرتا ہون کہ پہر اس دوسرے جملے کے بڑہانے کی کیا ضرورت تہی۔ غرض بات یہی
رہی کہ پرمیشور اور اسکی سب صفات حسب تسلیم فریقین قدیم ہین مگر کبہی نزدیک
دلیل کی ضرورت نہین پہر نمبر ۵ مین فرماتے ہین۔ "اگر روحین قدیم نہین تو سب صفات ہی
قدیم نہین" کیا اچہی منطق تہی اگر اُسکے ساتہہ یہہ ثابت ہوجاتا کہ روحین باری تعالے
کی صفات ہین!۔ مگر افسوس کہ فریقین مین سے کوئی بہی روحونکو تمام صفات باریتعالے کا
ہونا تسلیم نہین کرتا۔ نازم برین منطق و آفرین برین دعوے ہمہ دانی۔ اپنے ذہن سے جو
فرضی تسلیم کیئے ہوئے توہمات اور خیالات کے قبضہ مین آچکا ہوا ہے ایک خیالی بے بنیاد
دعوے تراشنا اور پہر اُس پر یقینی دلایل کو مبنی کرنا! کیا خوب فلسفہ ہے! کس نے اور
کس دلیل کی بناپر اسے تسلیم کیا ہے۔ کہ "اگر روحین قدیم نہین تو سب صفات ہی قدیم نہین"
اور روحون کو سب صفات الٰہی کون مانتا ہے؟۔ آپنے علوم متعارفہ مین تو یہہ فرمایا تہا کہ
قدیم کے سب ذاتی صفات قدیم ہوتے ہین۔ اور یہان بدون امتیاز ذاتی صفات اور
غیر ذاتی کے عام طور پر فرما دیا۔ میرے علم مین تو یہہ آتا ہے کہ یہان بہت کچھ کلام آپ کے
دل ہی مین رہگیا۔ جو صفحہ قرطاس پر نہین لکہا گیا۔ لازم یہہ تہا کہ آپ جبتک تفصیل
کرتے ہم بہی چپ رہتے۔ مگر بایں غرض کہ بحث سے ہمکو تفتیش حق مقصود ہے خود ہی تفصیل
کے متکفل ہوتے ہین۔ اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان ضعف قوت بیانی کے باعث
اپنا ما فے الضمیر بوجہ الکمل ادا نہین کرسکتا تاں روشن دماغ کے لئے ضطراراً اپنی کلام مین
کچھ قرائن ایسے چھوڑجاتا ہے جیسے وہ اپنے ذکاوت سے موزون کردیتا ہے میرے نزدیک
آپکے اس مجمل کلام کا مدعا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ جب روحین قدیم نہ رہین تو پرمیشور قدیم ان حادث
ارواح کا انکے حدوث سے پہلے کسیطرح خالق اور انکا عالم اور انکا رازق بہی نہوگا۔

مگر جناب مین یہ پوچھتا ہون - یہہ اجسام مرکبہ مع ترکیب موجود کے قدم مین موجود تہے یا نہین ہ
اور قدم اور ازل مین آپکی یہہ جون جسکو آپ اسوقت بہوگ رہے ہین اور وہ جو نہین
جو آپ بعد اس جون کے بہوگینگے موجود تہین یا نہین ہ - اگر موجود تہین تو ظاہر ہے کہ آپکی
یہہ جون اور اور جو نین جو ہونگی قدیم ہین کسی عمل کی سزا یا جزا نہین اور نہ آپکی خلق ہین -
اسی سے مسئلہ تناسخ اور مسئلہ سزا جزا کا کلی استیصال ہوجاتا ہے اور قدم مین اگر موجود
نہ تہین تو ہم پوچھتے ہین کہ خدا ان سے پہلے ان خاص جونوں کا خالق تہا یا نہ تہا ہ - اگر تہا تو
عالم بدون معلوم اور رازق بدون مرزوق اور خالق بدون مخلوق کیسے ہوگیا ہ - اور
اگر نہ تہا تو اب کیسے انکا رازق عالم اور خالق ہوگیا ہ - حالانکہ بقول آپکے اوسکی سب
صفات قدیم ہین ! - جناب من اگر روح حادث مانی جاوے تو اللہ تعالے کی صفت احد
اور امر اور اجنما اور پوتر تا پر کیا نقصان عاید ہوتا ہے ہ پہر ہم کہتے ہین کہ پرلے
کے وقت جب ارواح آپکے خیال مین بالکل انند مین ہوتے ہین اور پرمانو بالکل الگ
الگ ہوتے ہین اسوقت باری تعالے کس چیز کا خالق اور کس چیز کا رازق اور کس
مرکب کا عالم رہتا ہے ہ - اور کس طرح سزا یا جزا دینے والا قرار پاتا ہے ہ یاد رہے صفات
کئی قسم کی ہوتی ہین - ایک لوازم ذات جو ذات سے الگ نہین ہوتے اُن کو
صفات حقیقیہ اور ذاتی صفات بہی کہتے ہین - اور دوسری صفات اضافیہ -
یہہ صفات بہی ذات کی صفات کہلاتی ہین مگر بلحاظ کسی اور چیز کے اور تیسری صفات
اضافیہ محضہ جنکو عقل اور ادراک ہی صرف لحاظ کرسکتا ہے - صفات حقیقیہ اور ذاتیہ میں
تو ضرور ہے کہ ذات اگر قدیم ہے تو صفات بہی قدیم ہون - اور اگر صفات قدیم
ہین تو ذات بہی قدیم ہو - مگر صفات اضافیہ اور اضافیہ محضہ مین یہہ بات نہین ہوتی -

کیا معنے کہ صفات اضافیہ کے تغیر سے ذات مین تغیر نہین آتا - مثلاً مشاہدہ مین دیکھہ لو-
زید عمرو کے آگے بیٹھا ہے پس زید کو تقدم اور عمرو کو تاخر کی صفت لاحق ہے - جب عمرو
زید کے آگے ہو بیٹھا اور معاملہ بالعکس ہو گیا تو ظاہر ہے کہ اس تغیر صفت تقدم سے جو
تاخر کے ساتھہ بدل گئی زید کی ذات مین کوئی تغیر نہین ہوتا - اور باری تعالے کی
نسبت زید کا پیدا کرنا عمرو سے پہلے اور عمرو کا پیدا کرنا زید کے پیچھے ہے - اگر وہ قادر مطلق
عمرو کو پہلے زید کے پیدا کر دے تو اسکی ذات مین تغیر نہین ہو سکتا - پس آپ کا یہہ فرمانا
کہ پرمیشور کی سب صفات قدیم مین کسی طرح صحیح نہین ہو سکتا کیونکہ صفات اضافیہ نسبتین
ہوتی ہین اور نسبتین منتسبین کو چاہتی ہین جب منتسبین مین سے ایک حادث ہو تو یہہ
صفت جو اس منتسب کے باعث پیدا ہوئی ضرور حادث ہو گی - پس آپکا یہہ فرمانا کہ باریتعالے
کی سب صفات حسب تسلیم فریقین قدیم ہین علے العموم صحیح نہین - غور کیجئے اسی موجود سشٹی
کے ابتدا مین - جب تک اگنی سورج اور وایو وغیرہ مہاتما ملہمان وید پیدا نہ ہوئے تھے
اسوقت صفت تکلم وید بمراہ اس اگنی اور سورج اور وایو باری تعالے مین بالفعل موجود
نہ تھی - جب ان لوگون نے اپنے اعمال کے نتیجہ مین جنم پایا اور الہام کے قابل ہوگئے
تو انکے گیان مین ویدون کا پرکاش کیا - مگر جب اللہ تعالے نے ویدون کا ملہمان
وید کے گیان مین پرکاش کیا - اسمین اسوقت سے پہلے یہہ صفت (بالفعل وید کے
پرکاش کرنیکی) نہ تھی بعد پرلے کے بالفعل وید کی پرکاش کرنیکی صفت باریتعالے
کو لاحق ہوئی اور اسوقت کے بعد اب آپ لوگون بنسبت وید یا کسی اور کتاب کے الہام
اور پرکاش کرنے کی طاقت اور صفت اس سرشٹ کیتمان پرمیشر مین نہین رہی -
تو آپ خوب سمجھہ لیجئے کہ آپکا فقرہ نمبر چھہ اور نمبر آٹھہ صرف ایسے دعوے ہین جو دلیل

نہین یہ کہتے اور فقرہ نمبر سات کو آپکے دعوے یا دلیل سے تعلق نہین ؛۔
مکذب کا دعوے نمبر ۱ "روحین مجرد اور غیر مرکب چیزین ہین۔ اسواسطے انکی پیدایش نہین ہوسکتی"۔
اب اس انو کہے دعوے کے ثبوت مین آپکے عقلی دلائیل ملاحظہ ہون۔ "نمبر ۱۔ پیدایش دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک اپنے آپ سے دوسرے کسی غیر سے"۔ نمبر ۲۔ "اپنے آپ سے پیدایش دو طرح ہوتی ہے ایک یقینی۔ دوسری وہمی یقینی جیسے کوئی اپنا حصہ کاٹ کر یا جدا کرکے بنا ئی جاوے۔ وہمی جیسے اندہیری رات اور تنہائی مین بہو تسا ہیبت چیلون کے غلط خیال ہوتے ہین"۔ نمبر ۳۔ "اگر بالفرض مانا جاوے۔ کہ روحون کو خدا نے پیدا کیا۔ تو فی الفور سوال پیدا ہوتا ہے کیون؟ اور کس چیز سے اور کب؟" نمبر ۴۔ "اگر یہہ جواب دیا جاوے کہ اپنی قدرت کے اظہار کیواسطے اپنے جسم سے کوئی ٹکڑا کاٹ کر جب چاہا بنا لیا یا جب سے خدا ہے تب سے بنا لیا"۔ نمبر ۵۔ "تو یہہ اعتراض آتا ہے کہ کیا خدا پر اس سے پہلے اسکی قدرت پوشیدہ تہی یا ظاہر۔ صورت اول غلط۔ صورت ثانی فعل عبث"۔ نمبر ۶۔ "اور اپنے جسم سے روحین بنا نا بردہی اور برآمدی کے نقشہ کی کیفیت ہوجاتی ہے اور ایک روح خدا ٹہیرتی ہے۔ جو خلاف عقاید فریقین ہونیسے باطل ہے۔ اور علاوہ برین اسطرف کمی آجاتی ہے۔ اور آمدنی کے ہونے سے خدا منقسم ہوجاتا ہے"۔ نمبر ۷۔ "اور یہہ کہ جب چاہا بنا لیا۔ اور جب سے خدا ہے تب سے بنایا۔ دونون شقوق باطل ہین کیونکہ چاہا بغیر خواہش کے نہین ہوتا۔ اور خواہش اپراپت کی ہوتی ہے جس سے خدا محتاج اور کمزور ثابت ہوتا ہے۔ جو بموجب مذہب فریقین کے باطل ہے"۔ نمبر ۸۔ "جب سے خدا ہے تب سے بنایا انادیت کو ثابت کرتا ہے۔ مگر بنانی کی تردید کیونکہ تقدم و تاخر صانع اور مصنوع ضروری ہے۔ اسواسطے بنانا ثابت نہین ہوتا بموجب علوم متعارفہ نمبر ۱۲ کیونکہ عالم و معلوم و علم۔ لازم ملزوم ہین اور بموجب علوم متعارفہ نمبر ۹ کے صفت موصوف سے جدا نہین ہوسکتی اور نہ بموجب علوم نمبر ۱۰ کے معلومات کے بغیر علم ہوسکتا ہے۔ اسواسطے

ثابت ہوا کہ روحین انادی ہین اور نہ انکی پیدایش ہوسکتی ہے"۔ اور یہی مطلب تہا"۔

بمصداق دلیل ہین تو اپنے ششتق کے طومار لگادئے۔ مگر روح کے مجرد غیر مرکب و رجیتن ہونیکی دلیل کا تذکرہ تک بہی نہ کیا۔ جو آپکا اصلی دعوے تہا۔ شاید جوش ہین آکر اصل مطلب کو بہی بہول گئے۔ آپنے پیدائش کو دو حصو نپر حصر کیا ہے۔ ایک اپنے آپ سے۔ دوسرے غیر سے۔ اور ان دونون قسمون کے معنے بہی دلیل ہین بیان فرمائے ہین۔ مگر ہم لوگ اس حصر کے قائل نہین بلکہ کہتے ہین کہ پیدایش کی تین قسمین ہین ایک پیدایش خالق کی اپنے مخلوق اور اس مخلوق کے مادہ کو اپنی کامل شکتی (قدرت) سے۔ اور دوم پیدایش اپنی غیر سے جیسی ہماری پیدایش عناصر سے۔ اور سوم پیدایش اپنے آپ سے جیسا تمنے خود بیان کیا۔ پس پیدائش کی تین قسمین ہوئین۔ نہ دو جیسے تمنے لکہی ہین۔ ان تین اقسام ہین سے پہلی دو قسم کی پیدایش کا ماننا عام مسلمانون۔ ہہران والون حکما اور فلسفیون۔ یہودی اور عیسائی مذہب والون کا اعتقاد ہے تیسری قسم کی پیدایش بہی۔ ان ہی لوگون سے بعض وحدت وجود۔ اور ویدانتیون کا اعتقاد ہے۔ افسوس ان اقسام ہین سے آپ کسی ایک کا بہی ابطال نہ کرسکے۔ پس آپکی دلیل کا پہلا نمبر غلط ہوا۔ کیونکہ آپ پیدایش کی کل دو قسم مانتے ہین۔ حالانکہ نفس پیدایش تین طرح کی ہوتی ہے اور نمبر ۲ مین آپنے بیوجہ تفصیل لکہی ہے جسکی کچھ حاجت نہ تہی۔ پہر آپ فقرہ نمبر ۳ مین لکہتے ہین "روح کو کیون۔ اور کس چیز سے اور کب بنایا ہے"۔ شق اول کا جواب یہ ہے۔ اللہ تعالے نے مخلوق کو اسلئے پیدا کیا۔ کہ اسکی کمال طاقت اور اعلے درجہ کی قدرت اور اسکی صفات کا مقتضا پورا ہو۔ اور وہ مثمر ثمرات ہون۔ اور اسلئے بہی کہ انسان ان اشیا سے فائدہ اٹہائے اسلئے بہی کہ اللہ تعالے کی عبادت کرے

شق دوم کا جواب یہہ ہے کہ اسنے محض اپنی قدرت کے زور سے بدون کسی مادہ سابقہ کے پیدا کیا - اگر کہو یہہ امر محال ہے - کیونکہ اگر ممکن ہوتا تو ہم بہی بدون مادہ بنا سکتے تو یاد رہے وہ الغیب ہیمہ ہر دہ ہماری مثل نہین اور اسکی قدرت ہماری قدرت کی مانند نہین جو چیز ہمکو ناممکن معلوم دیتی ہے ضرور نہین کہ اسے بہی ناممکن معلوم دے وہ قادر مطلق اعلے درجہ کی صفات سے متصف ہے - ولہ المثل الاعلے ؛

شق سوم کہ اللہ تعالے نے روح کو کب پیدا کیا ؟ اسکا جواب یہہ ہے - کہ یہہ سوال کچہہ روحانی فوائد پر مشتمل نہین - اسواسطے کسی الہامی کتاب مین تو اسکا جواب نہین آیا - لیکن اگر ہم جواب مین یہہ کہین کہ جسوقت اور شتیکے کے مواد بنے - اسوقت یا اس سے پہلے یا پیچہے روحون کا بنا بہی شروع ہوا - تو بتا ئی کہ اس جواب مین کیا اشکال ہے ؟ اور اسپر کیا اعتراض ہے ؟ - اگر ہم جواب دوم یہہ کہین کہ باری تعالے نے روح کو عناصر سے بنایا تو اسپر آپ کیا اعتراض وارد کرسکتے ہین ؟ - غایۃ ما فی الباب یہہ کہ عناصر چیتن نہین - اور روح چیتن ہے - ہم کہتے ہین کہ انکی خاص ترکیب سے چیتنتا کا فیض ہوتا ہے جیسے سورج - اگنی - وایو - اور انگرہ کے پیدا تو جمع ہونے کے بعد خدا تعالے وید کو پرکاش کرتا ہے اسیطرح عناصر کی خاص ترکیب سے چیتنتا کا فیضان ہوتا ہے -

اور یہہ ہم تیسرے سوال کا جواب یون دیتے ہین کہ ایک مادہ نے حیوانیہ یا نباتیہ یا دونون قسم کی غذا کہائی ان مین سے ایک حیوانی سپیرمات بنت ہوا - اور وہ اسکے رحم مین گیا - اور اسی قسم کے مواد سے نر کے جسم مین ایک حیوانی سپیر پیدا ہوا - جب یہہ سپیر جو نر مین پیدا ہوا تہا اس رحم والے سپیر سے خاص حالت اور خاص وقت پر ملا - اسی ملاوٹ اور اختلاط سے ایک انسانی یا حیوانی روح بن گیی -

غرض عناصر کے عطر اور خلاصہ کا نام روح ہے - اور مختلف ارواح کی پیدایش کے واسطے مختلف اوقات ہین جنکو ہم روز اپنے مشاہدہ مین دیکھتے ہین ٭

ہم نے اپنے نزدیک راستی اور صفائی سے ان فضول سوالون کے (روح کیون - کس چیز سے اور کب بنی) مختصر مگر معقول جواب دے دیئے ہین پورا اعتماد ہے کہ آجکل کا ترقی یافتہ سائنس بھی اسمین ہمارا موید ہے - اگر کوئی انصاف کی آنکھ رکھتا ہو تو خوب سمجھ دیکھے ٭

دلیل نمبر ۴ پر عرض ہے - قادر مطلق نے ان مقدورات اور مخلوقات کو اسلئے بنایا ہے کہ اسکی مستحکم اور سچی قدرت کے آثار ظاہر ہون - اگر اسکی قدرت ہوتی اور اسکی قدرت کے آثار نہوتے تو اس قدرت کا وجود ہی کیا ہوتا ہے جسطرح روشن چیز کو روشنی دینا ضرور ہے - اسیطرح قدرت کو اور کامل طاقت کو اپنے مقتضا کے مطابق آثار کا ظاہر کرنا ضرور ہے ہان اتنا فرق ہے کہ بعضے اشیا اپنے خواص کے اظہار مین مختار ہوتے ہین اور بعضے غیر مختار اور مضطر - باریتعالے کو اپنی صفات کی تاثیرات کے اظہار مین اختیار ہے اور اضطرار نہین جب چاہے اسنے کام سے اللہ تعالے دنیا سے ورا الورا اور اس سے بائن ہے - دنیا مع کل موجودات کے مخلوق اور وہ دنیا کا خالق ہے اور اعتقاد لم یزل خالقًا ورازقًا - حقیقۃً وشکلاً سچ ہے جو بحمد اللہ صرف اہل اسلام کو حاصل ہے ٭

دلیل نمبر ۵ مین گذارش ہے - قادر مطلق پر اپنی قدرت ہمیشہ ظاہر ہے کبھی پوشیدہ نہین مگر آپنے جو کہا کہ "اگر ظاہر تہی تو فعل عبث" (یہہ فقرہ ہی عبث ہے - اور لاریب فعل عبث ہی) کچھ معنے نہین رکھتا ٭

دلیل نمبر ۶ کی نسبت عرض ہے - باریتعالے کو کسی الہامی کتاب مین جسیم نہین کہا گیا - بس آپکا سارا تار وپود ہی ادھڑ گیا ٭

دلیل نمبر ۲- مین مکذب نے دو شقین بیان کی ہین - اول "جب چاہا بنالیا" دوم "جب سے باریتعالی ہے تب سے بنالیا" پہلی شق پر یہہ اعتراض کیا ہے - کہ "خواہش ایرابت یعنے غیر میسر کی ہوتی ہے" یہہ اعتراض صحیح نہین - ارادہ اور خواہش کبھی ایرابت پر ہوتی ہے اور کبھی پرابت ہونیوالی یعنے ایسی چیز پر ہوتی ہے جو میسر ہو سکے باری تعالے کی سب خواہشین چونکہ پرابت اور میسر ہو سکتی ہین - اسلئے ایسی خواہش کا ہونا اسمین نقص نہین بلکہ کمال ہے - دوسری شق کا بیان فقرہ نمبر ۸ مین کیا ہے - اسکا جواب ہم وہان دیتے ہین - فقرہ نمبر ۹ مین کہا ہے "جب سے خدا ہے تب سے بنایا انادیت کو ثابت کرتا ہے" یہہ بہی صحیح نہین - کیونکہ دنیا کو اللہ تعالے کا بنایا ہوا ماننا دنیا کی انادیت کو باطل کرتا ہے - ہرگز ثابت نہین کرتا - جب ہمنے دنیا کا خالق باریتعالے کو اعتقاد کیا اور یقین سے کہا کہ وہ تمام دنیا کا آدی مول ہے تو یہہ ساری دنیا سرشٹی اسکی رچی ہوئی مانی گئی - نہ انادی - سو جو تو پہر بنانے کی تردید مین آپنے لکھا ہے "صانع اور مصنوع مین تقدم اور تاخر ضروری ہے" "اسواسطے بنانا ثابت نہین" - یہہ نہایت درجہ کا تعجب انگیز فقرہ ہے - اسلئے کہ تقدم اور تاخر کے بہت اقسام ہوتے ہین ایک تقدم علت تامہ کا اپنے معلول پر - اس تقدم سے اللہ تعالی کا اس دنیا کو بنانا اور اسکی علت ہونا اور خالقیت ثابت ہے اور یہہ تقدم صفت کو موصوف سے علیحدہ کرنیکا باعث نہین - اور نہ اس تقدم سے علم کا بغیر معلوم کے ہونا لازم آتا ہے - سو جو تقدم کبھی بالرتبہ ہوتا ہے اور کبھی تقدم طبعی اور کبھی بالزمان آپ کس تقدم کو سمجہہ کر چلا رہے ہین ! اور انشاء اللہ ہم اپنے اس خط مین جو اس کتاب کے اخیر مین ہو گا تقدم کی تفصیل کرینگے *

مکذب - "نیستی سے ہستی نہین ہو سکتی" - "اور نہ ہستی سے نیستی ہو سکتی ہے" - "اسواسطے روح جین انادی ہین" نیستی کے معنے یہہ ہین جو کچہہ نہین اور ہستی کے معنے جو کچہہ ہو" نمبر ۱۰ اگر

روحین نہ تہین توکہین بہی نہونگی۔ اور بموجب علوم متعارفہ نمبر۲) کے وہ اس عدم خانہ سے برآمد بہی نہین ہوسکتین۔ کیونکہ موجب علوم متعارفہ نمبر۱ جو چیز جہان ہوتی ہے وہی وہانسے آمد ہوتی ہے۔ نمبر۳۔ چونکہ روحین اب موجود ہین اسواسطے یہہ بہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ پہلی بہی کہین تہین ورنہ اب بہی نہ ہوتین۔ نمبر۴۔ اور عدم ابنر کسیطرح جا بنہ نہین۔ لہذا ثابت ہوا کہ روحین انادی نیستی سے ہستی مین نہین آئین۔ اور یہی ثابت کرنا ہمارا مقصود تہا۔

مصدق۔ مکذب نے دلیل کے فقرہ اول مین نیستی کے معنون مین یہہ کہا ہے کہ جو کچھہ نہین۔ اور نمبر۲ مین آپنے فرمایا کہ اگر روحین نہ تہین توکہین بہی نہونگی۔ ان دونون فقرون مین غور کرنیسے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپکا یہہ منشا ہے کہ اگر روحین کسی قسم کا وجود نہین رکہتی تہین تو وہ موجود نہین ہوسکتین۔ مگر مکذب صاحب یاد رکہین کہ اہل اسلام کے نزدیک روحین قبل از وجود بوجود خارجی۔ باری تعالے کے علم مین موجود تہین اور علمی وجود سے موجود تہین ارواح کا خارجی وجود باری تعالے کی کامل قدرت کا نتیجہ اور اسکا اثر ہے۔ بطور آپکے ہی ہم کہتے ہین ارواح محض نیستی سے ہست مین نہین آئے۔ بلکہ علمی وجود سے انکو خارجی وجود بہی عطا ہوا۔ گویا ہستی سے ہستی ہوئی نہ نیستی سے ہستی۔ وللہ الحمد یہہ دعوے کہ نیستی سے ہستی نہین ہوسکتی۔ یہہ مجمل فقرہ ہے اس کے دو معنے ہوسکتے ہین اول نیستی کسی ہستی کا مادہ نہین ہوتی دوم نیستی ہستی کی علت فاعلی اور خالق نہین ہوسکتی۔ اب ان دونون معنون مین سے کوئی سے معنے لو۔ کوئی بہی ارواح کی انادی اور اللہ تعالے کے پیدا کئے ہوئے ہونے پر چسپان نہین اول معنے کہ ہستی کسی ہستی کا مادہ نہین ہوتی۔ ہم کہتے ہین سچ ہے۔ مگر جب ارواح موجود ہین۔ تو انکے موجود ہونے کی تو یہی صفتین ہین کہ انکا مادہ موجود ہوگیا یا موجود ہے اور ارواح

مخلوق ہونے کے یہی معنے ہین کہ ارواح کا مادہ یا وہ مخلوق ہوئی - کوئی - معدوم
شے ہرگز موجود ارواح کا مادہ نہین - اور کوئی ایسی چیز نہین کہ اُسکے اجزا اور مادہ موجود ہون
اور وہ چیز نیستی یعنے کچھ بھی نہو - اور دوسرے معنے پر کہ نیستی جو کچھ بھی نہین وہ ارواح کی علت
نہین اور نہ ممکن ہے کہ عدم محض ہمارا یا ہمارے ارواح کا خالق ہو - بلکہ ہمارا خالق اور
موجد - اور مبدع موجود ہے - اُسی موجود حقیقی اور اسیکی طاقت اور قدرت سے ہمکو
وجود مرحمت ہوا - پس اگر آپکے دعوے کے یہی معنے ہین تو آپکو اس بیفائدہ دلیل
کی کوئی ضرورت نہ تہی اور پہر آپکا دعوے اور دلیل ایک ہے ! تعجب ہے ؟ آپنے دلیل
مین لکھا ہے - عدم اوپر کسی طرح طاری نہین " اور دلیل کا یہہ جز واور یہہ دعوے بلا دلیل
چہوڑ دیا ! - اور جو آپنے ثابت کیا اور وہی آپکا مقصود تہا - وہ بعینہ آپکا دعوے نہ تہا -
کیونکہ آپکے دعوے مین روح کا ذکر ہی نہین - مقصود مین ثابت کیسے کیا ! -

ذرا غور کیجئے آپکی دلیل کا ایک اور نتیجہ آپکو سناؤن - ہان غور کیجئے - خود بدولت
منشی لیکہرام پشاوری سا تہہ اس ترکیب موجودہ اور ہیئت حاصلہ اسوقت کے جو ۱۸۹۲ یہاد ون
سمت ۱۹۴۸ مین انکو حاصل ہے - اور اب موجود ہین - اس ترکیب اور اس ہیئت کے ساتہہ جنم
مین آنیسے پہلے کہین موجود تہے یا نہ تہے ؟ - اگر نہ تہے تو ضرور کہین بہی نہونگے - اور
موجب علوم نمبر ۲ وہ عدم خانہ سے برآمد نہین ہو سکتے کیونکہ بموجب علوم متعارفہ نمبر ا
جو چیز جہان ہوتی ہے وہی وہان سے برآمد ہوتی ہے - چونکہ اب وہ باین شکل موجود
ہین اسواسطے یہہ بہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ پہلے بہی باین شکل کہین تہے - اور ایسی
شکل کے ساتہہ تہے - ورنہ اب بہی اس شکل کے ساتہہ نہ ہوتے - اور اس صورت کا عدم
بہی اونپر کسیطرح جائز نہین - لہذا ثابت ہوا کہ منشی صاحب جنم مین آنیسے پہلے بہی

ہیئت موجودہ تھے نیستی سے ہستی مین نہین آ ئے۔ مگر اب تعجب یہہ ہے کہ وہان

یہہ ہین ہیئت تنا بڑا جسم لیکر کیسی داخل ہوئے!۔ اور جب موت آ کر جنم بدلا۔ تو اگر

جینوٹی کا جسم انکو مرحمت ہوا تو اسکے رحم مین یہہ ہیئت جو قدیم ثابت ہوئی

کیسے داخل ہونگے کیونکہ موجودہ ہیئت کی نیستی بقول آپ کے ممکن نہین۔ اگر جانبین

تکذیب مین سے کسی صاحب کو خیال ہو کہ منشی صاحب بلحاظ اپنے ہر دو اجزا کے جو

مادہ اور روح ہین پہلے موجود تھے نہ باین جسم اور ہیئت کذائیہ تو انہین یاد رہے کہ

اہل اسلام کے نزدیک بھی روح بلحاظ علم الہی پہلے موجود تھی معدوم محض نہ تھی۔

تکذیب - روحین ابدی ہین۔ اسواسطے ازلی یا انادی بھی ہین،، دلیل یہ ہے نمبر۱

ابدی ہونا مسلم فریقین ہے۔ اسواسطے اسکی تشریح کی ضرورت نہین نمبر۲۔ ابد کے معنے وہ زمانہ

جسکی انتہا نہو۔ اور ازلی کے معنے وہ زمانہ جسکی ابتدا نہو۔ نمبر۳۔ اب قابل غور ہے کہ ابدی

روحین کیون ابدی ہین وجوہ ظاہر ہین۔ نمبر۴۔ اول وہ مرکب نہین کہ ترکیب پذیر ہون

دوم وہ چیزین اور لطیف جوہر ہین۔ اسواسطے وہ مردہ نہین ہوسکتین۔ علے ہذا نمبر۵۔

اب اگر انہین وجوہات کو منقلب کرین تو ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ابتدا ماننا صرف پیدائش کی

غرض سے ہے۔ ورنہ جسکی پیدایش نہین اسکی ابتدا نہین۔ نمبر۶۔ تو روحین ترکیب پذیر

اور نہ منقسم ہونیوالی چیز ہے۔ پھر انکی پیدایش کسطرح ہوئی نمبر۷۔ کیونکہ ہر ایک چیز

ترکیب پذیر کا انحلال لازمی ہے۔ اور وجود بعد العدم کا نام حادث ہے۔ نمبر۸۔ مگر

جب روحو ہنپر عدم نہین حدوث بھی لازم نہین ہوتا۔ کیونکہ بحکم علوم متعارفہ نمبر۱ کے

ناممکن اور مستبعد ہے۔ جسطرح ایک کنارہ کا دریا۔ ناممکن ہے جسطرح آفتاب بین اندھیرا

ناممکن ہے نمبر۹۔ ویسے ہی ابدی کا حادث ہونا ناممکن ہے۔ کیونکہ بحکم نمبر۷ علوم متعارفہ

کے یہہ اجتماع ضدین باطل ہے" لہذا ثابت ہوا کہ روحین انادی ہین اور یہی مطلوب ہے"۔

مصدق۔ مکذب صاحب غور کرین فقرہ نمبر ۵ مین آپنے کہا ہے" اگر انہین وجوہات کو منقلب کرین" ؟۔ لاکن وجوہات کو منقلب کرکے نہین دکہایا۔ کہ یہہ وجوہ کس طرح منقلب ہوتی ہین اور کس طرح اس انقلاب کا نتیجہ وہ نکلا جو آپنے نکالا !۔ جو دعوے فقرہ نمبر ۶ مین کہا ہے۔ اسکی دلیل سے خاموشی کیون کی۔ پہر فقرہ نمبر ۷ جو دلیل مین ہے۔ وہ بالکل بیدلیل ہے۔ اور فقرہ نمبر ۸ مین جو دعوے ہے اول تو وہ بہی بے دلیل ہے۔ دوم۔ اس نمبر ۸۔ مین جو آپنے لکہا ہے" حدوث بہی لازم نہین" اسکے معنے یہہ معلوم دیتے ہین کہ حدوث لازم اور ضروری نہین۔ مگر اس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر حدوث ہو تو حرج بہی نہین۔ مگر بحکم علوم متعارفہ نمبر ۱۱۔ اس حادوث کو ناممکن کہدیا ہے جس علم متعارفہ کی غلطی کو مین آگے ہی لکہہ چکا ہون۔ لطیفہ مکذب صاحب !۔ اپنی دلیل کو منقلب صورت مین بہی سن لین۔ مثلاً آپ بحالت موجودہ جو آپ پر آج بہادون کے اخیر ۴۶ مین طاری ہے۔ مرکب ہین یا غیر مرکب اگر مرکب ہین تب ظاہر ہے کہ آپ چند مادی پرمانو اور روح سے ترکیب یافتہ ہین۔ اور یہہ ترکیب آپکے اس کل مین پائی جاتی ہے جسکو بیکہہ امصنف تکذیب براہین یا مکذب براہین کہا جاتا ہے۔ اب آپکو آپ ہی کے تین چار علوم متعارفہ کی طرف توجہ دلاتا ہون آپ کا علوم متعارفہ نمبر ۳۔ "جو کل مین ہوتا ہے وہی اسکی جزو مین ہوتا ہے"۔ "اور نمبر ۴ جو کل مین نہین وہ اسکی جزو مین بہی ناممکن ہے"۔

مکذب صاحب۔ آپ تو مرکب ہین اور آپکا کل روح اور پرمانو سے مرکب ہے۔ اسلئے بحکم آپکے علوم متعارفہ نمبر ۱۳ آپکی روح اور آپکے پرمانو (جو آپکی جزو ہین) مرکب ہونگے

اور چونکہ آپکے بکل مین بساطت نہین اسواسطے آپکی اس جزو مین جسے آپ روح کہتے
ہین اور آپکے پرمانو مین بحکم آپکے علوم متعارفہ نمبر ۴ بساطت نہو گی - بلکہ ترکیب ہو گی
اور بساطت کا ہونا ناممکن ہے - اور چونکہ آپکو (جو مرکب اور کل ہین) موت اور فوت اور
فنا آنیوالی ہے - اسلئے بحکم آپکے علوم متعارفہ نمبر ۴ - آپکی روح پر بہی فنا آنیوالی ہے
کیونکہ آپنے مانا ہے جو کُل مین ہوتا ہے وہ اسکی جزو مین بہی ہوتا ہے - اسواسطے ثابت
ہوا روحین ازلی اور انادی نہین - ارواح کو ازلی اور انادی کہنا سچ نہین اور نہ وہ
سچ ہے جو آپنے اپنی دلیل کے فقرہ نمبر ۲ مین لکہا ہے کہ روحین مرکب نہین - بلکہ
روحین مرکب اور حادث ہین اور ارواح عناصر کی خاص ترکیب کا خلاصہ اور مرکب
اشیاء کا نتیجہ ہوتا ہے اسلئے ثابت ہوا کہ ارواح باوجود حدوث کے مرکب ہین - ارواح کی حالت
کا متغیر ہونا - انکے مرکب ہونیکی بڑی بہاری دلیل ہے اور انسانی ارواح کے تغیر سے
انکار کرنا بداہت کا انکار ہے ؛

مکذب کا دعوے نمبر ۵ - روحین فنا یا موت نہین اسواسطے روحین خدا کی قبضہ قدرت مین
ہمیشہ سے ہین اور ہمیشہ رہینگی - دلیل یہہ ہے نمبر ۱ - کہ موت نام روح اور جسم کی جدائی کا ہے
ورنہ موت اور کوئی چیز نہین نمبر ۲ - اور روحون کے واسطے بالذات موت نہین نمبر ۳ -
کیونکہ وہ باقی ہین اور نہ روحون مین کوئی ایسا مادہ ہے جو کبہی شامل ہوا ہو یا کبہی ان سے
اخراج پذیر ہو نمبر ۴ - اسواسطے کہ مادہ جاندار نہین بحکم (علوم متعارفہ نمبر ۲) اس سے روحانیات
بہی برآمد نہین ہوسکتی نمبر ۵ علاوہ برین جڑہ و چیتن کی ایکتا یعنے وحدت الوجودی ناممکن
ہے - اور یہہ موجب حکم نمبر ۷ علوم متعارفہ کے باطل ہے نمبر ۶ - لہذا روح کی بالذات جیتن اور گ
ہے نمبر ۱ - اور فنا سے آزاد ہونیکے سبب اسکی انتہا نہین اسی واسطے بہمہ وجوہ ثابت ہے

کہ روح انادی ہے۔ اور یہی ثابت کرنا ہمارا فرض تھا ؂

مصدق جواب نمبرا۔ مکذب نے موت کی تعریف ہی عجیب و غریب کی ہے جو نہ برہان سے ثابت اور نہ انکے مخالفون کو مسلم ! ۔ کیونکہ مکذب کے مخالف کل اہل اسلام شہدا کو احیا اور زندہ کہتے ہین اور اہل سلام کی پاک کتاب قرآن کریم مین حکم ہے۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ ۔

اور نمبر ۲ مین پہر وہی دعوے کی پہلی ٹانگ ہے۔ اور نمبر ۳ وہی دعوے ہے اور فقرہ نمبر ۲ کا اعادہ ہے۔ گو الفاظ اور ہین اور آپکا یہہ فرمانا کہ روحون مین نہ کوئی مادہ شامل ہوا۔ اور نہ اخراج پذیر ہوا۔ بالکل دعوے بے دلیل ہے اسکو کون مانتا ہے ہم تو دیکھتے ہین کہ ارواح مین ہمیشہ ایسا ہی تغیر ہوتا ہے جیسا اور مرکبات مین ہوتا ہے۔ اگر ارواح مرکب نہوتے تو انمین مرکبات کا سا تغیر کیون آتا اور کہان سے آتا ہو؟ یہہ تغیر تو ارواح کی ترکیب کی راہ بتاتا ہے۔ بلکہ یہانتک تغیر ہوتا ہے کہ انکو بہی اپنا پہلا جنم کچھ بہی یاد نہین۔ بہلا بدون ترکیب کے یہہ فاحش تغیر ممکن ہے ہ۔ آج کل سائنس کا دورہ ہے ! کیمسٹون سے پوچھ لیجئے۔ یا ڈاکٹرون سے دریافت کیجئے۔ غور فرمایئے۔ جن مقامات مین روشنی زیادہ پڑتی ہے۔ کہربائی حصہ بدن پر زیادہ اثر کرتا ہے۔ تازہ ہوا لینے کا لوگون کو اچہا موقعہ ملتا ہے۔ تعفن سے حفاظت ہوتی ہے۔ جن لوگون کے واسطے گرمی اور سردی اور بہار اور برسات کے لباس خوراک مکان

ؔ۔ اور انکو جو اللہ کے رستے مین مقتول ہوتے ہین مردے مت کہو بلکہ وہ زندے ہیں پر تم نہین سمجھتے۔

اور پانیکا انتظام اچھا موجود ہوتا ہے۔ اور جنکے لیئے ہر طرح پر حفظ صحت کے سامان
مہیا کیئے جاتے ہین۔ اور جو لوگ متعدیہ امراض اور وبائی آفات سے بچنے کی
عمدہ تدابیر کام مین لاتے ہین وہان کے ارواح ہشیار سمجھہ دار اور اچھے چیتن
وغیرہ وغیرہ صفات کے متصف پائے جاتے ہین۔ اور جو لوگ اندھیرے اور
برے مقامات مین سکونت کرتے۔ کہربائی حصہ کم لیتے ہین تازہ ہوا کا سامان
انکو کم میسر ہے۔ عفونت مین سانس لیتے ہین۔ حفظان صحت کے قواعد انمین بالکل
رائج نہین۔ اور انکی صفات پہلون کی صفات سے بالکل علیحدہ ہوتی ہین۔ بلکہ
ہڈیان اور دماغ کی مخ اور حرام مغز اور اعصاب کی مختلف بناوٹ سے روح کے
مختلف تقاضے نظر آتے ہین وہ عظمی مادہ جس سے غالب ہڈیون کا بناؤ ہوتا ہے
اور وہ لیفاوی مادہ جس سے گوشت وغیرہ بنا ہے۔ اور وہ زلالی حصہ جس سے اعصاب
کی بناوٹ ہوتی ہے۔ اسکی اختلاف سے مختلف صفات کے لوگ نظر آتے ہین۔
بعض اغذیہ اور ادویہ ایسے ہین جنکے استعمال سے صفات روحانیہ مین تغیر اور تبدل
آجاتا ہے۔ پس کیا یقین نہین ہوسکتا کہ روح کی ترکیب مین ان چیزون کا دخل
ہے۔ بیشک ہے بے ریب روحون مین کبھی کوئی مادہ شامل ہوجاتا ہے اور
کبھی وہ مادہ اخراج پذیر ہوتا ہے۔ موت ایک خاص تغیر کا نام ہے۔ فنا بھی اسی تغیر کا
عنوان ہے۔ ارواح کی ابدیت کیا ہے؟ وہی انکا لا انتہا تغیر۔ مگر یاد رہے کہ عمدہ
حالت کا نام حیات ہے۔ اور آپکا یہہ دعوے کہ "مادہ جاندار نہین اسے روحانیت بھی برآمد
نہین ہوسکتی"۔ بحکم علوم متعارفہ نمبر ۲ آپکے مفید مطلب نہین ہوسکتا۔ کیونکہ یہہ دعوے بیدلیل
ہے۔ اور آپکے علوم متعارفہ نمبر ۲ پر جو کلام ہے وہ سابق عرض کرچکا ہون صاحبمن۔ جبرہ

پیدا رتہہ سے جڑہ کے خاص خاص تغیرات کے بعد خاص ترکیب اور خاص تناسب پر چیتنتا
کا فیضان ہوجاتا ہے جیسے پہلے آدمیون سے خاص ۴ میون - اگنی - وایو - سورج اور
انگرہ کی خاص حالتون کے باعث - انپر بطور آپکے وید کا الہام ہوا - ایسے ہی تناسب کے
خاص حصہ پر چیتنتا کا **فیضان** ہوتا ہے - اور خاص وہی حصہ انسانی یا حیوانی روح
ہے - آپکا علی العموم یہہ فرمانا کہ جڑہ سے چیتن پیدا رتہہ نہین بن سکتا دعوے بے دلیل
ہے ہرگز صحیح و مسلم نہین - اور آپکے نزدیک عدم امکان سے کسی شے کے یہہ لازم
نہین آتا کہ باری تعالے کے نزدیک بہی وہ محال ہو - صاحبمن وہ ہمہ دان لطیف
وخبیر تمام مخلوق پر محیط ہے اُس کے ید قدرت کے نزدیک جو **ممکنات** ہین وہ سب کی
سب آپکی قاصر اور محدود طاقت کے نزدیک **محال** ہین - علے ہذا تمہارے محال
سے محال اُسکے نزدیک **ممکن** ہین - آپ نباتات جمادات اور حیوانات پر تجربہ کرلین -
نمبر ۵ - کی فلسفی بہی داد کے قابل ہے - ہم جڑہ اور چیتن کو وحدت الوجودی کب مانتے
ہین ؟ - اور کب اسکے قائل ہین ؟ - غور کرو گلاب کی شاخ پہوٹی - اسنے پتے نکالی
پتون کانٹون گلاب کی شاخ او جڑہ سے گلاب کا پہول پیدا ہوا - اس سے عطر نکلا - کیا وہ عطر
گلاب کی جہاڑی سے وحدت الوجودی رکہتا ہے ؟ - ہرگز نہین دونون کا وجود جدا
جدا ہے - پس خلاصہ مطلب یہہ ہوا - کہ ایک معنے کے لحاظ سے انسانی یا حیوانی روح
ایک ایسی چیز ہے جو خاص قسم کے اجتماع عناصر کا ثمرہ ہے یا بطور اور عناصر کے یہہ
عنصر بہی مخلوق ہے - اگر عناصر کا ثمرہ ہے تو بہی ان سے متحد الوجود نہین اور اگر الگ
عنصر ہے تو بہی متحد الوجود نہین - اور فقرہ نمبر ۶ - اگر تسلیم کیا جائے تو یہی سوال ہے کہ ذاتی صفات
بقول آپکے لوازم ذات ہوتی ہین - اور بموجب آپکے علوم متعارفہ نمبر ۸ - قدیم کے سب ذاتی

صفات قدیم ہوتی ہین۔ اور علوم متعارفہ نمبر ۹ سے ثابت ہے۔ کہ صفت موصوف سے
جدا نہین ہوسکتی یہ چیتنتا جو روح کی صفت ہے آپکے نزدیک جیسا آپ کے کلام
سے ظاہر ہے روح کی ذاتی صفت ہے۔ آپکی روح کو اسوقت جب آپ رحم مین تھے
یا رحم سے نکلنے کے بعد دو مہینے مین کسقدر علم حاصل تہا؟ اور وہ علم کا مقدار اب بھی ور
آپ مین موجود ہے یا تغیر پاکر اور کا اور ہی ہوگیا؟ اب اگر ذرا بہی انصاف سے کام
لیا جاوے تو یہ بات صاف معلوم دیتی ہے کہ علوم اور روح کی وہ صفات کچھ مدت
کے بعد بالکل دور ہوجاتی ہین اور روح جدید صفات سے متصف ہوجاتی ہے۔
اسواسطے ثابت ہوا کہ روح بالذات چیتن اور ترکیب سے مبرا نہین اسلئے بطور
آپکے بہی اسکی ابتدا۔ اور اسکا حدوث ضروری ہے ؛

مکذب - میٹر کے انادی ہونے پر دلائل نمبر ۱ - چونکہ خدا غیر مادی ہے - اسواسطے
مادی دنیا اس سے نکلنا نہین ہوسکتا۔ نمبر ۲ - کیونکہ کسی چیز سے وہی چیز نکلتی ہو
جو پہلے اسکے اندر موجود ہو۔ نمبر ۳ - اور جو موجود نہو کسیطرح نہین نکل سکتی بحکم متعارفہ
نمبر ۱ و ۲ - اسواسطے مادہ انادی ہے

مصدق جہانتک اس فلسفہ اور لاجک کو دیکہتا ہے۔ یقین کرتا ہے کہ دلیل کا بہت
بڑا حصہ مکذب مدلل کے دل ہی دل مین رہگیا۔ اور لکہنے مین نہین آسکا ناظرین غور کرین
اوّل تو تینون فقرے دلیل کے صرف دعوے ہی دعوے ہین **دوم** ہمنے مانا کہ
خدا غیر مادی ہے اور اسکے اندر سے مادی دنیا نہین نکلی مگر یہہ نتیجہ کیسے مرتب ہوا کہ
مادہ انادی ہے؟ اس دلیل سے جو آپنے لکہی اگر خواہ مخواہ مان لین تو صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ مادی
دنیا خدا کے اندر سے نہین نکلی۔ یہہ دنیا کچھ اور چیز ہے۔ اور باریتعالے کچھ اور چیز ہے اور اس دنیا اور

پاربتیا سے مین ظرف اور مظروف کا تعلق نہین - کیا معنے یہہ بات صحیح نہین کہ پاربتی کے
ظرف ہوا اور دنیا اسکی مظروف جیسے پانی کیواسطے گھڑا - غرض دنیا ایک اور چیز ہے -
اور وہی وستو ہے - جب اور ہی چیز ٹھہری تو اب ہم مشاہدہ کرتے ہین اور اس دنیا پر
نظر دوڑاتے ہین تو اسمین کچھ حصہ ایسا پاتے ہین جسکو جمادات کہتے ہین - پہاڑ - پتھر -
مٹی وغیرہ اور کچھ حصہ نباتات کا نظر آتا ہے - بڑ پیپل - پلاس وغیرہ وغیرہ اور کچھ حصہ حیوانات کا
دکھائی دیتا ہے - آدمی شیر ہاتھی وغیرہ وغیرہ - ان تمام اشیا کو ہم مرکب پاتے ہین اور انکے
ہر فرد پر یہہ کہنا صحیح ہے کہ یہہ مرکب ہین - اور یہہ خدا کے بنائے ہوئے - اور اسکی رچے ہوئے ہین
آریہ کو ہمارے اس دعوے سے ہرگز انکار نہین ہوسکتا - کیونکہ وہ بھی مانتے ہین کہ جزو لاتجزی
خود بخود ترکیب پا نہیں سکتی نہین - جب ہر ایک مرکب مثلاً لیکہرام مرکب اور مخلوق ٹھہرا - تو
حسب الحکم لیکہرامی علوم متعارفہ نمبر ۳ و نمبر ۴ جو کل مین ہوتا ہے وہی جزو مین بھی ہوتا ہے
ان مخلوقات و مرکبات کے اجزا بھی مرکب اور مخلوق ہونگے اور پھر اجزا کے اجزا بھی
مرکب اور مخلوق ہونگے - اسواسطے ثابت ہوا کہ مخلوقات اور مرکبات کے اجزا بھی مخلوق
اور مرکب ہونگے اور چونکہ وہی اجزا - ان کل اشیا کا مادہ ہین اسواسطے ثابت ہوا
کہ مادہ بھی آدی اور مخلوق ہے - انادی اور غیر مخلوق نہین اور اگر اپکی تکذیب کیجے
صفحہ ۲۶ کی اخیری سطر صحیح ہے کہ جو چیز جزو مین ہے وہی کل مین ہوگی - تو
یون کہا جاتا ہے - کہ اگر ان مرکبات کے اجزاء غیر مخلوق اور انادی ہوتے اور
ان اجزا مین یہہ بات پائی جاتی تو کل انکا یعنے یہہ مرکبات ہم تم وغیرہ سب انادی
اور غیر مخلوق ہوتے - آپ بھی تو یہی مانتے ہین کہ ہم تم اور کل مرکبات انادی
اور غیر مخلوق نہین - پس ثابت ہوا کہ مادہ دنیا کا مادہ اور اسکے اجزا بھی انادی

نہین +

مکذب - دوسری دلیل مادہ کے قدم پر نمبر ۱ - دنیا نہ صرف ذرات سے بن سکتی ہے اور نہ حکم سے - نمبر ۲ - کیونکہ قدرت قادر کی ایک صفت ہے اور کوئی صفت اپنے موصوف سے علیحدہ نہین ہوسکتی (بحکم علوم متعارفہ نمبر ۹) نمبر ۳ - حکم بغیر محکوم کے عمل پذیر ہونا دہو کہہ بازی ہے - نمبر ۴ - اور حکم صرف شبد ہے اور جگت کا شبد سے بننا ناممکن ہے بلکہ مادہ سے پس مادہ انادی ہے -

مصدق - جہانتک اس دلیل پر گہری نگاہ کرتا ہے - اُس سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ اگر مکذب کی دلیل کو تسلیم کیا جاوے تو اس سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ قدرت اور اسکا حکم اور اسکا شبد - مادی دنیا کا جزو یا مادہ نہین ہوسکتا اور اسکا نتیجہ یہہ نکلا کہ صفات باری تعالے اور چیز ہے - اور مادی دنیا کا مادہ اور چیز ہے - کوئی صفت (اسکا حکم یا اسکا شبد یا اسکی قدرت) مادہ عالم کا عین نہین اور نہ مادہ عالم سے اسکی وحدۃ الوجودی ہے - نہ اسکا جزو اور نہ صفات باری کو مادہ عالم سے ذاتی اتحاد ہے یا یون کہئے کہ آپکا یہہ آریہ ورتی ویدانت مت صحیح نہین دلیل کے صرف اسقدر حصے سے مادہ کی انادیت اور مادے کا غیر مخلوق ہونا کچھ نہین نکلتا - ہم مانتے ہین کہ ہمارے وجود کا مادہ یا ہمارا مادہ ہمارے اجزا اور اعضا ہین - شیر چیتا - گہوڑے - ہاتھی کا وجود یا انکا مادہ انکے اعضا ہین - صفات باری تعالے - یا اسکا حکم یا اسکی قدرت یا اسکا شبد ہمارا یا ہمارے اعضا کا جزو ہین نہین - اور یہہ بہی ظاہر ہے کہ حکم کا بدون محکوم عمل پذیر ہونا دہوکہہ بازی ہے - اگر حکم کامل اور درست ہو - مگر اتنے قصے سے مادہ کا آدی یا انادی ہونا معلوم نہین ہوتا اگر اس مقدار کو اور بڑہانا اور دلیل کو پورا کرنا مقصود ہو تو یون ہوسکتا ہے

کہ ہم دنیا کی مادی اشیا کو تقسیم اور تفریق قبول کرتے ہوئے دیکھتے ہین - جسقدر اجزا
ہین انکی علیحدگی ممکن یا محسوس ہے - ہمارے آریہ بھائی بھی قائل ہین کہ اُن کبات
کے اجزا مہات پرلی مین چہین ہین اور جدا جدا - اور منقسم ہونگے - اور تکذیب کے
علوم متعارفہ نمبر ۳ مین یہہ امر مسلم ہوچکا ہے - "جو کل مین ہوتا ہے وہ اسکے اجزا مین بھی
ہوتا ہے" - اور یہہ بھی مسلم ہے کہ صفت موصوف سے جدا نہین ہوسکتی دیکھو تکذیب
صفحہ ۳۲ علوم متعارفہ نمبر ۹ - تمام مرکب اشیا منقسم اور متفرق اور مخلوق ہونیکے ساتھہ
متصف ہین اسواسطے بحکم تکذیب کے علوم متعارفہ نمبر ۳ کے ان کبات کے اجزا بھی منقسم اور متفرق
اور مخلوق ہونیکے ساتھہ متصف ہونگے - اور چونکہ صفت موصوف سے بحکم اسی دلیل کے جسکو تکذیب
صاحب نے بیان کیا الگ نہین - اسلئے ثابت ہوا کہ مرکبات کے تمام اجزا ہمیشہ منقسم اور متفرق اور مخلوق
ہی رہینگے - جب مخلوق ہونا ثابت ہوا - تو یہہ بھی ثابت ہوا کہ وہ انادی نہین بلکہ آدی اور
مخلوق ہین - نہ انادی اور غیر مخلوق - پس ہمارا مطلب بھی یہی تھا + تکذیب کی دلیل پر ایک اور نظر -
آریہ صاحبان آپکی ارواح اس جنم سے پہلے کسی علم کسی صفت کسی معرفت کے ساتھہ موصوف تھے یا نہین؟
اگر نہ تھے تو ارواح کی چیتنتا باطل - اور اگر تھے تو وہ صفات آپکے ارواح سے زائل
ہوگئین یا نہین اگر زائل ہوگئین تو ثابت ہوگیا کہ صفت کیا صفات بھی موصوف
سے الگ ہوگئین - اس صورت مین آپکی دلیل کا ایک حصہ باطل ہوگیا - اور اگر زائل
نہین تو بتائے آپ کن علوم کے عالم تھے اور کس کس زمانے مین وہ صفات
آپکو لاحق ہوئین - دلیل کا فقرہ نمبر ۳ - "حکم کا بغیر محکوم کے عمل پذیر ہونا دہوکہا بازی
ہے" - عجب دہوکہا بازی ہے حکم حاکم کے بغیر البتہ نہین ہوسکتا - اور یہان تو
جب حکم ہوا - محکوم ہو ہی گیا - شائد قرانی کلمہ کُن نظر نہین پڑا !!

مکذب - مٹیریٰ کے انادی ہونیکی تیسری دلیل - پدارتہہ ودیا یعنی علم سائنس کا اصول ہے (یہہ عربی دانی کا نتیجہ ہے) ہے - کہ کوئی چیز نیستی سے ہستی مین نہیں آتی - مگر ہستی سے - جو نہیں اسکا کسیطرح بہاؤ یعنے پرکاش نہیں ہوتا - اور جو ہے اسکا بہاؤ اور پرکاش ہوتا ہے ہستی سے ہستی ہوتی ہے - اسکے برخلاف ہستی سے نیستی یا نیستی سے ہستی کبھی نہین ہوسکتی اسواسطے اده انادی ہے -

مصدق براہین - علم اور سائنس کا پہلا اصول باین معنے کہ نیستی ہستی کا مادہ اور اصل نہین اور ہستی نیستی کا مادہ اور اصل نہین ہوتی - صحیح ہے اور یہہ بھی سچ ہے کہ بہاؤ اور پرکاش اسیکا ہوتا ہے یا ہوگا جو ہے یا ہوگا مگر اس قصے کو مادہ کے انادی یا آدی ہونیسے کیا تعلق ہے ؟ - ہم کب کہتے ہین کہ موجودات اور مخلوقات خداوندی کا مادہ موجود اور مخلوق نہین جس حالت مین موجودات اور مادی دنیا موجود ہے - تو ضرور اس موجودات کا مادہ بھی موجود ہے - کسی چیز کا موجود ہونا تو یہی معنے رکھتا ہے کہ اس جزو کا مادہ موجود ہو - اور سائنس کا فقرہ باین معنے بھی صحیح ہے کہ نیستی ہستی کی علت یا نیستی ہستی کی خالق نہین ہوتی - اور نہ بالعکس الا ہم کہتے ہین کہ باریتعالیٰ جو ہمارا خالق ہے وہ بالکل ہستی ہے اور موجود ہے ہرگز ہرگز نیستی نہیں - وہ ہستی ہے اور یہہ کہ یہی ہستی کسی طرح نیست نہین اسیواسطے اسکا پرکاش ہے ہم سائنس کا پہلا اصل تسلیم کرتے ہیں اور کہتے ہین کہ نیستی ہستی کا مادہ یا ہستی کا خالق نہین ہوتی - اور نیست مادہ یا نیست خالق کا پرکاش یا ظہور نہین ہوتا - آریہ کے وکیل نے صرف یہانتک دلیل کو بیان کرکے دلیل کے پورا کرنیسے سکوت کیا ہے - چونکہ دلیل کی اتنے مقدمہ سے کوئی نتیجہ یا مدعا ثابت نہیں ہوتا - اسواسطے خاکسار دلیل کو پورا کرتا ہے -

مادی دنیا کا وجود اور اسکا ظہور ہم دیکھتے ہین اسواسطے ثابت ہوا کہ اسکا مادہ اور اسکی علت
ضرور موجود ہے۔ اور پدارتھ ودیا یا سائنس سے یہہ بھی ثابت ہے کہ مرکبات ایک حالت
پر نہیں رہتے مرکبات مین ہمیشہ تبدل و تغیر ہوتا رہتا ہے۔ کبھی دو چیزین باہم ایسے
طور پر ملتی ہین کہ انکی اپنی پہلی خاصیت جو علیحدہ علیحدہ رہنے کی صورت مین تہی
باطل ہو جاتی ہے۔ اور نئی صفات کی تیسری چیز انسے پیدا ہو جاتی ہے۔ ہم صاف
دیکھتے ہین کہ کوئلہ۔ شورہ۔ اور گندہک کی خاص ترکیب سے بارود بنگیا۔ جب اُسے
اگ لگائی تو بعد اسکے یکایک نیا جسم نرالی خاصیت کا پیدا ہو گیا۔ اکسیجن اور ہیڈروجن
کے خاص میل سے پانی بن گیا۔ کبھی اکسیجن اور نائٹروجن سے ہوا پیدا ہو گئی۔ نباتی
اغذیہ سے حیوانی اجسام بنے اور نباتی یا حیوانی یا دونون قسم کے اجزا کے ملنے سے
انسانی اجزا بنگئے۔ انسان مرد کے جسم مین خاص حالت مین انہین اغذیہ نباتیہ
یا حیوانیہ سے ایک اور قسم کے جانور پیدا ہوگئے جنکو حیوانات منی کہتے ہین (بلکہ اگر
خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ سے وہی حالت سمجھی جاوے تو نہایت قریب ہے) یا اور
انسان پیدا ہو گیا۔ اور چونکہ ان اشیاء مرکبہ کو خاص قسم کی ہیئت اور خاص قسم کی
شکل عارض ہے۔ اور یہہ ترکیب باہمی بندش خالق کے سوا ممکن نہین (یہہ امر یا خالق
کا ہونا آریہ کو مسلم ہے اور اسوقت ہمارا خطاب دہریہ سے نہین۔) اسواسطے معلوم ہوا کہ مادی
دنیا جس سے ہوئی وہ ہستی ہے اور موجود ہے اور وہ ہستی اسکی خالق ہے اور یہ مادی
دنیا اس ہستی کی مخلوق ہے۔ مثلاً مین مخلوق ہون۔ جس مادہ سے یہہ دنیا یا
مین مخلوق ہوا وہ بھی ایک مجموعہ اور مرکب ہے چند ذرات اشیاء کا جو اسکا مادہ ہین اور
بعینہ ہمارے جیسی حالت احتیاج الی الخالق اور مخلوق ہونیکی اسکو بھی لاحق ہے

جیسے ہمکو یا جیسے ہم سے آئیندہ آنیوالی ہستی کو جو ہمارے اعمال و افعال یا تغیرات
کا نتیجہ ہو گی۔ پس جب ہم اور ہمارے موجودہ دنیا مخلوق ہوئی۔ اور ہم سے آئیندہ
آنیوالی دنیا یا آخرت موجود یا مخلوق ہو گی ایسے ہی ہم سے پہلی دنیا جسکا ہم نتیجہ ہین
وہ مخلوق اور خدا کی بنائی ہوئی ہے۔ اور اس سے پہلے کی بہی اسیطرح مخلوق
ہے علے ہذا القیاس ازل کی طرف ہی سلسلہ چلا جاتا ہے۔ اور باری تعالے ہمیشہ سے
خالق اور ہمیشہ سے رازق اور ہمیشہ سے متکلم ہے۔ اور ہمیشہ ہمیشہ رہیگا۔ اسکا کیا
ثبوت ہے کہ کسی وقت یہہ مرکبات بالکل علیحدہ علیحدہ تہے اور انکا باہم میل جول
نہ تھا۔ جیسا کہ آریہ صاحبان کا اعتقاد ہے ؟ - چونکہ پہلی اشیا ترکیب مین کبھی محض
باطل اور مفقود ہو جاتی ہین اسواسطے یقین ہوتا ہے کہ ہزارون ہزار اشیا اسیطرح
معدوم اور ہزارون ہزار نئی۔ جو پہلے موجود تھین پیدا ہوئین۔ اسیطرح
ہزارون ہزار آئیندہ مفقود ہونگی۔ اور ہزارون ہزار نئی پیدا ہونگی۔ کبہی
باری تعالے کی ذات پاک کو صفات سے تعطیل اور بیکاری نہو گی۔ اور نہ ہوئی۔
جس دلیل سے یہہ دنیا مخلوق ہے۔ اسی دلیل سے جس چیز کا یہہ دنیا نتیجہ ہے۔
وہ بہی مخلوق ہے۔ کبہی انحلال تام اور کلّی تفریق ان اجزائے لایتجزی کی ہوئی
ہے نہو گی۔ اس دلیل سے جو سائینس کی گواہی اور ہمارے مشاہدے سے ثابت
ہے یہہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ مادہ انادی نہین۔ بلکہ مخلوق ہے اور اُس کا
آدی مول ایشر ہے۔ طرہ یہہ ہے کہ تکذیب کے صفحہ ۷۲ سطر ۳ مین یہہ بات مکذب صاحب
خود مان چکے ہین اور وہان مادہ کو خدا کا بنایا ہوا کہا ہے۔ جہان کہا ہے۔ اور وہ مادہ
خدا کے قبضہ قدرت مین انادی زمانے سے موجود ہے۔ قدرت اور علم اور ارادہ قدیم سے ہے اور

بموجب قاعدہ قدیم خدا اسکا بنانے والا ہے"۔

ستیٹھر یا مادہ عالم کے قدیم یا غیر مخلوق ہونے کی چوتھی دلیل بھی کچھ کم حیرت انگیز نہین کیا تو اسلئے کہ مکذب نے آدم کے قصے مین قران کریم پر یہہ اعتراض کیا ہے۔ کہ "قران تکرار کرکے پسے کو پیتا ہے"۔ اور خود مکذب نے روح کے قدم کی دلیل کو بیان مکرر چھاپا ہے۔ اور کیا اسلئے کہ اس دلیل کا نتیجہ بطور سابقہ دلائل کے بیان کیا۔ اور کیا اس باعث سے کہ اس دلیل کے اخیر مین باری تعالے کو مادہ کا بنانے والا مانا ہے جیسے مذکور ہوا۔ اور کیا اسلئے کہ اسکے آخر پر روح کو چیتن اور زندہ کہہ جوڑ دیا ہے جسکو ستیٹھر کے مسئلہ سے کوئی تعلق نہین بلکہ اسکی بحث اس سے پہلے گذر چکی۔ اس چوتھی دلیل مین پہلے تو یہہ کہا ہے۔

(نمبر ۴) جسوقت بیان کیا جاتا ہے۔ دنیا کا پیدا کرنیوالا خدا ہے تو فی الفور سوال پیدا ہوتا ہے کہ کہان سے اور کس چیز سے۔ محمدی جواب دیتے ہین عدم ہین سے بذریعہ قدرت خود کے بنایا"۔ انتہے۔

مصدق۔ ناظرین غور کرین کہ محمدیون نے کہان یہہ جواب دیا ہ کیا انکے پاک قران مین ایسی بات ہے۔ کیا انکی حدیثون مین یہہ روایت ہوا ہے ہ۔ کیا انکے آئمہ کا قول ہے ہ۔ کیا انکے سلف یا صحابہؓ اور تابعینؒ نے ایسا کہا ہ۔ ہمارے آریا کچھ تو جواب دین۔ ہان محمدیون کے قول کے یہہ معنے ہین اگر انہون نے کہا کہ یہہ مادہ موجودہ زمانہ سے پہلے ایسا نہ تھا جیسا اب ہے۔ بلکہ یہہ مادہ معدوم تھا موجود بھی نہ تھا۔ علاوہ برین مادہ کو معدوم محض بلحاظ وجود خارجی کے کہا ہے۔ دار السلام کا بچہ بچہ اور محمدیون کا مجلسی بھی جانتا ہے کہ موجودہ دنیا اور آئندہ آنیوالی اور

گذری ہوئی دنیا تمام اللہ تعالے کے علم مین موجود تھی - عدم محض کے تو یہہ معنے ہین کہ کسیطرح کہین بھی اسکا وجود نہو - حالانکہ دنیا کا علمی وجود تھا - اور ہی ہین مکذب جرا ہین کا یہہ کہنا کہ محمدی جواب دیتے ہین - کہ دنیا عدم محض سے وجود مین آئی - علی العموم صحیح نہوا بلکہ اتہام ہے جو محمدیون پر لگایا گیا - جبکہ عدم مادہ کے یہہ معنے ہوئے جو ہمنے بیان کئے - تو آپ کا سوال ہی اُٹھہ گیا اور محمدیون کا یہہ کہنا "اپنے سے بنایا" اُسکے یہہ معنے ہین کہ اللہ تعالے ہی ہماری پیدایش کا باعث اور ہمارا خالق ہے - محمدیونکے اس کلام کے یہہ معنے نہین کہ مخلوق اللہ تعالے کا ٹکڑا ہے یا اللہ تعالے ہمارا جزو بدن ہے - یہہ آپکا خیال اور غلط گمان ہے - اسلامی گروہ اس سے بالکل پاک ہے - اور آپکا فرمانا "مادہ خدا کے قبضۂ قدرت مین انادی زمانہ سے موجود ہے" بیشک تمام دنیا اور اسکا مادہ ازل سے ابد تک یعنے ہمیشہ سے ہمیشہ اسکے علم اور قدرت مین ہے - اور رہیگا - مگر اس سے انادیت نہین نکلتی بلکہ ہم کہتے ہین جیسے ہمیشہ سے وہ اللہ تعالے کی صفت علم اور قدرت مین ہے اور رہیگا - ایسا ہی اسکی صفت خلق تحت بھی ہے اور رہیگا - اسلامی گروہ ہندی آریون کی طرح نہیں کہتا کہ مادہ عالم اور ارواح خدا تعالے کی صفت خلق سے باہر ہین - اور چونکہ کوئی جزو خود بخود نہ بن سکتی ہے اور نہ بنا سکتی ہے" جیسے آپنے اپنی آخری دلیل مین کہا - اسواسطے ثابت ہوا کہ مادہ بھی خود نہ بن سکا اور نہ مرکبات کو بنا سکا والحمد اللہ ثم الحمد للہ ؛

صفحہ ۴۳ سے پہر مکذب صاحب نے روح کی بحث شروع کی ہے - مجھے اس قصہ سے اب بسر دکار نہین رہا - کیونکہ یہہ بحث کہ روح مفرد ہے یا مرکب بقدر ضرورت

گذر چکی ہے۔ اور مکذب نے بہی بجز ایک سنسکرت شلوک کے نقل کر دینے کے اُسپر کوئی حکیمانہ بحث نہین کی۔ اور وید کا کلام جسے مکذب نے لکہا ہے کہ "روح کو شستر کاٹ نہین سکتے۔ آگ جلا نہین سکتی۔ پانی بہگو نہین سکتا ہے۔ ہوا خشک نہین کر سکتی۔ وہ سفر و لطیف زندہ ہے۔" بالکل ایک دعوے ہے جو بے دلیل ہے۔ کیا ثبوت اس امر کا کہ روح ایسی چیز ہے جیسے وید نے بیان کیا ہے؟

مکذب۔ آیت شریف یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ پر جسقدر کلام کیا ہے اب اسے لیتا ہون ناظرین ذرا غور سے دیکھین۔

مکذب۔ اب ناظرین پر یہ امر ہویدا کرتا ہون کہ قران نے روح کی بابت کونسی نئی تعلیم فرمائی ہے۔ سورہ بنی اسرائیل یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ اے محمد اگر تجھہ سے روح کی بابت سوال کرین۔ کہو مجمل جواب کہ خدا کا حکم یا حکمت ہے۔ اس سے یہی ثابت ہے کہ روح انادی ہے۔ مگر سمجھنا آسان نہین تہا۔ اسواسطے خلقت کو حیرانی مین ڈالا۔ صریحاً ثابت ہے۔ کہ جب سے حاکم ہے تب سے حکم ہے۔ کیونکہ خدائے قدیم کا حکم و علم و ارادہ قدیم ہے۔ اور جب سے حکیم ہے تب سے حکمت ہے۔ بلکہ باہمی لازم و ملزوم ہین۔

پہر مکذب نے بطور عادت قدیمہ کے کہا ہے۔ "جبکہ خود قران ہی اس معاملہ مین کم زبان ہے وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا یعنے نہین علم دیا تمکو مگر تہوڑا۔ زیادہ اعتراض مت کرو۔ اور مت پوچھو۔"

پہر ایک جگہہ کہا ہے "قران قاصر البیان ہے" پہر مرزا صاحب کو خطاب کر کے کہا ہے "تم حقیقت روح بیان کرو۔" "اگر بدپ بتواند پسر تمام کند۔" پہر کہا "سوائے اس آیت اور وہی روایت کی اپنے سارے قرآن سے الخ" غرض اس قسم کی بدتہذیبی سے کام لیا ہے کہ تمام عبارت کا نقل کرنا

بہی مجہے اسلئیے پسند نہین کہ کہین نقل کفر کفر باشد کا مصداق نہو جاؤن ۔

مکذب صاحب! آپکو عربی دانی کا بڑا دعوے اور قران کے سمجہنے کا بڑا ادعا کیا اسی مایہ پر افتخار تہا۔ کیا وید مقدس کو بہی اسیطرح سمجہا۔ اگر وہ کچہہ نہین آتا تہا تو اس آیت شریف کا ماقبل اور مابعد ہی دیکہہ لیا ہوتا! آریہ صاحبان سنو! حیات دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک جسمانی اور دنیوی۔ اور دوسری روحانی اور اُخروی۔ پہلی قسم کی حیات حاصل کرنیکے سامان اگرچہ پدارتہہ ہین اللہ تعالے نے رکہے ہین تو دوسرے قسم کے جیوۃ کے اسباب بہی چیتن وستو ہین ضرور رکہے ہین۔ قرآن مین دونون محاورون کو علحدہ علیحدہ بیان کیا گیا ہے سنو۔ اول جسمانی حیات اور جسمانی زندگی کی نسبت فرمایا ہے

[1] وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۔

[2] وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ

[3] وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ

[4] رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ

اور روحانی زندگی۔ دہرم اوکت حیاتی۔ ایمانی حیات اور دہرم جیون کے بارے مین فرمایا ہے۔

[5] يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ

---

[1] ۔ اوتارا اللہ نے بادلون سے پانی اور زندہ کیا اُسکے ساتہہ زمین کو اسکے مرنے کے پیچہے۔
[2] ۔ اوتارا ہمنے بادلون سے پانی برکت والا پہر لگائے ہمنے اسکے ساتہہ باغ اور اناج کاٹنے کے
[3] ۔ اور کہجوریں بلند جنکے خوشے تہ بر تہ ہین۔
[4] ۔ رزق ہے بندون کے لئے اور زندہ کیا ہمنے اسکے ساتہہ مردہ شہر کو اسیطرح نکلنا ہے (یعنی زمین سے پہر نکلنا ہے)
[5] ۔ اے ایمان والو اللہ اور اسکے رسول کی بات سنو جب وہ تمہین اوس امر کی طرف بلاتا ہے جو تمہین زندگی بخشے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

جیسے جسمانی زندگی کیواسطے جسمانی روح کی ضرورت ہے۔ ویسے ہی ایمانی زندگی کے واسطے کسی ایمان سکہلانیوالی بلکہ ایمان دینے والی روح کی ضرورت ہے۔ اسی ایمان دینے والی روح کا تذکرہ اس آیت شریف مین ہے جسپر کذب نے محض ناسمجہنے سے اعتراض کیا ہے اصل یہہ ہے کہ اس آیت کے حقیقی معنے سمجہنے مین اکثر لوگون نے ٹہوکر کہائی ہے۔ مین ماقبل اور مابعد کی آیات بہی نقل کرتا ہون۔ اور کلام الٰہی کی واقعی تفسیر خود کلام الٰہی کی رہنمائی سے کرتا ہون امید ہے کہ راستی کے بہوکے اور پیاسے حظ وافی اٹہائین گے۔

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا۔

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَئُوْسًا قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا۔

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا

۵۱- جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو ہم انکو پاکیزہ زندگی بخشینگے اور ہم انکو اجر دینگے انکے اچہے کامون کے عوض مین۔

۵۲- اور کہہ کہ حق آگیا اور باطل دور ہوگیا یقیناً باطل دور ہونیوالا ہی تو تہا۔

۵۳- اور ہم قرآن سے مومنون کے لئے شفا اور رحمت اتارتے ہین اور ظالمون کو اس سے گہاٹا نصیب ہوتا ہے۔

۵۴- اور جب ہم انسان پر فضل کرتے ہین تو منہہ پہیر لیتا ہے اور اپنی (بال) کی طرف ہو جاتا ہے اور جب اسکو دکہہ پہنچتا ہے تو ناامید ہو جاتا ہے۔

۵۵- کہہ کہ ہر ایک اپنی طرز پر عمل کرتا ہے تمہارا رب خوب جانتا ہے اوسکو جو سیدہی راہ پر ہے۔

۵۶- اور تجہسے اس روح (قرآن) کی بابت پوچہتے ہین۔ کہہ کہ یہہ روح میرے رب کا امر ہے۔ اور تم اسے مخالفو کچہہ سمجہتے بوجہتے نہین۔

وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وَكِيلاً

إِلَّا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ إِنَّ فَضْلَهُ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيرًا۔

قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ

وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا

اب اس امر کے اثبات کے لئے کہ روح سے مراد وہی کلام الٰہی ہے جس سے ایمان مردہ لوگ حیات ابدی پاتے ہین۔ اور جو ہم نے مراد و معنے لئے ہین وہی حق اور منشاے فرقان مجید کے مطابق ہے خود قران کریم سے مؤیدآیات نقل کرتے اور اس محاورے کو واضح کرتے ہین۔ سنو۔

وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ

وَلَٰكِنْ جَعَلْنَاهُ نُورًا نَهْدِي بِهِ مَنْ نَشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

أَتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ

أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنْذِرُوا أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ

رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ

لہ۔ اور اگر ہم چاہتے یہہ کلام جو تجھپر وحی کیا ہے لے جاتے پھر تجھے ہم سے لینے کے لئے کوئی وکیل نہ ملتا سوا تیرے رب کی رحمت کے یقیناً اوسکا فضل تجھپر بڑا ہے۔

لہ۔ کہہ دے اگر جن و انس اسپر متفق ہو جاوین کہ اس قران کی مانند لاوین تو ہرگز نہ لاسکین گے گو وہ ایک دوسرے کے مددگار ہو جاوین۔

سہ۔ ہمنے اس قران مین ہر مثال مختلف طرزون مین بیان کی ہے۔ پر اکثر لوگون نے کافر نعمتی سے انکار کیا۔

سکہ۔ اور ایسا ہی ہمنے تیری طرف اپنے امر سے روح بھیجی ہے۔ تو نہ تو کتاب ہی سمجھتا تھا۔ اور نہ ایمان پر ہم نے اسے نور بنایا ہے اس سے جسکو چاہتے ہین اپنے بندون مین سے ہدایت دیتے ہین۔ اور یقیناً تو سیدھی راہ کیطرف ہدایت کرتا ہے۔ شہ۔ اللہ کا امر آگیا اب جلدی مت کرو وہ بلند و برتر اس سے ہے کہ شرک کرتے ہین۔ فرشتون کو روح دیکر اپنے حکم سے جن بندون پر چاہے اتارتا ہے کہ ڈرسناؤ کہ میرے سوا کوئی معبود نہین پھر مجھہ ہی سے ڈرو۔ لہ۔ بلند درجون والا صاحب تخت کا اپنے امر سے جس بندے پہ چاہتا ہے روح ڈالتا ہے تو کہ وہ ملاقات (قیامت) کے دن سے ڈراوے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ

ان آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ روح کلام الٰہی ہی کا نام ہے جسپر عمل کرنے سے موتے اور مردہ بے ایمان زندہ ہوتے ہین۔ بلکہ قران نے۔ انبیا اور ملائکہ کو بھی روح فرمایا ہے کیونکہ وہ بھی اسی زندگی کے باعث ہیں جسے ایمان کہتے ہین۔

اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ۔

وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ۔

ان آیات سے ناظرین کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ روح کی حقیقت کو قران نے کیسے بیان کیا ہے!۔ یہہ محاورہ روح کی نسبت اگرچہ مین نے قران سے ثابت کردیا ہے آواز فتاب کے سامنے کسی ستارہ کی حاجت نہین۔ مگر مزید تذکرہ کیواسطے کتب سابقہ سے بھی بیان کرتا ہون۔ پھر جبکہ وہ تسلی دینے والا جسے مین تمہارے لئے باپ کیطرف سے بھیجونگا یعنے روح حق جو باپ سے نکلتی آوے تو وہ میرے گواہی دیگا۔" یوحنا ۱۶ باب ۱۳۔ لکن جب وہ یعنے روح حق آوے تو وہ تمہین سچائی کی راہ بتا دیگی"۔ یوحنا ۱۶۔ باب ۱۳۔ اُس لئے

ف۱۔ جو لوگ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہین تو انہین نہ دیکھیگا کہ وہ ایسے لوگون کو دوست رکھتے ہون جو جنگ کرتے ہین اللہ اور اس کے رسول سے خواہ وہ اُنکے باپ یا بیٹے یا بھائی یا قبیلہ ہی کیون نہون۔ یہہ وہ لوگ ہین جنکے دلوںمین مین لکھ دیا ہے اور اُنہین اپنی روح سے قوت دی ہے اور اُنہین جنتون مین داخل کریگا۔

ف۲۔ اسکے سوا نہین کہ عیسیٰ بن مریم اللہ کا بھیجا ہوا اور اُس کا مخلوق ہے جو مریم کی طرف ڈالا گیا اور اس کی روح ہے پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اسکے رسولون پر۔ سورۃ النسا۔ سیپارہ ۶۔ رکوع ۳

ف۳۔ اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو کھلی دلیلین دین اور روح پاک سے اُس کو قوت دی۔ سورہ بقر۔ سیپارہ ۱۔ رکوع ۱۱۔

تم سے کہتا ہون لوگونکا ہرطرح کا گناہ اور کفر معاف کیا جاویگا مگر وہ کفر جو روح کے حق مین ہو لوگون کو معاف نہوگا" متی ۱۲ بات ۳۱-

اور نیکی کو زندگی اور بدکاری کو موت کہنے کا محاورہ تو اسقدر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عند الشرع یہی حقیقی معنے ہین۔ مگر مین اب اس قصہ مین زیادہ طوالت لاحاصل جانتا ہون ✤

یسئلونک عن الروح۔ مین اگر یہ پوچھا جاوے کہ یہہ سوال عیسائیون اور یہودیون نے کیون کیا ہے۔ تو وجہ ظاہر ہے۔ یوحنا کی انجیل مین جیسے سابق گذر چکا اس روح کی آمد کی خبر تہی اور بہت لوگون کا خیال تہا پس حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے سوال کیا گیا کہ قران کریم جسے تو نے بارہا روح کہا ہے کس کی تصنیف ہے تو خود قران کریم نے اسکا یون جواب دیا کہ یہہ قران اللہ تعالے کا امر اور اسکا حکم اور اسکا کلام ہے اور جو کہا وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا اسکے مخاطب وہی سائل ہین جنکو بہت اور سے ثابت کردیا گیا تہا کہ قران کریم خدا کا کلام ہے۔

روح کی نسبت یہود کا سوال ہے یا عیسائیون یا دونون کا یا ان لیتے ہین کسے ایسے دیانت دارون کے ہم خیال کا سوال ہے جو انسانی روح کے غیر مخلوق۔ قدیم اناذی ہونیکا معتقد تہا کسی کا سوال ہو کسیطرح کا سوال ہو ایسا وسیع جواب قران کریم نے دیا ہے کہ سبکو حاوی ہے۔ اور جواب بندہ کی بے علمی۔ یا قلت علم کا بیان ذکر نہین۔ بلکہ مخاطبین کی بے علمی کا ذکر ہے جو باوجود دلائل واضح اور حجتہا ے قاطع کے سر تسلیم جہکانا پسند نہ کرتے تہے۔

سیدنا حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کے دشمن اور عدو مبین شیطان لعین کا

قصہ اور اس قصہ پر آریہ بلکہ دیانندی پنتہ کے اعتراضات

تکذیب براہین نے آدم کے قصہ کو کچھ قرآن سے اور کچھ کہین اندرمن مرادآبادی کی تصانیف سے نقل کرکے اسلام پر اعتراضات ذیل بیان کئے ہین۔ دیکھو تکذیب صفحہ نمبر ۳۲

دیکھو تکذیب صفحہ نمبر ۳۲

پہلا اعتراض محمد یو نپر۔ خدا سے محمدیان بیعلم اور نافہم اور مکار اور دہوکہ باز اور فریبی بلکہ حیلہ پرداز ہے کیونکہ

اول۔ فرشتون سے آدم کے پیدا کرنے مین مشورہ لینا صلاح پوچھنا۔ ضرور بے علمی کا ثبوت ہے اور جو اپنی عقل نہین رکہتا اور لوگون کی صلاح برتتا ہے وہ کسی طرح خدائی کے لایق نہین

دوھم۔ فرشتون نے معقول اور فاضلانہ جواب دیا۔ آدم کی چال چلن اور برائیون سے فرشتون نے خدا کو آگاہ کیا۔ مگر اُس نے ہٹ کی۔ اسواسطے نافہم ہے۔ کیونکہ وہی ظہور پذیر ہوا جو فرشتون نے کہا تھا۔

سوھم۔ فرشتون سے مکر کیا۔ جب فرشتون نے خدا کو شرمندہ کیا اور کہا ہم تیری حمد اور تقدیس کرتے ہین۔ کیا خون اور فساد کرنے والے آدم کو تو باستثنا سے ہمارے اپنا نائب کرائیگا۔ تب خدا نے پوشیدہ آدم کو مخلوقات کے نام سکہلائے اور پہر پارلیمنٹ یعنی فرشتونکو کہا۔ اگر تم بزرگ ہو اور اپنی عقل پر فخر کرتے ہو تو تمام مخلوقات کے نام تبلاو۔ اس سوال کا جواب فرشتون سے نہ بن آیا تب خدا نے اپنے پالتو طوطے کو کہا کہ اے آدم بتادے ان کو نام اُنکے۔ تب آدم نے بتا دیے۔ خدا نے صریحاً و توضیحاً مکر کیا فریب کیا دہوکا دیا۔ داؤ کہیلا۔ پس خدا انہین صفات سے موصوف ہے۔

دوسرا - اعتراض - شیطان کی پیدایش خدا کے ارادہ سے نہین ہوئی بلکہ اُسکے احاطۂ اقتدار
سے باہر ہے یا اُسکی مرضی کے برخلاف اگر ارادہ اور قدرت سے باہر نہ ہوتے تو شیطان کو اپنے
مقربین بلاکب کا معلم نہ بناتا اور جب عمدہ شیطانیت کی تعلیم دیچکا تو اوسوقت گنہ کرن
کی نیند سے خدای محمدیان بیدار ہوئے -

تیسرا - اعتراض - قرانی خدا عالم الغیب بھی نہین - اگر عقل رکھتا اور حور و غلمان کی
صحبت سے آزاد ہوتا وقت پر یا وقت سے آگے سوچتا - مگر وہ تو محمد شاہ رنگیلے یا واجد علیشاہ
کی طرح زنانہ محل مین بیٹھا ہوا تھا - والا شیطان سے سجدہ کرنے کی بابت پوچھکر شرمندہ
نہوتا - چو دانی و پرسی سوالت خطا است -

چوتھا - اعتراض - خدائے محمدیان علم مباحثہ سے ناواقف اور ساتھ ہی زود رنج ہے اور
تعصب والا جو اُسے معقول جواب دے اُسپر لعن طعن کرتا ہے - فرشتے کاٹ کے پتلے غیر اللہ کو سجدہ
کرکے ہیں کافر ہوئے اور شیطان نے سمجھا مخلوق کو سجدہ کفر ہے سست کھڑا رہا - جب خدا نے
وجہ پوچھی تو عمدہ وجہ بیان کی - خدا نے کہا آدم کو مخلوق کے نام آتے سبب بزرگی ہے
شیطان نے کہا مجھے تیری عشق سے خدا نے کہا آدم خاکی ہے اور خاک پاک شیطان
نے کہا وہ عرض کثیف ہے - مین جوہر لطیف ہون خدا نے کہا اسکو مین نے دونون
ہاتھون سے بنایا ہے شیطان نے کہا مجھے تو نے قدرت سے - بناوٹ سہی قدرتی
عمدہ ہے - خدا نے کہا کہ تو عزت والا ہے یا متکبر شیطان نے کہا بسبب علم و حکمت کے
والا ہون خدا نے کہا جا چلا جا - یہان سرکشی مت کر

پانچوان اعتراض - شیطان خدا سے زور آور بھی ہے کیونکہ خدا شیطان کو گالیان
دیتا ہے اور لعنتین کرتا اور شیطان کا بال بیکا نہین ہوتا -

شیطان کا قول ہے۔ ای خدا تو مباحثہ مین بند ہو گیا جواب سے درماندہ ہوا۔ اب روئنا اور گالیان دیتا ہے اپنی حرمت کھوتا ہے۔ چونکہ یہہ تیرا مکان ہے اسلئے ہجوم دفعہ ۱۴۴ تعزیرات ہند مداخلت بیجا نہین کرتا"۔

پہر مکذب نے شیطان کے مقدمہ کا قطعی فیصلہ دیا ہے اور اسمین اخیر روبکار یون لکہی ہے۔

بقول محمدیان شیطان نے خدا کا دیدار بہی دیکہا۔ خدا سے باتین ہی کرتا رہا۔ فرشتون کا معلم اول ہی تہا باوجود اینہمہ سوا سے خدا کے اور کسی کو نہین مانتا تہا گویا سچا اصولی مذہب عالم اجل ہونا اسکا محتاج بیان نہین۔ فضیلت مین اسکے ہم پلہ کوئی ملائک یا انسان نہین۔ پہر مجیب الدعوات (ایوب کی کتاب) اور برائندہ حاجات۔ پسران آدم کو اسکا مرہون ہونا چاہئے کیونکہ وہی باعث ایجاد اولاد آدم ہوا۔ اگر وہ آدم کو دانہ گندم نہ کھلاتا انکو اس عالم مین کون لاتا۔

جب آدم اور اولاد آدم کو شیطان نے بہکایا تو پہر شیطان کو کس نے بہکایا اور خدا سے مقابلہ کرایا۔

پہر مکذب نے کہا ہے کہ قابل غور دو امر ہین۔

اول۔ پرمیشور دانا دئی کل ہے یا نہین۔ دوم۔ کسی مخلوق کو سجدہ کرنا کفر ہی یا نہین اسے مومنوا۔ سخت حیرت کا مقام اور قابل الزام کلام ہے کہ خداوند پاک کفر کا حکم دیوے اور جو اسکے کفر کا حکم نہ مانے اسے مطعون ٹہراوے۔

مکذب نے پہر کہا ہے۔

عام محمدیون کا عقیدہ ہے کہ خدا سے خیر اور شیطان سے شر آفریدہ ہے۔ یعنے خیر کا

خالق رحمن اور شر کا خالق شیطان ہے۔ ثبوت۔

اِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ اَن يُّوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُم مُّنْتَهُونَ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يَا بَنِيْ اٰدَمَ اَلَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ۔ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ۔

کیا ممکن ہے۔ نادان بے وقوف کے پوبارہ اور دانا حق پرست پشیمانی اٹھاوے۔ قرآن مین خدائی محمد یا ن شیطان سے مقابلہ کرنے مین نرسان ہے یہہ اس کلام کا اختصار ہے جسکو مکذب براہین نے صفحہ ۳۲ سے ۷۴ تک لکھا ہے۔

مصدق۔ سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

چونکہ تکذیب مین آدم کے قصہ پر مکذب براہین نے خاص قسم کی تہذیب کو دکہایا ہے۔ اسواسطے میری راستی پسند طبیعت کا منشاء ہے کہ اس قصہ کو جہانتک قرآن کریم اور احادیث صحیحہ اور تاریخ معتبرہ سے پتہ لگ سکتا ہے۔ بیان کرون اور دکہاؤن کہ یہہ قوم جو اپنے تئین آریہ کہتی ہے کسقدر راستی کی حامی ہے! مین پہلے بیان کرچکا ہون کہ بہلون اور برون کا ہمیشہ مقابلہ ہوتا رہا اور انجام کار کامیابی اور فتحمندی کا تاج راستبازون کے سر پر رکہا گیا۔

سعیدون کے ایک سورت اعلے سعید کا قصہ قرآن کریم نے مکرر عبرت کے لئے بیان کر کے مشاہدہ کرایا ہے کہ ہمیشہ برے بہلون پر حملہ آور ہوتے رہے۔ مگر

مگر انجام کار بہلوان ہی کی فتحیابی ہوتی رہی اور اشقیا ہمیشہ شقاوت کا نتیجہ پاتے رہے

اس سعید کا نام آدم علیہ السلام تہا - اسکا مورث اعلےٰ ہونا یہود کو توریت سے

اور عیسائیون کو نیو ٹسٹمنٹ سے ظاہر ہے - عرب کے لوگون کو اپنی قومی اور ملکی

روایت اور یہود اور عیسائیون کے قرب سے یہہ قصہ معلوم تہا اور غالب عمرانات کے لوگ

آدم علیہ السلام کے اس دشمن کی بدحالت سے واقف تہے اور ظاہر ہے کہ تمثیل

سے بہتر اور نتائج کے دکہانے سے زیادہ کوئی عمدہ ذریعہ روحانی اور اخلاقی

تعلیم کے لئے نہین ہو سکتا - باریتعالے نے ایک خاص ملک اور ایک خاص زمین

مین آدم علیہ السلام کا پیدا کرنا چاہا اور قبل اسکے کہ اللہ تعالے آدم کو خلیفہ اور امام

اور دینی و دنیوی بادشاہ بنا دے اس ملک کے دیوتا اور سردار یعنی ملائکہ کو الہاماً آگاہ فرمایا کہ مین اس زمین

مین ایک خلیفہ بنانیوالا ہون[†] - غور کرو اس سے پہلی آیۃ مین جو معترض نے آدم کے قصہ مین لکہی ہے

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً[ل]

[†] نوٹ - تاریخ ہمین بتاتی ہے کہ جب اشرار کی فتنہ پردازحرکات حد سے بڑہ گئین - اور اخیار کو امن کی جگہہ ملنی اُن کے ہاتہون دشوار ہوگئی - باریتعالے کی قاہر تقدیر نے ان اخیار مین سے جو انتظام ملکی اور سیاست مدن مین اقران و امثال کی نسبت خاص امتیاز رکہتا تہا اُسے چن لیا - اس نے اپنی تدابیر کی خوبی سے اُنہی اپنیکوکارون کو مجموعی اور قومی ہیئت مین لاکر دشمنان حق کا استیصال کیا - بنی اسرائیل کی برگزیدہ مگر اسوقت شکستہ حال جماعت کو جو سفاک دشمنون کے نرغے مین گہرے ہوئے تہے حضرت یسعیا نبی بشارت دیتے ہین کہ بیٹا ہوا ایک جوان عورت ایک بچہ جننے والی ہے جو درماندہ قوم کا نجات دینے والا ہوگا - اسی طرح اللہ تعالےٰ نے ارض شام کے صلحا اور عارفین کو (بسبب اختلاف السنہ انہین اسرکہو - دیوتا کہو - ملائکہ سے تعبیر کرو) الہاماً خوشخبری دی کہ مین ایک ایسا آدمی مبعوث کیا چاہتا ہون جو علاوہ صلاح و تقوی کی صفت کے امور دینوی کی باگ ہاتہہ مین لینے کی صلاحیت بہی رکہتا ہو - وہ سادہ اور پاک لوگ جو جفاکار اشرار کے دست تعدی سے تنگ آئے ہوئے تہے اپنے پہلے تجربہ کی بنا پر جو وہ ظالمون کی نسبت کر چکے تہے بولے وہ بہی کوئی ایسا ہی خونریز بے رحم ہوگا جیسے عملی نمونے آگے موجود ہین - اللہ تعالے نے پہر جیسا سیاق کلام سے مفہوم ہوتا ہے اُس شخص کا نشان اُنہین دیا - اُن ملائکہ کو اسکی صفات و حالات کی تحقیقات کے بعد پوری تسلی ہوگئی اور اسکے محاسن کو دیکہکر وہ دنگ ہوگئے - مصحح ۱۲

ل - جب کہا تیرے ربنے ملائکہ کو کہ مین اس سرزمین مین ایک خلیفہ بنایا چاہتا ہون -

الارض کا الف اور لام اگرچہ عموم اور استغراق کے معنے بھی دیتا ہے۔ مگر خصوصیت کے معنے بھی دیتا ہے۔ ہر دو معنے اپنے اپنے موقع پر لئے جاتے ہین۔ یہان آدم علیہ السلام کی ایک جگہہ سے نکالے جانے اور دوسری جگہہ چلا جانے سے صاف واضح ہوتا ہے کہ جہان آدم علیہ السلام خلیفہ بنائے گئے تھے۔ وہ ایک خاص ملک تھا اور جہان آدم بھیجے روانہ کئے گئے وہ اور ملک تھا اسلئے یہان الف لام تخصیص کے معنے رکھتا ہے۔ اور لفظ خلیفہ اور الارض کے معنے معلوم کرنے کے واسطے آیۃ ذیل کو پڑہنا چاہیے۔

يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ

اس آیۃ مین لفظ خلیفہ اور لفظ الارض سے اچھی طرح واضح ہوسکتا ہے کہ الف و لام خصوصیت کے معنے دیتا ہے اور آگے چلکر لفظ جنت کی تحقیق مین ہم اور زیادہ تفصیل کرینگے تفاسیر مین لکھا ہے۔

فهو امر الخليفة انه الذي يفصل بين الناس ما يقع بينهم من المظالم ويردعهم عن المحارم والمآثم - قرطبی - ابن کثیر

والصحيح انه انما سمي خليفة لانه خليفة الله في ارضه لاقامة حدوده وتنفيذ قضاياه - فتح البيان

سلہ۔ اے داؤد ہم نے تجھکو اس زمین مین خلیفہ بنایا سو تو لوگون مین حق حق فیصلہ دیا کیجو۔

سلہ۔ لفظ خلیفہ سے یہہ سمجھا ہے کہ اسکا کام یہہ ہوتا ہے کہ وہ لوگون کے تنازعات باہمی کو فیصل کرے۔ اونا کردنی امور سے انہین باز رکھے۔ قرطبی ابن کثیر

سلہ۔ اور اصل یہہ ہے کہ اسے خلیفہ اسلئے کہا گیا ہے کہ وہ اللہ کا خلیفہ بنکر اُس کی زمین مین حدود کو قائم کرتا اور اوسکے احکامات کو جاری کرتا ہے۔ فتح البیان

الخلیفۃ ھو من یخلف غیرہ والمعنی خلیفۃ منکم لانھم کانوا سکان الارض

او خلیفۃ اللہ فی ارضہ وکذلک کل نبی۔ نحو یا داؤد وانا جعلناک خلیفۃ

فی الارض۔ تفسیر مدارک غرض اس میں کچھ تمام مقدس فرشتون کی مقدس

گروہ نے آدم علیہ السلام سے پہلی قومون کی بدطواری اور کافرون۔ دُشٹون دیسیون

شیطانون اور اسرون کے بُری کام اور بدچلنی دیکھی ہوئی تھی عالم الغیب تو

بجز ذات پاک باری تعالے کے کوئی بھی نہیں الامن شاء اللہ انبیا نہ اولیا

وہ ملائکہ بھی ایسے ہی محدود العلم۔ محدود التجربہ مخلوق تھے۔ اپنی کم علمی اور غیب نہ جاننے

کے باعث اور کچھ خلیفہ کے لفظ سے جسکے معنے نائب اور قایم مقام کے ہین غلطی

سے سمجھ بیٹھے کہ یہہ آدم بھی آدم سے پہلی قومون کی طرح فساد۔ قتل۔ اور سفک دما

نہ کرے۔ اس آدم کی واقعی نیکی اور نیک چلنی کا انکو علم نہ تھا۔ اسلئے باری تعالے

کی سعلے بارگاہ مین عرض کیا۔

اَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ

وَنُقَدِّسُ لَكَ۔

بزرگون۔ دیوتاؤن کا کام تو یہی تسبیحات اور تحمید الہی اور باری تعالےٰ کی

عبادت ہوتی ہے اور بس۔ وہ بیچارے اللہ تعالے کے علم وحکمت اور اُس کے

کامون کے اسرار سے کیا واقف کہ فقط لسانی تحمید وتقدیس سے دنیوی انتظام او

۱ے خلیفہ اسے کہتے ہین جو کسی کا قایم مقام ہو۔ آیت کے معنے یہہ ہین کہ وہ تم مین کا خلیفہ ہے۔ کیونکہ وہ لوگ زمین کے باشندے تھے۔ اور یہہ معنے بھی ہو سکتے ہین کہ وہ اللہ کا خلیفہ ہے اس کی زمین میں اور اسی طرح ہر نبی اسکا خلیفہ ہے۔ مثلاً اسے داؤد ہمنے تجھے اس زمین مین خلیفہ بنایا۔ تفسیر مدارک۔

۲ے۔ پہلے ہی سے فتنہ وفساد کی روین اور شر کے طوفان تھوڑے چل رہے ہین۔ یہہ بھی تو کوئی ازاین قبیل ہی ہوگا۔ تیرا جلال ظاہر کرنے کو ہم بھی آخر ہین ہی۔

دینی کام اس قدر نا پائدار کے نہیں چلتے۔ پھر یہہ کہنا کہ آدم سے پہلے اور قومین دنیا مین آباد تہیں۔ اول تو قرآن کریم کی اس آیت سے ظاہر ہے بلکہ تکذیب نے بہی اس کو تکذیب مین تسلیم کیا ہے۔

فَسَجَدُوا اِلَّا اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ[1]

اور لفظ مِنْ کے معنے بعض کے ہوتے ہین اور کان ماضی کا صیغہ ہے۔ اور اخبار الدول اور آثار الاول کی چوتہی فصل مین لکہا ہے۔

روی مجاہد رح عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال کان فی الارض قبل الجن خلق[2]

یقال لهم الجن والبن والطم والرم وانقرضوا وذکر غیره ان اول من

سکن الارض امة یقال لهم الجن والبن ثم سکنها الجن فاموا یعبدون الله زمانا

فطال علیهم الامد ففسدوا فارسل الله الیهم نبیًا منهم **لقوله تعالیٰ**

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ وقیل ملکا منذرا یقال له

یوسف فلم یطیعوه وقاتلوه فارسل الله علیهم الملائکة فاجلتهم

الی البحار اور تفسیر فتح البیان مین لکہا ہے۔

افسدت الجن فی الارض فبعث الیهم طائفة من الملائکة فطردوهم الی البحار[3]

---

[1] ان سب نے اسکی طاعت کی مگر ابلیس نے ابا کیا اور گردنکشی کی اور باغیونمین سے ایک وہ بہی ہوگیا۔

[2] مجاہد ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ جن سے پہلے یہان زمین پر ایک لوگ رہتے تہے جنہین جن بن طم رم کہتے تہے اور وہ سب نابید ہوگئے۔ اور ایک شخص کا قول ہے کہ زمین کے پہلے باشندے ایک قوم تہی جنہین جن اور بن کہتے تہے۔ پہر اس پر جن آباد ہوئے۔ کچہہ دنون تو اللہ تعالے کے فرمانبردار بندے بنکے رہے پہر لگے شرارتین کرنے تو اللہ تعالے نے انہی مین سے انکی طرف ایک نبی بہیجا۔ چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے اے گروہ جن وانس کیا تم مین سے تمہاری طرف رسول نہین آئے ہے۔ کہتے ہین ڈرانے والا بادشاہ اس کا نام تہا یوسف۔ انہون نے اسکا کہنا نہ مانا اور اسسے لڑنے کو کہڑے ہوئے تبا اللہ تعالے نے انپر فرشتون کو بہیجا۔ انہون نے ان باغیون کو سمندر کیطرف نکال دیا۔

[3] جنون نے زمین مین فساد برپا کیا اللہ تعالے نے انپر ملائکہ کو بہیجا وہ انہین پہاڑون اور سمندر کی طرف ہنکا کر انکی جگہہ آباد ہوگئے۔

ورؤس الجبال واقاموا مكانهم - فتح البیان

اسکن الجن فی الارض فمکثوا فیها دهراً طویلاً ثم ظهر فیهم الحسد والبغی

فافسدوا فیها فبعث اللہ تعالٰی علیہم جنداً من الملائکۃ یقال لہ الجن وہم

خزان الجنان اشتق لہم اسم من الجنۃ رأسہم ابلیس وکان رئیسہم

تفسیر سراج المنیر خطیب شربینی -

وعن مجاہد عن عبد اللہ بن عمر وکان الجن بنو الجان فی الارض قبل ان یخلق

آدم بالفی سنۃ (۲۰۰۰) فافسدوا فی الارض یسفکوا الدماء فبعث اللہ جنداً من

الملائکۃ فضربوہم حتی الحقوا بجزائر البحور - ۱۲ - ابن کثیر -

ان عبارات سے صاف واضح ہوتا ہے جیسے ہمیشہ فاتح لوگ قلب ملک پر قابض ہو جاتے ہین - ایسے ہی ملائکہ اور وہ دیوتا جنکے سامنے یا جنپر آدم علیہ السلام خلیفہ بنائے گئے شیاطین پر فاتح تھے - اور شیاطین ذلیل اور خوار ہوکر دور دور بلاد مین بھاگ گئے - اور امام الائمہ حضرت سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے جیسے تفسیر کبیر مین لکھا ہے - اس آدم علیہ السلام سے پہلے ہزار در ہزار آدم گذر چکے ہین - حضرت شیخ محی الدین بن عربی رحمۃ اللہ فتوحات مکیہ کے باب حدوث الدنیا مین فرماتے ہین - مین ایکدفعہ کعبہ کا طواف کرتا تہا - مجہے کچہہ لوگ طواف کرتے ملے - انکی حالت سے مجہے معلوم ہوا کہ یہہ کوئی روحانی گروہ ہے " فقلت لواحد منہم من انتم فقال

نحن من اجدادک الاول فقلت کم لکم من الزمان والمدۃ فقال بضع اربعون

الف سنۃ فقلت لیس لآدم قریب من تلک السنین

فقال عن ای آدم تقول عن ہذا الاقرب الیک او غیرہ فتفکرت فتذکرت حدیثا

من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق قبل ادم المعلوم عندنا مائتہ الف ادم-

شیخ صاحب کہتے ہیں- میں عالم کشف میں حضرت ادریس نبی علیہ الصلوۃ والسلام سے ملا- اور اس کشف کی صحت پر سوال کیا-

فقال ادریس صدق الخبر وصدق شہودک ومکاشفتک

جب ملائکہ- دیوتا نے اپنے اس غلط قیاس کے باعث وہ عرض کی جسکا ذکر آئیت اَتَجۡعَلُ فِیۡهَا مَنۡ یُّفۡسِدُ فِیۡهَا مین گذرا تب باریتعالے نے ملائکہ کو فرمایا

اِنِّیۡۤ اَعۡلَمُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ

اللہ تعالے علیم و خبیر کی غیب دانی پر غور کرو کیسی غیب دانی ہے- اور وہ پاک ذات اپنے علم کے ساتھہ کیسا محیط الکل ہے- کسی تاریخ سے قران کی کسی آیت سے معلوم نہین ہوتا کہ آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے کسی قسم کا فساد فی الارض یا سفک دما ہوا ہو- ملائکہ کا اعتراض حضرت آدم پر تھا- اور اعتراض بھی یہ کہ فساد فی الارض اور سفک دما اُس سے سرزد ہوگا- مگر حضرت آدم ان عیبوں سے پاک اور بری نکلے- اگر حضرت آدم کی اولاد مین سے کوئی شخص اُنکی طرز پر نہ چلا تو اُسکے جرم سے حضرت قصوروار نہین ہو سکتے اولاد کے گناہ سے باپ کو بدنام کرنا اور بیٹے کے قصور پر باپ کو ملامت کے قابل بنانا بے انصافی ہے- باپ کی کرتوت سے بیٹا بدنام ہو تو ہو

لہ فتوحات مین ہے ایک سے کہا آپ کون لوگ ہین اُسنے کہا ہم تیرے پہلے باپ دادون مین سے ہین کہا تمہین کتنا عرصہ ہوا- کہا قریب پچاس ہزار سال کے- مینے کہا اس ہمارے آدم کو تو اتنے برس نہین ہوئے اُس نے کہا تو کس آدم کی بابت کہتا ہے اس اپنے قریبی آدم کی بابت یا کسی اور کی بابت مین سوچ مین پڑ گیا اتنے مین مجھے ایک حدیث یاد آگئی کہ اللہ تعالے نے ہمارے اس معلوم آدم سے پہلے لاکھہ آدم پیدا کئے-

مگر بالعکس بالکل غلط ہے۔ ہان حضرت آدم۔ شیطان کی ناراستی اور قسم پر دہوکا کہا جاتے تو ممکن تہا۔ کیونکہ نیکون کے نیک گمان ہوتے ہین۔ نیک آدمی فریبیون کی باتون پر اپنے نیک گمان کے سبب غلطی کہا سکتے ہین۔ شیطان نے تو حضرت آدم سے قسم کہائی تہی۔ جیسے آیت ذیل سے ظاہر ہے۔

وَقَاسَمَهُمَا[1] اِنِّی لَکُمَا لَمِنَ النَّاصِحِیْنَ - فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ -

مگر حضرت آدم نے شیطان کے کہنے پر عمل نہین کیا اور نہ شیطان کے دہوکے مین آئے ہان جب آدم درخت ممنوع کی ممانعت بہول گئے۔ جیسے عنقریب آتا ہے اور اس درخت کو استعمال کر چکے تو اس نسیان اور عدم حزم اور عدم احتیاط کے باعث اس ملک کے قیام سے روکے گئے جہان مقیم تہے۔

اِهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِیْعًا[2] -

یہہ حکم اللہ تعالے کے فضل کا نشان تہا حضرت آدم غالبًا ہند بلکہ سراندیپ مین چلے آئے جیسے جابر۔ ابن عمر۔ سیدنا علی اور جماعت صحابہ اور تابعین اور من بعدہم سے مروی ہے۔ کیونکہ جس مکان پر کسی سے غلطی ہوتی ہے وہ منحوس جگہہ اس قابل نہین ہوتی کہ محتاط لوگ وہان رہین۔ علاوہ برین ایسے مکان سے ہجرت کرنا آئندہ کے واسطے ہشیار اور خبردار بنا دیتا ہے ہان جب پنشد ہائے بید ملائکہ یعنی دیوتا ملزم ہوسکتے ہین کیونکہ سُر (یعنے فرشتے) باسمر کہ شیاطین باشند برائے جنگ کردن باہم گرد جمع میشوند" (اپنشد چہاندوک۔ ادہیائے اول ÷

[1] آن سے قسم کہا کر کہا کہ مین تمہارا خیرخواہ ہون پہر انہین دہوکے کی راہ دکہائی۔
[2] یہان سے سب کے سب نکل جاؤ۔

اللہ تعالے نے ملائکہ دیوتاؤں اور سروں کو آدم کے خلیفہ بنانے پر جب یہہ فرمایا۔

إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ[1]

اس دعوے کی نہائت لطیف دلیل بتائی دعوے تو یہہ فرمایا کہ بے ریب مین وہ باتین جانتا ہون جو تم نہین جانتے اور اس دعوے کا ثبوت یون دیا۔

وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا۔[2]

آدم کو چیزون کے نام سکہائے اس تعلیم سے جو اللہ تعالے نے آدم کو دی اتنا تو ثابت ہوا کہ جو چیز آپ کو سکہائی گئی۔ وہ فرشتے نہین جانتے تہے۔ اگر وہ جانتے تو اس چیز کے بتانے سے عاجز آکر یہہ نہ کہتے۔

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا[3]

آدم کو ایسی بات تعلیم کر دینی جسکا علم فرشتون کو نہ ہو۔ ضرور اس امر کا مثبت ہے کہ اللہ تعالے وہ کچھ جانتا ہے جسے فرشتے نہین جانتے۔ اگر فرشتے جانتے تہے تو اللہ تعالے نے اگر آدم کو پڑہا دیا تہا گو ہمنے مانا کہ علیحدہ پڑہایا تہا۔ تو واجب تہا کہ فرشتے بدون اسکے کہ خدا سے پڑہتے بتلا دیتے۔ اور اگر نہ بتلا سکے تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالے کا فرمودہ۔

وَأَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ[4]

بالکل سچ تہا۔ جب وہ ایسا علیم تہا کہ فرشتے اسکے علوم سے بے خبر ہین تو اسکو

---

[1] مین جانتا ہون جو تم نہین جانتے۔
[3] تو پاک ہے ہمین کوئی علم نہین مگر جتنا تو نے ہمین سکہایا۔

کسی فعل پر کسیکو خواہ ملائکہ کیون نہ ہون اعتراض کا موقع نہین۔
چونکہ حضرت آدمؑ کی خلافت اُنکی کمال علمی کے باعث ثابت ہوگئی اور علمی کمال
بطریق اولے تسبیح اور تحمید کا باعث ہوتا ہے۔ جیسے قران کریم نے کہا۔

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا [1]۔

یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ [2]۔

تو حضرت آدمؑ ملائکہ سے بڑہ گئے اور انپر فضیلت پا گئے۔ جن باتون پر خلافت کا
مدار ہے اس آیت مین بیان ہوئی ہین۔

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ بَعَثَ لَکُمْ طَالُوْتَ مَلِکًا۔ قَالُوْٓا اَنّٰی یَکُوْنُ لَہُ الْمُلْکُ عَلَیْنَا وَنَحْنُ
اَحَقُّ بِالْمُلْکِ مِنْہُ وَلَمْ یُؤْتَ سَعَۃً مِّنَ الْمَالِ۔ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰہُ عَلَیْکُمْ
وَزَادَہٗ بَسْطَۃً فِی الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ [3]

اسی بنا پر اللہ تعالے نے ملائکہ کو حکم دیا کہ اس خلیفہ اور حاکم کی اطاعت کرو۔

الہی خلفاء کی تابعداری اور فرمانبرداری انسانی ضرورت۔ تمدن اور سیاست کا لابدی
مسئلہ ہے۔ اسیواسطے جامع العلوم کتاب قران کریم اس بارے مین حکم دیتی ہے۔

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ [4]

تمام مذاہب مین یہہ امر مسلم ہے کہ عبادت نام ہے اللہ تعالے کی آگیا
پالن کرنیکا یعنے اسکا فرمانبردار ہونا جب بارئتعالے نے ملائکہ کو حکم دیا کہ آدم کو

---

[1] - اللہ کے بندون سے جو اللہ سے ڈرتے ہین وہ جاننے والے ہی ہین۔
[2] - جو تم مین سے ایمان لائے اور جنہین علم دیا گیا۔ اللہ اُنکے درجے بلند کرے گا۔
[3] - اللہ نے طالوت کو تمہارے لئے بادشاہ مقرر کیا ہے۔ انہون نے کہا ہم پر اسکی بادشاہی کیونکر ہوسکے گی بلکہ ہم اُس کی نسبت بادشاہی کے زیادہ حقدار ہین۔ اور اُسکے پاس مال کیطرف سے کوئی وسعت نہین۔ اُسنے کہا اللہ نے اُسے تم پر چن لیا اور اُسے علم و جسم دونون مین کشائش دی ہے۔ [4] - اللہ اور رسول کی اور حاکمون کی اپنے اطاعت کرو۔

سجدہ کرو تو آدم کو سجدہ کرنا اور اسکی آگیا کا پالن کرنا درحقیقت باری تعالے کی جناب کو سجدہ تھا۔ نہ آدم کو سچ ہے۔

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہ[1]

اللہ تعالے کے حکم سے اُسکے خلفاء کی فرمانبرداری بھی خود اللہ تعالے کی اطاعت ہوتی ہے۔ اور حکام وقت کے بھلے حکموں اور اچھے ارشادون کی اطاعت حضرت حق سبحانہ وتعالے کی ہی اطاعت ہوا کرتی ہے *

سجدہ کا لفظ اسلامی شرع مین ایک وسیع لفظ ہے اُسکے معنے سمجھنے کیلئے ان آیات محاورہ پر غور کرو۔

وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ[2]

وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ[3]

سجدہ کا لفظ عرب کی لغت مین انقیاد اور فرمانبرداری کے معنے دیتا ہے زید الخیل عرب کا ایک مشہور شاعر ایک قوم کی بہادری کا تذکرہ کرتا ہے اور کہتا ہے اس بہادر قوم کے سامنے ٹیلے اور پہاڑ سب سجدہ کرتے ہین یعنے فرمانبردار ہین۔ انہین کوئی چیز بھی اس قوم کو روک نہین سکتی۔

* بجمع تضل البلق فی حجراتہ *

* تری الاکم فیھا سجدا للحوافر *

---

[1] جس نے اس رسول کی اطاعت کی اُسنے اللہ کی اطاعت کی۔
[2] آسمانون اور زمین کی اشیاء اللہ کو سجدہ کرتے ہین۔
[3] آسمانون اور زمین کے رہنے والے اللہ کو سجدہ کرتے ہین۔

وَالسجود التذلل والانقیاد بالسعی فی تحصیل ما ینوط به معاشهم۔ فتح

تفسیر مدارک میں ہے

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا

ای اخضعوا له واقروا بالفضل له

غرض آدم علیہ السلام و ماں جی اور ہر طرح اللہ تعالے کی فرمانبرداری میں زندگی بسر کرتے رہے اللہ تعالے نے کہہ دیا تھا کہ انگور یا انجیر۔ اور انجیر کے پاس بھی جانا

وَقُلْنَا یٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔[1]

سعید بن جبیر۔ سدی۔ شعبی۔ جعدہ بن ہبیرہ۔ محمد بن قیس۔ عبداللہ بن عباس۔ مرہ ابن مسعود۔ اور کئی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا یہی قول ہے کہ وہ انگور کا درخت تھا۔ مدارک میں لکھا ہے کہ یہی درخت تمام فتنوں کی جڑ ہے۔ اور منذر بن سعید نے اپنی تفسیر میں ایسا ہی لکھا ہے جیسے امام ابن قیم نے حادی الارواح میں بیان کیا۔ اور وہ جنت جس میں آدم علیہ السلام رہے وہ زمین پر تھا۔ غور کرو دلائل ذیل پر

والقول بانها جنة فی الارض لیست بجنة الخلد۔ قول ابی حنیفه وصحابه رضی الله عنهم

وهذا ابن عیینه یقول فی قوله عز وجل وان لك ان لا تجوع فیها ولا تعری

قال یعنی فی الارض۔ وابن عیینه امام وابن نافع امام وهم رای المنکرون)

لا یاتوننا بمثلهما۔

[1] اور ہمنے کہا اے آدم تو اور تیری بی بی اس جنت میں رہو اور جہاں چاہو اس میں سے کھاؤ پر اس درخت کے نزدیک نہ جائیو کہ گنہگار ہو جاؤ گے۔

اور امام ابن قتیبہ نے اپنی کتاب معارف میں فرمایا ہے۔

خلق آدم وزوجتہ ثم ترکھما وقال اعمروا واکثروا واملئوا الارض وتسلطوا
علی الوان البحر وطیر السماء والانعام وعشب الارض وشجرھا وثمرھا۔ فاخبر
انہ فی الارض ثم قال ونصب الفردوس فانقسم علی اربعۃ انھار۔ سیحون
وجیحون ودجلہ وفرات۔[1]

وقال منذر بن سعید۔ ھذا وھب بن منبہ یحکی ان آدم علیہ السلام خلق فی
الارض وفیھا سکن وفیھا نصب الفردوس انہ کان بعدن وان الاربعۃ الانھار
انقسمت من ذالک النھر الذی کان یسمی فردوس آدم وتلک الانھار
فی الارض لا اختلاف بین المسلمین فی ذلک فاعتبروا یا اولی الالباب۔

اور اھبطوا کا لفظ ایسا ہے جیسا اھبطوا مصرًا ہیں یہاں تو ان دلایل پر بھی غور کرنی چاہیے

(۱) جنت الخلد جسمین نیک لوگ موت کے بعد داخل ہوں گے اسکی صفت میں قرآن کریم
فرماتا ہے۔ وہ دار المقام ہے وہ ایسی جگہ ہے جہاں داخل ہو کر پہر لوگ نہ نکلیں گے
اور آدم علیہ السلام جس جنت میں ہے وہاں سے نکالے گئے!۔
(۲) جنت الخلد دار تکلیف نہیں اور جہاں آدم علیہ السلام رہتے تہے وہاں
درخت کے نزدیک جانے سے ممانعت ور شرعی تکلیف انپر قایم تہی۔
(۳) جنت الخلد کو اللہ تعالے نے دار السلام فرماتا ہے۔ اور آدم اور حوا علیہما السلام

[1] آدم اور اسکی بی بی کو پیدا کرکے فرمایا جاؤ آباد ہو بڑہو پہولو اور زمین کو بہر دو اور طرح طرح کے دریاؤں
آسمان کے پرندوں۔ مویشیوں۔ زمین کی گہاس پات اور اُسکے درخت و ثمر سب پر قابض ہو جاؤ پہر کہتا ہے
کہ وہ جنت جہاں یہہ پیدا ہوئے اور یہہ حکم ہوا) زمین میں ہے پہر کہتا ہے فردوس کو بنایا اور اسمیں چار
نہریں بنائیں سیحون۔ جیحون۔ دجلہ۔ فرات۔

جہاں رہے وہاں سے سلامت نہ نکلے۔ وہ جگہہ اُنکے لئے دار السلام نہ ہوئی۔

(۴) جنت الخلد کا نام دار القرار ہے اور جہاں آدم علیہ السلام اقامت پذیر تھے وہ مقام اُنکے واسطے دار الزوال ہوگیا۔

(۵) جنت الخلد کی تعریف مین آیاہے وَمَا هُم عَنهَا بِمُخرَجِين اور جہان آدم علیہ السلام رکھے گئے۔ وہان سے نکلے یا نکالے گئے۔

(۶) جنت الخلد کی نسبت آیاہے۔ وَلَا يَمَسُّهُم فِيهَا نَصَبٌ[1] اور جہان آدم علیہ السلام رکھے گئے یا مقیم ہوئے وہان انکو تکلیف پہنچی۔

(۷) جنت الخلد کی نسبت جسکو بہشت کہتے ہین۔ وارد ہے۔ لَا لَغوٌ فِيهَا[2] وَلَا تَأثِيمٌ۔ اور جہان آدم علیہ السلام رہتے تھے وہان شیطان نے لغو اور گناہ کیا۔

(۸) جنت الخلد کی نسبت آیاہے۔ لَا يَسمَعُونَ فِيهَا[3] لَغوًا وَلَا كِذَّابًا اور جہان آدم علیہ السلام رہے وہان جھوٹ سُنا۔

(۹) جنت الخلد آسمان مین ہے۔ اور جس جنت مین آدم رہے وہ زمین مین ہے جیسے کہاہے اِنِّي جَاعِلٌ فِي الأَرضِ خَلِيفَة اور نہین فرمایا۔ فِي السَّمَاء اَو جَنَّةُ المَأوىٰ

(۱۰) جنت الخلد مین شیاطین کو دخل نہین اور ان کی خبیث باتین وہان نہین پہنچ سکتین بَل اِلَيهِ يَصعَدُ الكَلِمُ الطَّيِّبُ[4]

---

[1] اُس مین انکو کوئی کوفت نہو گی۔
[2] جنت مین بد کارا ور بہکنا نہین۔
[3] اُسمین لغو اور جھوٹ نہ سُنینگے۔
[4] اسکی طرف پاک باتین صعود کرتی ہین۔

غرض آدم علیہ السلام اس باغ مین رہے۔ اور شیطان اُن سے عداوت کرتا رہا۔ انکو
پاس درخت کے کہا نیکے بہانے بتاتا رہا جسکی ممانعت تہی۔ جیسے آیات ذیل مین ظاہر ہے
فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْآتِهِمَا۔ وَقَالَ
مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ
وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ
وَقَالَ[۲] يَا آدَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَىٰ شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَا يَبْلَىٰ
مگر شیطان کے کہنے پر آدم علیہ السلام نے کبہی عمل نہ فرمایا اور اس بے ایمان کے قول
پر کبہی نہ چلے اور شیطان کا ان پر کوئی زور اور دخل نہ تہا اور نہ شیطان خالق
شر تہا نہ اس کا کوئی تسلط آدم علیہ السلام پر تہا۔ دیکہو
فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ
عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ إِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ
وَالَّذِينَ هُمْ بِهِ[۳] مُشْرِكُونَ۔
وَقَالَ[۴] الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُكُمْ
فَأَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ
فَاسْتَجَبْتُمْ لِي فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنْفُسَكُمْ۔

[۱] پہر شیطان نے اُن مین بد خیال ڈالنے شروع کئے اسلئے کہ اُن کی پوشیدگی کو ظاہر کردے اور کہا کہ تمہارے خداوند نے تمہین اس درخت سے صرف اسواسطے روکا ہے کہ (اُسکے استعمال سے) فرشتے یا سدا زندہ رہنے والے نہ بن جاؤ اور اُنسے قسم کہائی کہ مین تمہارا خیر خواہ ہون۔
[۲] اور کہا اے آدم مین تمہین ہمیشگی کا درخت اور غیر فانی بادشاہی دکہلاؤن۔
[۳] جب تو قرآن پڑہے تو راندہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ۔ یاد رکہو اسکو مومنون اور اپنے رب پر توکل کرنے والون پر کوئی قدرت نہین اسکا بس تو ان پر چلتا ہے جو اُسسے دوستی رکہتے اور اُسکے ساجہی ہین ۔
[۴] جب فتوے لگ چکا شیطان بولا اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا۔ وعدہ تو مینے بہی کیا پر خلاف کیا اور میرا تم پر کوئی تصرف نہ تہا مگر اتنی بات ہے کہ مینے بلایا تم نے مان لیا سو اب مجہے ملامت نکرو بلکہ اپنے آپ کو کرو۔

قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ۔ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ

ہان ایک جگہہ شیطان نے کہا ہے۔

فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ

مگر شیطان کی تابعداری وہی کرین اور اسکے قول کو وہی حجت پکڑین جو اسے اپنی طاین کے کلمات کی نسبت قرآن کریم کا فتوے یہہ ہے۔

وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا

بلکہ شیطان نے خود ہی اپنے تئین بغاوت کا ملزم ٹہرایا جیسے گذرا بلکہ ہر بد کا اپنی بغاوت اور سرکشی اور نافرمانی اور غوایتہ مین ہرگز ہرگز باری تعالے کی قدوس ذات پر ظلم اور جبر کا الزام نہ لگا دے گا۔ اور جب پوری راستی سے اظہار دیگا تو یہی کہیگا۔ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا۔ کیونکہ اللہ تعالے بجبر کسی سے شر اور برائی نہین کراتا ؛

اگرچہ آدم علیہ السلام شیطان کے کہنے پر نہ چلے۔ مگر مدت کے بعد وہ درخت کے

لہ۔ اُن لوگون نے جن پر سزا وار ہو ئی کہا اے ہمارے رب یہی لوگ ہین جنہین ہم نے بہکایا۔ ہم ہی بہکے اُنہین بھی بہکایا تیری ہی دوہائی ہے۔ یہہ ہمین نہین پوجتے تھے۔

سے۔ تو نے مجھے بہکایا تو ہی اب مین اُن کے لئے تیری سیدھی راہ کو گڈمڈ کردونگا۔

سے۔ اب جو تو نے مجھے راندہ یا مین زمین مین بڑی راہون کو اُن پر سجاؤن گا۔ اور اُن سب کو بہکاؤن گا۔ ہان تیرے مخلص بندون پر میرا زور نہ چلے گا۔

سے۔ شیطان کے وعدے اُن سے نری دہوکا بازی ہے۔

سے ہم تو ڈوبے تھے پر اُنہین بھی لے ڈوبے۔

پاس جانے کی الٰہی ممانعت کو بہول گئے ایسے بہولون سے بچنے کے واسطے باری تعالے نے ہمارے ہادی اور سردار عالم رحمت عالمیان کو قران کریم کے یاد رکہنے کی تاکید کرتے ہوئے آدم علیہ السلام کا قصہ فرمایا ہے۔

وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا [1]

وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا

اور اُسی نسیان پر آدم علیہ السلام کو

عَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى [2]

فرمایا۔ اور چونکہ اصل مبداء اور اس نسیان کا باعث وہی مکالمۂ شیطان تہا اور اُسی گفتگو کا زنگ تہا آدم علیہ السلام کے قصہ مین فرمایا۔

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ۔ [3]

کتاب خازن کی تفسیر مین لکہا ہے۔

ازل۔ ای استنزل آدم وحوا ودعاہما الی الزلۃ وہی الخطیئۃ۔ کتاب التاویل تفسیر خازن۔

غرض آدم علیہ السلام اس ملک سے چلدئے اور کسی اور زمین مین جا کر آباد ہوئے۔ توریت شریف مین لکہا ہے "خدا وند خدا نے آدم علیہ السلام کو لیکے باغ عدن مین رکہا۔ کہ اسکی باغبانی اور نگہبانی کرے"۔ (پیدائش ۲۔ باب ۱۸۔) اور پیدایش ۳ باب ۲۴۔ آیت مین ہے اُس نے آدم کو نکال دیا اور باغ عدن کے پورب کی طرف کروبیون کو جو چمکتی تلوار کے ساتہہ چارو نطرف پہرتے تہے

[1] اور جلدی مت کر قرآن سے قبل اسکے کہ اُسکی وحی تجہپر پوری ہو اور کہو اے رب مجہے علم زیادہ دے۔ اور ہمنے آدم سے عہد کیا وہ بہول گیا اور اس مین اُسکا کوئی قصد نہ تہا۔
[2] آدم نے اپنے رب کا عصیان کیا اور بہک گیا۔
[3] اُن کو شیطان نے پہسلانا چاہا۔ اور پہر اُن کو جہان وہ تہے وہان سے نکال دیا۔

مفرر کیا تو غالبًا یہہ وہ مکان تھے جہان قائن جا کر آباد ہوا سو قائن خداوند کے حضور سے نکل گیا - اور عدن کے پورب کی طرف نود کی سرزمین مین جا رہا" پیدایش ۴ باب - ۱۶ - اور یہہ بھی فرمایا کہ ہم اسواسطے تمکو نکالدیتے ہین کہ تم لوگون مین باہمی عداوت ہے - اور باہمی عداوت کا یہی نتیجہ ہوتا ہے کہ آخر کچھ قومون کو نکلنا پڑتا ہے - سوچو آریہ ہند مین کسطرح آئے مقام تامل اور غور ہے - ابھی اگر نا عاقبت اندیشون کے باعث محرم دسہرہ وغیرہ کے فساد ہوتے رہے تو بہت سارون کو حکم ہوگا پورٹ بلیر چلے جاؤ اور لین مجبورًا -

قُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ (پورٹ بلیر) مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ - کی تعمیل کرنی پڑیگی

مکذب - عام محمدیون کا اعتقاد ہے - کہ خدا سے خیر اور شیطان سے شر آتا ہے - نمبر صفحہ ۲۵

مصدق - ہرگز یہہ اعتقاد محمدیون کا نہین اور کہین یہہ تفریق قرآن کریم مین نہین لکھی اور نہ کسی حدیث صحیح مین آئی ہے - سورہ مائدہ کی آیت شریفہ - إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ سے اتنا نکلتا ہے کہ شیطان ایسا ارادہ کرتا ہے - مگر اس سے یہہ کیسے نکلا کہ وہ خالق شر ہے - ۲ - اور سورہ یٰسین کی آیت وَلَقَدْ أَضَلَّ سے بھی خلق ثابت نہین ہوتا - غور کرو سورہ ابراہیم

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ

---

۱ ہمنے کہا چلے جاؤ تم آپسمین ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہین ایک وقت تک زمین مین ٹھہرنا اور برتاؤ کرنا ہے -

۲ اور جب کہا ابراہیم نے اے رب اس شہر (مکہ) کو امن بنانا اور مجھے اور میری اولاد کو بتون کے پوجنے سے بچائے رکھنا - اے رب ان بتون نے بہتیرے لوگون کو گمراہ کر دیا -

الاَصْنَامَ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ

اَضْلَلْنَ کا لفظ قابل غور ہے اسلئے کہ اضلال اور گمراہ کرنے کی نسبت بتون اور پتہرون کو دی گئی جن مین گمراہی کے خلق کرنے کا ارادہ مادہ بالکل نہین بلکہ محض بیجان بے ضرر چیزین ہین ❊

مکذب صفحہ ۹۴ - جس مذہب مین اعتراض کرنا یا شک لانا کفر کا نشان ہے اُس ایمان بالجبر (الایمان بالمکرہ) کا خود اسکی زبان سے ہے بدیہی البطلان ہے -

مصدق - یاد رہے - جبر اور اختیار یہہ دونون ناقص اور مہمل الفاظ ہین - جبر یہہ ہے کہ کسیکا دل نہ چاہے - اور زور کے ساتھ اُس سے کام لیا جاوے باری تعالے اس طرح کسی شخص سے بجبر اعمال صالح یا بُرے کام نہین کراتا - کیونکہ جابر ظالم ہوتا ہے اور باری تعالے کی ذات پاک اس الزام سے بری ہے قرآن نے اسی واسطے یہہ دونون لفظ چھوڑ دیے ہین اور تقدیر پر اعتراض کرنے والون کو خوب جواب دیا ہے جیسے فرمایا ہے -

سَيَقُوْلُ[1] الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا - قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ

۱؎ مشرک بول اُٹھینگے اگر اللہ چاہتا ہم اور ہمارے باپ دادے نہ تو شرک کرتے اور نہ کسی شئ کو حرام کرتے ان سے پہلون نے بھی ایسا ہی کہا یہان تک کہ ہماری سزا کا مزا چکھا - ای نبی ان سے کہہ تمہارے پاس کوئی اس بارہ مین علم ہے تو لاؤ ہمین نکال کر دکھاؤ - تم تو ظن کے پیچھے لگے ہوا اور اٹکلین لگا رہے ہو. انکو نبی کہہ (جب تمہارے پاس اس آیت کے معنے دیکھنے کہ اللہ کی مرضی سے شرک ہوتا ہے کوئی دلیل نہین اور تم جھوٹے نکلے) تو پورا غلبہ اللہ کو حاصل ہے - اگر اسکی مشیت ہوتی تو تمہین ہدایت دیتا نہ یہہ کہ شرک کروانا جیسا تمہارا گمان ہے ✝

خلاصہ مطلب۔ اگر ذات بابرکات باری تعالے کا ارادہ ہوکہ خواہ مخواہ انسان کو ایک طرف کھینچے تو ایسی مقدس ذات سے بعید ہے کہ انسان کو گمراہی و شرک کی طرف لیجاوے پھر کیوں نہ سب کو ہدایت پر لاکر فرشتے ہی بنا ڈالے۔ مگر جب اوسنے انسان کو علے العموم ہدایت پر مجبول نہین فرمایا۔ اسی سے یہہ بھی قیاس کرلینا چاہئے کہ اس نے انسان کو گمراہی پر بطریق اولے مجبول نہین کیا یا مجبور نہین فرمایا۔ اس طریق کا نام استدلال بالاولے ہے۔ اور یہی استدلال قرآن کریم کا خاص طرز ہے۔ ہان اللہ تعالے نے انسان کو ایک استطاعت بخشی ہے اور ایک قدرت عنایت فرمائی ہے اسی قوت پر انسان کو مکلف بنایا ہے۔ اور پھر جزا اور سزا کو مرتب کیا ہوئے

حضرت مخدوم مکرم جناب مرزا صاحب نے براہین مین لکہا ہے۔ فرقان مجید ہر ایک اصولی اعتقاد کو جو مدار نجات ہے۔ محققانہ طور سے ثابت کرتا ہے۔ (۱) جیسے وجود صانع عالم کا ثبوت (۲) توحید کا ثبوت (۳) ضرورت الہام احقاق حق اور ابطال باطل۔ یہہ امور فرقان کے من جانب اللہ ہونے پر بڑی دلیل ہین'' اسکے جواب مین مکذب صاحب آریہ کے جو تنخیم کو یاد دلاتے ہین اور وہ یہہ ہے۔ سچ کے اختیار کرنے اور جھوٹھ کے چھوڑنے مین سر دہا ادت رہنا چاہئے'' پہر کچہہ اور داد خوش فہمی دی ہے اور کہا ہے۔ جس مذہب مین تکرار کفر ہو ایسی ایمان بالجبر یا ایمان بالمکر کا خود اسکی زبان سے ہی بدیہی بطلان ہے'' پہر قرآن کریم پر حملہ کرنے کی وجہ مین کہا ہے۔ جبتک سچائی کے مقابلہ جھوٹھ کو لاکر کامل شکست نہ دیجائی تب تک اسی کے جوہر انکشاف نہین پاتے۔ اور نہ تسلی کامل پہنچاتے ہین''۔

پہر مکذب نے دیانند کی تعریف اور اُن کے چہنستان کی خوبی بیان کرکے امور قومہ بالا مین موازنہ قرآن و وید پر قلم اٹھایا ہے۔

پہر مکذب نے وجود صانع پر سات دلائل لکہے ہین - جنکو مین ایک ایک کرکے بیان کرتا ہون - پہلے -

(١) نجات یا مکتی کے واسطے اصل مقصود یا پرم ات کرسٹ بات کے جاننے یوگ سرب بیاپک پرماتما ہے - سب کو پوری پرتین سے اسکے حصول یا پراپتی کے لئے کوشش اور یتن کرنا چاہئے - اُسکے گیان سے پرم انند مین رہ سکتے ہین - ست ودیا ہی سے اسکا گیان ہوتا ہے اور گیان ہی سے پرماتما کا جاننا ہے جسطرح اکاش مین نیتر اور سورج کی بیاپتی اور پرکاش آس من نات بیاپت ہے ایسے ہی پریم سب جگہہ پرپتی پورن ایکرس بیاپک ہے اُسکی پراپتی سے جیو سب دکہون سے چہوٹتا ہے اور کسی طرح نہین "

پہر مکذب نے اس بڑی دلیل کی اور بہی زیادہ تفصیل کی ہے -

(١) ایشر ہی کے گیان سے مکتی اور اسئے اعلے سوکہہ حقیقی انند یا زیادہ مدارج ترقی انسان کے واسطے کوئی نہین ہے -

(٢) جانی سوکہہ اور شہوی یا اگیانی لذاتیذ کا اسمین نام و نشان بہی نہ ارد ہے -

(٣) ایشر محسوس نہین اور نہ محدود ہے - اسکا کوئی خاص مکان یا تخت نہین اور نہ اسکی حاضری کیواسطے کسی عرض بیگی کی ضرورت ہے - بلکہ وہ سرب بیاپک ہے

(٤) ودیا گیان کا ذریعہ اور گیان مکتی کا - پس مکتی کا نتیجہ پرماتما کی پراپتی ہے اس سوکہہ بات کے جاننے کے واسطے ایک ایسی ہی سوکہم دلیل کی ضرورت تہی جو ایشر کی طرف سے ہدایتًا دی گئی - پرمیشر اگیا دیتا ہے کہ جسطرح سے آکاش مین

نیند کی بیاپتی ہے اور محسوس نہین ہوتی - بصارت اپنا کام چلا رہی ہے اور دکھائی
نہین دیتی جس طرح سوریہ کا پرکاش اکاس مین اسن تات بیاپت ہے اور زیادہ
سوکھم ہونے سے اکاس ہم بہہ پار نہہ اسکی ماہیت کو نہین جانتے ویسے ہی ایک
جہان شکتی مان پرماتما انتظام عالم کا کر رہا ہے - مگر سورج کی طرح جڑھ نہین اور ایسا
ویشی ہے چونکہ فانی نہین اسواسطے محسوس ہی نہین مگر سرب بیاپک چیتن او
سرب شکتیمان ہے الخ انتہی ؛

ناظرین غور فرمائین - ہان خوب غور فرمائین - اللہ تعالے کی نافرمانی اسکی
پاک کلام کی بےادبی اور اسکے مقابلہ مین ہٹ اور ضد کا کیا برا نتیجہ ہوتا ہے
اور کسطرح راستبازی کا دشمن انکاری مین تباہ ہوتا ہے - سوچو تو یہہ کیا
دلیل ثبوت ہستی صانع عالم کی ہے ؟

اس منتر سے سب ترجمہ یا تفسیر یا بیان مکذب براہین کے طرف اتنا معلوم ہوتا
ہے - کہ نجات کے واسطے سرب بیاپک اور جاننے یوگ پرماتما ہے - اسکے
گیان سے انند ہوتا ہے - جیسے سورج سب جگہہ ایسے ہی یہہ قلم سب جگہہ ہے لا
کوئی بتادے کہ ہمین ثبوت صانع کی کونسی دلیل ہے یہہ تو ایک نصیحت ہے - جو خدا
کے ماننے والون کے واسطے اسکی محبت بڑہانے مین مفید ہوسکتی ہے - اس
بیان کو ثبوت صانع مین کوئی دخل نہین - مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسا مکذب نے
شیطان کے حق مین اخوت و دوستی کے حقوق قدیم کی رعایت سے یہہ موافق
فیصلہ دیا - باغی اور دشمن حق کی اس طرفداری کے عوض مین عادل اور منصف
خدا نے حق فہمی اور حق نیوشی سے مکذب کے دیدہ و گوش کو رد کر کے انصاف کا

مقتضا بھی یہی ہے کہ جس نعمت کی انسان قدر نہ کرے وہ اُس سے ضرور چھین لیجاوے ؛

شیطان کا غلط خیال اور اُسکی واہی دلیل باری تعالےٰ کے صریح حکم اور عقل کے مخالف ہے - کیونکہ اُسے باری تعالےٰ نے آدم علیہ السلام کو جو اُس ملک کے خلیفہ تھے سجدہ یا آگیا پالن اور فرمانبرداری کرنے کا حکم دیا - اِس عمدہ حکم کی جو تمدن کا ایک بڑا بھاری مسئلہ ہے - شیطان نے مخالفت کی اور یہہ بیہودہ عذر تراشا -

أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَّخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ

حالانکہ حاکم کا حکم ماننا - اصل محکومیت ہے - اور اللہ تعالےٰ کی عبادت اور فرمانبرداری اسی مین تھی کہ آدم کی آگیا کا پالن کیا جاتا - مگر ابلیس باغی نے بغاوت کی اللہ تعالےٰ نے شیطان کو مجبور کر کے فرمانبردار نہ بنایا اگر ایسا کرتا تو جابر ظالم بنتا - اور آریہ کا وکیل یا اسکا کوئی ہمخیال شیطان کا حامی کہتا کہ شیطان پر جبر ہوا - اور یہ شیطان کا خدا کا دیدار کرنا جو آپ نے تکذیب کے صفحہ نمبر ۳۳۴ مین ذکر کیا ہے اسپر تعجب آتا ہے کہ آپ کو اتنا بھی معلوم نہین کہ حاکم کا دیدار فرمانبرداروں کو ہی راحت سمجھتا ہے نہ کہ نافرمانون کو - اگر اثبات وجود صانع مین یہ طریق اور ثبوت کافی تھا جو آپنے یا آپکے ویدنے دیا - تو کیا آپ کو قرآن کریم مین اِس قسم کا ثبوت نہ مل سکا؟

(۱) نجات کیواسطے اصل مقصود صرف ایک پرماتما سے	إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاعْبُدُوا اللَّهَ

۱ - جنہون نے کہا ہمارا رب اللہ ہے - پھر وہ مستقیم ہوگئے اُنپر فرشتے اُترتے ہین کہ خوف و غم نہ کھاؤ - اور اللہ کی عبادت کرو خالص کرتے ہوئے اسکے لئے توحید کرو - اور اُن کی آخری پکار یہہ ہوگی کہ اللہ رب العالمین کی ستایش ہے -

جاننے یوگ ہے۔

مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

(۲) اُسکے گیان سے پراپت ہونیوالے (علم سے) (تیشنی خواہشین) مین رہ سکتے ہین۔

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ +[1]

(۳) اصل مقصود

وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۔[2]

(۴) وہ سرب (سبھی) بیاپک ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ[3]

(۵) سب (کو بھی) پریمی پرتھین سو ہوسکے حصول کے لئے کوشش کرنا چاہیے

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ +[4]

(۶) فانی سکھ اور شہوت یا اگیان (جہالت) لذائذ سے پاک ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ +[5]

(۷) ایشر محدود نہین۔

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۔ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا[6]

(۸) اُس کی بارگاہ مین کسی عرض بیگی کی حاجت نہین۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ[7]

---

[1] جو شخص ایمان لایا اللہ پر اور پچھلے دن پر اور عمل صالح کئے رب کے پاس اُن کا اجر ہوگا اور انہین کوئی خوف نہوگا اور نہ غم کھائینگے۔

[2] ۔ اور اللہ کی رضامندی تو سب سے بڑی ہے +

[3] اللہ ہر شے پر محیط ہے ۔ اور وہ جہان ہو تمہارے ساتھ ہے +

[4] ۔ اور جو لوگ ہم مین کوشش کرتے ہین ہم ضرور انہین اپنی راہین بتائینگے ۔ اور اللہ اخلاص والون کے ساتھ ہے۔

[5] وہ وہ اللہ ہے اسکے سوا کوئی معبود نہین بادشاہ قدوس سلام ہے +

[6] ۔ آنکھین اسکو ادراک نہین کرسکتین اور وہ آنکھون کو ادراک کرتا ہے ۔ اور علم سے اُسکا احاطہ نہین کرسکتے +

[7] ۔ اور اللہ کو چھوڑ کر ایسون کو پوجتے ہین جو اُن کو ضرر و نفع دے نہین سکتے اور کہتے ہین یہ اللہ کے پاس ہمارے شفیع ہونگے ۔ تو کہہ کیا تم اللہ کو وہ کچھ بتاتے ہو جو وہ آسمان و زمین مین نہین جانتا وہ تمہارے شرکون سے بلند و برتر ہے۔

ہاں کچھ اور بھی سن لیجیے

اوّل - سورج یا بصارت کا پرکاش جسطرح ہوتا ہے اسکا پتہ تو کچھہ سائنس سے لگ سکتا ہے

دوم - یہہ ظہور اور پرکاش محدود ہے -

سوم - کوئی اعلے درجہ کا ظہور نہیں بلکہ عقل اور فہم کا پرکاش اس سے سوکہم اور لطیف ہے

قرآن کریم نے لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر

فرماکر اور ساتھہ ہی یہہ کہکر لیس کمثلہ شیٔ اپنے پیروون کو تشبیہ سے بچا لیا ہے -

اگر آریہ کا جو تھا اصل سچا - عقل کے قابل صداقتون پر مشتمل ہے - اگر آپ راستی کے

لینے پر ہر وقت مستعد ہین - تو انصاف کیجیے - کیا قرآن کریم رد و انکار کے

قابل ہے ؟ - ہرگز نہین - ہرگز نہین -

اب مین اُس ویدک منتر کا لفظ بہ لفظ ترجمہ کرتا ہون جسکو مکذب نے وجود باری پر لکھا ہے

نوٹ - قدیم سے ابتک ہر ایک قوم نے ناقص یا کامل طور پر - کسی نہ کسی پیرایہ سے وجود باری تعالے کا اقرار ضرور کیا ہے - اگر علی العموم نگاہ کی جاوے تو محض وجود حق سبحانہ و تعالے اقوام عالم مین غیر متنازع فیہ ثابت ہوتا ہے - ہان قومون نے اور قریبًا کل قومون نے جس امر نہ سنبھالنے کے قابل ٹہوکر کہائی وہ مسئلہ صفات ہے - ابھی اتنا کہدینے سے کہ خدا ہے کوئی فائدہ تو مترتب نہین ہو سکتا - وہ کیسی ذات ہے اسکو لینے اسکی صفات کو عالم سے مخلوقات عالم سے کیا مناسبت کیسا تعلق واقع ہوا ہے - انتظام عالم حاجات انواع مخلوقات خصوصًا نوع انسان کے تقاضاؤن اور میلانون کی نسبت کدائی کس قسم کی صفات والا خدا چاہتی ہے - صرف یہی ایک راہ ہے جس پر دنیا کے کسی مذہب نے کوئی روشنی نہین ڈالی بلکہ ہر ایک نے اپنی اپنی نوبت پر اسے اور بھی دہندلا کیا ہے - عیسائیون نے خدا کو اس طرز پر بیان کیا کہ قالب انسانی مین پورا ڈہال کر ویسی ہی ضعیف و ناقص ہستی ثابت کر دکہایا - اور تشبیہ کی تاریک راہ اختیار کر کے سالک طریق کو حیرت مین ڈالدیا - ہندون (دہنی سوفا (آریہ) نے یہہ غضب ڈہایا کہ ایک خیالی اور محض وہمی وجود کے ماننے پر قناعت کی اور صفات کاملہ سے اُس پاک ذات کو قطعًا معطل کر دیا کہ مادہ عالم اور ارواح اُسکی مخلوق ہی نہین اور وہ روح کے اصلی تقاضا یعنی سرمدی نجات دینے پر قادر نہین وغیرہ - اس عظیم الشان مسٹری (راز) کو کہولا ہے تو اس مہیمن کتاب فرقان حمید نے کہولا ہے - کہ وہ صانع - خالق - رازق - رب - قادر - رحمٰن - رحیم سمیع - بصیر ہے اور ان صفات مین کامل ہے - اور یہہ اور ان کی مانند دیگر صفات ایسی ہین جنہین عالم کی ضروریات کے سرانجام کے ساتھہ پوری مناسبت ہے - اس پر بہی ہر قسم کے ممکن ظنون اور محتمل شبہون کے مٹانے کو فرما دیا - لیس کمثلہ شیٔ - سارا قرآن کریم مسئلہ صفات کے اکمل طور پر واضح کرنے کا ذمہ لیتا ہے اور طالبان نجات کو بتاتا ہے کہ اُن کا سچی خدا کیسا ہونا چاہیے ؀

(عبدالکریم مصحح)

کی دلیل سمجھکر ویدسے تکذیب براہین مین درج کیا ہے۔

تد ۔ وشنو ۔ پرم ۔ پدم ۔ سدا ۔ پشینتی
اس ۱۲ ۔ محیط کے ۱۲ ۔ عمدہ ۱۲ ۔ مقام کو ۱۲ ۔ ہمیشہ ۱۲ ۔ دیکھتے ہین ۱۲

سورئیہ ۔ دووی ۔ وو ۔ چکشو ۔ آتتم
عالم لوگ ۱۲ ۔ آسمانی فضا مین ۱۲ ۔ مانند ۱۲ ۔ آنکھ یا سورج کے ۱۲ ۔ لینا ۱۲

(مطلب) علم والے محیط الکل خدا کے اچھے مقام کو لیتی نظر یا سورج کی مانند دیکھتے ہین ۔

ناظرین! ۔ غور کرین اس ویدک فلسفی سے دہریہ پر کیا حجت قایم ہو سکتی ہے؟ اب قرآن کے دلائل اور آیات وجود **صانع** عالم سنئے۔ مگر قبل اسکے کہ اصل مقصود شروع کیا جاوے تہوڑا بطور تمہید کے بیان کرنا خالی از فائدہ نہو گا۔

(۱) ۔ اثبات **صانع** مین لوگون نے کبہی امکان اجسام سے استدلال کیا ہے کبہی امکان صفات اجسام سے گاہے حدوث اجسام سے کسی وقت حدوث صفات اجسام سے ۔ اور ظاہر ہے کہ ان دلائل کا مدار مسئلہ ترجیح بلا مرجح کے ابطال پر ہے ۔ یا دور تسلسل کے امتناع پر ۔ اور یہہ دونون راہین بڑی دور دراز ہین بلکہ یون کہئے کہ ایسی مشکل ہین کہ ان پر چلنے سے عامہ خلق کا منزل مقصود پر پہنچ جانا وید کے سمجھنے کی طرح مشکل ہی نہین بلکہ محال ہے۔

(۲) علاوہ برین اثبات مطالب مین منطقی اور فلسفی مزاج لوگ قیاس تمثیلی سے دلیل پکڑتے ہین یا قیاس شمولی سے حالانکہ ان قیاسات کا مدار تماثل اجسام پر ہے یا ایسے چند امور مشترکہ کے ماننے پر جنکو کلیات خمسہ کہتے ہین اور تماثل اجسام و کلیات خمسہ کا مسئلہ ایسا بودا اور **غلط** ہے جسپر ہمیشہ **سلف** نے انکار فرمایا اور محققین طبعیات نے اسے **غلط** ثابت کیا۔

قرآن کریم ہمیشہ استدلال بالاولے سے کام لیتا ہے جو بالکل یقینی اور فطرت کے مناسب ہے استدلال بالاولے کی مثال لَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ ہے۔ اس کلمہ الٰہیہ مین حکم ہے مان باپ کو اُف تک نہ کرو۔ جس سے ثابت ہوا۔ والدین کو کسی قسم کی ایذا دینا بطریق اولے اسلام مین جایز نہین دوسری مثال سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَمِيْعًا سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ پتھر درخت۔ جانور سورج وغیرہ تمہارے خادم ہین۔ یہہ تو تمہارے مساوی بھی نہین۔ پس ان کو معبود بنانا اور آپ اُن کا خادم بننا بطریق اولے باطل ہوگا!۔ کیونکہ شرک مین معاملہ بالعکس ہے!!۔

(۳) یہہ بھی یاد رہے۔ قرآن کریم دلایل کے بیان مین انعامات اور احسانات حضرت حق سبحانہ وتعالے کا تذکرہ بھی برابر کرتا رہتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس قسم کے تذکارسے ایمان اور اللہ تعالے کی محبت دونون مین ترقی ہوتی رہتی ہے۔

(۴) ہر ایک انسان اپنی فطرت اور جبلت پر مکلف ہے پس فطری دلائل ہی اصلی اور صحیح دلائل ہون گے۔

(۵)۔ آیات اور علامات کسی چیز کے وہ ہوتے ہین جنکے وجود سے اس چیز کے وجود کا یقینی پتہ لگتا ہے۔ جسکے واسطے یہہ آیات اور علامات و لیل مین نشان اور علامت کسی چیز کے اپنے مدلول کے اثبات مین کسی وجہ کلیہ قضیہ کی محتاج نہین ہوتی۔ اسیواسطے قرآن مجید جن دلائل کو بیان کرتا ہے اُن کا نام آیات رکھتا ہے۔ مینے دلائل نبوت مین بارہا بیان کیاہے کہ قرآن کریم نے اثبات نبوت

مین بہی بجائے لفظ معجزہ اور خرق عادت کے آیات ہی کا لفظ اختیار فرمایا ہے۔
انسان جہانتک بنظر تحقیق تجربہ کرتا جاوے اور اپنی گرد و پیش کی اشیاء کو اپنے
کام مین لانے کی کوشش کرے۔ اُسے یقین ہوتا جائے گا کہ سخر لکم ما فی
السمٰوات و ما فی الارض جمیعًا منہ جس کتاب مین لکہا ہے وہ پاک کتاب
علاوہ برین کہ ہمکو تمام علوم مفیدہ اور فنون راحت بخش کے سکہلانیکی راہ دکہاتی
ہے یہہ بہی واضح طور پر ثابت کرتی ہے کہ بیریب اس کتاب کا بنانے والا تمام قدرتی اشیاء
اور اُن کے نتائج کا پہلے سے پورا عالم اور کامل خبیر تہا۔ روزمرہ کے تجربے گواہی دیتے
ہین۔ انسان کے ارد گرد کی تمام چیزین اُسکے ماتحت اور اسکی خدام ہین۔ اس
عجوبۂ قدرت کی آسائش کے واسطے تمام ہمہ تن بے مزد حاضر ہین۔
انسان کیا بلحاظ اس روز افزون ترقی کے جو اُسے حاصل ہوسکتی ہے اور کیا
باین خیال کہ وہ اپنے جدید علوم و فنون ابنائے جنس کو سکہا سکتا ہے۔ کیا بباعث
اس سطوت اور تسلط کے جو اسے مخلوق پر محض فضل الٰہی سے حاصل ہے۔
اگر اپنی پیدایش۔ اپنی ابتدائی حالت پر غور کرے تو اسے صاف عیان
ہو جاے گا کہ وہ کیسا ضعیف۔ بے بس۔ ناتوان اپنا ما فے الضمیر ظاہر کرنے
سے عاجز تہا۔ پہر کیسا عالم۔ فاضل۔ شجاع۔ زبردست ہو گیا! سمندر کے کنارے
بیٹہہ کر سمندر کی تہ کی حالت دریافت کرتا ہے اور سمندر کی اشیاء پر حاکمانہ تصرف
جمانا چاہتا ہے۔ یہہ خاکی پتلا اپنی چار دیوار مین بیٹہا ہوا سورج۔ چاند اور آسمانی
بروج کے قطر و محیط ناپنے کو تیار ہے۔ یہہ عجوبۂ قدرت اگر بدن کے ذرات کو
غور سے دیکہے تو بشرط سلامتی فطرت ضرور گواہی دیگا کہ اپنی خلق و بقا مین

ہمہ تن ایک زبردست علیم و حکیم کے قبضۂ قدرت میں گرفتار ہے اور اس غنی ذات کا
محتاج ہے جسکو کسی قسم کی احتیاج نہین - اس ثنا مین اسے اس آیت کی واقعی
صداقت کا اعتراف کرنا پڑیگا -

یٰاَیُّہَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ اِلَی اللّٰہِ وَاللّٰہُ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ [1]

بیچارہ انسان اپنا خالق آپ نہین - نہ اسکے ماں باپ اور اسکے خویش اقارب نے جو
اسکی استعداد کے قریب قریب ہین اسکو گھڑ کر درست کیا - اپنی بدصورتی کو حسن سے
بدلا نہین سکتا - اپنی طول عرض پر متصرفانہ دخل نہین رکھتا - معلوم نہین کتنی مدت
سے چھری لیکر اپنا پوسٹ مارٹم کر رہا ہے پر اس غریب کو اپنے بدن کے عجائبات کا
بہی آج تک پتہ نہ لگا - مائیکرسکوپ ایجاد کر کے کہتے ہین پچھلون نے پہلون
سے سبقت لی - مگر عجائبات انسانی پر اور بہی حیرانی حاصل کی افعال الاعضاء
کے محقق اور کیمیا گر ابتک کتاب قدرۃ کے طفل ابجد خوان ہین - صوفی - یوگی -
الٰہیات - اخلاق - طبعی والے قوئے انسانیہ کا بیان کرتے کرتے تہک گئے مگر احاطۂ
علم الٰہی سے قطعًا محروم رہ چلدیئے اچھے فلاسفرون اور نیکوکار عقلاء کے گہرون مین
ایسے جاہل کندہ ناتراش پیدا ہوئے جنہون نے اپنے مربیون کی عمدہ عقل کو چرخ
دیدیا - اور وہ بیچارے کف افسوس ملتے رہ گئے اور ان سے کچھہ بہی نہ ہو سکا کہ اپنی
اخلاقی ارث سے انہین تہوڑا ہی سا بہرہ مند کر جاتے - بڑے بڑے مدبر اپنے عندیہ مین
تدابیر کے ہر پہلو پر لحاظ کر کے مناسبت وقت اور عین موافق لوازم کو مہیا کرتے ہین پہر
نتائج سے محروم ہو کر اپنی کم علمی پر افسوس مگر قانون قدرت کے مستحکم انتظام کو دیکہکر

[1] - اے انسانو تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ ہی غنی حمید کہا گیا ہے -

ہمہ تقدست ذات پاک کا لابد اقرار کرتے ہین سلیم الفطرۃ دانا جب تمام اپنے اردگرد کی مخلوق کو بے نقص کمال ترتیب۔ اعلےٰ درجہ کی عمدگی پر پاتے ہین ضرور بے تابی سے ایک علیم و خبیر قادر کے وجود پر گواہی دیتے ہین۔ فطرت کی اس بردست دلیل کو غور کرو۔ قرآن مجید کیسے الفاظ مین بیان فرماتا ہے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَاۤ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ۔

ان کلمات مین قرآن ان آیات صانع عالم کی طرف توجہ دلاتا ہے جو انسان کی ذات مین موجود ہین +

ان کلمات طیبات سے پہلے اور اس دلیل سے اول اللہ تعالےٰ نے اپنی قدوسیت ہر ایک نقص سے پاک۔ ہر ایک صفت کاملہ کے ساتھہ متصف ہونے کا اظہار اور عبادت کی تاکید کی ہے اور کہا ہے۔

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ۔

اس دعوے کا مدار وجود صانع پر تھا۔ اسلئے وجود صانع کی دلیل بیان فرمائی اور دلیل بھی ایسی دی جس سے یہہ مطلب بھی ثابت ہوگیا۔

بیان دلیل یہہ ہے کہ آدمی کو دو باتین حاصل ہورہی ہین اوّل شخص انسانی کا وجود اور اسکی بقا دوم۔ بقائے نوع جو مرد و عورت کے ملنے سے حاصل ہوتا ہے۔ پہلے انعام کی نسبت فرمایا کہ۔ انسان اپنی اصل بناوٹ پر نظر کرکے دیکھے کہ وہ مٹی سرد اور خشک سے

لہ۔ اور اُسکے نشانون سے ہے کہ تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر تم اچانک چلتے پھرتے آدمی ہوگئے۔

سلہ۔ اللہ کی قدوسیت بیان کرو جب تم شام کرتے اور جب تم صبح کرتے ہو اور اُسی کے لئے حمد ہے آسمانون مین اور زمین مین۔ اور تیسرے پہر اور جب تم ظہر کرتے ہو +

اسی سرد و خشک سے تیری گرم اور تر جسمانی روح کو پیدا کیا - اور عیان ہے کہ مٹی مین
تو کوئی ادراک نہین - حرکت ارادیہ نہین - کوئی حیات نہین رنگت مین دیکھے
تو میلی گدری وزن مین ثقیل - کثافت مین یکتا سُبحَانَ اللهِ وَ لَہُ الحَمد - اسی مٹی
کے ذرّات سے ایک مدرک متحرک بالارادہ - زندہ - نئی زندگی کے قابل انسان کی ایسی
جسمانی روح بنا وہی جو کدورتون سے پاک - ہلکا - پھلکا - اعلےٰ درجہ کا شفاف صاف تیز
جوہر ہے - کس تحتانی حالت سے کس بلند درجے پر پہنچایا - ا - پھر بے ریب وہ زبردست
طاقت موجود اور بے تردد وہ قدسیت اور حمد کے لایق ہے - یہ اُسی ید قدرت کا
نقش ہے - جسے - اللہ یہواہ - یزدان - اوم کہتے ہین بنا بر علیہذا اس مبارک
آیت کو پڑھو اور مانو - فَسُبحَانَ اللهِ حِينَ تُمسُونَ وَحِينَ تُصبِحُونَ وَلَهُ الحَمدُ
فِي السَّمٰوَاتِ وَالأَرضِ وَعَشِيًّا وَّحِينَ تُظهِرُونَ - پھر اسی مٹی
غیر مدرک - غیر متحرک سے انسان کی بقائی نوع اور اسکے آرام کے لئے اُسکے جنس کی
بی بی بنائی - اور اپنے اس ارادہ کو جو دونون کے باہمی تعلق کی نسبت تھا غور کرو
کن پیارے پیارے لفاظ مین بیان فرمایا -

وَمِن آيَاتِهِ أَن خَلَقَ لَكُم مِّن أَنفُسِكُم أَزوَاجًا لِّتَسكُنُوا إِلَيهَا وَجَعَلَ بَينَكُم
مَّوَدَّةً وَّرَحمَةً إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَومٍ يَتَفَكَّرُونَ -

پھر انسانی صفات کی طرف انسانی فطرة کو توجہ دلاتا اور فرماتا ہے -

وَمِن آيَاتِهِ خَلقُ السَّمٰوَاتِ وَالأَرضِ وَاختِلَافُ أَلسِنَتِكُم وَأَلوَانِكُم إِنَّ

---

۵۱ - اور اُسکے نشانون سے ہے کہ تم ہی مین سے تمہارے واسطے جوڑا بنایا تو کہ تم اُس سے آرام پکڑو اور تمہارے درمیان دوستی اور رحمت ڈالدی یقیناً اس مین سوچنے والون کے واسطے نشانیان ہین -

۵۲ - اور اسکے نشانون سے ہے پیدا کرنا آسمانون اور زمین کا اور اختلاف تمہاری بولیون اور تمہاری رنگون کا یقیناً اس مین عالمون کے لئے نشانیان ہین ؛

فِی ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ۔

گویا درحے۔ انسانی صفات ایک تقسیم مین دو قسم ہوا کرتے ہین ایک قسم انسان کے اعراض لازمہ۔ اور دوسری قسم انسان کے اعراض مفارقہ۔ انسان کے اعراض لازمہ ہین۔ اسکی رنگت۔ بول چال۔ اشکال و خطوط ہین ان ترابی فرشتہ سے مختلف انسان اگر ایک ہی رنگت ایک ہی آواز۔ ایک ہی بول چال ایک قسم کی اشکال اور خطوط رکھتے تو کیا ہم دوست کو دشمن سے ممتاز کر لیتے۔ کیا رات مین بلکہ دن مین کچھ اپنے اور پرائے کا تفرقہ کر سکتے۔ ہرگز ہرگز نہین۔ پس جس غالب طاقت نے یہہ تفرقہ کر دیا۔ وہ معدوم نہین بلکہ وہ موجود اور اس قابل ہے کہ اسکی نسبت کہین سُبْحَانَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ۔

اور انسانی شخص کے اعراض مفارقہ ہین سونا۔ اور جاگنا۔ حرکت۔ سکون کمانا وغیرہ وغیرہ ہین جنکی طرف اشارہ فرماتا ہے۔

وَمِنْ اٰیٰتِہٖ مَنَامُکُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّہَارِ وَابْتِغَآؤُکُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ[1]

اب دلائل انفسی کے بعد آفاقی دلائل سنئے۔ کس ترتیب سے بیان بنایا ہی

وَمِنْ اٰیٰتِہٖ یُرِیْکُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَیُحْیٖ

---

[1] اور اسکے نشانون سے ہے تمہارا رات کو سونا اور دن کو اسکے فضل کی تلاش کرنا۔ یقینًا اس مین نشانیان ہین سننے والون کے لئے۔

[2] اور اسکے نشانون سے ہے کہ بیم و امید کی خاطر تمہین بجلی دکہاتا ہے اور بادل سے پانی اتارتا ہے پہر اس سے زمین کو جانے کے پیچہے زندہ کرتا ہے یقینًا اس مین عقلمندون کے لئے نشانیان ہین۔

بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ -

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْاَرْضِ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ؂

مکذب براہین نے جو دلیل ثبوت ہستی صانع پر قران کریم سے بیان کی ہے وہ ایسی ہے جیسے کوئی سورج کے محیط پر حرارت مرکز ارض کو دلیل ٹھہراوی -

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ -

مکذب نے اپنی نافہمی سے قرآنی دلیل اثبات صانع اس آیت کو کہا ہے اور اسکا ترجمہ یہہ کیا ہے -

"پُہنچی تیرے پاس بات موسٰی کی جسوقت دیکھی اُس نے آگ - پس کہا اپنے ساتھہ والون کو کہ ٹھہرو تحقیق مین نے آگ دیکھی ہے - مین امید کرتا ہون کہ لاؤن اس آگ سے تمہارے پاس سلگا کر یا پاؤن اس آگ پر کوئی واقفکار رستہ جاننے والا - جب آیا اُسکے پاس - آواز آئی (آگ سے) اے موسٰی"

آریہ کے وکیل کی راستبازی اور اسکا علم قابل ملاحظہ ہے نُوْدِيَ - ماضی مجہول ندآ مصدر سے بنا ہے جسکے معنی ہین - پکارا گیا - پکارنے والا کون تہا - مکذب نے

لہ - اور اُسکے نشانون سے ہے کہ آسمان اور زمین اُسکے امر سے قائم ہین پہر جب تمکو ایک ہی پکار سے پکارے گا اچانک تم زمین سے نکل پڑو گے -

۲ہ - کیا موسٰی کی بات تجھے پہنچی جب اُسنے آگ دیکھی پس اپنے اہل کو کہا ٹھہر جاؤ مینے آگ دیکھی ہے تو کہ مین اُن سے انگاری لے آؤن یا آگ پر کوئی راہ بتانے والا مجھے مل جاوے - پس جب اُسکے پاس آیا پکارا گیا اے موسٰی یقیناً مین تیرا رب ہون -

دو خطوط مین کہا ہے (آگ سے) کوئی منصف ذرہ عربی جاننے والا کہے۔ یہہ لفظ (آگ سے) قرآن کریم کے کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ کاذب مکذب نے صرف اعتراض کے لئے یہہ لفظ جوڑ دیا جو اُس کے باغی اور حاسد دل کا اپنا نتیجہ ہے قرآن مجید نے تو خود ظاہر فرمایا ہے کہ ندا کنندہ کون تہا۔ بلکہ مکذب نے بہی تکذیب کے صفحہ ۲۵ مین لکہدیا ہے۔ سُورۂ نمل مین اسکا بیان عمدہ ہے جہان صاف لکہا ہے "پہر جب آیا اسکے پاس۔ پکارا گیا یہہ کہ برکت دیا گیا۔ جو کچہہ کہ بیچ آگ کے ہے اور جو کوئی گرد اسکے اور پاک ہے پروردگار عالمون کا۔" اس آیۃ سے صاف واضح ہے کہ آگ خدا نہین اور نہ آگ سے ندا آئی۔ بلکہ ندا کرنے والے نے تو یہہ کہا کہ نُوۡدِیَ مَنۡ فِی النَّارِ وَمَنۡ حَوۡلَهَا یعنی آگ مین کے اور اُسکے ارد گرد والے کو برکت دی گئی۔ اور اللہ تعالےٰ تو جہانون کا اور ان سب اشیا کا جن سے اسکا علم آتا ہے جنہین آگ بہی ایک ہے پالنے والا ہے قرآنی آیات کریمہ کے وہ نتائج جو مکذب نے فُٹ نوٹ مین دیئے ہین وہ تمام رگوید کے مشہور اردو ترجمہ کے الفاظ ہین قرآن کریم ان ناپاک مشرکانہ بدبودار خیالات سے پاک ہے یہہ مقدس کتاب اللہ تعالیٰ کو ایسی صفات سے ایسے عیوب سے منزہ و مبرا ثابت کرتی ہے۔ آگ بیچاری تو ایسی الٰہی مخلوق ہے کہ پانی سے معدوم ہو سکتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی صفت قرآن مین ہے۔ سُبۡحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ ؁

جناب موسیٰ علیہ السلام نے آگ سے باتین نہین کی بلکہ اللہ تعالےٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا۔ موسیٰ علیہ السلام نے صرف اللہ تعالےٰ کی آواز سنی محیط الکل اللہ تعالےٰ نے ہرگز آگ مین حلول نہین فرمایا مکذب کا یہہ کہنا۔ موسیٰ علیہ السلام آگ کو فرماتے تہے اسے آگ فرعون کو جلا دے۔ دریائے نیل کو سکہا دے اسے اگنی دیوتا۔

میری قربانی قبول کر۔ اے آگ مرنے کے بعد مجھے خراب نہ کر وغیرہ؟ یہہ سب مکذب کا بالکل افترا اور قرآن کے بالکل خلاف ہے اور مکذب کا کذب و بہتان وجوہات ذیل سے ظاہر ہے۔

وجہ اولے۔ کہ اسی جگہہ خود جناب موسٰی علیہ السلام ہی کے قصہ میں آیا ہے۔

إِذْ رَأَىٰ نَارًا فَقَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا بِقَبَسٍ أَوْ أَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى - اور اسی قصہ میں دوسری جگہہ فرمایا ہے إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ۔

آیات کا منشا صاف ظاہر ہے اصل یہہ ہے کہ حضرت موسٰی علیہ السلام کو مصر جاتے راستہ میں رات کے وقت آگ دکہائی دی اور آگ کے دیکھنے کے بعد انکو وہ خواہش پیدا ہوئی جو ہمیشہ سمجھدار اور عقلمند مسافروں کو پیدا ہوا کرتی ہے۔

راستہ میں آگ جلانا۔ پہاڑی ملکون کا عام دستور ہے۔ حضرت موسٰی علیہ السلام کو اس سفر میں رات کا وقت سردی کا موسم پیش آیا اسپر راستہ بہول گئے دور سے آگ کو دیکھا اسے دیکھہ کر ساتہہ والون کو فرمایا۔ تم لوگ ٹھرو۔ میں تمہارے لئے آگ سلگا لاتا ہون تاکہ تم اُسے سردی میں تاپو۔ اور وہان جاکر کسی سے راستہ کا پتہ بہی لونگا۔ بتاؤ اس میں کیا قباحت ہوئی۔ ہ۔

وجہ ثانیہ قرآن کریم میں صاف لکہا ہے آگ اللہ تعالےٰ کی فرمانبردار اور اسکے حکم کے ماتحت ہے۔ اور یہہ بہی قرآن میں لکہا ہے کہ مخلوق کی

ٰہ میں نے آگ دیکھی ہے تو کہ میں تمہارے پاس اُسکی کوئی خبر لاؤن یا آگ کی کوئی چنگاری ہی لاؤن تو کہ تم تاپو۔

عبادت جائز نہین۔ غور کرو۔

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ۔

أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ۔ أَأَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ

نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِلْمُقْوِينَ۔

اور مخلوق کی نسبت حکم ہے۔

وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَ

اسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ۔

وجہ ثالثہ۔ سورۂ قصص کی اس آیت سے جسمین یہہ قصہ مندرج ہے صاف معلوم ہوتا کہ یہہ آواز جسکو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سنا تہا آگ سے نہین آئی۔ بلکہ ایک درخت کی طرف سے وہ آواز سنائی دی چنانچہ اس مین فرمایا ہے۔

فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ

أَنْ يَا مُوسَىٰ إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ

وجہ رابعہ۔ اگر ہم مان لین حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آگ سے آواز سنی مگر پہہ تو پہربہی نہین ہوسکتا کہ ہم مکذب کی طرح کہین آواز دینے والی خود آگ ہی تہی! ۔ کیونکہ۔ اگنی۔ وایو۔ سورج۔ انگرہ۔ ملہاں وید (حسب تسلیم آریہ) نے جب وید کی رچائین لوگون کو سنائین

ھ۔ ہم نے کہا اے آگ تو ابراہیم پر سرد اور سلامت ہوجا

ی۔ اس آگ کو جسے جلاتے ہو سمجہتے ہو کیا تم نے اسکا درخت پیدا کیا یا ہم پیدا کرنے والے ہین۔

ک۔ اور اُسکے نشانون سے ہے رات ۔ دن ۔ سورج ۔ اور چاند مت سجدہ کرو سورج اور چاند کو بلکہ اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہین پیدا کیا اگر تم اُسی کی عبادت کرتے ہو۔ پہر جب آ اسکے پاس آیا برکت والے میدان کے کنارے سے مبارک زمین مین درخت کیطرف سے پکارا گیا کہ اے موسیٰ یقینا مین ہون اللہ عالمون کا پروردگار۔

جو کچھہ لوگون نے اپنے کانون ان رشیون سے سُنا۔ وہ حسب تسلیم آریہ
سب کے خدا کا کلام تہا۔ نہ اس اگنی اور سورج وغیرہ کا حالانکہ اگنی اور وایو
اور سورج کی زبان سے سُنا گیا۔ انصاف کرو۔
اگنی۔ سورج۔ وایو۔ اگر آدمی اور رشی تہے جیسے دیانندی آریہ کا اعتقاد
ہے۔ اور انکا بولا ہوا کلام الٰہی کلام مانا گیا۔ تو موسیٰ علیہ السلام کا وہ الہام
جسکی آواز اہنون نے آگ سے سُنی الٰہی کلام کیون نہین مانا جاتا ہ۔ آگ کا
غیر ناطق غیر متکلم۔ جڑ ہونا صاف گواہی دیتا ہے کہ وہ کلام آگ کا نہ تہا بلکہ کسی
اور کا کلام تہا۔ بخلاف اسکے ملہمان وید کی کلام پر ایسا یقین نہین ہوسکتا۔ کیونکہ ادّعاو
اختلاق اُن کی طرف منسوب ہوسکتا ہے۔

سنو!

ملہم کو جب الٰہی آواز کان مین پڑے گی تو ضرور ہے کہ اگر وہ ملہم کسی موجود مخلوق کے سامنے
کھڑا ہے تو اُسی چیز سے یا ملہم کے قلب سے اُسکو وہ آواز سنائی دیگی اسمین شبہہ ہی کیا ہے!
مشاہدہ فطرت سے عیان ہے پر دیکھنے والی آنکھین بہی ہون۔ اگر ہم مان لین کہ آگ سے
وہ آواز سنائی دی۔ پہر بہی وہ آواز آگ کی کیسے ہوسکتی ہے ؟ ۔ مثلاً ہم دیوار یا کسی
جڑ پدارتھہ کے پاس ہے جنگل مین جہان کوئی بولنے والا نہو کوئی کلام سنین تو
کیا ہم کہدین گے کہ دیوار بول رہی ہے ہ۔ یہہ یقینی امر ہے کہ جو آگ جناب موسیٰ علیہ
السلام نے دیکھی تہی عنصری آگ نہ تہی بلکہ عالم مثال کی ایک کیفیت تہی۔
اور جناب موسیٰ علیہ السلام کی کشفی آنکھہ نے اُسی نور الانوار کی زبردست
تجلی کو دیکھا۔

مکذب براہین نے اثبات صانع کی دوسری دلیل اپنی وید سے دو لکھی ہے جس کو خاکسار نے نمبر الف کے نیچے لکھا ہے — حالانکہ وہ دلیل نہیں بلکہ صرف باری تعالیٰ کی صفات کا بیان ہے! — اگر صرف صفات باری کا بیان اثبات وجود باری میں یین دہرم پر حجت ہے تو قرآن مجید نے صفات باری کے بیان میں کسی قسم کی کمی نہیں کی تہی — مکذب نے صفات کا بیان قرآن کریم میں کیون نہ دیکہا ہ — اگر آریہ کی نظر میں نہیں آیا تو اب زیر نمبر ب ملاحظہ کریں — وید منتر کے الفاظ کو دو خطوط میں لکہا گیا ہے — اور دو خطوط کے سوا باقی مکذب کے اپنے فقرات ہیں۔

الف

اوم — سرب جگت کرتار (خالق الکل) — سرب آدھار (قبول)

سرب سوامی (غالب) — گیان (علیم) — سرب بیاپک (محیط)

انتر یامی (علیم بذات الصدور) — ایشر (حاکم) — سرب گرہ (معدن زر) — اپناشی (غیر فانی)

(بہو) پرانون سے پیارا (اعضاے)

(بہوا) — جگت اور سب سکہون کو داتا — (سخی)

(سوا) — سب کا دہارن کرنیوالا — (قیوم)

(سوتو) — سب ایشرج کا داتا —

(ورینیم) — جو سو یکار کرنیکے لائق — اتی شریشٹ

ب

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ — لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ — یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ — وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ

؎ — اللہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حی قیوم ہے اسکو اونگھ نیند نہیں آتی جو آسمان و زمین میں جو کچھ ہے سب اُسی کا ہے — کون اُس کے پاس اُس کے اذن بغیر شفیع ہوسکتا ہے جانتا ہے جو کچھ انکے سامنے اور پیچھے ہے — اور اُس کے علم سے کسی قدر کا احاطہ بھی کر نہیں سکتے مگر جتنا وہ چاہے — اُس کا تخت آسمان و زمین پر پہیل گیا ہے اور ان (آسمان و زمین) کی نگہبانی سے وہ تہک نہیں جاتا اور وہ بلند و بزرگ ہے۔

(بھرگو) شدہ اور پوتر کرنیوالا
(دیوسیہ) سب کے آتمانو کا پرکرنے والا
(تت) - اس پرماتما کو -
(دہی مہی) - ہم دھارن کرین
(دہیو یونہ پرچود یات) جو سوتیا دیو پرمیشیر
ہماری بدہیون ست کی طرف پریرن
کرے - اور برے کامون سے بچاوے -
اس منتر مین عالم کل جگدیشور نے بقدر
خوبیون سے بہری ہوئی پرارتہنا ہمین
سکہلائی ہے جسکے کامل بیان کرنیکو ایک
دفتر چاہئے - انتہے۔

حفظهما وهو العلي العظيم ۞
اَللّٰهُ وَلِيُّ[1] الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ
مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ
كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ
يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ
اَلْحَمْدُ[2] لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ . الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ . اِيَّاكَ
نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اِهْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّآلِّيْنَ

واہ صاحب واہ - پرارتہنا تو دعا کو کہتے ہین - یہہ منتر جب دعا کا طریقہ ٹہیرا تو اثبات صانع کی دلیل جو آپ کا یہان اصل مدعا تہا کدہر گئی؟!!!

اس منتر کو بیان کرکے مکذب نے پانچ ورق مین منتر کے فضائل بیان کئے ہین -

پہلی فضیلت اس منتر کی جسکو مکذب نے بیان کیا ہے -

اسمین سرب جگت کرتا - سرب آدہار - سرب سوامی - آدی صفات موجود ہین جنسے نہایت واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ

[1] - مومنون کا دوست اللہ ہے اُنکو اندہیرے سے نور کی طرف نکال لاتا ہے اور بے ایمانون کے دوست طاغوت ہین وہ انہین نور سے نکال کر اندہیرے مین لے جاتے ہین -

[2] - حمد اللہ کے لئے جو رب العالمین رحمن رحیم مالک انصاف کے دن کا ہے - ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تجہی سے مدد چاہتے ہین - ہمین صراط مستقیم دکہا صراط اُن کا جن پر تو نے فضل کیا نہ اُن کا جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ گمراہونکا

جگت کا کرتار - اور سب کا ادہار اور سب کا مالک ایک ہے - دوسرا کوئی نہین - اس تمام جیر اچر مہان جگت کا جو بنانے والا اور بنا کر ادہار رکہنے والا اسکو عمدہ انتظام مین چلانے والا اور ہمیشہ مہان شکتی سے اسکا سوامی کہلانے والا جو تمام برکات کا چشمہ اور جمیع فیوض کا مبدا ہے وہی جاننے یوگ ہے"۔

سنو! - **قرآن** مین - اللہ تعالے کو خالق کل شئی - القیوم کل لہ قانتون نہین کہا گیا ؟ - جسکے معنے سرب جگت کرتا سرادہار سرب سوامی کے ہین - اور کیا یہہ تمام صفات لفظ **اللہ** کے معنون مین داخل نہین ؟

اب مین آپ کو چند ایسے **لطائف** سُناتا ہون - جنسے منصف لوگ اسلام کی حقیت کی **حقیقت** اور دیانندی آریہ کا **بطلان** یقین کرین گے۔

لطیفہ اولے - آپنے لفظ اوم سے تمام جگت کا کرتا - اور تمام جیر اچر مہان جگت کا بنانے والا **اللہ تعالے** کو بتایا ہے - مین پوچھتا ہون تمام جیر اچیر مین - جیو (ارواح) اور اُن کے گُن - کرم - سبہاو - پرمانو - اور اُن کے گُن - کرم - سبہاؤ - کال - داخل ہین یا نہین ؟ - اگر یہہ چیزین جگت مین داخل ہین - تو دیانندی پنتہہ بتادے ان کا خالق کون ہے ؟ - اگر کہین وہی ہے جسکو **اللہ** - اوم - جگدیش کہتے ہین - تو چشم ماروشن - دل ماشاد - ولہ الاسماء الحسنی پس **اللہ** تعالے کو خالق کل شئی کہنے والا اور اسپر ایمان لانے والا مومن اور نجات کا پانے والا ہے - و للہ الحمد - اگر دیانندی لوگ کہین - کہ یہہ جگت مین داخل ہی نہین **اللہ** تعالے اُن کا خالق نہین تو بتاوین یہہ **فضائل قرآن کریم** سے بڑہ کر کس امر کے مثبت ہوئے ؟ - تمہارے فضائل والے دیدنے تو تمہاری **تحقیق** پر اللہ تعالے کے قدم اور بقا اور غیر مخلوق ہونے کی

صفت مین بہی خدا کو یکتا نہ مانا۔ !!!

لطیفہ ثانیہ مکذب نے لفظ اوم سے ثابت کیا ہے کہ بار ہی تعالے تمام برکات کا چشمہ ہے اور جمیع فیوض کا مبدا۔ مین پوچہتا ہون۔ ابدی نجات۔ ہمیشہ کی مکت۔ کوئی بابرکت اور عمدہ چیز ہے یا نہین؟۔ اگر ہے تو اس رحیم۔ کریم۔ دیالو۔ جگدیش کے گہر مین ضرور ہوگی کیونکہ وہ تمام برکات کا چشمہ اور جمیع فیوض کا مبدا ہے۔ اور اگر ابدی نجات اور دائمی آرام کچہہ بابرکت شئے نہین۔ تو تہوڑے وقت کا آرام اور نجات بہی جو ابدی نجات کا جزو ہے۔ اچہا اور بابرکت نہ ہوگا!۔ کیونکہ آپکے علوم متعارفہ مین ہم پڑہ چکے ہین۔ جو کل مین نہین وہ جزو مین بہی نہین ہوسکتا!۔ مگر تہوڑے وقت کے آرام کو بابرکت نہ کہنا بالکل غلط اور بداہت کے خلاف ہے۔

اسلیئے وہی کتاب سچ ہے۔ جو کہتی ہے کہ آلہی انعامات اور اسکی عطایات عطاءً غیر مجذوذ ہی ہین۔

اللّٰھمّ اجعلنی خادم کتابک۔ وسنۃ نبیّک وارزقنی مرافقتہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم فی اعلیٰ علیین یا رب العالمین۔

لطیفہ ثالثہ۔ لفظ اوم کی دوسری فضیلت مین مکذب نے کہا ہے۔ اللّٰہ تعالے جسم۔ طول۔ عرض۔ عمق۔ جہل۔ غفلت۔ کمزوری۔ مکان۔ اور تمام الزامات سے پاک ہے۔ مین پوچہتا ہون قران مجید نے بہی اللّٰہ تعالے کو الملک القدوس السلام فرما کر اہل اسلام کو یقین دلایا ہے۔ کہ اللّٰہ تعالے ہر ایک الزام سے پاک ہے مگر دیانندی آریہ کہتے ہین۔ خدا ارواح کا خالق نہین!۔ اگر رزق دیتا ہے تو یہہ صرف ارواح کے اعمال کی مزدوری ہے۔!۔ اور وہ باینکہ ارواح کا خالق

نہین۔ مگر انکے پیچھے ایسا پڑا ہے کہ اُسکی دست برد سے انہین کبہی ابدی نجات نہو گی۔!!!

لڑکون کی بیماری اور اُنکی تکالیف دیکہکر دیانندی کہتے ہین اگر تناسخ کا ماننا غلط ہے تو معصوم بچون پر ایسی تکالیف کیون آتی ہین۔ ہ اگر تناسخ نہ مانے تو رحیم خدا پر الزام آتا ہے۔ ہم کہتے ہین۔ اگر ارواح الٰہی مخلوق نہین تو ان پر ایسی حکومت اور تصرف کیون ہوا ہ۔ کہ وہ کبہی مطلق آزاد نہ ہوئے۔ یہان پر لے مین ہی بیچ انکرما تر کرم سے داغدار ہین!۔ اگر حقیقت الامر کو دیکہو تو لا محالہ وہی مذہب سچا ماننا پڑے گا جو یہہ بشارت دیتا ہے۔

كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ۔ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا[٥]

لطیفہ رابعہ۔ مکذب نے لفظ اوم کی دوسری فضیلت مین کہا ہے۔ اللہ تعالےٰ ایک وشیشی یعنی عرش یا پانی پر بیٹہا ہوا نہین‘‘۔ مین پوچہتا ہون۔ خود مکذب نے تکذیب کے صفحہ ۱۴ مین باریتعالے کی مدح مین لکہا ہے۔

’’وُہ تینون زمانون کے اوپر براجمان ہے‘‘۔ اس قول پر وید سے استدلال کیا ہے۔ اور بڑہ کر یہہ ہے کہ صفحہ نمبر ۲۷ مین ایک ید منتر لکہا ہے جسکے الفاظ یہہ ہین۔ ’’دیوتہ آمرت نان شونا سں نرتیئے دہام نہیرتم۔ اور ان الفاظ کے اصل معنی یہہ ہین دیوتہ لوگ۔ انجہات کا پینا ترک کرکے۔ تیسرے مقام مین پرکاش والیکے۔ عبادت کرتے ہین۔‘‘

٥۔ تمہارے ربنے اپنے اوپر رحمت کو لکہہ لیا ہے۔ اللہ ہر شے کا خالق ہے۔ اُسکی مثل کوئی شے نہین۔ پہر ہم ڈرنے والون کو نجات دینگے۔

سوچو - ایک مقام نور مین ہے اور دوسرا آسمان تیسرا کیا ہوا ہے وہی کیون نہین تسلیم کیا جاتا ہے جسے اہل اسلام عرش کہتے ہین ؟

لطیفہ خامسہ - مکذب اوم کے لفظ سے یہہ بھی نکالا ہے - کہ باری تعالے کی جناب مین سفارش نہین - رشوت جرم ہے جبرائیل - میکائیل کا وحی پہنچانے رزق رسانی کا محتاج بنانا جہالت ہے - مین کہتا ہون باری تعالے کی پاک ذات کو مسلمان بھی رشوت خوار اور وحی مین جبرائیل وغیرہ کا محتاج ہرگز نہین جانتے - ان کلمات سے کس قوم پر طعنہ کی راہ نکلتی ہے ؟ کیا قرآن کریم مین یہہ آیت شریفہ نہین آئی ؟ -

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاءُنَا عِنْدَ اللّٰهِ - قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ -

وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُونَ -

وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ

مگر اب یہہ تو فرمایئے - پیار تھنا اور دعاؤن اور خاص کر مضطرون اور پاک لوگون کی دعاؤن مین بھی کوئی اثر ہے یا نہین ؟ - اور خیرات صدقات اور خوشبو والی اشیا کا آگ مین ڈالنا کچھ مفید ہے یا نہین - ؟ - اگر جبرائیل کا وحی مین درمیانی ہونا یقین کیجئے اور میکائیل کا توسط ماننا کبیرہ گناہ ہے - اور آلہی بارگاہ مین

سلہ - اور ڈرو اس دن سے کہ کوئی جی کسی جی کے کام نہ آئے گا اور نہ اس کی سفارش منظور کی جائیگی اور نہ اس سے کوئی رشوت لی جائیگی اور نہ وہ مدد دئے جائینگے -

کوئی واسطہ نہین تو کیا یہہ بات بالکل غلط ہے جو دیانندی آریہ کہتے ہین۔ ؟ اگنی
وایو۔ سورج۔ انگرہ کی وساطت اور درمیانی ہونے سے وید جیسا الٰہی کلام لوگون کو
پہنچا اور کیا ہمارا یہہ مشاہدہ غلط ہے ؟ اور سوفسطائیہ کا قول صحیح ہے۔ مشاہدون کا
اعتبار نہیں ہے ؟ جو ہم دیکھتے ہین کہ ہمارے کہیتون اور باغون کے ہرا بہرا آباد کرنے
مین بعض ہوائین اور مینہ برسانے والے بادل اور روشنی اور اندہیرا مظاہر قدرت
کی وساطت ہوتی ہے اور تمام حوادث و واقعات علوی و سفلی وسائط و اسباب سے
مربوط ہین۔ تسپر بھی حقیقتاً باری تعالے کی ذات پاک ان تمام علل اور درمیانی
اشیا سے مستغنی ہے اور یہی امر بالکل اسلام کے مطابق ہے۔

اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔

اُس بید کے منتر کی جو ایک قسم کی دعا ہے مکذب نے جو یہی فضیلت یہہ لکھی ہے۔ جو جسکو پیار کرتا
ہے دوسرے کے دل مین اسکی محبت اتنی ہی اثر کر رہی ہے" ایشر کو پیارا لو نسے پیارا جاننا حصول قرب کا
اول درجہ ہے"

مین کہتا ہون۔ قرآن کریم الٰہی محبت کے مسئلہ کو جس آب و تاب عمدگی سے بیان
کرتا ہے۔ اسے ذرہ تامل سے سنو۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ۔ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔

بعض آدمی۔ بعض اشیا کو مختلف اغراض کے باعث پیارا نون سے پیارا سمجھتے

لہ۔ بعض آدمی اللہ کو چھوڑ کر شریکون کو اختیار کر لیتے ہین اُن سے اللہ کا سا پیار کرتے ہین۔ پر ایمان والے
سب سے زیادہ محبت اللہ ہی سے کرتے ہین۔

ہین۔ تمنے سنا ہوگا کہ ہزارون اپنے پرانون کو خدا کے سوا اور شیار کی محبت پر تیاگ دیتے ہین پس سچی تعلیم اور کامل تعلیم ہین بجائے اسکے کہ باری تعالے کو پرانون سے پیارا کہا جاوے اُس کو ہر ایک چیز سے زیادہ پیارا ہونیکا یقین کرایا جاوے۔ اور یہی فائدہ ہے جو قرآن کریم کے لفظ مِن دُونِ اللہِ سے حاصل ہوتا ہے اور یہی قرآن کریم کی تکمیل ہے۔

فضیلت پنجم مین لکھا ہے۔ اُس ایک راحت اور آنند کو لوگ حسب رضی چاہتے ہین اور یہی سبب ہے کہ محروم رہ جاتے ہین۔ مگر مین کہتا ہون۔ کیا۔ اَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ ۔ قران کریم مین موجود نہتا؟۔ یا کیا مکذب اس سے بے علم ہے؟۔

فضیلت ششم۔ تمام سرشٹی کے واسطے پرمیشر سرب ادہار ہین۔ **قرآن کریم** فرماتا ہے۔

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ۔ لَہٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ۔

فضیلت ہفتم و ہشتم جو کچھ لکھا ہے۔ وہ فضیلت ششم مین موجود ہے اگر زیادہ سننے کی ضرورت ہے تو سنو۔ **قرآن کریم** مین ہے۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـــًٔـا۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ۔ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

ف۔ تم دیکہتے ہو بعض آدمی اپنی خواہش کو معبود بنا لیتے ہین۔

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا۔

منتر دوم کی فضیلت ہشتم مین۔ شیطان کے وجود پر۔ اور اللہ تعالے کے نام
قہار۔ جبار۔ اور اسکی صفت مکر پر بہی اعتراض کیا ہے اور مکار اسکا نام بتایا ہے۔
شیطان کا قصہ ہم مفصل بیان کر آئے ہین۔ شیطان کو گمراہ کرنے کے واسطے اللہ
تعالے نے نہین بہیجا۔ قرآن کریم مین نہین لکہا کہ اللہ تعالے نے شیطان کو
گمراہ کرنے کے واسطے پیدا کیا۔ قہر کے معنی عربی مین غلبہ اور طاقت کے ہین۔ قاہر
کے معنے غالب اور طاقتور ہین۔ القاہر جو اللہ تعالے کا نام ہے اسکے معنے ہین
وہ ذات پاک جو سب پر غالب ہے۔ القہار۔ القاہر کا مبالغہ ہے۔ قرآن کریم نے
خود القاہر کے معنے بتائے ہین۔ جہان فرمایا ہے۔ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ
کیا تمہارے یہان اسے سرشٹی کرتان سوامی نہین کہا گیا۔ ہے۔ پس اسے القاہر کا
ہم معنے سمجہو لو۔ جبر کے معنے اصلاح کرنا سنوارنا۔ الجبار کے معنے وہ بڑا اصلاح
کرنے والا اور سنوارنے والا۔ پس اس معنے پر اللہ تعالے کا نام ہوا الجبار
ہم ہزارون طرح سے اپنی صحت کا بگاڑ کرتے ہین۔ مگر اس علے بارگاہ
مین ہماری اصلاح کے سامان پہلے ہی سے علیم و خبیر خدا نے کر رکہے ہین جس
سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ یقیناً ہماری کرتوتون سے پہلے ہی واقف
تہا۔ دیکہو عربی زبان کے الفاظ بولنے والے طبیب اس بندہن کو جو ٹوٹی ہوئی
ہڈی پر ہڈی کی اصلاح کے واسطے باندہتے ہین جبیرہ کہتے ہین۔ یہہ لفظ
اسی مادہ جبر سے نکلا ہے جس سے جبار نکلا ہے۔ اور جبر نقصان تو عام لکہی پڑہے
لوگون مین مشہور ہے جسکے معنے نقصان کی اصلاح کے ہین۔

مکر کے معنے تدبیر۔ اور باریک تجویز کے ہین اور فریب کی سزا دینے کو بہی بی ہین مکر* کہتے ہین۔ حیلہ کا لفظ بہی عربی مین لفظ مکر کے ہم معنی ہے اور کید بہی یہی معنی رکہتا ہے۔ اور کید کے معنے جنگ اور تدابیر جنگ کے بہی ہین +

دیانند نے اپنی کتاب ستیارتہہ پرکاش مین لکہا ہے کہ الفاظ کے مختلف معانی مین سے مناسب معنی لینے چاہئے ستیارتہہ۔ نمبر ۲۔

آپ اگر اُس دیانندی فقرہ پر ایمان رکہتے ہین تو انصاف سے غور کرین کہ ان الفاظ مین کیا قباحت رہی ؟۔

اس منتر کی نوین فضیلت مین مکذب نے پہر بارینعالے کے پوجنا کا بیان چہیڑا ہے اور مین لکہہ چکا ہون کہ قرآنی کلمہ۔ الملک القدوس السلام۔ مین باری تعالے کی صفات کاملہ پوجنا اور رشد ہی کا کامل بیان کردیا ہے۔ اور اس فضیلت مین مکذب نے پہر دعا کی طرف ناظرین کو توجہ دلائی ہے اور

---

*نوٹ۔ عداوت ایک نار ہے جو دل ودماغ کو مکدر کرکے صفات حسنہ سے انہین محروم کردیتا ہے عیسائیون نے محض حسد سے ان الفاظ (مکر۔ کید) کو اعتراض کا نشانہ بنا رکہا ہے اور قرآن کریم کی ان آیات پر حقارت آمیز نگاہ ڈالتے ہین۔ کو توراۃ و انجیل مین ایسے محاورات بکثرت موجود ہین۔ عربی اور عبرانی کے محاورات قریبا قریبا ہونے کی وجہ سے لازم آتا تہا کہ وہ قران کریم کی مصطلحات کی صداقت کا اعتراف کرنے مین پس وپیش نہ کرتے مگر حسد نے ان کی بصیرت کو دہندلا کردیا۔ ہمارے دیانندی بہائیون نے بہی حق پوشی مین انہی اگہلی لوگون کے اقتدا کو ضروری سمجہا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ ایک بولی کا لفظ جب اپنے اصلی مکان سے دوسرے ملک مین دوسری زبان مین منتقل ہوتا ہے اُس کا منشا ومفہوم اصلی دوسرے ملک کے مذاق کے قالب مین ڈہل جاتا ہے۔ مکر۔ کید۔ ملٹری ٹرمس (فوجی اصطلاحین) آیئن قرآن کریم کی یہہ آیتین ان الفاظ کی پوری تشریح کرتی ہین اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ۔ جب بے ایمان تیری نسبت خفیہ تدابیر کررہے تہے کہ تجہے قید کرلین یا جلا وطن کرین یا مار ہی ڈالین۔ اور وہ تدبیرین کررہے تہے اور اللہ بہی (بچاکر نکال لے جانے کی) تدبیر کررہا تہا اور اللہ کی تدبیر آخر غالب ثابت ہوگئی۔ ایسا عرب کی ناشکر گذار قوم کی اُس بدسگالی اور خفیہ منصوبون کو جو آنحضرت صلعم کی نسبت وہ کرتے تہے اور ان کی اختلاف آرا کو لفظ مکر سے ظاہر کیا ہے کو دمحل بتا سے دیتا ہے کہ اس لفظ کا معنے کیا ہے۔ دوسری آیت جناب ابراہیمؑ کی نسبت بیان فرمایا ہے۔ وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ۔ انہون نے اسکو ضرر پہنچانا چاہا پہر ہم نے انہین کو ذلیل کیا وہ جناب ابراہیمؑ کو آگ مین ڈالنا چاہتے تہے اور اس ارادہ مین باری تعالے نے انہین ناکامیاب رکہا اسی کو لفظ کید سے تعبیر فرمایا ہے +

عبدالکریم

اتنا نہین سوچا کہ صانع عالم کے وجود پر دلائل لانا اور گم گردہ راہ دہریہ کے آگے وجود باری کو ثابت کرنا اور بات ہے اور دعا مانگنا اور یہہ بتانا کہ دعا کسطرح مانگی جاوے اور بات

اس مقام پر صانع کی ہستی پر دلائل لانے واجب تھے نہ دعائین سکہانا۔

اگر دعاؤن کی عمدگی سے دہریہ پر حجت قایم ہو جاتی ہے تو قرآنی دعا سن لو۔ جو تمام عمدہ مطالب پر حاوے ہے اور اگر تحقیق کی نگاہ سے دیکہی جاوے تو ہر قسم کی انسانی دعاؤن سے بالاتر ہے۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

اسمین یہہ لکہا ہے۔ عبادت کرے اور بہیڑین بکری خوراک نہین۔ اونکا گوشت نہین پہنچتا۔ العجب!۔ ثم العجب!۔ کیا یہہ فقرہ جسکو آپنے لکہا ہے کسے وید کی منتر کا ترجمہ ہے؟۔ کیا یہہ آپکا یاکسی اور انسان کا ایجادی فقرہ ہے؟۔ نہین نہین۔ ہرگز نہین۔ یہہ تو قرآن کریم کی آیۃ کا ترجمہ ہے۔ اور وہ آیۃ یہہ ہے۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاۤؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ

روحانی صداقتین تو قرآن کریم سے باہر نہین۔ مگر ہم تعریض کرنیوالے سے یہہ پوچہتے ہین سوم لتا کے رس سے کس دیوتا کا پیٹ موٹا اور پہلایا جاتا ہے؟ ویدکے عام پسند لفظی تراجم سے پتہ دیجئے اس منتر کی دسوین فضیلت مین لکہا ہے حقیقی دعا اور شانتی دینوالی اپاسنا وہی ہے جسکے کرنے سے اپاشک کو شانت ندرہے جو اسکے حصول کے وسائل ہین

۱۔ اے ہمارے رب ہمکو اس زندگی مین نیکی دے اور آنیوالی زندگی مین بہی نیکی عنایت فرما +

۲۔ اللہ کو انکا گوشت اور لہو نہین پہنچتا لیکن اُسے تو تمہاری (صفت) تقوی (خدا ترسی) پہنچتی ہے +

اول انکا گیان نہایت لازمی ہے - اور یہہ بتانا اس مذہب کا فرض ہے جو کاملیت کا دعویٰ کرے"۔

"پاپشک کو شک نرہے" - کی نسبت تو آپ نے صرف اتنا ہی کہا ہے کہ باری تعالیٰ اپاپشک اور دعا کرنے والے سے قبولیت کا وعدہ کرے جیسے تکذیب کے صفحہ ۶۴ سطر ۳ مین آپ نے لکھہ دیا اور اسکے حصول کے وسائل کو صرف ترقی علم کی دعا مین منحصر کیا ہے جیسے تکذیب کے صفحہ ۶۲ سے ظاہر ہے - مگر کیا تم لوگون نے قرآن مین قبولیت دعا کا وعدہ - اور ترغیب علم کی آیات نہین پڑہین ہو - اچھا اب سن لو -

أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ[1]

وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا[2] -

يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ[3]

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ[4] -

اس منتر کی گیارہوین فضیلت مین مکذب نے کہا ہے

"جتنے مذہب ہین عقل کو صندوق مین بند کر قفل لگانا اپنا پہلا اصول جانتے ہین - اور ان مذاہب مین سے فسٹ نمبر دین محمدی ہے مصنف اعجاز محمدی نے صفحہ ۱۹۱ مین معقول فلسفہ کو منع فرمایا ہے -"

مین کہتا ہون صاحب اعجاز محمدی نے یونانی لغو فلسفہ سے منع کیا - جو غلطیا ہندیون کی کاسلیسی کا بد نتیجہ ہے - ورنہ قرآن سچی فلسفی کی تاکید کرتا ہے - اور

---

۱ - مین دعا مانگنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہون جب وہ مجھسے دعا مانگتا ہے تو چاہئے کہ مجھہ ہی سے قبولیت کی طلب کرین اور مجھپر ایمان لاوین توکہ راہ پاوین +

۲ - اور کہہ اے میرے رب مجھے علم مین ترقی دے +

۳ - اللہ ایمان والون اور عالمون کے درجے بلند کرے گا +

۴ - تو کہہ کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہین +

نیچر کے نظارہ پر کبھی فرماتا ہے - اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ - اور کبھی فرماتا ہے لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ کسی وقت فرماتا ہے لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ - اور کہین فرماتا ہے اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰی اور کسی جگہہ اشارہ کرتا ہے اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ان نصوص کے بعد کوئی عقلمند منصف کہ سکتا ہے کہ قرآن یا اسلام کا پہلا اصل یہہ ہے کہ عقل سے کام نہ لایا جاوے - یا عقل کو صندوق مین بند کرکے اوپر قفل لگا دینا چاہئے - مولوی غلام علی صاحب مرحوم کا قصہ - کہ یوشع بن نون کے قصہ مین سورج کا ٹھہرا ہوا مولانا مرحوم و مغفور بیان کر رہے ہین - اور اسنو مکذب براہین نے اُن کو بند کر لیا - ایک شخصی بحث ہے جو ہمین پسند نہین - اور مولوی صاحب مرحوم کا اب انتقال ہو چکا ہے - الا ہم اُن سے دریافت کرتے - کہ مکذب کہان تک راستباز ہے - حالانکہ نہار کا طول یا لیل کا طول جسکو سرمدیت لیل اور سرمدیت نہار کہتے ہین - ایک لطیف محاورہ ہے اور مکذب کے گرو کی اس تحقیق پر جیسے اُس نے اگنی اور وایو اور سورج رشیون کے نام رکہے - اس قصہ کی توجیہ کچھہ بھی دقت نہین رکھتی - مگر قرآن کریم مین یہہ قصہ موجود نہین ہے - ہمین یا مولوی صاحب مرحوم کو اسکے بیان کی ضرورت ہی کیا ہے -؟ +

پیشوا دیانند ۱۲

دوازدہم فضیلت کے بیان مین پھر تمکو آیت ذیل یاد دلاتا ہون -

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ اور خلوص نیت اور استقامت و درستی مسائل کے متعلق ان آیات پر غور کیجئے وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ -

استقلال ۱۲

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ

اس نمبر مین کتنی طول کلامی کرنی پڑی - باآنکہ اثبات صانع کے دلائل سے اسکا

کوئی تعلق نہین - مگر امر مجبوری ہے بے تکی ہانکنے والون سے سابقہ پڑگیا ہے

اب لفظی ترجمہ اس منتر کا لکہتا ہون - جسپر اسقدر گفتگو ہوئی ہے -

اوم ـــ بہوؔ ـــ بہوَا ـــ (جسمین سب ہین ۱۲) سْوا ـــ (خوش وخرم ۱۲) تت ـــ (وہ ۱۲) سَوِیت ـــ (خالق ۱۲)

وَرینیم ـــ (لینے کے لائق ۱۲) بہرگو ـــ (تیج ۱۲) دیوسے ـــ (پرکاش کا ۱۲) دہی مہی ـــ (دہیان کرتے ہین ۱۲) دہیو ـــ (عقلون کو ۱۲)

یو نہ ـــ (جو ہمارے ۱۲) پرچو ـــ دیات ـــ (اپنے طرف کہینچے)

مطلب - اللہ تعالےٰ ہمارے عقلون کو اپنی طرف متوجہ کرے - مگر کیا یہہ دعا قرآنی دعاؤن کا مقابلہ کرسکتی ہے ؟ - سنو !

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي هَارُونَ أَخِي اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا[۵۱] -

رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا[۵۲] -

سورہ فاتحہ کو بہی مکذب نے دلیل اثبات صانع خیال کرکے اسپر اعتراض کئے ہین پہلا اعتراض مکذب کے صفحہ ۵۵ مین " اگر خدائے قرآنی بموجب ان دو آئتون کے (الحمد للہ رب العٰلمین ۰ الرحمٰن الرحیم ۰) موصوف ہوتا تو غیر مذہب والون اور حیوانون کو مسلمانون کے ہاتہہ سے قتل اور ذبح نہ کراتا - کیونکہ ذبح وقتل رحیمیت و ربوبیت کے برخلاف ہے "

مصدق - بدکارون کے قتل کا تذکرہ تو گذر چکا ہے - اور اسپر وید کی تاکیدین

---

۵۱ - اے میرے رب میرے سینے کو کہول دے اور میرا امر میرے لئے آسان کردے اور میری زبان کی گرہ کہول کہ میری بات (تبلیغ احکام الٰہی) کو سمجہہ لین اور میرے خاندان مین سے میرے بہائی ہارون کو میرا بوجہہ بٹانے والا بنا - اس سے میری پیٹہہ کو تقویت دے اور میرے معاملہ مین اسے ساجہی بنا تو کہ ہم مل کر تیرے نام کی تقدیس کرین اور تجہے بہت یاد کرین +

۵۲ - اے ہمارے رب ہمکو اپنے پاس سے رحمت عطا کر اور ہمارے معاملہ مین ہمین راہ کہول دے +

بیان ہوچکین۔حیوانات کے ذبح پرسنئے رحم ہے کہ نہین۔

گوشت کہانے کے منکرون نے جانورون کے ذبح کرنے مین گوشت کہانے والون پرجسقدر اعتراض کئے ہین۔ اسکا مفصل جواب برہان الذبح نام ایک بسیط کتاب مین مولوی سید قمر علی لکہنوی نے لکہا ہے۔ اسکا خلاصہ بقدر ضرورت یہان گذارش ہے۔معترضون کے اعتراضات کا مدار ان چند وجوہ پر ہے منکرین کی پہلی وجہ" جانورون کا ذبح کرنا۔ باری تعالے کی صنعت کا مٹانا ہونا ہے"۔جواب صنعت الہیہ کا وجود جیسا حکمتون پرمبنی ہے۔ ویسے ہی ذبح کرنا بہی چونکہ ضروری امر ہے حکمتون سے خالی نہین وہ بہی حکمتون پر مبنی ہے۔

ایضاً۔ منکرین ذبح بہی نباتات اور معدنیات کی قدرتی صفت کا ابطال کرتے ہین۔ اگر جانورون کا ذبح کرنا قدرتی صنعت کا تغیر ہے تو نباتات اور جمادات کا استعمال بہی قدرتی صنعت کا تغیر ہے۔

ایضاً۔ ہمیشہ مرکبات مین تغیر ہوا کرتا ہے۔ اور کسی آن مین مرکبات موجودہ تغیر سے محفوظ نہین رہ سکین پس تغیر ایک امر لازمی ہے جو مصنوعات کو لابد ہے ذبح ہون یا نہ ہون پہر ذبح پر انکار کیون کیا جاتا ہے۔؟

دوسرا طعن یہہ کرتے ہین کہ ذبح کرنے مین جانور کو بقیہ حیات اور تمتع زندگی سے محروم کیا جاتا ہے۔مگر پہلے یہہ ثابت ہونا چاہئے کہ حیوانات کو اس محرومی سے ضرور صدمہ پہنچتا ہے حیوانات کے اضطراب اور انکے عندالذبح حرکات سے اندازہ نہین لگ سکتا کیونکہ کیا ثبوت ہے کہ انہین تکلیف ہوتی ہے یا وہ تکلیف کا نتیجہ ہے۔؟

بار ہا ہمنے مصروع (مرگی زدہ) کے حالات اضطرابیہ کو دیکھا۔ بعد افاقہ جب اس سے دریافت کیا اُس نے اپنی تکالیف سے بیخبری بیان کی۔

علاوہ بریں یہہ نقص نباتات پر بھی عاید ہوتا ہے اور اُن کے استعمال سے ان نباتات کے سلسلے کا قطع بھی جنکو ہمنے استعمال کیا۔ لازم آتا ہے۔

سیوم۔ تمتع نفس وجودحیات سے حیوانات بے خبر ہین۔

چہارم۔ تمتع مستلذات کبھی اضطراری ہوتا ہے اور کبھی اختیاری اضطراری کی مثال بہوکہے کو کھانا کھلانا۔ اور پیاسے کو پانی پلادینا۔ اور اختیاری کی مثال لذیذ میوجات کا استعمال کرنا۔ اضطراری تمتع۔ اور لا بدی استلذاذ کی محرومی اور اُنکا دفع ہونا دوطرح ہوتا ہے۔ اول۔ دفع رنج اور مصیبت اسطرح پر کہ رنج اور مصیبت کا ہی استیصال کیا جاوے۔ دوم صورت یہہ ہے۔ کہ رنج اور مصیبت کو باقی رکہکر رنج زدہ کو آرام سے روکا جاوے +

اول۔ کی مثال۔ خارش والے مریض کا مرض کسی طرح دور کیا جاوے اور اُسے خارش کی دوائی کہانے سے محروم کیا جاوے۔ اسطرح مرض کا دور کرنا۔ اور مریض کو دوائی سے محروم رکہنا۔ کوئی جرم نہین اور نہ کوئی ظلم ہے بلکہ مریض پر پہلے درجہ کا احسان ہے۔ دوسری صورت یہہ ہے کہ خارش والے کے مرض کو باقی رکہکر خارش کی دوائی کے استعمال کرنے سے محروم رکہا جاوے یا کہجلانے سے روکا جاوے۔ یہہ قسم البتہ ظلم ہے +

اب غور کرو۔ حیوانات کے تمتعات اضطراری ہین۔ یا اختیاری ظاہر ہے کہ حیوانات کے تمتعات کیا ہین۔ یہی کہانا۔ پینا۔ بول و براز کرنا۔ اور تنفس لینا

اور یہہ اقسام ظاہر ہے کہ بالکل اضطراری ہین - پس حیوانات کو بند کرکے ایذا دینا ظلم ہوگا اور بے انصافی ہوگی کیونکہ جانورون کو اس صورت مین اُن کے ضروری تمتعات کہانے پینے سے محروم کہا جاتا ہے اسی واسطے جناب رحمۃ للعالمین (فداہ ابی وامّی ونفسی ومالی) نے فرمایا ہے -

امراۃ دخلت النار فی ہرۃ حبستہا ولاھی اطعمتہا تاکل من خشاش الارض

حیوانات کو ذبح کر دینا - اور اُنکے مادۂ اضطرار کو بہی قطع کرنا ظلم نہ ہوگا ؛

یاد رہے - ذبح مین قلیلہ تمتعات (مثلاً جانورون کا کودنا پہاندنا) کا ابطال ضرور ہوتا ہے - مگر انسانی فواید کے لئے اتنی قلیل نقصان کا ارتکاب منکرین ذبح بہی کرتے ہین - چنانچہ وہ دودہ کی خاطر جانورون کے ننہے ننہے شیرخوار بچون کو باندہ کر ایسے تمتعات سے روک دیتے ہین ؛

ذبح پر یہہ بہی اعتراض کرتے ہین کہ ذبح مین بے جرم جانور کو سخت سے سخت تکلیف پہنچائی جاتی ہے اسکا جواب یہہ ہے - خدا کی کمزور مگر نہائیت پیاری مخلوق انسان کے بہت سے کام حیوانات کی تکلیف پر موقوف ہین - گوشت کہانے سے منکرون کے ملک مین زراعت کے تمام کاروبار حرفت اور تجارت پر نظر کرو - یہان کیا غالب عمرانات کے اکثر کام حیوانات کی تکلیف پہ موقوف ہین - اسی واسطے باری تعالیٰ نے حیوانات کی بناوٹ اور انکے طبعی قواہین جیسی مضبوطی رکہی ہے - اُن کے نفسانی قوے اور ادراک کی طاقتون مین ایسا استحکام نہین رکہا - حیوانی مسکن اور حیوانی لباس

۱ - ایک عورت ایک بلی کے بدلہ جہنم مین داخل ہوئی جسے اُسنے بند کرکے کہانے پینے سے محروم کر دیا وہ بیچاری کوڑا اگر گھٹ ہی کہاتی

اور حیوانی خوراک اور حیوانی عیش و آرام پر نظر کرو۔ پہر انسانی محل۔ قصور اور اقسام

اقسام کے لباسون۔ کپڑون۔ اور انواع اطعمۂ لذیذ اور فرحت افزا منظرون کو دیکہو
اس قانون قدرت کے نظارے سے صاف عیان ہے کہ ذبح کے آلام سمجھنے
مین بہی اُن کے قوے ایسے ہی کمزور اور ضعیف ہین۔ جیسے ادراکی قوے
حیوانات کا ذی روح ہونا اس امر پر راہ نمائی نہین کرتا کہ اُن کے قوا سے نفسانیہ
بہی قوی ہون۔ دیکہو آدمی کا جگر اور شش باوجود ذی روح کے اعضا اور
قوی الادراک انسان کے اجزا ہونے کے بالکل بے حس ہین اسی طرح بعض
حیوانی قوے کی حدت حیوانات کی عام ذکاوت کی مستلزم نہین۔ دیکہو اکثر
حیوانات بدون وحشت اور اضطراب کے ذابح کے پاس کہڑے رہتے ہین۔ رحم
ایک قلبی حالت ہے۔ ایسے ہی قہر بہی ایک جبلی صفت ہے یہہ دونون صفتین کسبی
نہین ہوتین۔ ہان کبہی سوسائٹی اور تعلیم سے انہین کمی اور زیادتی ہوا کرتی ہے
گو وہان اصل اور عرض کا فرق ضرور رہتا ہے۔ مگر اس سے دونون افراط اور تفریط
کی جا نہین کسی عام حکیمانہ قانون کے باعث نہ ہونگی۔

ظالم خلق آزار یا عقرب اور مار خونخوار پر رحم کرنا ظلم ستمگار سے ہرگز کم نہین۔

نکوئی با بدان کردن چنان است ٭ کہ بد کردن بجاے نیکمردان ٭

اچہے تجربہ کے ڈکٹر کو زخمون کا چیرنا قبیح نہین گو اس عمدہ کام کو ایک رقیق القلب
نہ کر سکے۔ اور ڈاکٹرون کو اپنے زعم مین قسی القلب کہا کرے۔ مگر تعجب ہے کہ
ذبح کے منکر ذبح کے سوا انواع و اقسام کے شدائد اور تکالیف
جانورون پر جائز رکہتے ہین۔ حالانکہ

(اول)۔ صدمہ موت بوقت ذبح سے حاصل ہوتا ہے۔ بدون دخل انسان بہی شدنی
ہے۔ اور جن تکالیف کو منکرین ذبح جائز رکہتے ہین وہ بدون جبر انسان کے
اور کسی طرح حیوانات کو لاحق ہونی ممکن نہین۔

(دوم)۔ ان تکالیف سے جنکو منکرین جائز رکہتے ہین حیوانات کو کوئی فائدہ
نہین پہنچتا۔ صرف اس مین انسانی فائدہ ہے۔ اور ذبح جانور کو تکالیف امراض
اور تدریجی موت کے شدائد سے نجات بخش ہے بخلاف ان تکالیف کے جنکو
منکرین جائز رکہتے ہین مصائب شدیدہ کے تحمل پر مہلت دینا رحم نہین پس ذبح
کرنا رحم ہے۔ کیونکہ ذبح کرنے مین جانور کو شدائد مرض الموت اور دیگر شدائد
زمانی سے بچایا جاتا ہے۔ اور ذبح سے جانور کو وہی امر پیش آتا ہے جو اسے بدون
ذبح بہی پیش آنے والا تہا۔ ہم نہین سمجہتے کہ حیوانات کو ذبح کرنے سے انسان
کیون منع کیا جاوے۔ اسلئے کہ

(اول)۔ انسان مدنی الطبع اور بہت حقوق کا ذمہ وار ہے اور بہت معاملات
کا سپردار ہے۔ ہان انسان کے ہاتہ سے جن حقوق کا اتلاف معاملات ذبح
مین ممکن تہا مذہب حق نے اسکا انسداد ضرور کیا ہے چنانچہ اسی مصلحت کی
بنا پر شیر دار جانور کا ذبح بلحاظ اسکے بچے کے اور ملک کے جانور کا ذبح کرنا بلحاظ
اتلاف حقوق غیر کے درست اور پسندیدہ نہین۔

(دوم) انسانی بناوٹ پر نظر کرو۔ انسان کی ابتدائی پرورش کسطرح جانورون
سے زیادہ پراز تکالیف ہے۔ اسکی خوراک۔ پوشاک اسکے علوم کس دقت اور محنت
سے اسکو حاصل ہوتے ہین۔ پس اس قانون الہی سے قیاس ہوسکتا ہے انسان کی

موت بہی بخلاف حیوانات انہین حکمتون کے لحاظ سے بری بڑی دقتون اور مشکلات پہ مبنی ہوگی-

(سوم) - تعجب ہے کہ تمام دنیا کے جانورون کا مرنا - تمام مدعیان الہام کے نزدیک خدائے رحیم کی طرف منسوب ہے - پہر نہایت تعجب ہے کہ ذبح کے حکم کو کیون یہہ لوگ رحم کے خلاف یقین کرتے ہین ؟ شکاری جانورون کا خالق کیا رحیم نہین ؟ - امراض شدیدہ اور معمولی موت جو تدریجی اور سخت تکالیف کے بعد ہوتی ہے اس آنی موت ذبح سے اگر زیادہ تکلیف دہ ہے تو کیون ایسی پہلی قسم کی موت دینے والا خدا دیا لو - کریا لو - نیا کاری نبار ہتا ہے ؟ - اور ذبح کے حکم دینے سے ظالم کہا گیا ! - آریہ صاحبان ! - وبائی ہواؤن کا بہیجنے والا رحیم اور عادل نہین ؟ - بے شک ہے ! - ضرور ہے ! - اور قدرتی نظارہ دیکہہ لو ! انسان کی بناوٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ خاکی پتلا - حیوانات نباتات اور جمادات پر حکمران ہے - اسکی بناوٹ بتاتی ہے کہ اوسکا پورا حق ہے حیوانات سے سواری اور باربرداری کا کام لے - ان کے بچون کا دودہ پئے جانورون پر حبس اور زدوکوب کی سزا بدون جرم تجویز کرے جسکے باعث اگر جانورون مین ادراک اور قوی ارادہ ہوتا - تو اُن سے خودکشی ہی ممکن تہی تو اس حکمران کے حق مین ایسی دیرپا تکالیف کے جواز پر ذبح کی تکلیف کی جو صرف ایک دو منٹ کے لئے ہوتی ہوگی - کس عقل سے ممانعت کی جاتی ہے ؟ - ایک اور نظارہ دیکہو لو ! دنل اخس سنجاطر اشرف کل مذاہب مین معمول ہے - روح کی خاطر اور حفاظت کے لئے بعض امراض مین اعضا کا کاٹنا پسند ہے - اور زخم کے ہزار دن کیڑون کا

مار ڈالنا ضرور ہے اور ان کیڑون کا وہان سے نکالنا اور جلا وطن کرنا لابد ہے۔ ایک بادشاہ یا ریفارمر کے بچانے کو ہزارون جانورون کا قتل جائز ہے۔ تو کیا انسانی آرام کے لئے ذبح حیوانات ممنوع ہوگا؟ ہرگز نہین۔

ذبح کا حکم جانورون پر رحم ہے۔ اوّل۔ اگر جانورون کے واسطے ذبح کا حکم نہ کیا جاتا تو بار برداری اور سواری کے کام مین سخت دکھ اٹھاتے۔ دوم جانور پیری۔ ضعف۔ ناتوانی اور عدم خبرگیری سے تکلیف پاتے۔ سوم تدریجی موت کے شدائد سے ہرگز محفوظ نہوتے۔ چہارم۔ ایک جگہ چارہ نہ ملتا۔ جنگل مین کوئی ساتھ نہ جاتا پیری اور ضعف سے خود نہ جاسکتے۔ اگر جاتے بھی تو وہان قدرتی گوشت خوار جانور دانتون کی چھریان لے کر موجود ہوجاتے۔ پنجم۔ لوگون کے کھیت ضائع کرتے۔ تو کھیت والے آخر انسے وہی معاملہ کرتے جو ذبح کے مجوز کرتے ہین۔ ششم۔ اگر بدون جواز فتوے ذبح سب جانور خود مرجاتے تو اُن کی عفونت باعث امراض ہوتی۔ یا جلانیکے مالا یطاق تکلیف بوجہ انسان پر رکھی جاتی۔ اسواسطے اللہ تعالے نے جنگلون مین تو شکاری جانورون اور گوشت خوارون کو پیدا فرمایا۔ اور شہرون مین مجوزین ذبح کو۔

ہند کے اصل باشندے یا تو گوشت خوری کے مجوز ہون گے یا انہین عفونتون کے سبب کمزور ہوکر ہمیشہ مغلوب ہی رہے۔

بعضے یہہ اعتراض کرتے ہین۔ "گوشت اگر قدرتی طور پر انسان کے لئے مفید ہوتا۔ تو انسان کو اسمین اتنی صنعت اور تکلیف کی حاجت نہوتی"۔ اسکا جواب یہہ ہے کہ انسانی

مرغوبات اور اسکی پسندیدہ چیزین سب کی سب اسکے تصرف اور ترکیب سے اُسے پسندیدہ ہوتی ہین - کیونکہ یہہ مرکب القوے منتصرف اور جامعیت کا پتلا پہلا بدون دخل خود کچھہ پسند کرتا ہے ؛ - اُسکی میوہ خوری مین میوون کی تراش اور تصفیہ کو دیکھو اسکی غمگساری بی بی کے زیورات پر نگاہ کرو - اسکے جواہرات کی بناوٹ پر نظر دوڑاؤ اسکے لباس کو سوچو - اسلئے تو اسکو مردار کا کہانا اور خون کہانا حرام ہوا کہ اسکو اس سے بدمزگی نہو ؛

ایک اور قدرتی نظارہ دیکھو - عمدہ صفات مین شجاعت ہے اور گوشت اسکا معین ہے - اسواسطے گوشت خورون مین فتحمندی محدود رہی - اور جبانت نہایت درجہ کی رذالت ہے - اور گوشت اس کا دشمن ہے - اگر کاملین کو اجازت ذبح نہوتی - تو شریر خود احکام الٰہی اور احکام فطرت کے پابند ہوتے - ضرور گوشت کہاتے اور کاملون کو ستاتے اور دنیا کو انواع اقسام کے مفاسد کا سامنا کرنا پڑتا اللہ تعالے نے کاملین کو بھی اجازت دیدی تاکہ اشرار کا مقابلہ کرسکین ؛

گوشت خوری ایک ضروری امر ہے علم اور اُسکا تجربہ ایک ایسی ضروری چیز ہے جسپر انسان کی انسانیت کا مدار ہے اور ظاہر ہے کہ علوم کی ترقی بدون صحرا نوردی اور سیر و سیاحت جبل و بحار بالکل محال ہے - اور یہہ بھی ظاہر ہے کہ ایسی ریاضت مین عمدہ غذا کی ضرورت ہے - اور علوم کے عاشق بیچارے اکثر عاشق تہی دست و بے زر ہوتے ہین - بدون شکار وحشی و طیور اُن کی اوقات کیونکر بسر ہوتی - ؛ - علوم طبقات الارض اور جغرافیہ کے عشاق کو قطبین کا سفر اور جہازون کی سیاحت بدون دریائی شکار کیونکر میسر آتی ؛

سقیمین مین سے بہی بعض جاپان اور بعض ہمالیاؤن کے باشندون اور قطبین کے رہنے والون کو گوشت اور مچھلی کی حاجت لابدی ہے۔

جہاز والون کو بعض حالتون مین مچھلی کا شکار کرنا بہت ضروری ہوتا ہے جس سے سیاح ناواقف نہین۔ تلوار ہر جگہہ عام طور پہ میسر نہین ہو سکتی۔ اور بالکل ظاہر ہے کہ چھری کیا تہہ گردن کیطرف سے ذبح کرنا ایسا آرام دہ نہین جیسے گلے کی طرف سے ہے ؏

مکذب۔ تکذیب نمبر ۵۶۔ دنیا کے مسلمان جب کسی حیوان کو ذبح کرتے ہین۔ اسوقت بسم اللہ الرحمن الرحیم نہین پڑہتے بلکہ بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر قتل کرتے ہین ؎

مصدق۔ مسلمان نادان نہین۔ الفاظ کے معانی سے بےخبر نہین جب ہی تو اپنے اس تصرف اور عظمت پہ نگاہ کر کے کہ اُن کو قاضی الحاجات خدا نے ان اشیا پہ محض اپنے فضل سے تسلط بخشا ہے اوسوقت روحانی تربیت کے خیال پہ باری تعالے کی کبریائی کو یاد کرتے ہین۔ سنو!۔ ایام حج مین جب پہاڑی یا بلندی پہ چڑہتے ہین۔ اسوقت بہی اللہ اکبر کہا کرتے ہین اور جب نشیب مین اُترتے ہین اور اپنا نزول دیکھتے ہین تو سبحان اللہ کہہ کر باری تعالےٰ کی قدوسیت شیال کرتے ہین۔ ہر ایک عمدہ فعل ایک صفت الہیہ کا مظہر ہوا کرتا ہے اس فعل کے مناسب اللہ تعالے کی صفات کو یاد کیا کرتے ہین۔

مکذب۔ (مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ) یہہ فقرہ قرآن کا حیرت افزا ہے جیسے خدا کی ذات پر غیب وارد ہو رہا ہے۔ کیا یہ پیشہ مربہ وزا انصاف نہین کرتا۔ کیا آدم کے وقت سے مرے ہوئے لوگ ابتک سنتن سپرد ہین۔ مگر معلوم نہین ضمانت پر یا جوڈیشل حوالات

ہین - پہر یہہ فقرہ سریع الحساب کے خلاف ہے عدل یہہ ہے کہ فوراً کارروائی شروع
ہوے" تکذیب صفحہ ۷۵

مصدق - آپنے تکذیب کے صفحہ (۷۵) مین لکھا ہے - آریہ حق کے چھپانے سے البتہ
ڈرتے ہین" مگر مین نے جہانتک غور کیا آپ کا طریقہ یہہ نہ پایا - سنئے صاحب - !
یوم کا لفظ عربی زبان مین وسیع معنے رکہتا ہے منجملہ ان معنے کے یوم کی معنی وقت
ہے سنو ! - محاورہ عرب - یوم ولد للملک ولد یکون بسرو عظیمہ - ویوم مات فلان
بکت علیہ الفرق المختلفۃ - حالانکہ لڑکے کا پیدا ہونا اور آدمی کا مرنا کبھی دن کو ہوتا
ہے اور کبھی رات کو - پس مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ کے معنے ہوئے - مالک ہے وقت جزا کا
ہر روز جسوقت کسیکو اپنے اعمال نیک کے بدلے انعام اور بد اعمال کے بدلے سزا
ملتی ہے - اسوقت کا مالک باریتعالے ہے - بلکہ یوم اتنے وقت کو کہتے ہین
کہ جسمین کوئی واقعہ گزرا ہو - دیکہو - یوم بعاث - و ذکرہم بایام اللہ - ہمارے
ملک مین دن ٹہیک ترجمہ یوم کا ہے لوگ کہتے ہین آج فلان شخص کے دن
اچہے آئے ہین - اور فلان شخص کے برے آئے ہین - پس یوم کا ترجمہ دن بہی کرین
توکوئی عیب نہین - غور کرو - تمام اُن مصائب کی نسبت (جو یہان دنیا مین برداشت
کی جاتی ہین) قرآن کیا کہتا ہے -

فَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ - فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ
مَا عَمِلُوا -

یعنی جو کچھ تمکو مصیبت پہنچتی ہے - سب تمہارے کسب اور اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے
اب آپ سمجھہ گئے ہونگے کہ کل مقدمات دورہ سپرد نہین - اور اگر بعض لوگون کے

معاملات سشن سپرد ہین تو بہی کوئی حرج نہین ضمانت کی ضرورت ان ناقص
حکام کو ہوتی ہے جنکو ڈر ہوتا ہے کہ ان کا مجرم اُن حکام کے تصرف سے کہین بہاگ
جاوے گا باری تعالے کے ملک سے بہاگ کرجانے کی کوئی جگہہ نہین مجرمون
مین سے بعض اُسی وقت سزایاب ہوجاتے ہین اور بعض جوڈیشل حوالات مین
رہتے ہین۔ یا انپر عفو ہوجاتا ہے۔ ضمانت کی حاجت نہین ؎

سریع الحساب اور مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ مین تعارض نہین۔

(اول)۔ اسلئے کہ سریع الحساب کے معنے ہین کہ جب حساب شروع کردی تو جہٹ پہٹ
لے لیتا ہے۔ اگر جزا اور سزا مین مہلت دے تو ممکن ہے کہ یوم الآخرہ تک مہلت دیدے

(دوم)۔ جس حالت مین ہر وقت یوم الدین ہے جیسے گذارش ہوا تو تعارض
کیا ہوا۔؟

(سوم) مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ سے یہہ نہین نکل سکتا کہ آجکے دن کا مالک نہین۔
اور آج سزا یا جزا نہین دیتا۔ کوئی کلمہ حصر کا یا آج مالک ہونے کی نفی کا قرآن مین
موجود نہین۔

اگر آپ کے نزدیک فوراً کارروائی ضروری ہے تو چاہئے کہ تمام زانیون کو پورا
آتشک یا پورا سوزاک جو پوری سزا ہے فوراً شروع ہو جاوے۔ حالانکہ ان
دونون امراض کا ظہور ان لوگون مین مختلف اوقات پر ہوا کرتا ہے۔ یا جب
مجرم مختلف گناہ کرکے مختلف سزاؤن کا مستحق ہو تو بطور آریہ تناسخ دیانندی پنتہ
کے یکدم وہ تمام جونین بہگت لے جنکا وہ مستحق ہے کیونکہ دیانندی پنتہ کے نزدیک
تناسخ ہی سزا ہے مگر ہم دیکہتے ہین کہ معاصی پر مسخ ہو کر انسان حیوان

نہین بن جاتا۔ پھر کذب صاحب فرماتے ہین - اُن تو ختم المرسلین انتظام کرتا ہو گا۔ اے انصاف کے دشمنو سنو!

ختم المرسلین سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم الے یوم الدین تو اپنے مالک انتظام ہونے کی نسبت حسب الہام الٰہی یون خبر دیتا ہے۔

لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ - سورہ اعراف

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا - سورہ جن

اور ربّ العالمین تو خواب استراحت نہین فرماتے قرآن کریم باری تعالےٰ کی صفت مین فرماتا ہے لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ - البتہ پرلی کے وقت ہان مہان پرلی کے وقت جو ایک بے دلیل اور خیالی امر ہے - بتائے کیا کرتے ہین؟ اس وقت کسکو خلق کرتے اور رزق دیتے ہونگے؟ - مہان پرلی کے قائل اس کا جواب دین - مین نے تو آریہ ورتون مین وہ بھی دیکھے ہین جو کہتے ہین کہ اس وقت نیند کرتے ہین!!! -

لطیفہ - امید ہے کہ غالبًا ناظرین پسند کرینگے بجائے لفظ وقت اور حین کے قران نے یوم کا لفظ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ مین کیون اختیار کیا؟ - سو گزارش ہے - کہ عرب لوگ کبھی رات کی طرف ان امور کو نسبت کرتے ہین جنہین نقص اور عیب ہوتا ہے - دیکھو شعر حماسہ کا

لَاَ ذَتْ هُنَالِكَ بِالْاَشْعَافِ عَالِمَةً ٭ اَنْ قَدْ اَطَاعَتْ بِلَيْلٍ اَمْرَ غَاوِيْهَا

ك‍ - مجھے تو اپنی ذات کے ضرر و نفع کا کوئی بھی اختیار نہین ہان جو چاہے اللہ -

اگرچہ بعض اوقات کسی خاص مصلحت کے واسطے لیل کی طرف ہی بعض امور منسوب کرتے ہین - مگر وہان لیل کو خاص صفت سے موصوف کر لیتے ہین یا اُسے معرف باللام بنا لیتے ہین - جیسے - اِنَّا اَنزَلنَاهُ فِي لَيلَةٍ مُبَارَكَةٍ - اِنَّا اَنزَلنَاهُ فِي لَيلَةِ القَدرِ
وَمِنَ اللَّيلِ فَتَهَجَّد بِهِ نَافِلَةً لَكَ

اسیواسطے باریتعالے فرماتا ہے - ہم جو انصاف کرتے ہین وہ بے نقص ہوتا ہے اسمین حرف گیری کا موقع نہین ہوتا - ہمارا انصاف اور ہماری سزا روز روشن کا معاملہ ہوتا ہے *

اِيَّاكَ نَعبُدُ وَاِيَّاكَ نَستَعِينُ - یہ مکذب کا اعتراض ہے - چوری - قتل - ڈکیٹی - قماربازی کے لیئے یہی کلام مسلمانون اور ان کے ملانون کا وظیفہ ہوا کرتا ہے "

مکذب - ! - انصاف تو کرو - یہہ کیا اعتراض ہے ؟ - چوری - ڈکیٹی - قماربازی - خدا کی عبادت نہین - اور نستعین سے پہلے ایاک نعبد کا لفظ ہے جسکے یہہ معنے ہین کہ تیرے ہی فرمانبردار ہون یا رہین اور نستعین کے مابعد اِهدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِيمَ موجود ہے جسکے معنے ہین - دکھا ہمین سیدہی راہ - ہوش کرو - چوری کی نسبت خود قرآن کریم مین حکم ہے -

اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقطَعُوا اَيدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا -[1]

وَلَا تَاكُلُوا اَموَالَكُم بَينَكُم بِالبَاطِلِ -[2]

اور قتل کی نسبت حکم ہے -

---

[1] چوری کرنیوالا اور چوری کرنے والی ان کے ہاتھہ کاٹ دو بدلے مین اُن کے کسب کے - ۹

[2] ۱۵ - اپنے مال کو آپسمین ناحق مت کہا ؤ *

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ [۱]

وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا [۲]

اور ڈکیتی کی نسبت کہا ہے۔

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ - أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ - [۳]

قمار بازی کی برائی میں قرآن کا حکم ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ [۴]

إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ [۵]

بتلائے اسقدر شدید دھمکیون کے بعد جو اُن صفات ذمیمہ کی نسبت قرآن مجید مین مذکور ہوئین آپکی منصف ضمیر (اگر اُس مین انصاف ہو) گواہی دیتی ہے کہ ایسے غیر موزون اور خلاف تہذیب اشارات اُسکی نسبت کئے جاوین ؟ -

---

[۱] - اور مت قتل کرو کسی جان کو جو اللہ نے حرام کی ہے مگر حق پر -

[۲] - اور جو مظلوم مقتول ہوا ہمنے اُسکے وارث کو قدرت دے دی -

[۳] - اسکے سوا نہین کہ جزا اُن لوگون کی جو اللہ اور اُس کے رسول سے لڑتے ہین اور زمین مین فساد کرنے کو دوڑتے ہین یہہ ہے کہ قتل کئے جاوین یا سولی دئے جاوین یا اُس زمین سے جلا وطن کئے جاوین - یہہ واسطے انکے رسوائی ہے دنیا مین اور آخرت مین اُن کے لئے بڑا عذاب ہے -

[۴] - اے ایمان والو اسکے سوا نہین کہ شراب - جوا - بت - اور تیر ناپاک شیطانی عمل ہین ان سے بچ جاؤ تو کہ نجات پاؤ -

[۵] - شیطان کا ارادہ یہہ ہے کہ جوئے - اور شراب کے بہانہ تمہارے درمیان بغض و عداوت ڈلوا دے اور تمکو اللہ کے ذکر اور نماز سے روکے - اب بہی باز آؤ گے ؟ -

مکذب - اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ - آجکل سیدہی راہ ایک اور بہی مشتبہ ہوا ہے"

پہر کہتے ہین "اگر سیدہی راہ کے طلبگار ہو تو علم و عقل کو کیون دخل نہین دیتے - اور معقولات

کے پڑہنے سے کیون گریز ہے"

مصدق - ! - آپنے یہان عجیب و غریب طور پر انصاف کی راہ اختیار کی ہے - دل کو روکتا ہون - تہامتا ہون - کانشنس دہکے دیتی ہے مگر مبارک ہو - ! - اس پاک مذہب اسلام کو جس نے گالی اور بد تہذیبی کا بدلہ اُس قسم کی کارروائی کے ساتہہ دینے سے منع کیا ہے جس نے حکم دیا ہے - وَجَادِلۡهُمۡ بِالَّتِيۡ هِيَ اَحۡسَنُ اور پہر فرمایا ہے - وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدۡوًۢا بِغَيۡرِ عِلۡمٍ - افسوس صد ہزار افسوس پاکیزگیئے اخلاق اور طہارت باطن دنیا سے یک قلم موقوف ہو گئی - اللہ تعالے کے حضور مین اسقدر بیباکی اور کپکپا دینے والی گستاخی روا رکہی گئی - اگر کوئی منصف ہو تو اُسکے نزدیک اس ناشائستہ کتاب (تکذیب) کی بے قدری اور خفت کے لئے بس ایسے ناجایز مضامین کا ہونا ہی بس ہے - تعجب پر تعجب ہوگا اگر اس پر بہی یہہ کہا جاوے کہ تکذیب لاجواب لکہی گئی یا مطالب خیز لکہی گئی ضد کا مُنہ کالا ہو صاف اور سیدہی باتون سے بہی کیسے پہرا دیتی ہے ! - یہہ بہی کیا اعتراضات ہین ؟ - ان کا کافی جواب یہی ہے کہ انکے جواب سے اعراض کیا جاوے - کیا یہہ آپ کا اتہام آمیز کلام کچہہ بہی انصاف پر مبنی ہے ؟ مسلمانون کو اسلام کو علم و عقل کی راہ سے کب نفرت ہوئی ؟ مسلمانون نے علوم و فنون مین جس قدر ترقی کی اور دنیا مین انوار علوم کی اشاعت کی ایک عالم اُس کا شاہد ہے اہل یوروپ اسلام

کے معترف ہین کہ یورپ کی آغاز شائستگی اور قوائے عقلے کی شگفتگی کا اصلی
چشمہ عرب اور اہل عرب ہین افسوس بغض و عناد نے ہمارے مخالفون کو
اس درجہ تک پہنچا دیا کہ مسلمات سے انکار کرتے ہوئے بھی کوئی حیا دامنگیر
نہین ہوتی مسلمانون کی اصطلاح مین کفر کے زمانہ کو ایام جاہلیہ کہا گیا ہے جس
سے صاف عیان ہے کہ جہالت اور بے علمی سے اس قوم کو کیسی نفرت رہی ہے خیر
کچھہ ہی سہی مگر اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ سے اس اعتراض کو کیا چسپیدگی
ہے ؟ - خواہ مخواہ اعتراض کرنے کا ٹھیکہ لے لیا ہے - نفس کلمات طیبات مین
کیا نقص ہے ؟ - اُسکے معانی کیا فطرت انسانی سے مناسبت نہین رکھتے ؟ -
ناظرین با انصاف سوچو ! - اس مین "ہم تیرے ہی ذلیل محتاج بندے - فرمانبردار بندے
ہین اور ان اپنے اقرارون پر مستقیم رہنے اور ہر طرح کی ضروریات کے سرانجام و انصرام کیلئے تیری ہی
جناب سے مدد چاہتے ہین" - کیا نقص ہے ؟ - اس قسم کے اعتراض ظاہر نہین کرتے کہ ان لوگون
مین مخالفت حق اور ترویج بطلان کی کسقدر عادت ہے ؟ مجھکو
یقین واثق ہے کہ ان لوگون کی ایسی کارروائی قرآن کریم کی
صداقتون کی اور بھی زیادہ استحکام دینے والی اور اشاعت کرنیوالی
ہوگی اور صاحبان بصیرت پر کھل جائے گا کہ بغض آلود دلون نے
مہر منیر کو تیرہ و تار ثابت کرنے کی ناکامیاب کوشش کرنی چاہی ہے
قرآن کریم نے جس قدر تاکید تحصیل علوم کی کی ہے ایسی
دنیا مین کسی الٰہی الاصل ہونیکا دعوے کرنیوالی کتاب نے نہین کی
اللہ اکبر ! - سارا قرآن انہین مضامین سے لبریز ہے - کہین کائنات الجو

کی طرف توجہ دلانے کو فرماتا ہے اَفَلَمْ یَنْظُرُوا اِلَی السَّمَاءِ فَوْقَهُمْ الآیۃ - اور اسکی

مثل بیسیوں آیتیں - کہیں تحصیل علوم طبقات الارض و معدنیات وغیرہ کیطرف

دلوں کی توجہ کو معطوف کرتا ہے وَاِلَی الْجِبَالِ کَیْفَ نُصِبَتْ - غرض اس

کلام مجید کا طرز بیان اور سیاق کلام ہی اس طرح واقع ہوا ہے کہ نصیحت و پند

کے اول و آخر نظارہائے فطرت و مشاہد قدرت کے نقشے کھینچتا ہے اور

اس قسم کی آفاقی و انفسی (اندرونی و بیرونی) شہادتوں سے اپنے کلام اللہ

ہونے کا صریح ثبوت دیتا ہے - عبرت انگیز اور نصیحت آمیز کلام کے مقطع میں ضرور

یہ قابل غور الفاظ وارد کرتا ہے یَعْلَمُوْنَ - یَعْقِلُوْنَ - یَتَفَقَّهُوْنَ - یَتَذَكَّرُوْنَ - یَتَدَبَّرُوْنَ

اب ان ترغیبات کا منشا کیا ہے یہی کہ اسکے پیرو - غور و تفکر کے مذہبًا پابند

ہوجاویں ورنہ وہ اتباع کتاب اللہ کی صفت سے موصوف نہ ہوسکینگے -

سبحان اللہ ! - اس سے زیادہ ذخائر علمی کے اکٹھا کرنے کی اور کیا ترغیب و تحریص

ہوسکتی ہے ؟ - اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ یَعْقِلُوْنَ

بِهَا - الآیہ یعنے عالم کی سیر و سیاحت کرو جس سے سوچنے والے دل پیدا ہوں -

مکذب - غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ - چونکہ مسلمان تناسخ کے

قایل نہیں - پس خدا کا کسیکو نعمت دینا - اور کسی پر غضب کرنا اور کسیکو گمراہی میں ڈالنا -

چہ معنی دارد نہ اسکا انصاف قائم رہتا ہے نہ اسکا رحم اور نہ اسکا علم - اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ -

مَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ - ضال علیہم کی ضمیریں خدا کی طرف پھرتی ہیں - پس ان اعمال کا فاعل

خدا ہوا - انتہی مختصرًا -

مصدق - آپ تو بڑے عربی دان ہیں اس کلام میں - کونسی ضمیریں خدا کیطرف

پہرتی ہین ذرہ توسوچو!-
خدا کا کسیکو نعمت دینا- اور بدون کسی سابق مزدوری اور کسی محنت کے اللہ تعالے کا انعام اور اکرام کرنا- اسکی رحمت اور فضل کا نشان ہے- جو باری تعالے کی اعلی درجہ کی صفت ہے- تناسخ والے تو یہی کہین گے- ہمین یہہ آرام اور راحتین جو ملی ہین ہماری محنتون اور ہمارے کامون کا پہل ہے- اگر مان لین کہ منصف بادشاہ کا ضروری کام ہے تو کوئی اسکا فضل خاص اور خالص احسان نہین- مگر مسلمان آرام پانے والا- یہہ کہیگا کہ یہہ باری تعالے کا فضل اور احسان اور اسکی دیا لتا اور کرپا لتا ہے- اور کسی پر غضب کا آنا بیوجہ نہین ہوتا قرآن خود غضب کے وجوہ کو بیان کرتا ہے سنو!-

وَلٰکِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْکُفْرِ صَدْرًا - فَعَلَیْھِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللہِ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ - نحل
بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِہٖٓ اَنْفُسَھُمْ اَنْ یَّکْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللہُ بَغْیًا اَنْ یُّنَزِّلَ اللہُ مِنْ فَضْلِہٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰی غَضَبٍ - وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ

دیکھو غضب کے اسباب قرآن کریم مین کس طرح بیان ہوتے ہین؟ - اور دیکھو غضب بہی بیوجہ نہین آتا- بلکہ اس صورت مین آتا ہے جبکسی نے اپنے دل کی وسعت مین بجائے اسکے کہ الٰہی محبت کو جگہہ دیتا- الٰہی نافرمانی کو جگہہ دی- ضَآلِّیْن کا صیغہ بخلاف مَغْضُوْب مجہول نہین معروف کا صیغہ ہے ضال کے معنی گمراہ ہونے والا بہکنے والا- اس ضد کو چہوڑو یہہ بہی کوئی اعتراضات ہین اس سے قرآن کریم کی عظمت کم ہوجائے گی حق و صدق خود اونچا ہوتا ہے- یہہ سراج منیر کسی دشمن کے پہونک مارنے سے بجہہ نہین سکتا- ایک زمانہ مین

عیسائیان یوروپ نے قرآن کریم اور اُس کے حامل واجب التکریم کو بہت بُرے بُرے پیرایئون مین دکہانا شروع کیا کہ یہہ غیر مغلوب صداقت کہین یوروپ مین پہیل نہ جاے۔ جناب ہادی کامل علیہ الصلوۃ والسلام کو بدنما ڈرامون کی سٹیجون پر عیبناک قابل نفرت ایکٹر بنا کر دکہایا۔ اُس فرضی کبوتر کی قبیل کے مصنوعی افسانے تراشے ۔ مگر کیا وہ اُس آفتاب حقیقت کو پوشیدہ کرسکے؟ آج یوروپ مین بے شمار منصف غور کرنے والے پیدا ہو گئے جو اشاعت کلام ربانی کی راہین تیار کر رہے ہین۔ اثبات صانع عالم کے اُن دلائل مین سے جنکو مکذب براہین نے اپنے غلط خیال کے باعث قرانی دلائل اثبات صانع کہا ہے قرآن کریم سے دو دلیلین وہ بیان کی ہین جنکو تکذیب کے صفحہ ۴۶ و ۴۷ مین بضمن نمبر ۳ و نمبر ۷ لکھا ہے دلیل نمبر ۳ صفحہ ۴۶ مین سورہ والنجم کے پہلے رکوع کی چند آئتین ہین اور دلیل نمبر سات صفحہ ۴۷ مین جو کچھ نقل کیا ہے اسمین کچھہ حصہ تو اُن دو آیت شریفہ کا ہے جسکو مکذب نے نمبر تین مین چھوڑ دیا تہا اور وہ دو آئتین یہہ ہین۔

اَفَرَاَیۡتُمُ اللّٰتَ وَ الۡعُزّٰی وَ مَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الۡاُخۡرٰی ۔ سورہ نجم رکوع پہلا۔ آیت ۱۸ اور ۱۹

اب اس آئتہ شریف نمبری ۱۹ کے آگے مکذب ایک عربی کا فقرہ لکھتا ہے اور اس مجموعہ پر جلی قلم سے سورہ نجم کا حوالہ دیتا ہے۔ وہ عربی فقرہ یہہ ہے (تِلۡكَ الۡغَرَانِیۡقُ الۡعُلٰی وَاِنَّ شَفَاعَتَھُنَّ لَتُرۡتَجٰی) پہر اس فقرہ کا ترجمہ کرتا ہے "یہہ تینون بت بڑے بزرگ ہین اور انکی شفاعت کی امید رکہنی چاہیئے" مینے اسلام کے مختلف مذاہب کے لوگون سے یہہ سورہ نجم سُنی ہے کسی مین یہہ ناپاک اور گندہ شرک کا بہرا فقرہ نپایا اور نہ کسی مطبوعہ یا قلمی قران کریم مین لکہا ہوا دیکہا۔

مکذب کے تمام ان اعتراضات کا مدار جنکو صفحہ ۴۴ سے شروع کیا ہے یہی ناپاک
اور شیطانی فقرہ ہے جسکو مکذب نے کہا ہے کہ سورہ والنجم مین ہے اور فی الوقع
سورہ نجم کیا قرآن کریم مین ہے ہی نہین - پس مکذب کے اعتراض ہی نہ ہے ہان
پہلا حصّہ دو آیت کرکے سورہ والنجم کے پہلے رکوع کے ان آیات کے آخر مین ہے
جنکو مکذب نے دلیل نمبر تین تکذیب کے صفحہ نمبر ۴۶ مین لکھا ہے ان دونون آیات
کریمہ کو مع ان آیات کے جو سورہ والنجم کے ابتدا سے تا آیتہ ۱۸ مین اثبات صانع عالم
سے بالذات تعلق نہین مکذب نے نافہمی سے اسے دلیل اثبات صانع گمان کیا
ہے البتہ ان آیات کریمہ کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راستی اور
عظمت اور بزرگی کے اثبات مین ایک خاص تعلق ہے اور یہہ امر بھی چونکہ
احقاق حق اور ابطال باطل مین ضروری ہے اسلئے مجھے اس رکوع کی تشریح
اور بیان کی ضرورت پڑی ناظرین غور کرین ہر دو آیات مرقومہ صفحہ نمبر ۴۷ تکذیب
کیسی لطیف ہین - اور کس خوبی کیساتھہ احقاق حق اور ابطال باطل کرتی ہین -

سنو!

مطالب دو قسم کے ہوتے ہین - اول بڑے ضروری - دوسرے انسے کم درجہ
کے بڑے ضروری مطالب کو بہ نسبت دوسرے مقاصد کے بلاریب تاکید اور
براہین و دلائل سے ثابت کیا جاتا ہے - یہہ میرا دعوے بہت صاف اور ظاہر
ہے - تاکید کیواسطے ہر زبان مین مختلف کلمات ہوا کرتے ہین ایسے ہی عربی زبان
مین بھی تاکید کے لئے بہت الفاظ ہین - مگر ایشیائے زبانون مین جیسے
علے العموم قسم سے بڑھکر کوئی تاکیدی لفظ نہین - ایسے ہی عربی کے لٹریچر مین بھی

قسم سے زیادہ کوئی تاکیدی لفظ نہین - قرآن کریم عربی زبان مین نازل ہوا - اسلئے اسمین عربی محاورات پہ ضرور بہی مطالب مین قسمون کا استعمال ہی ہوا - اقسام القرآن کی نسبت جہان مکذب نے اعتراض کیا ہے وہان مفصل انشاء اللہ بیان کرونگا +

رہی یہہ بات کہ اہم اور بہت ضروری مطالب مین براہین اور دلائل کا بیان کرنا بھی ضروری ہوتا ہے قرآن کریم نے ان مطالب مین قسمون کے علاوہ وہ کیا ثبوت دیا ہے ؟ - سو یاد رہے جہان قرآن کریم کسی مطلب پر قسم کو بیان کرتا ہے وہان جس چیز کے ساتھہ قسم کہائی گئی ہے وہ چیز قانون قدرت مین قسم والے مضمون کے واسطے ایک قدرتی شاہد ہوتی ہے - اور یہہ قسم قدرتی نظارون مین اپنے مطلب کی مثبت ہوتی ہے جو قسم کے بعد مذکور ہوگا -

مثلاً

اِنَّ سَعۡیَکُمۡ لَشَتّٰی الخ ایک مطلب ہے جسکے معنے ہین - لوگو ! تمہارے کام مختلف ہین اور انکے نتائج بہی الگ الگ ہین " - قرآن مجید اس مطلب کو قانون قدرت سے اسطرح ثابت کرتا ہے وَالَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰی وَالنَّہَارِ اِذَا تَجَلّٰی وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالۡاُنۡثٰۤی - کیا معنی - رات پر نظر کرو جب اسکی کالی گھٹا چہا جاتی ہے - پہر دن پر نظر ڈالو جب اُسنے اپنے انوار کو ظاہر کیا - پہر مرد اور عورت کی خلقت اور بناوٹ پہ غور کرو - اور انکے قدرتی فرائض اور واجبات کو سوچو تو تمہین صاف طور پہ عیان ہوگا کہ بیشک تمہاری کوششین الگ الگ اور اُنکے نتائج علیحدہ علیحدہ ہین - ایسے ہی باری تعالےٰ کے نام جان ومال کو دینے اور نافرمانیوں

بخشنے والا اور اعلےٰ درجہ کی نیکی کا مصدق - اور اُسکے مقابل
جان اور مال سے دریغ کرنے والا نافرمان اور اعلےٰ درجہ کی
نیکی کا مکذب بھی الگ الگ ہین اور الگ نتیجہ حاصل کرینگے -

ہمارے پاک ہادی - سرور اصفیا - خاتم الانبیاء - کی اثبات نبوت اور اپکی
عظمت اور بڑائی ثابت کرنا - بڑا احقاق حق اور آپکے منکرون کو ملزم کرنا -
بڑا ابطال باطل تہا - قرآن کریم نے اس احقاق حق اور ابطال باطل
پر بہت زور دار دلائل دئے ہین - ان دلائل کا بیان اس جگہہ موزون نہین - البتہ
ان براہین مین سے اس والنجم کے پہلے رکوع مین - احقاق حق اور ابطال باطل
کا ایک ثبوت ہے - اور قبل اسکے کہ حضور علیہ السّلام کی صداقت اور راستی اور سچائی کو
ثابت کیا جاوے - نفس نبوت اور مصلح کی ضرورت کو قرآن مین والنجم کا
لفظ فرما کر باری تعالے نے ثابت فرمایا ہے تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے -
عرب ایک ایسا جزیرہ نما تہا جسمین علے العموم پانی کی قلت تہی اور اسکے اکثر
حصّہ مین بخصوص سڑکون اور ریلون کے نشانات اسکے راہون مین ہرگز
نہ تہے - اسلئے عرب لوگ غالباً راتکو سفر کرتے تہے - اور ثریا نام النجم سے سمت کو
قائم کر لیتے تہے جسطرح آج جہازی مسافر قطب نما سے سمت کو قایم کر لیتے ہین -
اندہیری راتون مین وہ النجم گویا بدرقہ کا کام دیتا تہا - قرآن کریم نے جہان
النجم کے فایدے بیان کئے ہین وہان یہہ بہی فرمایا ہے وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ[1]
اور یہہ بہی بالکل ظاہر ہے کہ النجم اگر سمت الراس پر واقع ہو تو اسسے مسافرون کو

[1] اور النجم سے وہ راہ پاتے ہین -

راستہ کا پتہ نہین لگ سکتا۔ اس۔ النجم کا مشرق یا مغرب مین ہونا سفر والون کے
لئے ضروری ہے۔ عربی زبان مین ہوی کے چڑھنے اور ڈہلنے دونون کے معنی دیتا
ہے پس۔ اس رکوع کی پہلی آیتہ وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى کے معنے یہہ ہوئے قسم ہے
النجم (ثریا) کی جبکہ وہ مشرق یا مغرب کیطرف ہو یا بتعالے لئے رات کے اندہیرون مین
جنگلون اور رستون کے چلنے والون کو فرماتا ہے لوگو! تمہارے لئے تمکو
منزل مقصود تک جانیکے واسطے اور جسمانی سمتون کے سمجہنے کی خاطر ہمنے النجم
کو تمہارے کام مین لگایا۔ توکیا جسمانی ضرورتون سے بڑہ کر تمہاری ضرورۃ کے واسطے
اور روحانی منزل مقصود تک پہنچ جانے کے واسطے تمہارے لئے کوئی ایسا
مصلح اور کوئی ایسا ریفارمر سلیمۃ الفطرۃ سچا ملہم نہوگا جو تمکو تمہارے روحانی
اندہیرون اور اندرونی ظلمتون کے وقت۔ راہ نمائی کرے فانی اور چند روزہ
تکلیف جسمانی راہون کے نہ سمجہنے مین جب تمہارے گرد وپیش کے نشانات تمکو
راہ نمائی نہین کرتے تو ہمارے روشن اور بلند ستارون سے ضرور تمہاری
دستگیری کی جاتی ہے۔ پہر جب تمہارے فطری قوے اور تمہاری روحانی
اور ایمانی طاقتون پر۔ تمہاری جہالتون تمہاری نادانیون تمہاری بد رسومات اور
عادات اور حرص اور ہوا۔ اور بیجا خود پسندی اور ناجائز آزادی کی اندہیری رات
آجاتی ہے۔ اور اسوقت تم ابدی نجات کی منزل تک پہنچنے سے حیران و سرگردان
ہوجاؤ تو کیا ہماری رحمت خاص اور فضل عام سے کوئی روشنی بخش اور رہنما
ستیارہ نہوگا؟۔

اور کیا وہ اللہ تعالے جسکی ذات بابرکات نے جسمانی ظلمتون مین تمہارے آرام

کے واسطے ایسے جسمانی سامان بنائے ہین جنسے تم آرام پاؤ بشرطیکہ انکی طرف توجہ کرو اسنے تمہارے ابدی آرام اور روحانی راحتون کے واسطے تدابیر نہ رکھی ہونگی بے ریب رکھی ہین جسمانی لیل اور چند گہنٹون کی رات ہین اگر کوئی رہنما ستارہ موجود ہے تو اس روحانی لیل اور غموم اور ہموم کی نہائت بڑی لمبی رات کے وقت بہی اللہ تعالے کے فضل نے تمہاری منزل مقصود اور جاودانی آرام تک پہنچا نیکا راہ نما بہی ضرور رکہا ہوگا۔ وہ کون ہے بے ریب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ **ثبوت** مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى۔ **وجہ ثبوت** اپنے ہی ملک مین ذرا تجربے اور بلند نظری سے کام لو۔ نظر کو اونچا کرکے دیکہو۔ یہہ شخص تمہارے شہر کا تمہارا ہم صحبتی۔ جسکا نام محمد۔ احمد۔ امین ہے اور جسکو تمہارے چہوٹے بڑے انہین پیارے نامونسے پکارتے ہین کیسا ہے ہ۔ کیا تمہارے لئے **کافی** راہ نما نہین ہ۔ بے ریب ہے۔ کیونکہ نظریات کا علم ہمیشہ بدیہات سے ہوتا ہے اور غیر معلومہ نتائج پر پہنچنا ہمیشہ معلومہ مقدمات سے ممکن ہے۔ نہایت باریک فلسفی کا پتہ عامہ قواعد سے لگتا ہے۔ جانتے ہو۔ کسی انسان کو انسان کامل یقین نہ کرنیکے تین سبب ہوتے ہین۔ **اول** یہہ کہ تم اس شخص کے حالات سے پورے واقف نہین جسنے **ہادی** اور **انسان کامل** ہونے کا دعوے کیا۔ **دوم** یہہ کہ وہ شخص جسنے ہادی کامل اور انسان کامل ہونے کا دعوے کیا اُسے علم صحیح نہو۔ **سوم** یہہ کہ باوجود علم صحیح رکہنے کے اسکی عادت ایسی ہو کہ علم صحیح پر عمل نہ کرے سو اس رسول خاتم الرسل محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین ان تینون عیوب مین سے ایک بھی نہین مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى۔ یعنی۔

نہ بہولا اور نہ بیے علمی سے کام کیا تمہارے ساتہہ رہنے والے نے۔ اور نہ کبہی علم صحیح کے خلاف کرنیکا ملزم ہوا۔ پہلی وجہ عدم تسلیم کا جواب تو یہہ ہے کہ چالیس برس کامل کے تجربہ سے دیکھہ لو۔ یہہ شخص محمد آمین ربا بے دامی صلی اللہ علیہ وسلم بہلا اسمین کوئی عیب رکہنے کی بات ہے۔ دوسری وجہ کا جواب یہہ ہے کہ ما ضل جسکے معنے ہین کبہی نہ بہولا ہمیشہ تمہاری اور اپنی بہتری کی جو تدبیر نکالی وہ تدبیر آخر مثمر ثمرات نیک ہوئی تیسری وجہ کا جواب دیا۔ وما غوی۔ چالیس برس تمہارے ساتہہ رہا اور تمہارا صاحب کہلایا۔ مگر کبہی کسی بدعملی کا ملزم ہوا؟ ہرگز نہین!۔ چالیس برس تک جسنے راستی اور راستبازی کا برتاؤ کیا۔ جسکے ہاتہہ پر صدیق نے بہی بیعت کی جسکے سیکڑون مریدون مین سے ایک بھی تبلیغ احکام اسلام مین کذب کا ملزم نہوا۔ وہ جسنے کبھی مخلوق پر افترا نہ باندہا اب وہ کیا ہماری ذات پاک پر مفتری ہوگا؟ ہرگز نہین!۔ اگر اپنے پہلے تجارب اور اپنے پہلے معلومات صحیحہ پر صحیح نظر کروگے اور اسکے چالیس سال کے برتاؤ سے پتہ لوگے تو یہہ نتیجہ نکلیگا۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝

اور سنو۔

اسکے علوم اور اسکی ہدایات کسی کمزور معلم کی تعلیم کا نتیجہ نہین اور نہ ایسا ہے کہ یہہ پورا تعلیم یافتہ نہو۔ اسکی تعلیم تو اسکی نبوت اور رسالت کا عمدہ نشان ہے۔ اوسکی تعلیم بڑے سے طاقتور معلم کی تعلیم ہے اور یہہ بھی تعلیم کے اصلی مدارج پر

سلہ۔ اور نہین بولتا اپنی خواہش سے مگر جو بولا وہ الہی الہام ہے جو بہیجا گیا۔

پہنچکر ٹہیک اور درست ہو چکا ہے۔ یہی معنی ہین آیات ثلثہ

عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَى ۝ ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَى ۝ وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَى ۝

قانون قدرت کا عام قاعدہ ہے جسقدر کوئی چیز دوسری چیز سے تعلق پیدا کریگی اُسی قدر اس دوسری چیز سے متاثر۔ اور متحد ہوگی۔ ایک عادل بلکہ ہمہ عدل مالک اور علیم وخبیر سلطان کے لایق اور جان نثار۔ چست وہوشیار۔ رضامندی کے طالب نوکر اور خادم کو جو جو انعام اور اکرام ملین گے اور ایسے مقتدر اور مقدس بادشاہ کے ایسے پیارے خادم جن جن انعامات اور الطاف کے مورد ہونگے ویسے نالائق اور نکمے خود پسند۔ مطلبی کاہل نام کے نوکر اور جہوٹے خادم ہرگز ہرگز ہرگز نہین ہو سکتے۔ اللہ تعالے کی ذات سے جسقدر اُسکے بندون کو تعلق ہوگا اسیقدر وہ قابل انعام ہونگے۔ جتنی بندگی اور عبودیت کامل ہوگی اتنا ہی الوہیت کا میل اس سے زیادہ ہوگا۔ اور بقدر ترقی عبودیت روح القدس کا فیضان ہوتا ہے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ۔ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ۔ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ۔

یاد رہے۔ یہی توحید اور تثلیث کا مسئلہ تہا جسکو عیسائی نہ سمجہکر شرک مین گرفتار ہو گئے۔ اور یہی وہ بہید ہے جسمین اللہ تعالے اور اسکے انبیا اور رسل اور اولیا کے باہمی تعلق کے باعث فیضان روح کا پتا لگ سکتا ہے۔

لہ سکہایا اسکو بڑے طاقتور نے۔ بڑی جگر یکا تہا پس پورا نظر آیا۔ اور وہ اب بلند کنارے پر ہے۔

طالب صداقت سچی ارادت سے چند روز بحضور مرزا صاحب حاضر ہوکر استقلال و صبر سے منتظر ہو اور دیکھ ہی لے ؎

عرب کا دستور تھا جب دو آدمی باہم اتحاد پیدا کرتے۔ اور یہ معاہدہ کر لیتے تو دونون اپنی اپنی کمانین اسطرح ملاتے کہ ایک کی کمان کی لکڑی دوسری کی کمان کی لکڑی سے ازابتدا تا انتہا ایک سرے سے دوسرے سرے تک ملائی جاتی۔ اور ایک کمان کی تار دوسری کمان کی تار سے ملائی جاتی تب دونو قوسون کے دو قاب ایک قاب کی شکل دکھلائی دیتی۔ پھر دو کمانون کو اسطرح ملاکر دونون معاہدہ کنندے ایک تیر۔ ان دونون کمانون مگر اب ایک ہوگئی ہوئی کمان مین رکھ کر چھوڑتے اور یہہ رسم عرب کی اس امر کا نشان ہوتا تھا۔ کہ اسوقت کے بعد ایک کمان والے کا دوست دوسرے کمان والے کا دوست ہوگا اور ایک کا دشمن دوسرے کا دشمن قرار پائیگا اسیطرح انبیا اور رسولون کی پاک ذات کا خاصہ اور انکی فطرت ہوتی ہے کہ وہ پاک گروہ اور انکے اتباع مگر گرویدہ اتباع الحُبُّ لِلّٰہ اور اَلبُغضُ فِی اللّٰہ مین منفرد ہوتے ہین اپنے ہر ایک اعتقاد اور قول اور فعل مین حضرت حق سبحانہ و تعالے کی رضامندی کو مقدم رکھتے ہین۔ اسیکے بلائے سے بولتے۔ اور اسیکے چلائے سے چلتے ہین۔ انکا رحم اور انکا غضب اللہ تعالے کا رحم اور اللہ تعالے کا غضب ہوتا ہے۔ ایسی وحدت و اتحاد کے باعث اُنکے ہاتھ پر بیعت اور اقرار اللہ تعالے کے ہاتھ پر بیعت اور اسی سے اقرار ہوتا ہے۔ اور اسی اتحاد کا بیان آیات ذیل مین ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ[1]

وَمَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ[2]

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى[3]

وغیرہ آیات کریمہ مین ہے - والا وہ تو بشر ہوتے ہین - اور اپنی بشریت اور عجز اور فقر کو انما انا بشر مثلکم - وان محمدا عبدہ ورسولہ - وما ادری مایفعل بی ولا بکم - ولا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب فرما کر ثابت کرتے ہین - اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم * باریتعالے کی گرامی اور مقدس ذات پاک سے ان کی ذات کو دنو اور تقرب ہوتا ہے اور ان کی کمان اللہ تعالے کی کمان سے بالکل وحدت پیدا کرتی ہے - اسی عمدہ مضمون کو قرآن کریم نے اس سورہ والنجم مین باین کلمات فرمایا ہے -

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى[4]

اب حسب بیان سابق ضرور تھا کہ اللہ تعالے کے ساتھ تقرب اور اس کی بارگاہ معلے مین عبودیت تامہ کے ثبوت کے بعد روح حق اور روح القدس کا فیضان ہوتا اسلئے جناب رسالتمآب کی اعلے درجہ کی عبودیت اور فرمانبرداری اور حب للہ اور بغض فے اللہ کے نتیجہ اور فیضان کا بیان ہوتا ہے -

---

[1] - یقیناً جو لوگ تجھسے ہاتھ ملاتے ہین وہ اللہ سے ملاتے ہین اللہ کا ہاتھ اُنکے ہاتھون کے اوپر ہے -

[2] - اور جس نے اس رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی -

[3] اور تو نے نہ پھینکا جب پھینکا لیکن اللہ نے پھینکا -

[4] - پھر نزدیک ہوا اور پاس کھڑا ہوا پس دو کمانون کا قاب یا اس سے بھی قریب تر ہو گیا -

فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی[1]

مااوحی مین ابہام نہین جیسا مکذب براہین نے وہم کیا ہے مَا - عربی لفظ
موصولہ اور معرفہ ہے اَوْحٰی - اسکا صلہ ہے مَا اَوْحٰی کیا چیز ہے یہی قرآن کریم
اور حضور علیہ السلام کی تمام پاک تعلیم جسکو اللہ تعالے نے دوسری جگہہ روح
ہی فرمایا ہے - جہان فرمایا ہے - وَکَذٰلِكَ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا
اور یہہ وہی روح ہے جو الوہیت اور عبودیت کے کامل میل سے پیدا ہوتی ہے
بلکہ یون کہئے کہ اسکا اللہ سے فیضان ہوتا ہے اللّٰھم اید فی بروح القدس آمین -
اب اسکی عمدگی اور راستی کی نسبت فرماتا - اور مدعی الہام کی حالت کو بتاتا ہے -
مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی - اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی مَا یَرٰی -[2]

عرب کا یہہ ہی دستور تہا جیسے قاضی بیضاوی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے
کہ جب بڑے بڑے کامون کے واسطے سپاک اور عام اہل الرائے
کی رائے لیجاتی تو کسی سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھہ جاتے کیونکہ انکے چہوٹے
خیمے جلسہ کے قابل نہوتے تہے - اور عام سایہ دار درختون مین سے بیری کا
درخت اس ملک مین بڑا درخت سمجہا جاتا ہے - اس رسم کے مطابق
بار بتعالے حجاز کے باشندون کو جو حضرت صاحب الوحی کے مخاطب ہین اور آپکی
دعوت کا ابتدا اگر دے سخن بہی ان ہی کی جانب ہے یون فرماتا ہے - کہ جہان

اس ہادی محسن خلق - رحمت عالمیان نے مشورہ لیا وہ بیری

[1] - پھر اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے دل مین ان عظیم الشان اسرار (قرآن کریم) کو ڈالا -
[2] اس دل نے جو دیکھا خوب دیکھا (یعنی مغالطہ نہ کہایا) کیا تم اسکی دید پر جہگڑتے ہو -

تمام دنیا کی بیریون سے بڑی بیری تھی - اور وہ تمہاری دنیا کی ہی بیری

نہ تھی وہ تمہارے نظام شمسی سے کہین اونچی سات آسمانون سے پرے کی

بیری ہے وہ بیری تو کچھہ ایسی بیری ہے جسکی جڑھ سے تمام دینی اور دنیوی

منافع کی ندیان نکلتی ہین - باغ عدن کی ندیان بہی اسیکی جڑھ سے نکلتی

ہین جنکو تم جیحون اور سیحون اور نیل و فرات کہتے ہو اسیکی جڑھ سے

نکلتے ہین جنۃ الخلد کی ندیان بھی وہان ہی سے روان ہین خود جنۃ الماوی کی

بھی اسیکے پاس ہے - اس مضمون کو اللہ تعالے ان آیتون مین بیان فرماتا ہے -

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى

اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى

مَا يَغْشٰى کا مَا ہی موصولہ اور معرفہ ہے مکذب براہین نے کم علمی سے کہدیا

ہے کہ ہادی اسلام مَا يَغْشٰى کا پتہ نہین دے سکے - یاد رہے یہہ کلمہ ما عربی

مین تفخیم اور تعظیم کے معنی دیتا ہے - وہان سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى مین جناب

رسالت مآب فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دیکھا اپنے رب تعالے کے

بڑے بڑے نقش قدرت دیکھے - کمالات انسانیہ کے حاصل کرنیکے نشانات

کا نظارہ کیا جیسے فرماتا ہے

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى - لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى -

مشترکو! - اس مہربان ہادی کے منکرو ! - بت پرستو تمنے کیا دیکھا ہے -

ـلہ - اور یقینًا اس نے اسے بار دیگر دیکھا (یعنے نظر ثانی کی) سدرۃ المنتہی کے پاس (سب سے بڑی بیری) جسکے پاس جنۃ الماوے ہے - اس سدرہ (بیری) کو بڑے اعلے درجہ کے انوار ڈھانکے ہوئے ہین -

ـلہ - اسکی آنکھہ نے کجی نہین کی اور غلطی نہین کہائی - ضرور اپنے رب کے بڑے بڑے نشانات دیکھے -

جسکے دیکھنے کے بعد بت پرستی جیسے گڑھے مین ڈوب مرے۔ بت پرستی کے لوازم وہم پرستی اور جہالت مین مبتلا ہو گئے۔ نہ کوئی تمہارے ملک مین تمدن کا قاعدہ نہ معاشرت کا اصل نہ سیاست کا ڈہنگ اور نہ روحانی تعلیم کا ذریعہ نہ حقیقی عزت اور فخر کا تم مین وسیلہ۔

اَفَرَاَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰی

ذرا غور تو کرو۔ انصاف سے کام لو۔ عقل کو بیکار نہ کہو۔ اس عجیب و غریب تفرقہ پر نگاہ تو کرو۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سدرۃ المنتہی تک پہنچنے کا نتیجہ کیا ہے؟ - اور تمہارے لات اور عزےٰ اور منات کی پرستش کا ثمرہ کیا ہے؟ ایک وہ توحید کا واعظ سچے علوم کا معلم۔ قوم کو ذلت اور ادبار سے عزت و سلطنت عالمگیر پر پہنچانیوالا۔ دوسرے تم لوگ پتھرون سے حاجات کے مانگنے والے فسق و فجور مین قوم اور ملک کو تباہ کرنے والے اور وہم پرست ایسے کہ اپنے لئے تو اولاد نرینہ کو پسند کرین۔ اور باریتعالے کی پاک ذات۔ پر یہہ عیب لگاوین اور یہہ بد اعتقاد کرین کہ معاذ اللہ فرشتے اور ملائکہ اللہ تعالے رحمن کی بیٹیان ہین۔ تشکر کو! - دیکھا بت پرستی نے تمکو کس کوئین مین گرایا انکی اسی نادانی کا بیان ہے۔

اَلَکُمُ الذَّکَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰی - تِلْکَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِیْزٰی -

اس تفسیر سے مکذب کے ان اعتراض نمبر ۳ اور نمبر ۷ دونون کا جواب ہو گیا جنکو مکذب نے تکذیب کے صفحہ نمبر ۴۶ - اور ۷۱ مین بیان کیا ہے ❊

---

۵۱ واہ ! - تم نے تو لات و عزےٰ ہی کو دیکھا اور منات کو جو تیسرا اور سب سے گیا گذرا ہے -

۵۲ - کیا تمہارے لئے بیٹے اور اسکے لئے بیٹیان - یہہ تو بڑی بھونڈی تقسیم ہے -

سورہ والنجم کے پہلے چند آیات اور پہلے رکوع کے آخری چند آیات کے مقابل
مکذب نے تکذیب کے صفحہ نمبر ۲۶۱ و صفحہ نمبر ۲۶۷ مین یہہ دو منتر لکھے ہین سورہ
والنجم کے قریبًا تمام رکوع کا ترجمہ مع تفسیر لکھہ چکا ہون - اب منترون کا ترجمہ سنو -

اوّل منتر - پری تیہے (محیط ۱۲) - بہوتانی (عناصر ۱۲) - پری تیہے (محیط ۱۲) - لوکانی (عالم ۱۲) - پری تیہے (محیط ۱۲) -
سروا (تمام ۱۲) - پردشو (ذوا یا یر عالم ۱۲) - پرداشچ (وجوا نبا ۱۲) - اپستہاے (قریب ٹہرا ہوا ہے ۱۲) - جا مرتسیا (غیر فانی ۱۲) - آتمنا (اپنے آپ کرکے)
آتمانم (اپنے آپ مین ۱۲) - ابہی - سم وشو - شیش (داخل ۱۲)

یہہ تیسری دلیل ہے جسکو مکذب نے ہستی صانع عالم کے
اثبات مین وید سے بیان کیا ہے - جہانتک مین خیال کرسکتا ہون
اس قسم کا بیان دہریہ پر حجت نہین ہوسکتا البتہ صانع عالم
کے ماننے والے کیلئے بشرطیکہ کوئی اس کلام پر ایمان لانے والا ہو -
ذات باری کے ساتھہ از دیاد محبت کا باعث ضرور ہے - اور اگر مان
لیا جاوے کہ اس طرح صفات کاملۂ الٰہیہ کا بیان بھی اثبات
ہستی صانع عالم مین کافی ہے - تو کیا پھر ایسا بیان قرآن کریم مین
نہین ہے - اگر آریہ کو علم نہین تو ہم قرآن کریم سے بیان کرتے
ہین - پہلے آٹھہ نو الفاظ کے بدلے کَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا -
إِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ - احاط بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا - اپستہا
شبد کے بدلے إِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ -
کو پڑھ لو - پھر جامرتسیا کے بالمقابل - هُوَ الْأَوَّلُ -

هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ دیکھ لو - اس منتر کے تمام آخری حصہ کے مقابلہ
ہین - وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ پوری تسلی بخش ہے ۱۲

دوسرا منتر - سنو (وہ ہمارا ۱۲) - بندھو (دوست ۱۲) - رجنتا (خالق ۱۲) - سو دھاتا (مبدع ۱۲) -
دھامانی (عناصر ۱۲) - وید (عالم ۱۲) - بھوتانی (عالم ۱۲) - وشوا (تمام ۱۲) - یتر (عالم ۱۲) - دیوا (فرشتہ ۱۲)
امرتا انشوناس (آبحیات کو نہ پکڑ ۱۲) - ترتییے - دھامن (تیسرے کہا ۱۲) - دھام لوک
تھیر تم -

مطلب اللہ تعالے ہمارا دوست خالق عناصر عالم تمام جہان
دیوتہ آب حیات جیسے چیز کو ترک کر کے - اس تیسرے مقام والے
کی عبادت کرتے ہین - اس قسم کی صفات قرآن کریم کی آیات
ذیل مین موجود ہین -

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ - خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ - وَاللّٰهُ بِكُلِّ
شَيْءٍ عَلِيْمٌ - وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ - سے جو سورہ بقر
مین ہے معلوم ہوتا ہے کہ عام ایمان والے بھی باری تعالے کی ذات پاک
کو ہر چیز سے زیادہ محبوب رکھتے ہین - اور ملائکہ تو بطریق اولے
ایسے ہونگے آبحیات کیا چیز ہے - آبحیات بھی ایک شئے من الاشیاء
ہے - وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ اسکے مقابلہ مین قران کریم
فرماتا ہے ؛

لطیفہ - اس وید منتر کا آخری جملہ بتاتا ہے کہ باریتعالے زمین اور آسمان کے وراء
کسی تیسرے مقام مین ہے - غالبا یہی وہ مقام ہے جسکو اہل اسلام عرش کہتے ہین

مکذب براہین نے تکذیب کے صفحہ نمبر ۲۹ میں قرآن شریف کی آیۃ - یوم یکشف عن ساق کو صانع عالم کی ہستی کی دلیل سمجھ کر یہہ اعتراض کیا ہے - "خدا سے جو انجیل احمد بولا گیا ہے - میں قیامت کے روز تمکو دیدار دونگا اور تم نہیں مانو گے اور پہر میں تمہارے اصرار کرنے پر پنڈلی سے جامہ اٹھا کر بتلاؤنگا تب تم سجدہ میں گروگے - جائے تعجب اور حیرت ہے - خدا تعالے بسبب زود رنجی کے جامہ سے باہر ہوا جاتا ہے اور نہیں شرماتا"

مصدق - تمام اعتراض از سرتا پا - افترا و بہتان - اور راستی سے بے نام و نشان ہے اول اس لئے کہ اگر معترض ہی کا وہ ترجمہ مان لیا جاوے جو خود معترض نے اس آیۃ کے نیچے لکہا ہے - "جس روز جامہ اٹھایا جاویگا پنڈلی سے - اور بلائے جاوینگے لوگ واسطے سجدہ کرنیکے پس نہ کر سکینگے" تکذیب صفحہ نمبر ۲۹ - تب بہی اس ترجمہ سے وہ باتیں نہیں نکلتیں جو مکذب براہین نے اپنے اعتراض میں بیان کی ہیں مثلاً - "تمکو دیدار دونگا - **ایک** اور تم نہیں مانوگے - **دو** - پہر میں تمہارے اصرار پر - **تین** - تب تم سجدہ میں گروگے - **چار** - زود رنجی - **پانچ** - نہیں شرماتا - **چھہ** - **تعجب و حیرت ہے** ! فلا یستطیعون کے معنے مکذب نے یہہ لکہے ہیں "نہیں نہ کر سکینگے" - اور اعتراض میں مکذب نے لکہا ہے "تب تم سجدہ میں گروگے" آریہ صاحبان ! - انصاف کرو ! - اور سچ کے اختیار کرنے میں دیر نہ کرو - وَالْعَاقِبَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ [1] - اب میں آپکو اس آیت کی بقدر ضرورت **تشریح** سناتا ہوں - اور آیت کا ترجمہ بہی ساتھہ ہی بیان کرتا ہوں -

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ خَاشِعَةً

---

[1] یاد رکہو انجام کار کامیابی خدا ترسوں کے حصہ میں آتی ہے -

اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ

الساق عربی میں شدۃ اور تکلیف کو کہتے ہیں۔ اور کشف الساق شدۃ اور تکلیف کا ظہور ہے۔ پس یوم یکشف عن ساق کے معنے ہوئے جب شدۃ اور تکلیف کا ظہور ہوگا۔ ان معنوں کا ثبوت علاوہ لغت عرب کے قرآن کریم سے دیا جاتا ہے۔

كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ وَقِيلَ مَنْ رَاقٍ وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ إِلَى رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ

راجز عرب کے نامی شاعر کا قول ہے۔

عجبت من نفسی ومن اشفاقها ✤ ومن طرادی الطیر عن ارزاقها
فی سنة قد کشفت عن ساقها

اور جب جنگ کی شدۃ ہوتی ہے تو کہتے ہیں کشف الحرب عن ساق یعنی گھمسان کا رن واقع ہوا۔ اب اس تحقیق پر آیۃ شریفہ کا یہہ مطلب ہوا کہ جب عبادت کے کمزور کو مرض موت کی شدت انتہا درجہ کو پہنچ جاتی ہے اور ریڑھا بوڑھا یا ناتوان - زار و نزار ہو جاتا ہے - اور اسوقت اللہ تعالےٰ کی عبادت کیطرف بلانے والے موذن نے حی علی الصلوٰۃ - حی علی الفلاح - کا کلمہ بڑے اونچے منارے سے بلند آواز کے ساتھ پکار سنایا - اور وہ میٹھی آواز سلیم الفطرۃ

لہ جسوقت سخت اضطراب کا وقت ہوگا اور سجدہ کیطرف بلائے جائینگے پس انکو سجدہ کرنیکی طاقت نہ ہوگی - انکی آنکھیں (مارے ضعف و دہشت) کے نیچے کو جھکی ہونگی ذلت نے انہیں ڈھانک رکھا ہوگا اور (اس حالت سے پہلے) جب بھلے چنگے تھے سجدہ کے لئے بلائے جاتے تھے ✤

ٹہ - ایسا ہوگا جسوقت سانس ہنسلی تک پہنچ جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کون افسوس کرنیوالا ہے (جو اسے اب بچالے) اور مریض یقین کرتا ہے کہ اب جدائی کا وقت ہے اور سخت گھبراہٹ اسپر طاری ہو جاتی ہے - اسوقت چلنا تیرے رب کی طرف ہے ✤

ٹہ تعجب ہے کہ قحط کے دلوں میں جسقدر مجھے اضطراب واقع ہوا ہیں ہو کون ہر سنکے خوف سے پرندوں کو ان کی روزی کھانے سے روکتا تھا -

ناتوان کے کان مین پہنچی - اب اسکا دل مسجد کو جانیکے لئے تڑپتا ہے - مگر اسوقت وہ مرنے کی حالت مین مبتلا - اچھی طرح ہل جل بھی نہین سکتا اور دلمین کڑہتا ہے - مگر اب اس کڑہنے سے قوی نہین ہوجاتا - اسی آیۃ شریف مین

وَقَدْ کَانُوْا یُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ کے پیچھے وَھُمْ سَالِمُوْنَ کا کلمہ ان معنے کا قرینہ موجود ہے جسکے معنی ہین اور بتحقیق وہ لوگ بلائے جاتے تھے سجدہ کیطرف جبکہ بھلے چنگے تھے ان معنی کی تصدیق تفسیر کبیر کے جلد نمبر ۸ صفحہ نمبر ۲۰۷ سے بخوبی ہوسکتی ہے ✤

دوسری توجیہ اس آیت شریف کی اَلسَّاقُ ذَاتُ الشَّیءِ - وَحَقِیْقَۃُ الْاَمْرِ کیا معنی ساق کا لفظ عربی زبان مین کسی چیز کی ذات اور اسکی اصل حقیقت کو کہتے ہین یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ کے معنے یہہ ہوئے - جبدن اشیا کی اصل حقیقت ظاہر ہوگی - اور انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کی تعلیمات کے منکر اپنی نافرمانیون کا بدلہ دیکھینگے اسوقت انما نا للیجۃ پھر سجدہ کی طرف بلائے جائین گے مگر پہلی نافرمانی کا بد نتیجہ یہہ ہوگا کہ اسوقت سجدہ نکر سکینگے -

تیسری توجیہ اس آیت شریف کی یہہ ہے کہ ہر ایک چیز کی پہچان مختلف اسباب سے ہوا کرتی ہے مثلاً کوئی شخص ایک آدمی کو اسکا موہنہ دیکھکر پہچان سکتا ہے - اور سابقہ جان پہچان والا ادنےٰ نشان جیسے قدم اور ساق کو دیکھہ کر پتہ لگا سکتا ہے - اسیطرح ایک سمجھہ دار - صحیح الفطرۃ - صاحب دانش ادنیٰ ادنےٰ امور سے باری تعالےٰ کے وجود اور اسکی ہستی کا پتہ حاصل کرسکتا ہے **شعر**

برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار ✤ ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

اور کم فہم مریض الفطرۃ کو عمدہ عمدہ دلایل سے بھی معرفت الٰہی حاصل نہین ہو سکتی اسی طرح ہنگامہ محشر کے وقت جو اسی موجود دنیا کا نتیجہ ہے جب الٰہی صفات کا ظہور ہوگا تو ناسمجھہ اپنی کمی معرفت اور نقص عرفان کے باعث بخلاف سمجھہ وارون کے سجدہ سے محروم رہجاوینگے۔ اور اسلام والے اپنے عرفان اور ایمانی نور کے باعث ادنے ظہور صفات پر جسے کشف ساق کہتے ہین جو کشف وجہ سے کم ہے سجدہ مین گرینگے۔ اور منافقون نافہمونکی پیٹھہ اسوقت طبق واحد ہوجائیگی ؎ چوتھی توجیہہ جو بالکل میرے مسلک پر ہے یہہ ہے۔ ساق اور اسکا کشف باریتعالے کی صفت ہے اور صفات کا معاملہ ایسا ہو کہ انکی حقیقت ہمیشہ بلحاظ اپنے موصوف کے بدل جایا کرتی ہے مثلاً بیٹھنا ہماری صفت ہے جیسے ہم ہرروز متصف ہوتے ہین۔ مگر ایک بڑے ساہوکار یا کسی امیر کا عروج کے بعد بیٹھہ جانا۔ ہمارے ہرروزہ بیٹھہ جانے سے نرالا ہوگا۔ برسات کے دنون مین مینہہ کے زور سے دیوار کا بیٹھہ جانا پہلے بیٹھنون سے بالکل الگ ہوگا۔ اور ایک بادشاہ کا تخت پر بیٹھہ جانا کوئی اور ہی حقیقت رکھے گا۔ ان مثالون مین دیکھہ لو۔ بیٹھنا ایک صفت ہے۔ مگر بلحاظ تبدل موصوفین کے۔ اس صفت کا ایک قسم دوسری قسم سے بالکل علیحدہ ہے اب ان سب سے ایک لطیف بیٹھنا سنو!۔ جسکی حقیقت ان تمام بیٹھنون سے بالکل الگ ہے۔ وہ بیٹھنا کیا ہے؟ کسیکی محبت کا کسیکے دلمین بیٹھہ جانا۔ یا کسی کی عداوت کا کسیکے دلمین بیٹھہ جانا کسی کی کلام کا کسیکو دلمین گھر کرلینا یا بیٹھہ جانا جب اہل اسلام نے۔ باریتعالے کو۔ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ۔ الوہیم۔ بیمانند مانا ہے تو اس بات کا تسلیم کرنا ہر عاقل منصف کا فرض ہے کہ وہ اسکی تمام صفات

بھی اس پاک موصوف کیطرح لیس کمثلہ اور الو ہییم بے مانند مانتے ہونگے

اسکی قدرت اسکی طاقت۔ اسکا علم۔ اسکی حیوۃ۔ اسکا موجود ہونا اسکا ازلی ہونا

اسکا ابدی ہونا۔ اسکا ید۔ اسکا وجہ۔ اسکی ساق۔ اسکا کشف۔ اسکا عرش پر بیٹھنا۔

سب بے مثل ہوگا۔ چونکہ ہم اسکی پاک ذات سے کوئی مشابہت نہین رکھتے۔ اسلئے ہماری کوئی صفت اسکے کسی صفت سے مشابہہ نہوگی۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰي عَلَى الْعَرْشِ۔ سورہ اعراف

آیتہ مرقومۃ الصدر کو مکذب نے اثبات صانع کی دلیل سمجھا ہے اور تکذیب کے صفحہ نمبر مین عادتاً ٹھیکہ پورا کرنے کو پے درپے چند اعتراضات کئے ہین۔

پہلا اعتراض یہہ ہے۔ کہ آیت مرقومۃ الصدر اور آیت ذیل مین تعارض ہے۔ اور وہ آیت یہہ ہے۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ۔ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ۔

دوسرا اعتراض یہہ ہے۔ "خدا جو سب چیزون کا مالک ہے۔ افسوس کہ انکے بنانے مین اتنا حیران اور سرگردان ہوا اور چھہ دن رات مین ایک دم بھی نہ سو سکے۔ اور لگاتار کام کرتا رہے"۔

تیسرا اعتراض۔ "حدیث مین ذکر ہے اسنے (خدا نے) آدم کی مٹی کو بھی چالیس روز تک اپنے دونون ہاتھون سے خمیر کیا جسسے معلوم ہوتا ہے بڑا مھلنے آدمی ہے جسکے چالیس روز ایک آدم کے قالب بنانے مین خرچ ہوئے حدیث۔ خمرت طین آدم بیدی اربعین صباحا اسکی گواہ ہے"۔

چوتھا اعتراض "جنکا خدا دنیا کے بنانے مین اسقدر کمزور اور بےکس ہے۔ کیا انکی کسی اور علمی معاملہ مین دسترس ہوگی"۔

پانچوان اعتراض۔ "مٹی کہان سے لی۔ اور کیون صرف کن فیکون کہنے سے قالب تیار نہ کر لیا"

چھٹا اعتراض۔ "فانی جسم کے واسطے تو چالیس روز دونون ہاتھون سے محنت کرے تب کامیاب ہو اور اب اس باقی اور جاودانی روح کے واسطے پیدائش کا ذکر نہ کیا کہ کن کن مصالحون سے اسکو کتنے سالون مین خمیر کیا۔ مٹی کی پیدائش ہی قرآن سے۔ واضح نہین ہوتی کہ کہانسے آئی"

پھر آخر مین کہا ہے۔ اگر مادہ اناوی[غیر مخلوق ۱۲] نہین مانتے۔ تو مصنف قرآن کو نہایت ضروری تہا کہ اس بات کو مشرح دلائل سے واضح کرتا مگر اُسنے نہین کیا۔ مادہ اور روح کی تشریح بالتفصیل نہین ملتی۔"

بلکہ صرف مجملاً ذیل کی پیدایش کا حوالہ ہے یہی ضرور مٹی سے آدم کا جسم بنایا۔ اور انادی مادہ سے زمین بنائی۔ اور انادی روح کو اسمین پہونکا ورنہ کسطرح کا کامل جواب قرآن نہین دیسکتا۔ اگر دریافت کس بات ہمین عبارت بس ہت"۔ انتہے تکذیب صفحہ نمبر ۷۰ و ۷۱۔

مصدق۔ مکذب کے اعتراضات پر جابجا نظر کریگا۔ پھر انشاء اللہ تعالے بعض خاص جوابون کی طرف متوجہ ہوگا۔ اور مکذب کی طویل اور لفاظانہ عبارت کو مختصر لفظون مین نقل کرنے پر اکتفا کیا جائیگا۔

مکذب صاحب پوچھتے ہین کہ ان دو آیتون (سِتَّةِ أَيَّامٍ) والی آیت اور (کُن فَيَكُونُ) والی آیت مین تعارض اور اختلاف ہے یس دو آیت مین سے کس آیت کو سچ مانا جاوے سو گذارش ہے کہ دونون آیتین سچی دونون باہم موافق ہین اور ایک دوسری کی مخالف نہین۔ دونون نور دونون ہدایت دونون صداقت کی رہنما ہین۔ دونون آیتون پر ایمان لائے کسی پر انکار نہ کیجئے۔ پہلی آیت کا منشا ہے کہ سموات اور زمین کو اللہ تعالے نے چھ یوم مین بنایا۔ چھ یوم مین پیدا کیا۔

اور دوسری آیت شریف کا مطلب ہے۔ کہ اللہ تعالے کی یہہ مخلوق جسے آسمان و زمین کہتے ہین اسے اللہ تعالے نے باطل نہین بنایا بلکہ حق یعنے حکمت اور عمدگی کے ساتہہ بنایا ہے جیسے اور جگہہ فرمایا ہے۔

مَا تَرٰى[1] فِي خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفَاوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ۔ اور فرمایا

مَا خَلَقْنَا[2] السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا

خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ پر ایک جملہ تمام ہو گیا۔ دیکھو۔ بالحق لفظ کو آگے ط ایک نشان ہے جسے انگریزی مین فل سٹاپ کہتے ہین اور عربی مین مطلق یہہ حرف اسبات کا نشان ہے اسکے پہلے جو جملہ مذکور ہوا وہ تمام ہو چکا اور اسکے بعد کا جملہ علیحدہ جملہ ہے اور وہ یہہ ہے۔ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ۔ اسکا مطلب یہہ ہے کہ جسدن اللہ تعالے حشر والے ہنگامہ کی نسبت حکم دیگا کہ کُن یعنے ہو جا۔ فیکون جسکے معنے یہہ ہین پس وہ ہنگامہ (حشر کا) ہو پڑیگا یہی مضمون بعینہ اور زیادہ وضاحت سے دوسری جگہہ موجود ہے۔ وَمَا اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

سورۂ نحل

غرض (سِتَّةِ اَيَّامٍ) یعنے چہہ دن مین زمین اور آسمان کی پیدائش ہوئی اور کُن سے آناً فاناً محشر کا ہنگامہ برپا ہوگا۔

دوسرے اعتراض کا جواب یہہ ہے کہ قرآن خبر دیتا ہے

وَلَقَدْ خَلَقْنَا[3] السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا

---

[1] تو رحمٰن کی پیدائش مین کوئی تفاوت دیکھیگا تو اپنی آنکہہ کو پہیر تو کیا تجہے کوئی نقص نظر آتا ہے۔
[2] ہم نے آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی چیزون کو بے فایدہ نہین پیدا کیا +
[3] اور بیشک ہمنے ہی آسمانون اور زمینون کو اور جو کچہہ انکے درمیان ہے چہہ دن مین بنایا اور کسی قسم کی تکلیف ہمین نہین چہوئی

مِن لُغُوبٍ - سورہ ق

اور ایک اور جگہہ فرمایا ہے - اَفَعَیِینَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ - بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِیدٍ[1] - سورہ ق ایک جگہہ آسمان و زمین کی حفاظت کی نسبت فرمایا ہے - وَلَا یَئُودُهُ حِفْظُهُمَا - غرض حیرانی اور سرگردانی کا عیب لگانا جناب باریتعالے کی نسبت یہہ مادہ پرست طبائع کا اختراع ہے اسلام اس سے بری ہے - اوپر جو آپنے کہا "ایک دم بھی نہ سووے" یہہ ہمدردی تکذیب براہین کی جناب حضرت حق سبحانہٗ تعالے کے حق مین کچھہ کم تعجب انگیز نہین استواہی وپانیدیو استواسے عمداً احق کے مخالف ہوا - اہل اسلام کو جناب باریتعالے کی نسبت اعتقاد ہے کہ اللہ تعالے اونگھنے اور سونے کے عیوب سے پاک ہے قرآن کریم خبر دیتا ہے - اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ - لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ[2] اسلامی لوگ ہندوؤں کی طرح باریتعالے کے سو جانے اور کبھی کا اسکے باؤلا ہونے کے معتقد نہین - بلکہ اسکے لئے رات اور دن کے تغیر کے بھی قایل نہین البتہ ایک آریہ صاحب اپنی کتاب تنقیہ دماغ نام مین فرماتے ہین "وہ اجزاء صغار عالم کا ظہور پرمیشر کے ہمت کارن[3] سے اور پرمیشر نے اپنی نادر حکمت و دانائی سے اجزاء صغار عالم کو بھی قدیم اور انادی رکھا ہے - تو کہ چھوٹی پرلے[4] کے بعد بہر سقدر تکلیف نہ اٹھانی پڑے" - تنقیہ دماغ جواب سر چشمہ صفحہ نمبر ۱۹ - لفظ تکلیف باریتعالے کی نسبت غور کے قابل ہے

[1] - کیا ہم پہلی پیدائش سے تھک گئے ہین - نہین یہہ لوگ نئی پیدائش سے شبہ مین ہین *
[2] - احکم الحاکمین - اور یہہ نام اللہ تعالے کا ہے ۱۲ منہ
[3] - علتہ فاعلیہ - اور قدرۃ قادر ۱۲ منہ
[4] - قیامت بلکہ فنا ۱۲

تیسرے اعتراض کا جواب سُنئے۔ مشاہدہ سے بڑھکر۔ اور کیا اور کسطرح اسلامی لوگ
اپنی صداقتوں کی ثبوت دیں ؟۔ آریہ لوگو سنو !۔ ہر ایک آدمی کا جسمی قالب
چالیس روز میں تیار ہو جاتا ہے۔ اگر آپکے مذہب میں طبی علوم کی تکمیل کی خاطر
تشریح کا فن۔ اور انانی فزیالوجی۔ جو ہیت کے لحاظ سے ممنوع ہو تو تمام دنیا
کے ڈاکٹروں سے پوچھ لیجئے۔ تمام آدمیوں کے قالب کی بناوٹ کی نسبت
حکماء ڈاکٹروں کا گروہ یک زبان ہوکر محمدی حدیث کے تصدیق کریگا۔
جب ہر ایک آدمی کا قالب چالیس روز میں تیار ہوتا ہے تو اس روزمرہ کے
مشاہدہ اور تجربہ سے یقین پڑتا ہے کہ سیدنا آدم علیہ الصّلوٰۃ و السلام کا
قالب عنصری بھی جو اسی جنس کے مورث اور باپ کا قالب ہے۔ ضرور
ہی چالیس روز میں تیار ہوا۔ یہہ امر ثابت ہوگیا ہے کہ انسانی شکل اور اسکے
تمام خط و خال کا کھلا خاکہ رحم مادر میں چالیس روز تک پورا ہو جاتا ہے۔ گویا تمام
اولاد آدم۔ اپنے ابن مورث اعلےٰ کے چالیس روز میں بننے کی شہادت
دیتی ہے۔ اور خبر محمدی اور حدیث احمدی (خمرتُ طین آدمؑ) کی تصدیق کرتی
ہیں۔ آریو !۔ آپکو طوعًا نہیں کرہًا محمدی حدیث ماننی پڑی فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ بخاری اور مسلم نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔
اِنَّ اَحَدَکُمْ یُجْمَعُ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا بخاری کتاب القدر۔
تیسرے اعتراض کا جواب تقریر بالا سے بالکل ظاہر ہے۔ اور مکذب براہین کا
یہہ کہنا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے بڑا محنتی آدمی ہے غلط ہے۔ آریو !۔ اسلامی لوگ بھی اللہ تعالےٰ

لہ۔ علم افعال الاعضاء ۱۲

کہتے ہین وہ تو خالق آدم ہے۔ وہ آدمی نہین۔ یا در کہو جسطرح عام ہنود اعتقاد کرتے ہین۔ کہ سری کرشن جی۔ اور رامچندر جی خدا۔ اور پھر آدمی تھے!۔ اور جسطرح عیسائی شاید ان سے ہی سنی سنائی۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو آدمی اور خدا کہتے ہین اسطرح اسلامیون کا اعتقاد نہین کہ اللہ تعالےٰ آدمی ہے۔ اسلامی تو اللہ تعالےٰ کو ہر ایک عیب اور نقص سے بالکل پاک جانتے ہین اسی چوتھے اعتراض مین مکذب نے باریتعالےٰ کو جسکی صفت اسلامیون مین ھُوَالْقَوِیُّ الْعَزِیْز مذکور ہے کمزور کہا ہے۔ یہ سوء ادب ہے۔ سنو اسلام کی پاک کتاب مین اللہ تعالےٰ کی صفت مین آیا ہے وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ۔ البتہ ایک معنی مین اسے بےکس کہو تو شائد ممکن ہو کیونکہ قرآن کریم مین اللہ تعالےٰ کی تعریف مین آیا ہے۔ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔ اور حدیث مین وارد ہے کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ مَعَہٗ شَیْئًا۔

پانچوین اعتراض مین مکذب براہین نے پوچھا ہے۔ مٹی کہانسے آئی۔؟۔ کن سے کیون تیار نہ کرلیا؟۔ سنو!۔ صاحب مٹی کو اسنے خود پیدا کیا۔ تمکو اطلاع نہین ہوئی مگر اسی آیت شریف مین خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ کے پہلے موجود ہے جسکے معنی ہین آسمانون اور زمین کو پیدا کیا مٹی زمین ہی کا حصہ ہے جسنے زمین کو بنایا اُسنے مٹی کو بھی بنایا صرف کُن سے جیسا آپ چاہتے ہین اسلئے پیدا نہ کیا۔ کہ اسے اختیار ہے جیسے چاہے پیدا کرے۔ وہ تمہارا یا کسی کا ماتحت نہین۔ اور نہ کسی سے مشورہ کا محتاج ہے وَھُوَ الْقَاھِرُ فَوْقَ عِبَادِہٖ پھر مین کہتا ہون کہ لفظ کُن کا تو یہہ مطلب ہے۔ اور یہہ معنی کہ ہوجا۔ یا ہو پڑے

تو جیسے اللہ تعالے نے کسی چیز کا ہونا چاہا۔ اسیطرح وہ چیز ہو گئی۔ جس چیز کا وجود تدریجاً اور آہستگی سے چاہا وہ چیز بتدریج و آہستگی پیدا ہوئی اور جس چیز کا وجود دفعۃً چاہا وہ چیز دفعۃً پیدا ہو گئی۔ مثلاً چنے کا درخت چالیس روز مین پک کر تیار ہوتا ہے چنے کے لئے کُن کہنے والے کا یہہ منشا ہوا۔ جوان آدمی پچیس برس مین جوان بنتا ہے بڑ کا درخت صدی مین کمال کو پہنچتا ہے انکے لئے کُن کہنے والے کا بھی منشا ہوا کہ اتنی مدت مین بنے۔ غرض ہر چیز کے تیار ہونے مین اللہ تعالےٰ نے جُدا جُدا اوقات مقرر کر رکھے ہین کسیکی کیا سکت کہ اسپر اعتراض کرے۔ کہ الٰہی تو نے فلان چیز کو تدریجاً بننے والی اور فلان کو دفعۃً بننے والی کیون نہ کیا لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ صادق آیت ہے اور نظام عالم اس کی مصدق ہے۔ چھٹے اعتراض کے جواب مین سر دست اتنا کہنا کافی ہوگا کہ روح کو کتب مقدسہ اور پاک کتاب قرآن کریم نے بہت معنون پہ استعمال کیا ہے۔ اوّل۔ روح۔ کلام الٰہی کا نام ہے۔ اور اسلئے کہ کلام الٰہی سے بڑھ کر کوئی چیز زندگی کا موجب نہین۔ اگر اس متعارف روح سے چند روزہ زندگی حاصل ہو سکتی ہے تو اس روح (کلام الٰہی) سے جاودانی حیوٰۃ۔ ابدی نجات۔ نور لائف۔ وہرم جیون کو انسان لے سکتے ہین! اگر اس روح سے چند روزہ جسمانی خوشیون کو لے سکتے ہین تو اس روح سے ابدی سرور۔ مہا آنند۔ ابدی آرام پا سکتے ہین!۔ ان معنے کے رو سے روح مخلوق نہین بلکہ اللہ تعالےٰ کی ایک صفت ہے اسلئے کہ یہہ روح الٰہی کلام ہے اور اللہ تعالےٰ اسکا متکلم۔ جب ان معنے کے لحاظ سے

روح خدا کی صفت ٹھری اور مخلوق نہوئی اسکے لئے کسی مصالح کی ضرورت بھی بجز ذات الٰہی کی نہ ہی۔ قرآن کریم سے ان معنی کی شہادت سنو!

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا۔ سورہ

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ سورہ نحل

دوم۔ روح ملائکہ اور انبیاء کو کہا ہے اور ظاہر ہے کہ ملائکہ اور انبیا علیہم الصلوۃ والسلام مختلف اوقات مین مختلف عناصر سے پیدا ہوئے۔ اور مختلف مصالحون سے بنے۔ ان معنی کا ثبوت قران کریم سے سنئے۔

وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ[1] وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ۔

اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ[2] سورہ نسا۔

سوم۔ روح جسمانی جسکا نفخ انسانی جسم مین اور وہ اور شرائین کی تجویف بن جانیکے بعد ہوتا ہے جسکا اشارہ فَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ مین ہے۔ اگر اسکی بابت پوچھتے ہو کہ مٹی کہانسے آئی؟ تو ہم نہایت جرأت سے بلا تذبذب جواب دیتے ہین مٹی سرب شکتیمان (قادر مطلق) با اختیار۔ قادر کی ایجادی طاقت کا نتیجہ اور اثر تھا۔ رب النوع کا ماننا اسلامی اعتقاد نہین۔ اس تذکرہ سے کس قوم پر تعریض کرتے ہو؟۔ اسلامیون مین تو یہ اعتقاد ہے کہ اللہ تعالےٰ کے سوا۔ کوئی موجود بالذات۔ کوئی غیر مخلوق۔ اور فاعل مستقل نہین۔ رب النوع

---

[1] اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو کھلی دلیلین دین اور روح پاک سے اسکی تائید کی۔

[2] اسکے سوا اور کچھ نہین کہ عیسے ابن مریم اللہ کا رسول اور اسکا مخلوق ہے جو مریم کے پیٹ سے پیدا ہوا اور اللہ کی طرف سے روح ہے۔

کے معتقد۔ اسلامیون مین مشرک کہلاتے ہین اور شرک کے حقمین قرآنی فتوے یہہ ہے۔

اِنَّ الشِّرۡکَ لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ[1]

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ[2]

اللہ تعالے کے سوا کسیکو رب ماننے مین قرآن کریم کی یہہ تعلیم ہے۔ اور اس امر مین صاحب قران کریم کو یون حکم ہوتا ہے۔ قُلۡ یٰۤاَهۡلَ الۡکِتٰبِ[3] تَعَالَوۡا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۭ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَکُمۡ اَلَّا نَعۡبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَ لَا نُشۡرِکَ بِہٖ شَیۡئًا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعۡضُنَا بَعۡضًا اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُوۡلُوا اشۡهَدُوۡا بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ۔ ہان اسلام کو۔ دیانندی آریہ کیسا اعتقاد نہین کہ جیو اور مادہ عالم اُسکے ساتھہ تھے بلکہ زمانہ بہی اسکے ساتھہ تہا۔ تب اللہ تعالے ہر شئی کو سیج سکا!!![4] مسلمانون کا اعتقاد یہہ ہے اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيۡءٍ اس اعتقاد سے مٹی کا خالق بہی اللہ تعالے ہے۔ اور مٹی کے مادہ کا خالق بھی وہی ہے۔ مادہ اور روح کی تشریح جسقدر روحانی تربیت مین مفید ہے اسقدر قرآن کریم نے تشریح کردی ہے اور جس تفصیل کی ضرورت روحانی تعلیم مین نہین اُس سے قرآن کریم نے سکوت فرمایا۔ خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ اگر روح کے معنے کلام الٰہی کے ہین

[1] - یقینا شرک بڑا بہاری ظلم ہے +

[2] - یقینا اللہ اسے معاف نہ کریگا کہ اسکے ساتھہ شرک کیا جاوے +

[3] - کہہ اے کتاب والو! آجاؤ ایسی بات کی طرف جو تمہارے ہمارے درمیان ٹہیک مسلّم ہے اور وہ بات یہہ ہے کہ اللہ تعالے کے سوا کسیکی پرستش فرمانبرداری نکرین اور نہ اسکا کوئی شریک ٹہراوین اور نہ بنا رکہے کوئی بہی ہم سے کسیکو رب۔ اللہ کے سوا۔ کیونکہ رب ایک ہی ہے۔ اور لوگو! اگر تم نہ مانو تو ہم تو اس بات کے ماننے والے ہین ہی کہ اللہ کے سوا کوئی رب نہین ۱۲

[4] - مخلوقات مرکبہ ۱۲ [5] سیج سکا پیدا کر سکا ۱۲

نور روح غیر مخلوق - اور غیر مادی ہے - یہہ روح الٰہی صفت ہے اور مختلف اوقات
مین اللہ تعالے کے پیارے بندوں پر نازل ہوتی رہی اور نازل ہوتی ہے
اور نازل ہوگی اور اُنکے وساطت سے عام مخلوق الٰہی کے پاس پہونچی
اور پہنچیگی - اور روح کے معنی اگر ملائکہ اور انبیا علیہم السلام کے لین تو وہ مخلوق
ہین ایک وقت مین پیدا نہین ہوئے - بلکہ مختلف اوقات اور انواع و اقسام کے
مختلف اشیا سے پیدا ہوا کئے - انسانی جسمانی روح ایک قسم کی لطیف ہوا ہے جو
انسان مین شریانی عروق اور انسانی پہپہرون کے بن جانے اور قابل فعل ہونیکے
وقت نفخ کیجاتی ہی اس مطلب کو سمجھنے کے لئے اللہ تعالے کی کتاب پر غور کرو یہہ
صادق کتاب حقیقت نفس الامری کی خبر دیتی ہی کہ انسان اسی نطفہ سے جو عناصر کا نتیجہ
ہے خلق ہوتا ہے اور پہر ہمین اُسے سمیع و بصیر یعنے مدرک اور ذی العقل بنایا
جاتا ہے نہ یہہ کہ پیچہے سے اپنے ساتھ کچھ لاتا ہے اور پر اسکے اعمال کا نتیجہ اسکے ساتھ چپٹا
ہوتا ہے جس وہم و فرض کا کوئی مشاہدہ کا ثبوت نہین -

هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْئًا مَّذْكُورًا - إِنَّا خَلَقْنَا
الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا -

یاد رکہو - عہد الست کا تذکرہ ہم مسئلہ تناسخ مین کرینگے - انشاء اللہ تعالیٰ - ایک مدت تک
مجہے تعجب اور افسوس ہوا کہ تکذیب براہین کے مصنف صاحب نے اسقدر
طول طویل اعتراض - آیتہ شریفہ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ پر کیون

لہ زمانہ مین سے ایک وقت بیشک انسان پر ایسا گذرا ہے کہ اسکا نام و نشان کچھ بہی نہ تہا - ہمنے انسان کو ملے ہوئے نطفہ سے پیدا کیا - ہم اسکا امتحان لیا چاہتے مین (اور اُس امتحان کے لئے) ہم نے اسے سمیع و بصیر بنایا ؎

کیئے - اور میرے تعجب اور افسوس کی کئی وجہین ہین -

اول - اسلئے - چھ دن* مین زمین - آسمان - اور جو کچھہ ان دونون مین ہے اسکے پیدا ہونیکی خبر ایسے سچے لوگون نے دی ہے جنکا صدق مختلف دلائل اور نشانات سے ثابت ہے - اور اس خبر کو مشاہدہ ضرور یہ علوم - اور قانون قدرت کے مستحکم انتظام نے نہین جھٹلایا -

دوم - اسلئے کہ جن لوگون نے یہہ خبر دی ہے - انمین سے ایک کا نام سیدنا موسیٰ علیہ السلام ہے اور دوسرے کا نام سیدنا محمد بن عبد اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے - اور ان لوگون نے یون کہا ہے کہ ہمکو اللہ تعالے نے یہہ خبر دی اور اسیکے مکالمہ سے یہہ بات ہمین معلوم ہوئی - ان خبر دہندون کی امداد اللہ تعالے نے جیسے کی ہے اسکی خبر دنیا سے مخفی نہین - اور جو تعجب انگیز کامیابی ان لوگون کو ہوئی اسکی نظیر مدعیان الہام مین کوئی نہین دکھا سکا -

انصاف کرو -

کیا جناب الٰہی کی پاک اور مقدس بارگاہ سے جہوٹون کو ایسی امداد مل سکتی ہے ؟ +

سوم - اسلئے کہ جس کتاب مین یہہ خبر دی گئی - اسکا من جانب اللہ ہونا بہت وجوہ سے ثابت کیا گیا - چاہو اسکا نام توریت لو - چاہو قران کریم کہو -

چہارم - اس لئے کہ اللہ تعالے کے اکثر بلکہ تمام کام جنکو ہم دیکھتے ہین - آہستگی اور تدریج سے ہوا کرتے ہین - تقدر امکان اپنے ارد گرد کا کارخانہ قدرت

---

* - دن یا یوم کے معنے بارہ گہنٹہ کے نہین یاد رکہو ۱۲

دیکھہ لو! - پہل دار درخت کتنے دنون مین - پہل دار کہلاتا ہے - گہوڑے
اور ہاتھی کا آج پیدا ہوا بچہ کتنے دنون مین اللہ تعالے اسکو ہماری سواری
کے قابل بنائیگا - آدمی کا وہ بچہ جو آجکل ماں کے رحم مین یا باپ کے جسم مین
آرام گزین ہے اللہ تعالے اسکو کتنے دنون مین عالم فاضل اور لیڈر کریگا - پس جب ایسے کام
جو تدریج ہو رہے ہین اسی قادر مطلق - سرب شکتیمان - کُن کے کلمہ کے ساتھہ پیدا
کرسکنے والے کی پیدائش ہے - تو زمین و آسمان اور سکے درمیانی اشیا کا چہہ روز مین پیدا ہونا کیون محل انکار ہے
پنجم - اسلئے کہ زمین - آسمان - اور ان دونون کی درمیانی تین چیزین ہین ورانکی
بناوٹ دو طرح پہ ہے - اوّل ان اشیا کی اصل بناوٹ - دوم ان کی
ترتیب پس یہہ چھہ چیزین ہوئین - جو چھہ یوم مین پیدا ہوئین - یہان یہہ
امر بہی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ آریہ نے بہی تمام مخلوق کے اصول اشیا چھہ چیزون
کو مانا ہے ارضی اشیا چہار - جنکو اربعہ عناصر یا چار تت کہتے ہین - اور سماوی
چیزین دو - زمین کی چار چیزین مٹی - پانی - آگ - ہوا - سماوی دو چیزین - اکاش
جسے سما یا السماء کہئے - اور دوسری روح - جسے جیو کہتے ہین - قرآن کریم
مین ایک جگہہ کچھہ تفصیل کی گئی ہے اسے بہی سنو -

قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ
أَندَادًا ذَٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا

ف - تو کہہ کیا تم ایسے خدا کا کفر کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن مین پیدا کیا - اور اس کے شریک کرتے ہو یہی تو عالمون کا پروردگار
ہے - پہر اسپر پہاڑ بنائے - اور زمین کو برکت دی اور اشیائے خوردنی کے اسمین اندازہ باندہے - یہہ سب کچھہ چار دن مین ہوا -
حاجتمندون کے لئے سب سامان درست ہوگیا - پہر سما کی جانب متوجہ ہوا اور وہ دخان تہا (یعنی اسے ٹہیک کیا) پہر اسے
اور زمین (دونون) کو کہا کہ خواستہ یا نخواستہ تم دونون حاضر ہو جاؤ - انہون نے کہا ہم خوشی سے آتے ہین - (یہہ ایسا انداز
محاورہ ہے جسکا مدعا یہہ ہے کہ یہہ اشیا ہمارے مطیع فرمان ہین اور کبہی کسی طرح ہمارے حکم سے انحراف کر نہین سکتین) پہر
انکو سات سما مقرر کیا دو دن مین - اور ہر ایک سما کو اسکا متعلق کام سپرد کیا ؛

وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحَى فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا۔ سورہ حم۔ رکوع نمبر ۲۔ سیپارہ نمبر ۲۴۔

ششم۔ اسلئے۔ کہ ان چیزون کے بنانے مین یہہ نہین فرمایا کہ تمام تمام دن اور رات مین ان اشیاء کو پیدا کیا۔ بلکہ یہہ فرمایا ہے کہ چھہ روز مین یہہ چھہ چیزین پیدا کین۔ یہہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک ایک چیز ایک ایک روز مین ایک آن کے اندر کلمہ کُن سے پیدا ہوئی۔

ہفتم۔ اسلئے۔ کہ اللہ تعالے خَالِقُ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوَاتِ معطل بیکار نہین۔ وہ ہمیشہ اپنی کامل صفات سے موصوف ہے۔ ایسا کیون مانا جاوے کہ تمام اشیا کو ایک آن مین پیدا کرکے پہر معطل ہو گیا ہ۔

بلکہ وہ ہمیشہ خالق ہے۔ اور مخلوق کا حافظ ہے اور رہے گا۔

ہشتم۔ اسلئے۔ کہ یوم عربی زبان مین مطلق وقت کو کہتے ہین پس سِتَّةِ أَيَّامٍ کے یہہ معنے ہونگے چھہ وقت ہین۔ چاہو وہ وقت ایک آن کلمح البصر۔ لو۔ چاہو تو وہ ایک ایک یوم لاکہون کرورون برس کا یوم جیسے راقم کا اعتقاد ہے سمجھو۔

نہم۔ اسلئے۔ کہ یوم عربی زبان مین اس زمانہ اور وقت کو بھی کہتے ہین جسمین کوئی واقعہ گزرا۔ گو وہ واقعہ کتنے بڑے وقت مین گزرا ہو۔ دیکھو یوم بعاث یوم حنین۔ یوم بدر بکر۔ یوم بسوس۔ یوم حاد وغیرہ وغیرہ۔ اس زمین

و آسمان وغیرہ کی پیدائش کے زمانہ کو اس محاورہ پر یوم کہا گیا +

دہم اسلئے کہ پدارتھ ودیا یعنے علم طبعیات خصوصًا علم طبقات الارض سے ثابت ہو چکا ہے۔ یہہ زمین کسی زمانہ مین آتشین گیاس تہا۔ بلکہ یون کہئے کہ ایک ستارہ روشن تہا جب قدرتی اسبابوں سے اللہ تعالے نے اسمین کسیقدر کثافت پیدا کر دی تو یہہ زمین اسوقت ایک سیال مادہ ہو گیا جسے عربی زبان مین الماء کہتے ہین اور اسپر اسوقت ہوا چلا کرتی تھی جیسے توریت شریف کی کتاب پیدایش کی پہلی آیتون مین لکھا ہے۔ پہر جب وہ الماء زیادہ کثیف ہو گیا تو اسپر وہ حالت آگئی جسکے باعث اُسپر زمین کا لفظ بولا گیا۔ پس ایک دن اسپر وہ تہا کہ یہہ زمین سیال ہوئی اور دوسرا دن وہ آیا کہ کثیف ہو گئی طبقات الارض سے یہہ امر بھی پایہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ جسقدر زمین کے نیچے مرکز کی طرف کہودا جاوے زمین کی گرمی بہ نسبت بالائی سطح کے نیچے کو بڑہتی جاتی ہے حتّٰی کہ اب بھی چہتیس میل کی دوری پر ایسا گرم مادہ موجود ہے جسکی گرمی تصور سے باہر ہے اس زمانہ سے بہت عرصہ پہلے جب اسکا بالائے حصہ کثیف ہونا شروع ہوا تہا ایکدن اس ہمارے آرامگاہ پر وہ گزرا تھا کہ اس زمین کی بالائی نہایت پتلی سطح کے نیچے اس مادہ کا آتشین سمندر موجین مارتا تھا اور اسکی بالائی باریک سطح کو توڑ توڑ کے بڑے بڑے راکس اور بڑے بڑے حجرے قطعات باہر نکلتے تہے اور پہاڑون کا سلسلہ پیدا ہوتا جاتا تہا اور ظاہر ہے کہ اس وقت بڑے بڑے زلزلے اور بھونچال ہوتے تھے جب بڑے بڑے پہاڑ پیدا ہو گئے۔ اور زمین کا بالائی حصہ زیادہ موٹا ہو گیا پھر

تیسرا اور چوتھا دن یا تیسرا اور چوتھا وقت اس کرہ ارضی پر وہ آیا کہ نباتات۔ جمادات
پھل۔ پھول وغیرہ تمام انسانی آرام اور آسایش کے سامان مہیا ہوئے۔ ایک دن
ان اشیا کی پیدایش کا۔ اور دوسرا دن ان اشیا کی ترتیب کا۔ غرض دو دن
پہلے اور دو دن پیچھے کل چار روز زمین کے درستی کی ہوئی اسیطرح زمین کی بالائی
فضا۔ اور زمین کی سقف۔ اور زمین کی بنا۔ آسمان کو اللہ تعالے نے دو روز
مین بنایا۔ اور انمین امر الٰہی کی وحی ہوئی اور وہ وقت آگیا کہ انسان زمین پر
آباد ہو کیونکہ جیسے قرآن کریم نے فرمایا ہے سَوَاءً لِلسَّائِلِيْنَ انسان کی تمام
ضرورتین۔ اور اسکے لیئے سب احتیاج پورا ہوگیا۔

یادداشت

اس تکذیب براہین سے غالباً پہلے کا ذکر ہے میرے ایک پیارے عزیز نے
مجھ سے اسی آیتہ پر سوال کیا۔ کہ اللہ تعالے کو قرآن مین القادر یعنے
قادر مطلق کہا ہے اور وہ تمام زمین اور آسمان کو ایک آن مین پیدا کرسکتا ہے
کیونکر مان لیا جاوے آسمان و زمین کو اسنے چھ دن مین بنایا ہو اسوقت ایک
جوار کا کھیت ہمارے سامنے لہلہا رہا تھا۔ مینے تھوری دیر سکوت کر کے پوچھا۔
اس کھیت کا دانہ کب تک تیار ہو کر کھانیکے قابل ہوگا؟۔ اس عزیز نے جواب
دیا کئی مہینے کے بعد پک کر کھانے کے قابل ہوگا۔ تب مینے کہا اسکے دانہ
کو کون بناوے گا؟۔ اُسنے جواب دیا۔ وہی۔ جسے۔ القادر قادر مطلق
سرب شکتیمان۔ جگدیشر کہتے ہین۔ مینے کہا وہ ایک چھن مین سب
کچھ پیدا کرسکتا ہے کیونکر یا مانا جاوے کہ وہی ایسی قدرت والا دانون کے

بتانے میں اتنی دیر کرے تب اس عزیز نے کہا۔ صاحب یہہ اسکی خواہش اچھا اسکی مرضی اور ساتھہ ہی ہنس دیا اور کہا کہ جواب ہوگیا۔ مکذب کی دلیل جو صفحہ نمبر ۶۹ میں ہے اور جو آپ نے اس آیت کے مقابلہ میں لکھی ہے۔

ہرن۔ زر ۱۲	گربھ۔ کارمعدن ۱۲	سمورتتا۔ ہوتا ہوا ۱۲	گرے۔ اول ۱۲	بھونسی۔ تمام عالم ۱۲
جات۔ کے جو ہوا ۱۲	پتی۔ غالب ۱۲	ایک۔ ایک ۱۲	آسیت۔ ہوتا ہوا ۱۲	سدادہار۔ قیوم ۱۲
پرتھوی زمین ۱۲	آنگ دیا آسمان ۱۲	موتے مان یہی نشان ہیں ۱۲	کسمے ایسے دروپ ۱۲	دیوائی پرکاش والا کو
ہویکھا۔ ہون کرکے	ودھیم قربانی کرتے ہیں ۱۲			

مکذب کے صفحہ نمبر ۷ میں اثبات وجود صانع پر چہٹی قرآنی دلیل یہہ لکہی ہے۔
قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰۤى اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔ اور اس کو دلیل اثبات صانع سمجھہ کر اسپر یہہ پانچ اعتراض کئے ہیں۔

(۱) عرب والے اللہ کو پہلے ہی مانتے تہے۔ اور صدق دل سے جانتے تہے کہ خدا ایک ہے

(۲) محمد صاحب کے باپ کا نام عبداللہ تہا۔ حالانکہ مکہ کے مندر کا پوجاری تہا۔ پہر اسمیں (آیتہ قرآنیہ) کوئی نئی تعلیم ظاہر نہیں ہوئی" اور پہر آیہ ذیل۔
اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ۔ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ کو اعتراضات کا نشانہ بنانے کیلئے کلام کو اسطرح پر طول دیا ہے۔

(۳) "یہاں محمد صاحب کے ہاتہہ کو قرآن خدا کا ہاتہہ بتلاتا ہے۔ اور اسکے ہاتہہ ملانا خدا سے ہاتہہ ملانا ختلایا گیا ہے۔ کیا یہی توحید کی تعلیم ہے"

له۔ تو کہہ دو اسکے اور کچھہ نہیں کہ میں تم سا ایک بشر ہوں میری طرف وحی ہوتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔

(نہم)- غالب یقین ہوتا ہے کہ خدا کیطرف جھکانے جھکاتے آخری وقت مین حضرت کو خدا بننے کا خیال آگیا تھا- اور بہت شخصون کو اپنی عبادت کیطرف بھی رجوع کرانے لگے تھے اُسکی تصدیق اس خطبہ سے ہوتی ہے- جو بروقت وفات انکے حضرت عمرؓ نے پڑھا تھا (دیکھو محمد صاحب کی زندگی کے حالات)"-

(۵)- یہہ ہمہ اوست کی تعلیم ہے- یا خود پرستی- اور مشرکانہ ہدایت ہے-

غرض یہہ پانچ اعتراض ہین جنکو ہمنے خلاصۃً بیان کردیا ہے اور ہمنے آسانی کے لئے اوپر نمبر لگا دیئے ہین-

مصدق- تکذیب کا پہلا دعوے ہے "عرب والے صدق دل سے جانتے تھے کہ اللہ ایک ہے" اس دعا سے بڑہکر جھوٹا اور بے بنیاد دعوے اور کیا ہوسکتا ہے-؟- الہ کے معنی معبود کے ہین- اور تمام خواندہ دنیا سے مخفی نہین کہ عرب مین کیسی خطرناک بت پرستی تہی- اس امر کے ثابت کرنے اور اسپر شہادتین لانے کے لئے وقت کو صرف کرنا اور ایک مسلم الثبوت امر کو بپیرعرض اثبات مین لانا محض تحصیل حاصل ہے- یہہ تاریخی واقعہ ہے کہ عرب کے لوگون نے اسی توحید کے مسئلہ پر صحابہ کرام کو ایسے دکہہ دیئے کہ انکو مجبوری وطن چھوڑ حبشہ کو بھاگنا پڑا حضور علیہ السلام بہی آخر مشرکون کی شرارت سے مدینہ طیبہ کو چلدیئے سمیہ عمار بن یاسر کی والدہ کو اسی توحید کی دشمنی پر یہہ دکھ دیا کہ اسکی شرمگاہ مین برچھی مار کر گلے سے نکالی اسطرح کے ظلم کا ظالم اور ایسی شرمناک کارروائی کا مرتکب وہی کمبخت علیہ اللعنۃ تھا جسے تکذیب براہین تکذیب مین ابو الحکم علیہ الرحمۃ کرکے لکہتا ہے (ابو جہل)- !!!- اس بہائی جارے کے قربان جایئے سچ ہے الکفر ملۃ واحدۃ

سیاہ اندرونی دیکھیے کہ حق کے دشمن سے کیسی مہارت دی ظاہر کی جاتی ہے۔ مشرکین مکہ کے اعتقاد کو ایک جگہہ قرآن بیان کرتا ہے۔ ذرہ غور سے سنو۔ مشتی نمونہ خروارے۔ ایک دو آیتین سناتا ہون تو کہ ناظرین کو پتہ لگے کہ مکذب کے کلام مین کہان تک سچائی پائی جاتی ہے۔

وَعَجِبُوٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ اور ایک جگہہ آیا ہے۔

وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ۔

لات۔ عزے۔ اور منات وغیرہ کی پرستش کا تو مکذب کو بھی انکار نہین ہوگا کیونکہ مکذب نے تکذیب کے صفحہ نمبر ۵۷ مین ایک نوٹ لکھا ہے جسکی پہلی سطر یہہ ہے۔

"یہہ خبر چارون طرف مشہور ہوگئی کہ بت پرستون کے ساتھہ محمد صاحب نے صلح کر لی"

اس تقریر سے صاف واضح ہوتا ہے کہ اسوقت عام عرب مشرک بت پرست تھے۔ پس مکذب کا کہنا کہ عرب صدق دل سے جانتے تھے خدا ایک ہے۔ کذب ثابت ہوا +

دوسرا۔ دوسرا دعوے مکذب کا یہہ ہے کہ حضور علیہ السلام کے والد کا نام عبد اللہ تھا حالانکہ وہ

سلہ۔ اور وہ حیران ہوئے کہ انہی مین سے انکے پاس ایک ڈرانیوالا آیا اور ان منکرون نے کہا۔ یہہ جھوٹا جادوگر ہے۔ دیکھو اس نے متعدد معبودون کو ایک ہی معبود بنا ڈالا۔ یہہ تو اچنبھے کی بات ہے۔ اور ان کے سردار یہہ کہتے ہوئے (انہین) چلے کہ چلو اپنے معبودون پر پکے رہو۔ کیونکہ یہہ ایک بات ہے جسکا منشا کچھہ اور ہے ہمنے پچھلے دین مین یہہ بات نہین سنی یہہ تو کچھہ گھڑت سی معلوم ہوتی ہے۔

سلہ۔ اور وہ کہتے ہین ہماری دنیا کی زندگی ہے (یہین) ہم مرتے ہین اور جیتے ہین اور زمانہ ہی ہمین ہلاک کرتا ہے انہین اسبات کا کچھہ بھی علم نہین وہ تو بس اٹکلین دوڑاتے ہین۔

مکہ کا پوجاری تہا" اوّل - عبد اللہ آپکے والد کو مکہ کا پوجاری کہنا دعوے بے دلیل
ہے دوم - ایسا نام رکہنے سے کیونکر واضح ہوا کہ عرب والے اللہ تعالے خالق الارض
والسموات کے سوا کسیکو اسکی مخلوق مین سے اللہ نہین جانتے تہے - ۶ - اور نیز یہ کہ عامہ
عرب مشرک نہ تہے اور موجودات کی پوجا نہین کرتے تہے - اگر اس نام سے خواہ مخواہ
توحید کے ثبوت وجود کو مان لین تو اتنا ثابت ہوگا کہ آپکا دادا بت پرست اور مشرک نہو
خواہ مخواہ کا لفظ مین نے اسلئے بولا ہے - کہ بت پرست مشرک تو اسلئے مشرک کہلاتے
ہین کہ اللہ تعالے کی ذات پاک کے سوا اور مخلوق کی بہی پرستش کرتے ہین وہ بالکل
اللہ تعالے کے منکر یا اسکی پرستش کے منکر نہین ہوا کرتے - حق پرستی کے ساتہہ
بت پرستی بہی کرتے ہین انکی عبودیت خالصہ عبودیت نہین ہوتی - معبودیت کی
صفت مین باری تعالے کو یکتا نہین رکہتے خدا کو بہی معبود جانتے ہین اور اپنے
بتون کو بہی معبود بناتے ہین اسیواسطے مشرک کہلاتے ہین - مثلاً ہم لوگ عامہ ہنود
کو اسواسطے مشرک کہتے ہین - کہ وہ باریتعالے کو بہی معبود جانتے ہین - اور
سری کرشن چندر - اور سری رامچندر جی - گنیش جی وغیرہ وغیرہ بہی کی
پرستش کرتے ہین - اور دیانندی آریہ کو اسلئے یقیناً مشرک سمجہتے ہین کیونکہ
وہ باری تعالے کو غیر مخلوق مانتے ہین اور اسی صفت مین ارواح اور ارواح
کے گن - کرم - اور سبہاؤ - یعنی ارواح کے خواص افعال - عادات کو بہی غیر مخلوق
اعتقاد کرتے ہین - !!! - پرمانو - اور انکے گن - کرم - اور سبہاؤ کو بہی
غیر مخلوق بتاتے ہین - !!! - اور زمانہ کو بہی غیر مخلوق کہتے ہین باریتعالے
دیانندیون کے نزدیک مطلق خدا ہے احد[1] - لم یتم[2] نہین - بلکہ اور اشیا بہی اسکی

سلہ لم یلد ولم یولد ۱۲ ؂ لیس کمثلہ شئی ۱۲

اس صفت مین شریک ہین۔ تعالے شانہ عما یقولون علواً کبیرا۔ بناء علی ہذا۔
دیانندی آریہ مشرک ہین۔ اور پکے مشرک ہین۔ یاد رہے مسلمان جنت
دوزخ۔ ارواح وغیرہ کو اُن معنی پر ابدی نہین کہتے جن پر باریتعالے کے
ابدی کہتے ہین مسلمان قوم کے نزدیک ان اشیاء کا وجود ممکن۔ اور باریتعالے
کا وجود واجب ہے ان اشیا کا وجود باری تعالے کی عطا اور اسکا ایجاد۔ اور اسکی
خلق ہے باریتعالے کا وجود کسیکا عطیہ نہین کسیکا ایجاد نہین کسیکی مخلوق
نہین ان اشیا کا وجود اسلام کے نزدیک وجود اور بقا دونون مین جناب
باریتعالے کا محتاج اور باری تعالے من کل الوجوہ غنی ہے۔ واللہ الغنی
وانتم الفقراء قرآن کریم کی آیت ہے غرض حضور کے والد ماجد کا عبداللہ نام کہنا
ہے۔ گو حضور کے شان اور صداقت کی عمدہ فال ہے مگر اس سے یہہ ثابت نہین
ہوسکتا کہ عرب لوگ بت پرست اور مشرک نہ تھے!۔ ہم یہان ہندستان یا آریہ ورت
مین دیکھتے ہین بعضے ہندی آریہ ورتی اپنے بچون کا نام ہرید اس۔ نرائن داس
رامداس رکھتے ہین۔ اور شرک بھی کرتے ہین۔ بلکہ مسلمانون مین ایک گھرانے
کے آدمیون کو دیکھتے ہین۔ ایک کا نام عبداللہ ہے۔ دوسرے کا نام
عبدالرسول۔ تیسرے کا نام فضل الرحمن۔ اور چوتھے کا نام کرامت حسین
فانا للہ علے حالۃ الاسلام وانا الیہ راجعون۔ ایک مسلمان اللہ دتا ہے
تو اسکے دوسرے بھائی کا نام نعوذ باللہ منہا پیراندتا ہے +

تیسرا دعوے مکذب کا یہہ ہے کہ آیتہ ید اللہ فوق ایدیھم مین حضور علیہ
السلام نے فرمایا ہے۔ میرا ہاتہہ اللہ تعالے کا ہاتہہ ہے۔ خاکسار کہتا ہے۔ یہہ دعوے

تکذیب کا بالکل افترا۔ اور بہتان ہے۔ قرآن شریف کی کسی آیت مین ہرگز۔ ہرگز۔ ہرگز موجود نہین۔ کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہو کہ میرا ہاتھ اللہ تعالے کا ہاتھ ہے۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا۔ جس آیت سے یہہ استدلال کیا ہے۔ اسکے معنی صاف ہان بالکل صاف ہین۔ کیونکہ ید اللہ کے معنی۔ عربی زبان مین ہین۔ (۱) ید اللہ یعنے انعامہ تعالے۔ (۲) ید اللہ یعنے نصرتہ تعالے۔ (۳) ید اللہ۔ صفتہٗ من صفاتہ تعالے الذی لیس کمثلہ شیئ۔ جیسے میرا اعتقاد ہے۔ ان محاورات پر آیۂ شریفہ کے معنے ہوئے۔

(۱) ید اللہ فوق ایدیھم اللہ تعالے کا انعام ان لوگون کے انعامات کے اوپر ہے۔

(۲) اللہ تعالے کی نصرۃ۔ اسکی امداد ان لوگون ان لوگونکی نصرۃ اور امداد سے اوپر ہے۔

(۳) اللہ تعالے بے مثل کی صفت ید۔ ان لوگون کی صفت ید کے اوپر ہے۔ حیرانی کی بات ہے کہ اسمین اشکال ہی کیا ہے۔! ہان اگر یون ہوتا کہ ید ہی وہی ید اللہ فوق ایدیھم تو کسیقدر اعتراض کا موقع ہوتا۔ ہم اس آیت اور پہلی آئیہ کی تشریح آگے کرینگے۔ انشاء اللہ تعالے ۔

چوتھا اعتراض۔ اور دعوے یہہ کیا ہے۔ "آخری وقت مین حضور کو خدا بننے کا خیال آیا"۔ خاکسار کہتا ہے۔ تمام دنیا مین توحید کے واعظ آئے۔ اور انہون نے اپنی قوم کو شرک سے روکا۔ توحید الوہیت کی طرف۔ بلایا۔

آخر کچھ زمانہ کے بعد وہی ہادی معبود بنائے گئے۔ ۔ دور کیوں جاؤ صرف
حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کی حالت پر غور کر لو۔ کہ اس خاکی نہاد انسان
کو کیسا آسمان پر اٹھایا گیا۔ ہادی اسلام نے تمام انبیاء و رسل کے وعظ کی
اسطرح تکمیل فرمائی۔ کہ اپنی عبودیت کے اقرار و اعتقاد کو۔ توحید کی اقرار و
اعتقاد کی جزو لازم کر دیا کہ کہین آپکی قوم بھی امم سابقہ کی طرح آپکو خدا اور معبود
نہ بنا لے اس احتیاط اور حزم کی یہہ برکت اور یہہ اثر ہے۔ کہ قوم کی قوم۔ شرک
مین گرفتار ہونے سے محفوظ رہی اَشھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ سبحان اللہ کیا حکمت ہے کہ آپکی قبر مکہ معظمہ سے بہت دور
بنائی گئی تو کہ مکہ معظمہ کیطرف سجدہ کرتے وقت اس قسم کا ممکن احتمال بھی نرہے
کہ ساجدین کا قبلہ توجہ وہ قبر ہے آثار صحیحہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ آپ کی
وفات کے بعد صحابہ جب سفر سے واپس آتے تو سیدھے مسجد نبوی مین جاکر
دوگانہ ادا کرتے۔ مرقد مبارک کی جانب کوئی بھی رُخ توجہ نہ لاتا۔ افسوس ایسے
بھی معترضین کا یہہ حوصلہ ہے۔ ! خداوند تعالے ہدایت کرے۔ آپ نے عین
وفات کے وقت فرمایا قاتل اللہ الیھود والنصاری اتخذوا قبور انبیائھم مساجد۔ [1]

اور وصیت کی۔ و لا تجعلوا قبری وثنا یعبد۔ اشتد غضب اللہ علی قوم اتخذوا قبور انبیائھم
مساجد۔ [2] اور سنو! عن جبیر بن مطعم قال اتی النبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی
فقال جھدت الانفس وضاع العیال ونھکت الاموال وھلکت الانعام فاستسق اللہ لنا
فانا نستشفع بک علی اللہ ونستشفع باللہ علیک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ سبحان اللہ! سبحان اللہ!

[1] یہود و نصاریٰ پر خدا لعنت کرے انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنا لیا۔
[2] اور میری قبر کو بت نہ بنانا جو پوجا جاوے۔ اللہ کا غضب اشد ہوا ان لوگوں پر جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنا لیا۔

فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتّٰی عُرِفَ فِیْ وُجُوْہِ اَصْحَابِہٖ ثُمَّ قَالَ وَیْحَكَ اِنَّہٗ لَا تُسْتَشْفَعُ بِاللّٰہِ عَلٰی اَحَدٍ

شَأْنُ اللّٰہِ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ[1] - ایک دفعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد برکت مہد میں

ایک خطیب نے اثنائے خطبہ میں مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَاهْتَدٰی کے بعد

کہا - وَمَنْ یَّعْصِہِمَا - اس پر آپ نے فرمایا بِئْسَ الْخَطِیْبُ اَنْتَ - وَعَنْ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی ابْنَ مَرْیَمَ فَاِنَّمَا

اَنَا عَبْدُہٗ - فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ سجدہ کرنے کرانے کی بابت

سن لو - کیا لطیف واقعہ گزرا ہے - عَنْ قَیْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَتَیْتُ الْحِیْرَۃَ فَرَأَیْتُهُمْ

یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّهُمْ فَقُلْتُ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ اَنْ یُّسْجَدَ لَہٗ

فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّیْ اَتَیْتُ الْحِیْرَۃَ فَرَأَیْتُهُمْ یَسْجُدُوْنَ

لِمَرْزُبَانٍ لَّهُمْ فَاَنْتَ اَحَقُّ بِاَنْ یُّسْجَدَ لَكَ فَقَالَ لِیْ اَرَأَیْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِیْ اَکُنْتَ

تَسْجُدُ لَہٗ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا[2] (مشکوٰۃ شریف صفحہ نمبر ۲۷۴)

ہمہ اوست کے مسئلہ پر ایک آیت بھی نص صریح الدلالہ نہیں یہہ دیگر بات ہے

---

[1] جبیر بن مطعم روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا - جانوں پر آفت بنی ہوئی ہے - بال بچے تلف ہو گئے ہیں - مال تباہ ہو گئے مویشی ہلاکت پر آ گئے آپ اللہ تعالےٰ سے ہمارے واسطے پانی مانگئے ہم آپکو اللہ کے پاس سفارشی لے جاتے ہیں اور اللہ کو آپکے پاس - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے جواب میں کہا سبحان اللہ سبحان اللہ اور بار بار سبحان اللہ پڑھتے (جیسے اس کے کلام سے سخت بیزار اور مضطرب ہو گئے ہیں) پھر فرمایا بھولے آدمی اللہ کو کسی کے پاس سفارشی نہیں لے جایا کرتے اللہ تعالےٰ کی شان اس سے بہت بڑی ہے -

[2] - قیس بن سعد کہتے ہیں کہ میں حیرۃ میں جو گیا وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے حاکم کو سجدہ کرتے ہیں - میں نے اپنے دل میں کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تو اور بھی زیادہ حق ہے کہ انہیں سجدہ کیا جاوے میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے حیرۃ میں ایسا دیکھا کہ وہاں کے لوگ اپنے حاکم کو سجدہ کرتے ہیں آپ تو زیادہ حقدار ہیں کہ آپکو سجدہ کیا جاوے - آپ نے فرمایا اچھا تو اگر تجھے میری قبر پر سے گزرنے کا اتفاق کبھی ہوا تو تو کیا اسے سجدہ کرے گا - میں نے کہا نا - آپ نے فرمایا خبردار ایسا مت کیجیو -

یہہ دیگر بات ہے کہ خود غرض لوگون نے اپنے مدعا کے اثبات کے لئے قرآن کریم
سے اس پر استدلال کیا ہی۔* جنہین یہہ دو آئتین قائلین وحدۃ الوجود سے استدلال
مین سنی ہین - اول - وَفِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ - مگر جب اس آیت
کا ماقبل اُنسے دریافت کیا جاوے تو حیران رہجاتے ہین - اسکا ماقبل یہہ ہے
وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ - بات نہایت صاف ہے کہ اس زمین مین اس
موجودات مین یقین کرنے والون کے لئے نشانیان ہین - اور جب تم اس سیر
بیرونی سے فارغ ہوجاؤ تو پھر اپنے نفوس مین مطالعہ کرو تدبر کرو* دوسری
آیت شریف - هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ - مگر جب اون
سے دریافت کیا گیا کہ جس چیز کے اوّل و آخر وہ ہو وہ چیز آپ کیا ہوئی؟ - اور جس چیز کا
ظاہر و باطن وہ ہو وہ خود کیا ہوئی؟ - تو عوام مدعیان وحدۃ الوجود ساکت ہجاتے ہین -

---

*نوٹ دنیا مین یہہ عام مرض پھیلا ہوا ہے کہ متکلم یا قائل کی ذاتی وجاہت ایسکی معروف شہرت - اسکی مسلّم الثبوت سیرت اور اور اسکی معہود اصطلاح و مراد کے خلاف اسکی کلام کا مطلب لیا جاتا ہے - اور بڑے بڑے اہم مقاصد یا اعتراضات کا مبنی اسکو قرار دیا جاتا ہے - یہہ ایک مغالطہ ہے جسنے تحقیق حق کے رستہ مین اٹل چٹان کا کام دیا ہے - اب اسلام اور صاحب اسلام کا نشاد یکھئے عیسائیون کے مسئلہ تثلیث کفارہ کیطرح چیستان لاینحل کا ہم پہلو نہین رہا قد تبین الرشد من الغی یہہ نہایت واضح اور صاف راہ ہے اور پہلا اور ایک ہی مذہب ہے جسکے بانی کو اپنی صداقت پر اپنی کامیابی کا کامل تیقن اور علیٰ بصیرۃ اذعان ہے کہ دن رات مین پانچ بار علیٰ رؤس الاشہاد بلند مینارون پر اس مذہب کے اصول کی ندا کی جاتی ہے - اللہ اللہ! - کوئی جویائے حق سلیم القلب ہے کہ اسی ایک دلیل سے اس کامل ہادی کا صادق پیرو بن جائے؟ فرقان حمید نے خلق و خالق - ممکن و واجب - فانی و باقی مین امتیاز و تفرقے کی نسبت بہ دہ بند از گفتگو ئین کی ہین - جناب نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے جو آپکی علی الالف کا سچا حقیقت نما دستور العمل ہے ہرگز کوئی ایما یا صراحت بھی ایسے لغو خیالات (ہمہ اوست یا ہمہ از وست وغیرہ) کے متعلق پائی نہین جاتی - صدر امت اور آئمہ سلف کے کسی قول و فعل سے کوئی دلیل لائی نہین جاسکتی - پس یہہ کافی ثبوت ہے کہ نفس اسلام اور اسکے صادق اتباع ایسے خلاف عقل عقاید و تعلیمات سے بری ہین - ایک شخص جسنے اعلاء کلمۃ اللہ مین - توحید کا نور عالم مین پھیلانے کو اپنی اور اپنے پیروون کی جانین کھپائین - وہ شخص جو قدم قدم پر اپنے بندہ ہونے اور عاجز بندہ الٰہی ہونیکے ثبوت دیتا ہے وہ جو مشرک اور کافر کو تیغ بے دریغ کا عرضہ بنانے سے تذبذب نہین کرتا جس نے آثار عالم سے قولاً و فعلاً غیر اللہ کے آثار مٹا ڈالے - مظاہر شرک و بدعت کو جڑ سے اکھاڑ دیا جسکے ادنے سے ادنے خادم نے سومنات کے ایسے شرک کدہ کو حرف غلط کی طرح صفحۂ عالم سے پاک کر دیا - ایسے مقدس وجود کی نسبت یہہ کہا جاوے کہ اُس نے شرک کی تعلیم دی یا ویدانتی مسائل کی بنیاد ڈالی - سراسر افترا ہے - یوروپ کے سخت سے سخت دشمن بھی جنہون نے اسلام پر لکھا ہے اس امر کا اعتراف کرنے سے پہلو تہی نہین کرتے کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جسنے دنیا مین توحید کو شائع کیا - ڈریپر صاحب لکھتے ہین مسیحی مذہب نے گو کافی ظہور پر ثابت کر دیا تھا کہ وہ حکومت و سلطنت کے انتظام کے لیئے کفیل ہو سکتا ہے مگر تیسیر بھی اپنے حریف

ہان البتہ ویدمین مسئلہ وحدۃ وجود کی بنیاد مستحکم رکہی گئی ہے اسلیئے کہ آریہ ورت مین وحدۃ وجود کے مسئلہ کو ویدانت کہتے ہین - اور خود یہہ لفظ ہی ظاہر کیئے دیتا ہے کہ اسکی اصل کہان سے ہے - اور حضرت میرزا صاحب کے شحنہ حق اور سرمہ چشم کے جواب مین ایک میرٹھہ کے آریہ صاحب جوچہاونی نصیرآباد ضلع اجمیر کی عدالت کے سررشتہ دار ہین اپنی کتاب تنقیہ مین فرماتے ہین - "وہی پرآتما اپنی اچہا سے بہور دیپ ہوگیا یعنے رب شکلون مین ظاہر ہوا - یہہ تیترے اپنشد کا بچن ہے انتہی تنقیہ نمبر ۷" پہر صفحہ نمبر ۹ مین کہا ہے - "اس تمام عالم مجسم کا ظہور نمت کارن ہو کرتے یعنے علت فاعلے پرمیشر سے ہے" انہنے پہر صفحہ نمبر ۲ مین لکہا ہے "یہہ بہی واضح ہو کہ ویدانتی یعنے آریون کے فلاسفر پرمیشر کو واحد الوجود مانتے ہین یعنے جو کچہہ ہے اللہ ہی اللہ ہے ماسوا کچہہ نہین" صفحہ نمبر ۳ مین لکہا ہے ارجن سرشٹی کا آد - ادر مدہ - اورانت مین ہون ودیاؤن (ابتدا ۱۲ - اوسط ۱۲ - آخر ۱۲ - علم ۱۲)

مین برہم ودیا - جیرچا کرنیوالون مین باد مین ہون (تذکرہ ۱۲) (محاورۃ ۱۲)

مدہ کا لفظ جسکے معنے اوسط کے ہین - بہت ہی توجہ کے قابل ہے

صرف پرمیشر ہی یہہ تمام دنیا ہے - جو کچہہ ہوچکا ہے وہی تہا اور جو کچہہ ہوگا وہی ہوگا - رگوید بہاگ ۲ سکت ۹۰ منتر دوم سینت اچارج کہتے ہین - جو کچہہ گزشتہ زمانون مین تہا پرمیشور تہا - جو کچہہ اب موجود ہے پرمیشر ہے آدمیون کے جسم جو اب موجود ہین اور گزشتہ زمانون مین زندہ تہے تمام پرمیشر ہین اور جتنے جو کچہہ

بقیہ صفحہ ۳ (شرک وکفر) کے استیصال کے لیئے قوی نہ تہا بنا برین غیر مذہب کے ساتہہ اسکے مجاہدہ کا نتیجہ یہہ ہوا کہ دونون کے اصول خلط ملط ہوگئے - اس مادہ مین عیسویت و اسلام مین تناسب نہین جس (اسلام) نے اپنے مخالف و حریف کو بکلی معدوم کردیا اور بلا اختلاط غیری فقط اپنے ہی اصول کو شائع کیا" (تاریخ منازعت ما بین مذہب وعلم) دیا نندیون کے یہ اعتراضات اسلام کی شوکت اور قرآن کی صداقت مٹانے سے رہے - وہ ان باتون سے اپنی ہی دانش وبینش کی ہنسی اڑا رہے ہین - اَللّٰہُ یَسْتَھْزِءُ بِھِمْ وَیَمُدُّھُمْ فِیْ طُغْیَانِھِمْ یَعْمَھُوْنَ - صاحبان بصیرت سمجہتے ہین کہ ایسی خردہ گیریون سے ان کا منشا کیا ہے حقیقت مین فرعون کی طرح جناب موسے علیہ السلام سے مقابلہ مین دل ہی دل مین شکست کہا گئے ہین - مگر اب ظاہر مین خود ہی رسیون کے سانپون سے حق تعالے کے قدوس کا سامنا کیا چاہتے ہین - سو انجام وہی ہوگا جو انسون کا ہوا کیا ہے*

(عبدالکریم)

آئندہ زمانوں مین ہوگا وہ بھی پرمیشر ہے - وہ دیوتاؤن کا دیوتا ہے - اس چیز سے جو لوگ کہاتے ہین
وہ نشو ونما پاتا ہے اور دنیا بھی اسکے ساتھہ بڑہتی ہے - مایا کے سبب چیزین مختلف نظر آتی ہین - لاکن
در اصل ہر ایک شئی پرمیشر ہے برہم کے تین حصہ اس دنیا سے پرے ہین - اسکا ایک حصہ تمام دنیا ہے
یہی تمام ہے جو اسکے ایک حصہ سے بنا ہے - منتر ۴" پہر شنو! "تنقیہ دماغ" کا مصنف
آریہ - کیا کہتا ہے - "بموجب قرآن کے صرف اسقدر توحید ہے کہ پیدا کرنے والا ایک ہے دو نہین ہین
مگر بمقابلہ خدا کے دوسری موجودات مخلوق کے وجود سے انکار نہین کیا گیا - گو اسنے ہی کہڑے پیدا کئے
ہون - مگر اسکے مقابلہ مین اسسے علیحدہ موجود ہونا - اور تا ابد موجود رہنا - اہل اسلام کے یہان ثابت ہے
جب اسسے علیحدہ دوسری چیز کا موجود ہونا ثابت و ظاہر ہے تو پہر توحید کہان رہی تو دوئی ہوگئی -
تنقیہ صفحہ نمبر ۴۶"

اب مین ان دونون آیات کا مطلب سناتا ہون - مگر بیان شروع کرنے سے قبل مختصر
سی تمہید کا لکہنا مناسب معلوم ہوتا ہے جب دو یا کئی چیزین باہم کسی امر مین شریک
ہوتی ہین - اور کسی امر مین مختلف ہوتی ہین - تو ظاہر ہے کہ امر مشترک کے احکام مین
ان مشترکہ اشیا کو اتحاد ہوگا - اور جن جن باتون مین ان چیزون کو باہمی اختلاف
ہوتا ہے اون باتون مین جو جو احکام ہونگے ان مین بہی اختلاف ہوگا - مثلاً حیوانات
و نباتات - جسمیت اور نمو مین باہم شریک ہین - مگر حیوانات تحرک بالارادہ
خورد - نوش - وغیرہ اوصاف مین نباتات سے ممتاز ہین - پس حیوانات و نباتات کو
جسمیت اور نمو کے احکام مین بہی شرکت ہوگی مگر خورد - نوش - جماع وغیرہ احکام مین
حیوانات اور نباتات مین اشتراک ہوگا بلکہ حیوانات کو ان باتون اور ان کے
احکامات مین امتیاز و خصوصیت ہوگی - اسیطرح - انسان و حیوان کے درمیان

کہانے - پینے - جماع کی خواہش مین جسقدر اشتراک ہے اسیقدر کہانے
پینے - جماع کے احکام مین بھی اشتراک ہوگا - مگر انسان - ترقی - سطوت -
جبروت - نئے علوم و فنون کی تحصیل اور نئے علوم کو اپنے ابنائے جنس کے
سکہلا دینے مین حیوان سے ممتاز ہے - ان اشیا کے احکام مین بھی حیوان سے ممتاز
ہوگا - ایسے ہی - ہادی - رسولون اور عامۃ آدمیون مین گو عام احکام
بشریت کے لحاظ سے اشتراک ہوتا ہے - رسولون کا گروہ بخلاف اور عام
آدمیون کے - الٰہی - مُلہم - مصلح قوم - موید من اللہ ہوتا ہے - اسلئے عام احکام
بشریت مین اگرچہ عامہ بشر سے اشتراک رکھتے ہین - لیکن اپنی خصوصیت رسالت
نبوۃ - اصلاح قوم کے احکام مین عامہ خلایق سے ضرور جدا ہوتے ہین - بلاتشبیہ
ایک مفتوح ملک کی رعایا کے ساتھہ ایک فاتح اور حکمران گورنمنٹ کا سپہ سالار یا
مجاز حاکم اپنی گورنمنٹ کے حکم سے کوئی معاہدہ کرے اور اس رعایا کو اپنی
گورنمنٹ کے احکام سنا دے - تو اگر اس مفتوح رعایا کے لوگ ان معاہدات اور
احکام کی تعمیل نہ کرین تو ضرور وہ رعایا اس گورنمنٹ کی مجرم - باغی - غدار - نافرمان
ٹھہریگی - مگر وہی سپہ سالار اور گورنمنٹ کا ماتحت حکمران اس رعایا کو - کوئی اپنا ذاتی
کام بتاوے اور اپنے طور پر ان رعایا مین سے کسی سے کوئی معاہدہ کرے اور اس
رعایا کا آدمی اس سپہ سالار اور اس حاکم کی بات نہ مانے یا معاہدہ کا خلاف کرے
تو یہہ شخص جو اس سپہ سالار اور گورنمنٹ کے ماتحت حکمران کے معاہدہ اور حکم کا مخالف
ٹھہرا ہے گورنمنٹ کی بغاوت کا مجرم نہوگا - کیونکہ پہلی قسم مین اس سپہ سالار اور حاکم
کے احکام - فاتح گورنمنٹ کے احکام ہوا کرتے ہین - اور اس سپہ سالار کی زبان

فاتح گورنمنٹ کی زبان اسکی تحریر فاتح گورنمنٹ کی تحریر ہوا کرتی ہے - غور کرو -
ایک قاتل کو مجاز حاکم کے حکم سے قتل کرنے والے یا پہانسی دینے والے کے ہاتہہ
اسی گورنمنٹ کے ہاتہہ ہوتے ہین جسکے حکم سے قاتل کو قتل کرنے والے اور پہانسی
دینے والے نے قتل کیا اور پہانسی دیا - درصورت دیگر وہی پہانسی دینے والا کسی
اور ایسے آدمی کو جسپر اس گورنمنٹ نے موت کا فتوے نہین دیا قتل کرکے دیکھ لے کہ
اسکا انجام کیا ہوتا ہے پس اسی طرح اللہ تعالے کے رسول انکی بہی دو حالتین
اور دو جہتین ہین - ایک حالت و جہت مین وہ آدمی ہین بشر ہین - اور دوسری حالت
انکی رسالت و نبوۃ کی ہے - جسکے باعث وہ رسول ہین نبی ہین الٰہی
احکام کے مظہر اور احکام رسان ہین جسکے باعث انکو پیغامبر کہتے ہین پہلی
حالت و جہت سے اگر وہ حکم فرماوین تو اس حکم کا منکر باغی - منکر رسول نہوگا جسکو
شرعی اصطلاح مین کافر - فاسق - فاجر کہتے ہین اور دوسری حالت و جہت سے
اگر کوئی انکے حکم کو نمانے تو ضرور انکے نزدیک اسپر بغاوت - انکار کا جرم قایم
ہوگا - اور ضرور وہ کافر - فاسق - فاجر کہلاوے گا - اس جہت سے چونکہ وہ خداوندی
احکام کے مظہر ہین اور جس سے معاہدہ کرتے ہین اُس سے خدا کے حکم سے
معاہدہ کرتے ہین اور معاہدہ کنندہ جو معاہدہ اُن سے کرتا ہے وہ اصل مین باریتعالے
سے معاہدہ کرتا ہے - پس اگر معاہدہ کنندہ معاہدہ کے خلاف کرے تو باغی و منکر
بلکہ کافر ہوگا - نبی عرب محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - نے رسالت و نبوۃ کا دعوے
کیا اور اپنے آپکو اللہ تعالے کا رسول بتایا اب انکو جن لوگون نے نبی رسول
مانا اور انکے احکام کو الٰہی احکام یقین کیا لامحالہ آپسے انکا معاہدہ حقیقۃً اللہ تعالے

سے معاہدہ ہوگا۔ ہان جو احکام اور مشورے اس عہدہ رسالت کے علاوہ
فرمالوین ان احکام کی خلاف ورزی مین کفر وفسق نہوگا صحابہ کرام آپکے عہد
سعادت مہد مین یہہ تفرقہ عملاً دکہاتے تہے۔ بریرہ نام ایک غلام عورت تہی جب
وہ آزاد ہوگئی وہ اپنی خاوند سے جو ایک غلام تہا جدا ہوگئی مگر اسکا شوہر اُس پر فدا تہا
وہ اسکی علیحدگی کو گوارا نہ کرتا تہا وہ اس پر سخت کبیدہ خاطر ہوا اور آنجناب کیخدمت
اقدس مین حاضر ہوکر اس امر کی شکایت کی آپنے۔ بریرہ سے اُس کے ساتہہ
مصالحت کرلینے کو ارشاد فرمایا بریرہ نے جواب دیا۔ آپ یہہ وحی سے فرماتے ہین یا
عہدہ نبوۃ سے علاوہ بطور مشورہ کے فرماتے ہین آپنے فرمایا ہین رسالت کے لحاظ
سے یہہ حکم نہین دیتا اپنی ذاتی رائے سے تجہے کہتا ہون اُس نے نہ مانا اور کہا مجہے
اختیار حاصل ہے اسیطرح إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ
وَاحِدٌ فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ
رَبِّهِ أَحَدًا۔ اس ایت مین شرک سے ممانعت اور اس امر کا بیان ہے کہ مین
ایک بشر ہون بشریت مین تمہاری مثل ہون۔ خبردار کبہی شرک نکرنا مجہے خدا
نہ کہہ بیٹہنا نہ میری عبادت کرنا اللہ تعالے کی عبادت مین کسیکو شریک نہ ٹہرانا۔
اور ایسا ہی اِن آیات کریمہ مین غور کرنے والا یقین کرسکتا ہے کہ اسلام
کہان تک شرک سے بیزاری ظاہر کرتا ہے۔ وَيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَ
الْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّانِّينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ

لہ۔ اس کے سوا نہین کہ مین تم سا ایک بشر ہون مجہے حکم ہوتا ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امید وار ہے وہ عمل نیک کرے۔ اور اپنے رب کی عبادت مین کسی کو شریک نہ بنا دے۔

دَائِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيْرًا - وَ لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا - اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا - لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا - اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا

مکذب نے صفحہ نمبر ۴۷ تکذیب مین - سورہ نجم کے حوالے سے یہہ لغو فقرہ

تلک الغرانیق العلی وان شفاعتهن لترتجی - اعتراض کرنے کو لکہا ہے۔ اسلام کے مختلف فرقے دنیا مین موجود ہین - سب کے پاس قرآن ہے مگر تعجب ہے کہ کسی مین یہہ موجود نہین اور ہو کیسے قرآن کریم کی شان اس سے اعلٰے وارفع ہے کہ اس مجموعہ توحید مین ایسا مشرکانہ مضمون ہو اب حقیقت مین قرآن پر کوئی اعتراض نرہا -

مکذب فٹ نوٹ مین "مفصل حال اسکا معالم جلالین بیضاوی معتمد مین ذکر ہے"۔

مصدق نے ان تفاسیر کیطرف رجوع کیا - مگر ان مین یہہ لکہا پایا جو ناظرین کے عرض

سلہ - اور اللہ سزا دیگا منافق مرد و عورت اور مشرک مرد و عورت کو جو اللہ کی نسبت بدظنی رکہتے ہین انہین کے اوپر برائی کا پہیر ہے - اور اللہ انپر ناراض ہوا اور ان پر لعنت کی اور ان کے لئے جہنم تیار کیا اور وہ برا ٹہکانا ہے - (یہہ لوگ اپنی دولت - کثرت اور قوت پر فریفتہ نہون اور اپنے موجودہ وقت کو جس سے سزا ابہی غائب ہے - سرو عشرت آرام کا زمانہ تصور فرما کر مغرور نہ ہوجاوین - ان کو سزا دینا انکا استیصال کرنا اور عقل و فکر انسان سے باہر نا اندیشیدہ سامانون کا ہلاکت کے بہم پہونچانا ہم پر کچھہ دشوار نہین ہے - اسباب ہمارے ہین اور اسباب کے خالق ہم ہین) اور آسمان و زمین کے لشکر اللہ کے قبضہ مین ہین اور اللہ غالب حکمت والا ہے - ہمنے تجہکو (اے نبی) شاہد - مبشر - نذیر بہیجا ہے - (اب ضرور ہے کہ تم لوگ) اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ - اسے (رسول کو) قوت دو اور اسکی تعظیم کرو - اور صبح و شام اللہ کے نام کی تقدیس کرو - یقیناً جو لوگ تجہسے بیعت کرتے ہین وہ اللہ سے بیعت کرتے ہین اللہ کا ہاتہہ انکے ہاتہون کے اوپر ہے - اب جس نے عہد کو توڑ دیا وہ جانلے کہ وہ عہد شکنی کی سزا پاوے گا - اور جس نے پورا کیا اسے جس پر اس نے اللہ سے معاہدہ کیا ہے تو عنقریب اللہ اُسے اجر عظیم دے گا +

خدمت ہے بیضاوی نے اس واہی قصہ کو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے یہہ فقرہ تلک الغرانیق العلےٰ الخ پڑہا تہا لکہکر کہا ہے - فهو مردود عند

المحققین - اور یہی بات معالم کے حاشیہ پر مرقوم ہے - تفسیر فتح البیان

مین لکہا ہے - تلک الغرانیق الخ کی نسبت یہہ کہنا کہ رسول اللہ نے سورہ نجم مین

اسکو پڑہا - صحیح نہین چنانچہ وہ کہتے ہین لم یصح شیء من هذا ولا ثبت بوجه من

الوجوه ومع عدم صحته بل بطلانه فقد دفعه المحققون بكتاب الله سبحانه -

حيث قال الله تعالیٰ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ

لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ - وقوله تعالیٰ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ وقوله تعالیٰ

وَلَوْلَا أَنْ ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ - فنفى المقاربة للركون فضلا عن الركون

قال البزار هذا حديث لا نعلمه يروى عن النبي صلى الله عليه وسلم باسناد متصل +

قال البيهقي هذه القصة غير ثابتة من جهة النقل ثم اخذ يتكلم ان رواة هذه

القصة مطعونون فيهم +

قال امام الائمة ابن خزيمة ان هذه القصة من وضع الزنادقة +

قال الرازي هذه القصة باطلة موضوعة لا يجوز القول بها +

قال الله تعالیٰ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ +

ف ترجمہ کی کوئی بات بہی کسی وجہ سے ثابت اور صحیح نہین ہوئی - اگرچہ خود ہی اسکی عدم صحت اور اس کا بطلان ظاہر ہے - مگر محققین کہتے ہین کہ اللہ تعالے کی کتاب ہی تو اسے رد کرتی ہے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے - اگر یہہ (نبی) ہماری نسبت کوئی جہوٹی بات لگاتا تو ہم اسکا دہنا ہاتہہ پکڑ لیتے پہر ہم اسکی رگ حیات کو کاٹ ڈالتے - اور اللہ تعالے فرماتا ہے - یہہ نبی اپنی طرف سے نہین بولتا - اور اللہ تعالے فرماتا ہے - اگر ہم تجہکو مضبوط نہ رکہتے تو تو ان کی جانب قریب تہا کہ مائل ہو جاتا - اب یہہ آیت مقاربت میلان کی بہی نفی کرتی ہے چہ جائیکہ آنجناب کا میلان ان کی جانب ہوتا - بزار کہتے ہین ہم نہین جانتے کہ کسی نے اس حدیث کو متصل اسناد سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو - بیہقی کہتے ہین - یہہ قصہ نقل کے قانون کے لحاظ سے ثابت نہین ہوا - پہر بیہقی نے یہہ کلام کیا - یہہ کہ اس قصہ کے راویون مین طعن کیا گیا ہے + امام الائمہ ابن خزیمہ کہتے ہین - کہ اس قصہ

وقال اللہ تعالی سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسَى - ولا شك ان من جوز على الرسول تعظيم الاوثان

فقد كفر لان من المعلوم بالضرورة ان اعظم سعيه كان في نفي الاوثان *

قال ابن كثير في تفسيره ان جميع الروايات في هذا الباب اما مرسلة او منقطعة لا تقوم

الحجة بشي منها۔ ثم قال فقد عرفناك انها جميعها لا تقوم بها الحجة لانه لم يروها احد

من اهل الصحة ولا اسندها ثقة بسند صحيح او سليم متصل - (فتح البیان مختصراً)

وقال في الكبير روي عن محمد بن اسحاق بن خزيمة انه سئل عن هذه القصة فقال

هذا وضع من الزنادقة وصنف فيه كتابا -

مکذب براہین - صفحہ نمبر ۲۸۷ مین لکھتے ہین - اور انپشدون کے مخفی رکھنے مین یہہ مصلحت

تھی اور اہل اسلام سے چھپانے کا یہہ مطلب تہا - کہ وہ تعصب وجہالت سے غیر مذہب کی کتب کو جلادیا

کرتے تہے - ایسا نہو کہ ان ست دہرم کی کتابون کو جلا دین "

پہر مکذب نے صفحہ نمبر ۲۹۷ مین اسکندریہ کے کتب خانہ کی تباہی - کا ذکر کیا ہے -

" کہ فیلوننس حکیم اور فاضل اجل کی عرض پر عمرو سپہ سالار افواج نے امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالے عنہ خلیفہ

ثانی سے اس کتب خانہ کے بارے مین ہدایت پوچہا تو خلیفہ نے لکہا فی الفور جلا دئے جاوین - چھہ مہینہ تک

ص ۲۳۷ - کو زندیقون نے وضع کیا ہے * امام رازی کہتے ہین - یہہ قصہ جہوٹا بناوٹی ہے اسکا ماننا جائز ہے کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ یہہ نبی اپنی طرف سے کچھہ نہین بولتا یہہ تو وہی کہتا ہے جو اسکے دل مین وحی کی جاتی ہے اور اللہ تعالے فرماتا ہم عنقریب ہم تجہے قرآن پڑہاتے ہین - پہر تو اُسے فراموش نہ کریگا - جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہہ کہنا روا رکہے کہ آپ نے بتون کی تعظیم کی ایسا شخص بیشک کافر ہے - اسلئے کہ یہہ واضح ہوچکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی بہاری کوشش بتون کا نابود کرنا تہا - ابن کثیر اپنی تفسیر مین کہتے ہین - کہ اس باب مین جتنی روائتین ہین یا تو مرسلہ ہین یا منقطعہ ہین اور ایسی روائتین حجت نہین ہوا کرتین - پہر امام صاحب فرماتے ہین - ہم تجہے سمجہا چکے ہین کہ یہہ تمام روائتین حجت پکڑنے کے قابل نہین ہین - کیونکہ اہل صحت مین سے کسی نے انہین روایت نہین کیا اور نہ کسی ثقہ نے سند صحیح یا سلیم متصل سے انہین اسناد کیا - اور امام صاحب تفسیر کبیر مین کہتے ہین - محمد بن اسحق بن خزیمہ سے روایت ہے کہ اُسے اس قصہ کی بابت سوال کیا گیا - اس نے جواب دیا کہ زندیقون نے اسے گہڑا ہے - اور اُس نے اس بارہ مین ایک مستقل کتاب تصنیف کی ہے *

وہ ہنگامہ گرم ہوتے رہے* انتہیٰ مختصراً۔

یہہ اعتراض صرف پادری صاحبان کی کاسہ لیسی کا نتیجہ ہے۔ والا ناظرین۔ غور کرین۔

اوّل۔ اگر اسلام کے عادات مین یہہ ہوتا۔ تو اسلام والے پہر خلیفہ عمر رضؓ اپنے عہد سعادت مہد مین۔ یہود۔ اور عیسایون کی پاک کتابون کو جلاتے۔ کیونکہ وہی دونون مذہب تان پاک کتابون والے مذہب اسلام کے پہلے مخاطب تہے۔ پہر مجوس پر اسلام کا پورا تسلط ہوا۔ مگر کوئی تاریخ نہین بتاتی۔ کہ اسلام نے انکی کتابین جلائین۔ اگر یہہ فعل اسلام یا خلفاء اسلام کا داب ہوتا تو اس کے ارتکاب کے اسباب ہمیشہ اسلام مین موجود تہے۔ اور اسلام کا کوئی مانع نہ تہا۔

*نوٹ۔ اگرچہ اسوقت تک جبکہ اس واقعہ کی تحقیق نہ کی گئی تھی اور صحیح حالات روشنی مین نہ آئے تہے یہہ الزام مسلمانونکو دیا جاتا تہا مگر اب مصنف مزاج اور حق پسند علما مین ایسے لوگ بہت کم رہ گئے ہین جو یہہ ناحق الزام مسلمانون کو دیتے ہون اس الزام کی وجہ زیادہ تر تعصب یا ناواقفیت پر مبنی تہی اور اُس وقت بھی جب یہہ الزام لگانے والے کے پاس کوئی صحیح سند موجود نہ تھی یعنی اس قصہ کے بیان کرنے والے دو مورخ اس واقعہ سے ۵۸۰ برس بعد پیدا ہوے تہے۔ اور کوئی پہلی سند اُن کے پاس موجود نہ تہی سند کرائی سے جس نے اسکندریہ کے کتب خانہ کی تحقیق مین بہت سی کتابین لکہی ہین۔ اس روایت کو بالکل جہوٹا ٹہرایا ہے۔ اور معلوم ہوا ہے کہ یہہ کتابین جولیس سیزر کی لڑائی مین جل گئی تہین جیسا کہ پلوٹارک ہی لائف آف سیزر مین لکہتا ہے کہ جولیس سیزر نے دشمنون کے ہاتہہ مین پڑجانے کے خوف سے اپنے جہازون کو آگ لگا دی اور وہی آگ بڑہتے بڑہتے اس حد تک پہونچ گئی کہ اس نے اسکندریہ کے مشہور کتب خانہ عظیم کو بالکل جلا دیا۔

ہینڈی صاحب نے اپنی کتاب مین ڈکشنری آف ڈیٹس ریلیٹنگ ٹو آل ایجز جہان اس غلط روایت کو درج کیا ہے وہان اپنی تحقیقات سے یہہ نوٹ لکہا ہے کہ یہہ قصہ بالکل مشکوک ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے اگر وہ کتابین مخالف اسلام ہین تو جلا دینا چاہئین۔ مسلمانون نے تسلیم نہین کیا۔ اس قول کو بعض نے تھیوفلس اسکندریہ کے بشپ سے منسوب کیا ہے جو ۳۹۰ء مین ہوا اور بعض نے اسے کارڈنل زمینز کے ماتہے لگایا ہے جو ۱۵۰۰ء مین تہا"

ہمارے مشہور جوان مرد ڈاکٹر لائٹنر نے اپنی کتاب سنین الاسلام مین اس غلط روایت کی پیروی کی ہے اور افسوس سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کو اپنی تحقیقات مین دہوکا ہوا ہے۔ ڈریپر صاحب نے مشہور کتاب مین پہلے اس قول کو غلط راویون سے نقل کیا ہے۔ لیکن بعد مین جا کر اس قول کی غلطی کو تسلیم کیا ہے اور لکہا ہے کہ درحقیقت یہہ کتابین جولیس سیزر کی لڑائی مین جل گئی تہین۔ اور اب کامل یقین کے ساتہہ کہا جا سکتا ہے کہ یہہ قول بالکل بے اصل اور محض فسانہ ہے۔ اگر رونے کے لایق ہے تو یہہ سچا واقعہ ہے کہ متعصب کارڈنل زمینز نے اسی ہزار عربی قلمی کتابین گرینیڈا کے میدانون مین برباد کرنے والی آگ کے شعلون کے حوالے کردی تہین۔ (دیکھو کانفلکٹ بی ٹوین سائنس اینڈ ریلیجن) عبد الکریم

دوم۔ اگر مذہبی وغیرہ کتابون کا جلانا۔ اسلامی بادشاہون۔ اور عوام اسلام کا کام ہوتا۔ تو یونانی فلسفہ۔ یونانی طب۔ یونانی۔ یونانی علوم کے ترجمے عربی زبان مین محال ہوتے۔

سیوم۔ اگر کتابون کا جلانا۔ اسلامی لوگ اختیار کرتے تو ضرور تہا۔ کہ مکذب براہین اپنے ملک سے کوئی نظیر دیتے۔ اور انہین اسکندریہ مین سمندر پار سخیانا پڑتا۔

چہارم۔ سات سو برس سے زیادہ اسلام نے ہندستان مین سلطنت کی۔ اور اس عرصہ مین۔ بہاگوت۔ رامائن۔ گیتا۔ مہابہارت۔ اور انکے مثل۔ لنگ پران۔ مارکنڈی۔ مشہور کتابین جو آجتک مذہبی کتابین۔ اور مقدس پستک یقین کیجاتی ہین کسیکے جلانے کی خبر کان مین نہین پہنچی بلکہ ان کتابون مین سے بعض کے ترجمے ہوئے۔ پس تعجب آتا ہے۔ کہ ان ہندوؤن نے کیونکر سمجہہ لیا کہ مسلمان انکی پستکون کو جلاتے ہین۔ انصاف سے سوچو۔

پنجم۔ یاد رکہو۔ ہم ایک الزامی جواب دیتے ہین۔ اگرچہ الزامی جواب بعض لوگ پسند نہین کرتے۔ مگر ہم اسلئے ایسا جواب پسند کرتے ہین کہ اس قسم کے جواب سے راستی پسند مخاطب کا دل خود ہی اندرونی جواب کا طالب ہوتا ہے۔ اور حقیقی جواب ایسی حالت مین زیادہ تر موثر بنتا ہے۔ اس الزامی جواب مین پہلے ہم عیسائیون کو لیتے ہین جو اس اعتراض کے پہلے بانی ہین اور مکذب براہین نے انہین کے اخبار نور افشان۔ نمبری ۲۱۔ جلد ۱۲ مطبوعہ ۲۲ مئی ۸۴ء سے یہہ سوال اخذ کیا ہے۔ اور اسوقت الزامی جواب کی خوبی پہ انکو متی ۷ باب ۱۔ ۵۔ لوکا ۶ باب ۳۷۔ یاد دلاتے ہین اور پہر عرض کرتے ہین کہ وہ اعمال ۱۹ باب ۱۸۔ ۲۰ مین ملاحظہ

فرمائین کہ اسمین کیا لکہا ہے۔

۱۸ اور بہتیرون نے انمین سے جو ایمان لائے تہے آکے اپنے کامون کا اقرار کیا۔ اور بہتون نے جو جادوگر تہے۔ اپنی کتابین اکٹہی کر کے سب لوگون کے آگے جلا دین۔ اور انکی قیمت کا حساب کیا۔ تو پچاس ہزار روپیہ ثابت ہوئین۔ اسیطرح خداوند کریم کا کلام بڑہ گیا۔ اور غالب ہوا۔

اب اس تعلیم پر جو عملی کارروایان ہوئین وہ سنئے۔ اور یہہ بہی یاد رہے کہ اسکندریہ کے کتب خانہ مین نہ یہی کتابین نہ تہین۔ جو محل محال اعتراض ہین۔

کتاب والڈن مطبوعہ ۱۸۶۳ء جلد سوم مین ہے۔

جب وکلف کے ترجمہ جلانے کا حکم ہوا تو ۱۴۱۰ء مین ایک کتاب ٹیلی نے تصنیف کی اور ۱۴۲۸ء مین کونسل منعقد ہوئی جسکے حکم سے وکلف کی ہڈیان قبر سے نکال کر جلائی گئین۔

۱۵۲۶ء مین کارڈنل ولسی اور بشپ لوگون نے حکم دیا کہ ٹنڈیل کا ترجمہ نہ پڑہا جاوے۔ اور اس مضمون کے اشتہار اپنے علاقون مین جاری کئے کہ لوتہر کے بعضے پیروون نے ترجمہ غلط کیا ہے۔ اور خدا کے کلام کو جہوٹہے ترجمون اور الحادی حاشیون سے خراب کیا ہے اسلئے وہ ترجمے جن جن کے پاس ہون تیس دن کے عرصہ مین جنرل واٹیکر کے پاس حاضر کرے ورنہ کلیسیا سے نکالا جاویگا اور بدعتی

نوٹ۔ جادوگری کسکو کہا گیا ہے۔ پادری کلارک آیتہ ۱۹ کے نیچے لکہتے ہین۔ دنیا مین ہزارہا کتابین نفسانی اور شیطانی موجود ہین جنسے لوگ بگڑتے ہین عقلاً و نقلاً وہ بری ہین۔ مثلاً برے شعرون کی کتابین۔ کوک شاستر کی کتابین یا جہوٹے قصے کہانیان جو شہوت انگیز ہین۔ اور وہ افسانے اور قصے جو لوگون نے برے مطلب پر تیار کئے ہین۔

پہر رابرٹ کلارک تفسیر اعمال۔ ۱۳ باب ۸ درس کی تفسیر مین لکہتے ہین۔

ہشیار نجومی۔ جادوگر یہہ ایک ہی بات ہے۔ (متی ۲-۱) مین جو لفظ مجوسی لکہا ہے وہ لفظ اور یہہ لفظ ایک ہی ہے پہر کہا کہ تواریخ مین لکہا ہے کہ ٹبریس بزرگ۔ پمپیوس۔ کلاسس جوبیس۔ طبریوس شہنشاہ یہہ سب اپنے ساتہ جادوگرون کو رکہتے تہے۔ اور نپولین شہنشاہ فرانس جو ابہی مرا ہے ایسی آنہی کے زمانہ مین بہی اپنے ساتہہ جادوگر رکہتا تہا۔ اعمال کے ۱۳ باب ۶ درس کی تفسیر مین کہا ہے رومی لوگ جادوگرون کو بہت چاہتے تہے اور انسے شگون و فال دریافت کرتے تہے۔ جیسے اسوقت ہندؤن مین ہو رہا ہے۔ اور بعضے مسلمان بہی تعویذ گنڈہی۔ اور رمل۔ اور فال کشائی۔ اور ٹوٹکے کرتے ہین یہہ ابرٹ کلارک تفسیر اعمال ۱۹ باب ۲۰ درس مین لکہتے ہین۔ بس یہہ کتابین بہی خداوند کی کلام کے غلبہ سے جل گئین اور جادوگری کا اعتقاد دلون سے نکل گیا۔ بطلان ہٹ گیا۔ کلام صدق پہیل گیا۔

کہلاوے گا۔ اور اسی سال ٹونسل بشپ لنڈن اور ٹامس مور نے تمام نسخے خرید کر کے پالی کراس مین جلا دئے۔

پہر ۱۵۲۹ء مین یہہ نسخے چہپ سار مین علانیہ جلا دئے گئے۔

جب سنہ ۱۵۳۰ء مین ٹنڈیل نے پہر نظر ثانی کر کے دوبارہ چہپوایا۔ اور جان وغیرہ کی معرفت اس کی اشاعت کی تو۔ لنڈن کے بشپ نے شائع کرنے والون کی تشہیر کی اور یک لاکہہ اٹہاسی ہزار چار سو روپیہ چھ آنہ آٹہہ پائی جرمانہ کیا۔

پہر ۱۵۴۳ء مین ہنری ہشتم شاہ انگلستان کا حکم صادر ہوا۔ کہ ٹنڈیل اور کورڈیل کے ترجمے اور نیز وہ کتابین جنکے پارلیمنٹ نے اجازت نہین دی۔ اور نیز فرت اور وکلف کی کتابین نہ پڑہی جاوین۔ اور ملکی اور کلیسائے افسرون کو دیجاوین کہ وہ جلا دی جاوین۔

پہر ۱۵۴۶ء مین نماز کی کتاب مع انجیل جلائی گئی۔

پہر ۱۵۵۵ء مین اشتہار جاری ہوا کہ بدعتی کتابین کہین نہ بیچی جاوین اور نہ کوئی اپنے پاس رکہے۔

یہہ پاک عیسائیون کی کارروائیان تہین جو انہون نے خلاف مذہب تحریرات اور کتب کی اشاعت کی انسداد مین جاری رکہین۔ اب ہم روشن ضمیر آریہ صاحبان کو ستیارتھ پرکاش مطبوعہ بار اول کے صفحہ نمبر ۱۹۴ و ۲۱۶ و ۳۱۲ کے دیکہنے کی تکلیف دیتے ہین جو انکے واجب القدر گرو دیانند صاحب کی تصنیف سے ہے۔ وہ تحریر فرماتے ہین۔

"دوسری بات یہہ ہے کہ بیاد ہی ستشاسترون کا پرتیت پرچار کرے۔ اور جو کوئی جال پستک رچے وا پڑہے۔ پڑہاوے۔ اسکو راجہ شرچہیدن تک ڈنڈ دیوے۔ جیسے کہ کوئی جہوٹہیا جال پستک نہ رچے"۔

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۹۴۔

اور صفحہ نمبر ۲۱۵۔ مین دیانند جی نے لکہا ہے۔

"بہاگوت رتہا تہہ اکادشی۔ بہاگوت آدکون کی کہتا کرنے والے اور مندرون کے پوجاری

اور شنپردائے والے - بیراگی - سنئیو - بام مارگی اوک پنڈت مہا تما - اور سدہ یہہ لوا و پڑسے
پہنے رہتے ہین پرنتو انکو سب جگت کے ٹہگنے والا جاننا - ہیں - اور یہہ سب پرسدہ جو پرہین
انکو ڈنڈ سے راجہ اپدیش کر دے - ایسا ڈنڈ دے کہ کوئی اس پر کا منکہہ پرجا مین نہ ہنے باوے -
تب ہی راجہ اور پرجا کی انتی ہوگی - انتہا نہین ؟؟

پہر ستیارتہہ پرکاش مین - آریہ ورتی مذاہب کی کارروائی صفحہ ۲۱۳ مین لکہی ہے
اور جو جو بیدادکون نے پستک کو پایا اور پورے آتی ہالنسون کا انکا پایا ناش کر دیا
جیسے کہ انکو پدیا اوستہا کا سمرن ہی نہ ہے -

پہر جینیونکا راج اس دیش مین اتینت جم گیا - تب جین بھی بڑے اوہان مین ہو گئے اور
کو کرم اپنا ہی کرنے لگے ؟؟

الزامی جوابات پر نظر ڈالنے کے واسطے جو تکلیف دی گئی تھی اس تکلیف کو اب ہم زیادہ
کرنا نہین چاہتے اور انصاف پسند طبائع کو اب اسی طرف مائل کرتے ہین کہ وہ اسکندریہ
کے کتب خانہ کا حال ملاحظہ فرمائین :-

مصر کے جغرافیہ مین جسکو فکری نے لکھا ہے - یون آیا ہے :-

احترقت - کتب خانہ بطلیموس الاول - فی عہد یولیس قیصر الرومان بان - عند محاصرة یولیس
بالاسکندریة - رست الاعداء الاستیلاء علے سفینتہ - فاضرم فیہا النار - انتہے -

ثم قال

انطوان الرومانی - اہدی الی المملکة کیلوسطرہ سن کتب خانہ برجام ۲۰۰ ء الف او
۴۰۰ ء الف کتب -

فاصابہا الحریق مرتین بواسطة الدیانة النصرانیة لان النة اتکا عبدة الاوثان فی مدة حکم

نتیدوسں قبل الاسلام کے"

علاوہ برین

اہل اسلام بے سند بات کو پرانے زمانہ کی باتون سے قابل اعتبار نہین سمجھتے مخالفون کو ضرور ہے کہ اسکا پورا ثبوت دین۔

اب بمقابلہ ڈاکٹر لائٹنر کی بے سند بات کے مشہور اور یورپ والون کے نزدیک محقق ہسٹورین گبن صاحب کے فٹ نوٹن کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔

تاریخ گبن صفحہ نمبر ۶۶ - باب ۵۱ - جلد نمبر ۶

اول - یہود یا عیسائیونکی مذہبی کتابون کے نہ جلانے کی دلیل یہہ ہے کہ اہل اسلام خدا کے نام کی بہت عزت کرتے ہین اور انکی کتابون کو وہ کتب الٓہیہ مانتے ہین جیسا کہ صفحہ نمبر ۳۷ جلد ۶ مین ذکر ہے - دیکھو مکتوبات فریفش

دوم - اسکندریہ مین دو کتب خانہ تھے - ایک بروچین کا کتب خانہ جو گیلینس کے عہد حکومت مین ۶۳ سنہ ع مین جلایا گیا تھا جیسا گبن باب ۱۰ - جلد اصفحہ ۷۴ مین ہے - دوسرے کا نام سیرہیپیم کا کتب خانہ تھا - جسکے نصیب مین اسی وصیت کا سامنا ہوا جو پہلے کتب خانہ کو ہوا - یعنے تھو یا لیس کے جور و جفا سے تباہ کیا گیا جسکا باب ۲۸ مین ذکر ہو چکا ہے - اور جسکا حوالہ گبن اس موقع پر دیتا ہے - یہہ بیش قیمت ذخیرے دوسو پچاس برس پہلے حضرت عمر رض کے حملہ کے تباہ ہو چکے تھے - اور اس وقفہ کے عرصہ مین کوی تواریخ کسی بادشاہ محب وطن یا کسی عالم کا پتہ نہین لگا سکتی جسکو ان کتب خانون کے پورا کرنیکی خواہش ہوی ہو - یا جسکے پاس وسائل انکے پورا کرنے کے ہون - ابوالفرجیس کا افسانہ اسقدر مشہور نہو جاتا - اگر اسے

یہہ غرض نہوتی - کہ روم کے وحشی فتح یابون کو اسبات کا الزام دیا جاوے - کہ انہون نے دنیا مین علمی تاریکی پہیلانے کی کوشش کی -

گبن صفحہ نمبر ۲۴۸ جلد نمبر ۳ باب ۲۸

تہیوڈاسس کے زمانہ (۳۷۸ء - ۳۹۵) مین جب اسکندریہ کے بتونکی تباہی کا حکم نافذ کیا گیا تو عیسائیون نے بڑی خوشی اور خورمی کے نعرے بلند کئے اور بدنصیب بیگنس نے جنکی تندی کے باعث یہہ حملہ ہوا تہا - جلدی شکست کھائی - اور کچہہ بہاگ گئے اور کچہہ چہپ گئے -

تہوفیلس نے آگے قدم بڑہایا توکہ سیریپس کے مندر کو تباہ کرے - اور بجز اس کے کوئی مشکل اسے سدراہ نہوئی کہ وہان کی بڑی بڑی اشیا جو مقدار اور وزن مین بہاری تہین - دشوار رکاوٹین معلوم ہوئین - اور مجبورًا اسے ان بناؤن کو چہوڑکر اسبات پر قناعت کرنی پڑی - کہ اس مندر توڑکر ایک تو وہ خاکستر بنایا - اور اسکی ایک حصہ پر تہوڑی دیر بعد ایک گرجا تعمیر کیا - توکہ عیسائی غازیون کی یادگار رہے -

قیمتی کتب خانہ اسکندریہ کا تباہ اور برباد کیا گیا اور قریبًا بیس سال بعد خالی الماریان ایسے نظارہ کنندون کے غم و غصہ کو بڑہاتی تہین - جنکا دل مذہبی تعصب سے بالکل سیاہ نہوا ہو -

پرانے عقلا کی تصانیف جنمین سے بہت تباہ ہوگئین یقینًا بعض ان مین سے بت پرستی کے زمانہ کی تباہی سے بچگئے ہونگے - تاکہ آئندہ نسلین ان سے فائدہ اٹہاوین - اور انکے مطالعہ سے اپنے دلکو خوش کرین -

پہر گبن صفحہ ۴۸۳ باب ۱۰ جلد ۱ مین اسکندریہ کی آبادی اور اسکا جلیل القدر

تجارتگاہ ہونا بیان کرنیکے بعد لکھتے ہین کہ اسمین مختلف قوموں کے آدمی آباد تھے
آخرانمین ایسا عام فساد ہوا کہ بارہ برس تک قایم رہا - یہہ لڑائی سیول اور ملٹری
آدمیون مین ایک جوتے سے شروع ہوئی - اس تباہ شدہ شہر کے بعض حصون
مین باہم خط وکتابت اور آمد ورفت کا سلسلہ قطع ہوگیا - اور ہر ایک کوچہ خون
سے پر ہوگیا - اور اسکی عمارتین ڈہا ئی گئین حتے کہ اسکا بہت حصہ تباہ ہوگیا -
وسیع اور شاندار محلہ بروچیین کا معہ دیگر محلون اور عجائب خانون اور بادشاہون
اور فلاسفرون کے مکانات کے تباہ ہوگیا - اور اسکے بعد قریباً ایک سو برس تک
ویران پڑارہا - بلکہ اب بھی اسکی حالت ایسی ہے -

مکذب صفحہ نمبر ۱۸ - مگر اہل اسلام سے ایک ضروری گذارش ہے کہ آدمؑ وحوا
وشیطان - وموسےٰ - ونوحؑ - وابراہیمؑ - ویوسفؑ - وخضرؑ - ویعقوبؑ - ولوطؑ
ولقمان - وسکندر - واصحاب کہف - ویاجوج - وماجوج - وعمران - وذکریا -
وعیسےٰ - ومریم - ومحمد صاحب کے خانگی امورات وجنگ وجہاد وسامری -
ویونس - ویحییٰ - ودوزخ - وبہشت - کی نہرون کا حال حور وقصور وغلمان -
وخیرات وزکوٰة - وحج واحرام وسنگ اسود - ونکاح - ومتاع - وحلال -
وحرام - وقربانی وغیرہ کے قصہ وکہانی نکالکر باقی کوسارے بہایئو! - اگر آپ انصاف
سے مطالعہ فرماوینگے تو بخوبی جان جاوینگے کہ کسقدر الٰہی تعلیم باقی ہے -

مصدق - اس سمجھدار کو اتنی بھی خبر نہین - کہ حرام وحلال کی بحث اور
خیرات اور زکوٰة کا حکم قصہ کہانیون مین داخل ہے - یا سچی تعلیمات مین ؟ پہر یہ بھی
خبر نہین کہ ان پاک قصون مین کسقدر صداقتین بہری ہوئی ہین - بہرحال ان

قصہ کہانیون کے سوا جو کچھ صداقتین اور پاک تعلیمات قرآن کریم مین ہین انکی لئے کئی مجلد بھی کفائت نہین کرسکتین۔ اسلئے کہ قرآن کریم ان تمام حقہ تعلیمات و علوم کا مجموعہ ہے۔ جنکی ضرورت ہمکو لاحق ہے۔ یا ہوگی۔ کیا ہی سچ کہا جنے کہا۔ جمیع العلم فی القرآن لاکن تقاصر عنہ افہام الرجال۔ مگر یہان جسقدر اس کتاب مین گنجائش ہوسکتی ہے نہائت مختصر گذارش کرتے ہین تفصیل کے واسطے احکام القرآن حضرت پیرو مرشد مجدد الوقت میرزا غلام احمد صاحب کی اور اقتباس انوار شیخ محمد عبید اللہ صاحب۔ اور جواہر صمدیہ جناب عبد الصمد پیغام محمدی۔ سید محمد علی۔ نیل المرام نواب صاحب وغیرہ دیکھنے چاہئے۔ ان ان مضامین بالا کے سوا جنکو مکذب نے بیان کیا۔ قرآن کریم مین اس قسم کے مضامین ہین۔

اول۔ باری تعالے کی ہستی اور اسکی توحید کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ	او مخاطب تو کہہ دے۔ اصل بات تو یہ ہے۔ کہ خود بخود موجود جسکا نام ہے اللہ پوجنے کے لائق۔ فرمانبرداری کا مستحق وہ ایک ہے۔ اپنی ذات مین یکتا۔ صفات مین بیہمتا۔ ترکیب و تعدد سے پاک۔ اللہ جسکا نام ہے۔ وہ اصل مطلب مقصود بالذات ہر کمال مین بڑہا ہوا۔ جسکے اندر نہ کچھہ جاوے۔ کہ کھانے پینے وغیرہ کا

	محتاج ہونا اسکے اندر سے کچھہ نکلے کہ کسیکا باپ بیٹے ہیں نہ وہ کسیکا باپ اور نہ کسیکا بیٹا - اسکے وجود مین اسکے بقا مین اسکی ذات مین اسکی صفات مین کوئی بھی اسکے جوڑ کا نہین ۔
وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ پ ۲ - س بقر - ر ۱۹ -	تمہارا معبود صرف ایک ہی ہے - جسے اللہ کہتے ہین ہر ایک کمال صفت سے موصوف ہر ایک برائی سے پاک - بن مانگے احسانات کرنیوالا - مانگنے والون کے سوال و محنت پر عنایت فرما - اس اللہ کے سوا کوئی بھی معبود نہین ۔
وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ - پ ۱۰ - س توبہ ر ۵ -	لوگون کو ایک اللہ کی پوجا کے سوا کسیکی پوجا کا حکم نہین - ایک ہی معبود ایک ہی پورن پوجنے کے بنا کوئی پرستش و عبادت فرمانبرداری کے لایق نہین ۔

دوم - باری تعالے کے وجود اور توحید پر دلایل

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ	بے شک - آسمانون اور زمین کی پیدایش مین کہ دونون مین کسقدر مختلط القوے اشیا موجود ہین اور پھر انمین کیسا باہمی تعلق ہے - تمکو کسقدر وقتًا فوقتًا ضرورتون کا سامنا ہوتا ہے - پھر آسمان

بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ وَمَا
أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ
مِن مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ
الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ
وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ
الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ
پ ۲ - س بقرہ - ر ۴ -

اور زمین مین کتنا سامان تمہاری ضرورتون کے
علاوہ تمہاری راحت کے واسطے بہی موجود ہے۔ اور
رات و دن کے اختلاف مین کہ کسطرح دونون طول البلد
مین باہم اختلاف کہ ہر ایک دوسرے کے پیچہے
موجود ہے۔ اور عرض بلد مین باہم اختلاف کہ کم
و زیادہ موجود رہتے ہین۔ اور ان جہازون مین
جو لوگون کے لئے ہر قسم کے منافع کے واسطے سمندر
مین پتلے پتلے پانیون پر بڑے بڑے بوجہ لیکے
ساتہہ دوڑ رہے ہین۔ اور اسمین کہ اللہ تعالے
ویران و غیر آباد زمینون کو اس پانی سے آباد کر دیتا
ہے جسکو وہ آب یا دلون سے اتارتا ہے۔ اور اسمین
کہ پینے کے لئے پانی کہانے کیلئے کہانے۔ غرض
آسمانون اور زمین کی پیدایش اور رات دن کی
روشنی و اندہیری اور بادلون کی بارش کے بعد
اللہ تعالے نے ہی زمین مین ہر قسم کے جاندارون
کو پہیلایا۔ اور ہواؤن کے ادہر ادہر پہیرنے مین
کہ کہین ان مین کوئی حیوانات و نباتات کی زندگی کا
باعث ہین۔ کہین خون کے صاف کرنے اور گندے
پیسے اجزا کے نکالنے مین مددگار۔ کہین جہازون

اور کشتیون کے لیجاتے ہین مفت کے مزدور کہین
بادلون کو ایک جگہہ سے دوسری جگہہ لیجاتے ہین
فرمانبردار - کہین ضرورت کے موافق ذرات کو جمع
کردین - کہین صفائی مین مدد دین - اور بادلونمین
جو آسمان و زمین کے درمیان اللہ تعالے کے قبضہ
حکم مین مسخر ہو رہے ہین - ضرور ہی ان باتونمین
اللہ تعالے کی ہستی اسکی یکتائی اسکی کاملہ صفات
حکمت - قدرت - علم - رحم وغیرہ وغیرہ کے نشان
ہین - مگر صرف اس قوم کے واسطے جو عقل سلیم رکھتے
ہین -

سوم نہایت درجے کا ظلم اور بے ایمانی جس نے دنیا مین جہالت اور اختلاف اور توہمات کو پہیلایا وہی جسکو شرک کہتے ہین قرآن کریم نے اس کا ابطال کیا

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا +

پ ۵ - س نساء - ر ۷ -

جان لو جسکا نام ہے اللہ ہر برائی سے پاک ہر ایک
کامل صفت سے موصوف وہ یہہ گناہ تو کبھی نہ بخشیگا
کہ اسکا کوئی شریک ٹہرایا جاوے - ذات مین اسکا ہمتا
سمجہا یا صفات مین اسکے ہم پلہ خیال کیا جاوے یا کسی
عبادت مین کسیکو اسکا ساجہی بنایا جاوے - اور شرک
کے نیچے کے گناہ - تمکو عفو کردیگا - جسکے لئے اپنے

رحم سے چاہے۔ جسنے کوئی شرک کیا اُسنے بڑی بھاری بدی کا طوفان باندھا۔	
جان لو جسکا نام ہے اللہ ہر برائی سے پاک ہر ایک کامل صفت سے موصوف وہ یہ گناہ تو کبھی بخشیگا کہ اسکا کوئی شریک ٹھہرایا جاوے۔ ذات مین اسکا ہمتا سمجھا یا صفات مین اسکے ہم پلہ خیال کیا جاوے یا کسی عبادت مین کسی کو اسکا ساجھی بناتے اور شرک سے نیچے کے گناہ اسکو عفو کردے گا جسکے لئے اپنے رحم سے چاہے۔ جس نے کوئی شرک کیا وہ راہ حق سے بہک کر کہین دور جا پڑا۔	اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا ۔ پ ۵ ۔ س نساء ر ۱۸
بات یہ ہے۔ کہ جسنے کسی چیز کو کسی پہلو پر بھی خدا کا شریک بنایا۔ اسپر اس معبود نے جو ہر ایک برائی سے پاک اور ہر ایک کامل صفت سے موصوف ہے سچے آرام گاہ کو جسکا نام جنت ہے۔ اسپر حرام کردیا۔ اور ایسے بدکار کا ٹھکانا۔ وہ آگ ہے جسے دوزخ کہتے ہین۔ ان ظالمون کا جو رزق کسی کا کہاتے ہین۔ اور فرمانبرداری کسی دوسرے کی کرتے ہین۔ مخلوق کسی کی ہین۔ اور مطیع کسی کی جزا سزا کے واسطے حاضر کسی کے پاس ہونا ہے حساب کتاب	اِنَّهٗ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۔ پ ۶ ۔ س المائدہ ۔ ر ۱۰

	کہینچ لیتا ہے - اور فرمانبردار کسی کے بنتے ہین کوئی بھی حامی ہنوگا -
لَوْكَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا - پ ۱۷ - س انبیا - ر ۲	اگر زمین و آسمان مین ایک معبود برحق کا ملہ صفات سے موصوف اور برائیون سے پاک ذات اللہ تعالےٰ کے سوا کچہہ اور معبود بنالئے جاوین - تو آسمان و زمین مین ایسی بڑی خرابی پڑے کہ دونون مین تباہی آجاوے - کیونکہ ظاہر ہے - جس قوم مین شرک پہیلتا ہے وہ قوم جاہل - وہم پرست - سچے علوم سے محروم افسانون - ڈہکوسلون مین مبتلا ہوکر آخر پہوٹ مین گرفتار ہوجاتے ہین -
سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ پ ۲۵ - س ر ۲	تمام وہ چیزین جو آسمانون اور زمین موجود ہین انسان کے قابو مین ہوکر انسان کے مفت مزدور اور انسان کے خادم ہین -

چہارم تمام مخلوقہ اشیا جو انسانی نوع کیواسطے بے مزدوری مزدور ہین - اور مزدورون کو اپنا معبود بنانا اسطرح باطل کیا

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا	پس درست رکہہ - مخاطب اپنے آپ کو سچے دین پر - اور وہ یہہ ہے - کہ انسان سب سے قطع تعلق کرکے اللہ تعالےٰ کیطرف جہک جاوے

لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ
پ ۲۱ - س روم - ر ۴

اور تمام اقوال و افعال حرکات و سکنات اسیکی محبت سے صادر ہون - یہی الٰہی فطرۃ کے مطابق بات ہے جس پر اللہ تعالےٰ نے لوگون کو پیدا کیا - الٰہی اندازہ کو بدلانا نہ چاہئے - یہی پکا اور ٹھیک دین ہے -

پنجم اللہ تعالےٰ کے کاملہ صفات کا بیان

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ

ہر ایک عیب سے پاک تمام صفات کاملہ کے ساتھ موصوف جسکا نام ہے اللہ اسکے بغیر کوئی بھی پرستش و فرمانبرداری کا مستحق نہین - دائم اور باقی تمام موجودات کا مدبر اور حافظ جسکو کبھی سستی اونگھ اور نیند نہو - اُسی کے تصرف اور ملک اور خلق مین ہین - آسمان و زمین اسی کی ہستی اور یکتائی کو ثابت کرتے ہین کوئی بھی نہین کہ اسکی کبریائی عظمت کے باعث اس پاک ذات کی پروانگی کے سوا - کسی کی سفارش بھی کر سکے - پس کسیکو مقابلہ و حمائت کی تو کیا سکت ہوگی - وہ جانتا ہے تمام جو کچھہ آگے ہوگا - اور جو کچھہ گذر چکا ہے - موجودات کی نسبت کیا کہنا ہے کوئی بھی اسکے علم سے کسی چیز کا اسکی مشیت کے سوا احاطہ نہین کر سکتا - اسکا کامل علم آسمانون اور

اَلْعَظِيْمُ۝ پ ۳ - س بقر - ع ۲	زمینون پر حاوی ہے اور وہ آسمانون اور زمینون کی حفاظت سے کبھی نہین تھکتا - وہ شریک اور جوڑ سے بلند ہے -
هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ	وہ ذات پاک جس کا نام ہے اللّٰہ تمام صفات کاملہ سے موصوف تمام برائیون سے پاک وہی جسکے سوا کوئی بھی پرستش و فرمانبرداری کے لایق نہین - اپنی ذات کو جو تمام غیبون کا غیب ہے - آپ ہی جانتا ہے - تمام ان اشیا کو جو موجود ہو کر فنا ہو گئین - یا ابتک ابھی پیدا ہی نہین ہوئین صرف اسکے علم ہی مین ہین - اور تمام موجودات کو جانتا ہے وہ رحمان برون بھلون سب کو روزی رسان - بن مانگے فضل کرنیوالا وہ رحیم جو بھلون کو اپنے فضل و رحم سے بخشے - اور کسیکے سوال و محنت کو ضائع نکرے - وہی اللّٰہ جسکی سوا کوئی دوسرا پرستش و فرمانبرداری کے لائق نہین - الملک پورا مالک اشیا کی خلق و بقا پر - القدوس تمام ان اسباب عیوب سے پاک جنکو حس دریافت کر سکے یا خیال تصور کرسکے یا وہم اسطرف جا سکے - یا قلبی قوی سمجھ سکین - السلام تمام عیوب سے مبرا سلامتی کا دینے والا - المومن امن کا بخشنے والا -

ترجمہ	متن
اپنے کمالات و توحید پر دلائل قائم کرنے والا المھیمن سب کے اعمال کا واقف سب کا محافظ۔ العزیز بے نظیر سب پر غالب۔ ذرہ ذرہ پر متصرف الجبار سنوارنے والا ہمارے بگاڑون پر اصلاح کے سامان پیدا کرنیوالا اصلاح کی توفیق دینے والا المتکبر تمام مخلوقی عیوب اور مخلوق کے اوصاف سے مبرا۔ تمام چھوٹون بڑون آسمانی اور زمینی شریک اور ساجھی سے اسکی پاک ذات بلند۔ ہو۔ وہ خود بخود موجود جس کا نام ہے اللہ الخالق۔ ہر ایک چیز کا کامل حکمت کے ساتھ اندازہ کرنے والا۔ البارئ۔ ہر ایک چیز کو اسکے اندازہ کے مطابق بے نقص و تفاوت ظاہر کرنے والا۔ المصور اسی اندازہ اور عمدگی سے صورتون اور شکلون کا عطا کرنے والا۔ اسیکے ایسے نام ہین کہ تمام خوبیون پر شامل ہون۔ اسیکی تسبیحین کرتی اور اسیکی پاک اور کاملترین ہستی کو تمام وہ چیزین جو آسمان و زمین مین ہین ثابت کرتی ہین وہ غالب جسکے تمام کام حکمتون پر مبنی ہین	الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

ششم الٰہی عبادت کی تاکید

ترجمہ	متن
فرمانبردار۔ عبادت کرنے والے۔ اللہ کے ہو۔ اور	وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا

شَيْئًا ۔ پ ۵ ۔ س نساء ۔ ر ۶ ۔	کسی چیز کو کچھ ہی ہو اسکا کسی امر مین ساجھی اور شریک نہ بناؤ ۔
فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ۔ پ ۵ ۔ س مومن ۔ ر ۲	اللہ تعالے کو پکارو ۔ اسکی عبادت مین اخلاص سے کام لو اور دین کے قبول کرنے مین ظاہر و باطن مین دکھ سو کہہ ہین ۔ غرض کسی حالت مین ہو اللہ تعالے کے سوا کسیکے ساتھ تمہارا تعلق نہو اگر منکر برا مناوین تو پڑے مناوین ۔

ہفتم اللہ تعالے کی عبادت کرنے کی دلیل بیان فرمائی

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَاءَ بِنَاءً وَّأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ أَنْدَادًا وَّأَنْتُمْ	سنو ! ۔ او لوگو ! ۔ فرمانبرداری کرو اپنے اس محسن مربّی کی جسنے تمکو اور تم پہلون کو خلق کیا ۔ اس سے فائدہ یہہ ہو گا کہ دکھون سے بچ رہوگے ۔ وہ تمہارا مربّی اور خالق وہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو گول پہر آرامگاہ بنایا ۔ اور آسمان کو ایسا کر دیا ۔ کہ وہ زمین کے قیام کا باعث ہو رہا ہے ۔ اور جہان دیکہو وہ وہان زمین کے لئے نیو ہے ۔ وہی جس نے بادلون سے ایسا پانی اُتارا جسسے تمہارے کہانے کے واسطے رنگ برنگ کے پہل نکالے ۔ ایسے محسن ۔ مربّی ۔ کامل صفات کے جامع کا کسیکو کسی امر مین شریک ٹہراؤ ۔

تعقلون پ ۱ - س بقرہ - ر ۳	اور تم جانتے ہو تمہارے انسانی عمدہ قوے مین اتنا تو رکھہ ہی دیا ہے - کہ ایسا محسن - مربّی - کامل فرمانبرداری اور عبادت کا مستحق ہے پس اپنے قوے کو بیکار نکرو +

ہشتم اخلاق فاضلہ کی تعلیم دی

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰئِکَةِ وَالْکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَی الزَّکٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عَاهَدُوْا وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ	پسندیدہ باتین یہی تو نہین - کہ مشرق اور مغرب کی طرف مونہہ کرکے نماز پڑہ لی - نیکی اور عمدہ بات تو اس شخص کی ہے - جس نے دل سے مانا - زبان سے اقرار کیا - اور اپنے کامون سے کر دکہایا - کہ وہ اللہ کو مانتا جزا - وسزا کے دن پر یقین رکہتا ہے - ملائکہ اور اللہ تعالے کی پاک کتاب - اور سچے نبیون پر اُسکے اعتقاد لایا ہے - اور با اینکہ اسے خود حاجت و ضرورت ہے - اور زندگی کا امیدوار ہے - مگر اپنے مال سے رشتہ دارون کی خبرگیری کرتا ہے - اور یتیمون مسکینون اور مسافرون سائل کی پرورش - غلامون کے آزاد کرنے مین مال کو خرچ کرے - عبادت و نمازون کو ٹھیک درست رکھے - اپنے مال سے مقرری حصہ جسے زکوة کہتے ہین - ادا کرتا ہے

وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ + پ ۲ - س البقرہ - ر ۶	اور نیکی تو انکی ہے - جو تمام ان پہلے معاہدون اور اقرارون کا ایفا کرین - جو انہون نے خدا تعالے سے یا اسکے کسی بندے سے باندہے - باتون مین صداقت کو کام مین لاوین - امانت مین خیانت نکرین افلاس مین - مرض مین - جنگ کی شدۃ مین - تنگی مین - تکلیف مین - وفادار - ثابت قدم مستقل مزاج رہین -
لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا	او مخاطب ! کبھی اللہ تعالے کے ساتھ کسیکو معبود نہ بنا تا کہ خدا کی بھی عبادت و فرمانبرداری کی - اور اسکی بھی - اگر شرک کا مرتکب ہوا تو دنیا مین برا اور ذلیل ہو گا -
وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ	او مخاطب تیرے مربی اور محسن پالنے والے والیکا حکم تو یہہ ہے - کہ اسکے سوا کسیکی پرستش اور فرمانبرداری نکیجاوے - اور ماں باپ سے اچھا نیک سلوک ہو - اگر او مخاطب تیرے جیتے ہوئے والدین بوڑھے ہو جاوین - ایک یا دونون - تو خبردار کبھی انسے کسی قسم کی کراہت نہ کر بیٹھیو - اور نہ کبھی انکو جھڑکیو - اور ان سے پیاری میٹھی نرم ادب کی باتین کیا کرنا - انکی پرورش دنیا داری کے لحاظون سے

قال کا لفظ عرب مین افعال کیلئے بھی طرح طرح بولتے ہین

الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ
رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي
صَغِيرًا ۝ رَبُّكُمْ أَعْلَمُ
بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ إِنْ
تَكُونُوا صٰلِحِينَ فَإِنَّهُ
كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا
وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَ
الْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ
وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا إِنَّ
الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ
الشَّيٰطِينِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ
لِرَبِّهِ كَفُورًا
وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ
ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ
تَرْجُوهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا
مَّيْسُورًا ۝ وَلَا تَجْعَلْ
يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ
عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا
كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ

نہین - بلکہ صرف دلی محبت و پیار سے اسطرح کرنا جسطرح
پرندے اپنے بچون کو پرون مین پرورش کے لئے
لیتے ہین - اور خدا سے یون دعائین مانگنا - ای میرے
انسے اسطرح رحم کے سلوک کر جسطرح انہون نے میرے
لڑکپین مین پرورش فرمائی - غرض جیسے والدین
تیرے لڑکپین مین تیرے ہمدرد تھے ایسا ہی تو انکے
لئے ہو - سنو - مخاطبو ! - تمہارا پرورش کرنے والا
تمہارے دلون کے بھید جانتا ہے - پس وہان
ریا اور دکھلاوا کام نہین آتا - اگر سچ مچ کے نیک ہو -
تو وہ خدا ہمیشہ ہی اپنی طرف رجوع لانیوالون کو
بخشنے والا ہے - او مخاطب ! - ہر ایک رشتہ دار
اور مسکین اور مسافر کو جو کچھ اسکا حق ہے دیدے -
اور اپنے نفسانی خواہشون پر - فخر بے - اور بڑائی
کے لئے - اور بے ایمانی کے کامون مین - اموال کو
ضائع مت کر - ناجائز طور پہ مالون کو ضائع کرنیوالے
شیاطین کے بھائی ہین - اور شیطان تو ایسا ہے
کہ جس نے اُسے پیدا کیا - اور جس نے اسکو پرورش
کیا اسکا بھی منکر ہوگیا - اگر ان لوگون کے دینے کو
جنہین دینا ہے - تیرے پاس کچھ نہو - اور تو اُن امید

مَلُومًا مَّحْسُورًا ۝ اِنَّ
رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ
يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ اِنَّهٗ
كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا
بَصِيْرًا ۝ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ
خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ
نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ
اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً
كَبِيْرًا ۝ وَلَا تَقْرَبُوا
الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ
فَاحِشَةً وَسَآءَ سَبِيْلًا
وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ
حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ
وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا
فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ
سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفْ
فِي الْقَتْلِ اِنَّهٗ كَانَ
مَنْصُوْرًا ۝ وَلَا تَقْرَبُوْا
مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ

کہ عنقریب تجھے تیرا محسن رب کچھ دیگا۔ تو سر دست
ان کو ایسا جواب دے جسّے انکو آرام ہو۔ اور انکی
امید بڑہے۔ نہ ایسا بخیل کنجوس بن۔ کہ گویا تیرے
ہاتھہ تیری گردن سے بندہے ہین۔ اور نہ اتنا
فضول خرچ بن کہ کچھ بھی تیرے پاس نرہے۔ اگر
ایسا ہوا۔ تو تجھے ملامت لگے گی۔ اور تہکا ماندہ بیٹھیگا
(بعض انسانون کی حالت ایسی حالت ہوتی ہے۔ کہ محتاج
کو دیکھہ کر گھبرا جاتے ہین۔ اور فضول کر بیٹھتے ہین ایسونکو
مخاطب کرکے فرمایا) تیرے رب کی کیطرف سے ہے کہ
کسیکو دولتمند کرتا ہے۔ اور کسیکو مفلس۔ تو کیون گھبراتا
ہے وہ حکیم اپنے بندون سے واقف اور انکے حالات
پر آگاہ ہے۔ اولوگو!۔ اپنی اولاد کو اسلئے تو قتل
نہ کیا کرو۔ کہ ہم انکو کہانے کہلا دینگے۔ تم اور وہ ہمارا ہی
رزق کھاتے ہین۔ اور بات تو یہہ ہے۔ کہ اولاد کا قتل
کسی سبب سے کیون نہو بڑی بھاری غلطی اور بدی
ہے۔ اور زنا کے تو نزدیک بھی مت جاؤ۔ یہہ بڑی
بے حیائی۔ اور بری راہ ہے۔ اور ایسے شخص کو بیوجہ قتل
نکر جسکا قتل اللہ نے حرام فرمایا۔ جو کوئی بیوجہ قتل کیا گیا
اس مقتول کے وارث کو ہمنے طاقت دی ہے۔ کہ

هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ
اَشُدَّهٗ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ
اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا
وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ
وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ
الْمُسْتَقِيْمِ ذٰلِكَ خَيْرٌ
وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ وَلَا
تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ
عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ
وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ
كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا
وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا
اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ
وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا
كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ
عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا
ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ
رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ وَلَا
تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ

قاتل کو مار ڈالے۔ مگر کوئی ناجایز کام اس قصاص
مین نہ کرے۔ اور بے سبب مقتول کو مدد دی گئی کہ
اسکا بدلہ دنیا مین بھی لیا جاوے۔ اور آخرة مین گناہ
کے بوجھ سے ہلکا ہو۔ کسی بھلے غرض کے سوا یتیمون کے
مال کے پاس مت جاؤ۔ اور انکا خیال رکھو۔ یہانتک
کہ مضبوط اور بڑے ہو جاوین۔ اپنے معاہدون پر
وفاداری دکھلاؤ۔ تمہارے معاہدے خدا تعالے
سے ہون۔ یا اسکے بندون سے۔ یاد رکھو عہدون کی
بابت پوچھے جاؤگے۔ ناپنے اور تولنے مین پورا
ناپ اور پورا تول اختیار کرو۔ اس بات کا نتیجہ اس
دنیا مین بہت ہی اچھا ہوگا۔ اور اس امر کا انجام بھی
بہت عمدہ ثابت ہوگا۔ اور جو بات معلوم نہو۔ اسکا
دعوے مت کرو۔ نا سمجھی سے گواہی نہ دو۔ کان
اور آنکھ۔ اور اعصابی مرکز جسے قلب کہتے ہین سب
سے انکے کامون کا سوال ہوگا۔ خوشی سے اتراتے ہوے
زمین پر مت چلو۔ تو او مخاطب!۔ اپنی طاقت سے
سے زمین کو نہیں پھاڑ سکتا۔ اور نہ پہاڑون سے
اونچا ہو سکتا ہے۔ یہہ سب بُری باتین ہین اُن کی
بُرائی تیرے رب کو ناپسند ہے۔ یہہ وہ حکمت کی

آیت	ترجمہ
فَتُلْقٰى فِىْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا۔ پ ١٥۔ س بنی اسرائیل ر ۲	باتین ہین کہ تیرے رب نے تجھے وحی کے ذریعہ بتلادی ہین۔ اللہ تعالے کے ساتھ کسی کو بھی معبود مت ٹھہرانا۔ اگر شرک کیا تو جہنم مین ملزم ہوکر دھکیل دیا جاوے گا۔
وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ	رحمٰن کے فرمانبردار بندے تو وہی ہین۔ جو زمین مین سکینہ۔ وقار۔ اور تواضع کی چال چلتے ہین۔ نہ تکبر اور سستی کی۔ اور جب جاہل انسے الجھین۔ تو ان سے ایسا سلوک کرتے ہین جسمین نہ بدی و ایذا ہو۔ اور نہ جہل و نادانی وہی جو اپنے رب کے آگے سجدون اور قیام مین راتین گذار دیتے ہین۔ وہی جنکی دعا ہے۔ کہ اے ہمارے رب ہٹا دے ہمسے دوزخ کا عذاب۔ اسکا عذاب تو دائمی ہلاکت ہے۔ اور دوزخ تو بڑی تکلیف کی جگہہ اور برا مقام ہے۔ وہی فرمانبردار بندے کہ جب اموال کو خرچ کرتے ہین۔ تو مالون کو نہ بیجا ضائع کرین۔ اور نہ موقع مین دینے سے کمی دکھلاوین۔ بلکہ خرچ مین پسندیدہ راہ اختیار کرین وہی جو اللہ تعالے کی یاد کے ساتھ دوسرے معبود کو نہین پکارتے۔ اور ایسی جانون کے ناحق قتل سے بچتے ہین۔ جنکا قتل اللہ تعالے نے حرام فرمایا۔ اور

الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ	کسی قسم کا زنا نہین کرتے - اور جو کوئی بندون مین سے
وَلَا یَزْنُوْنَ وَمَنْ یَّفْعَلْ	ایسی کرتوت کرتا ہے - وہ بڑی سخت بدکاری مین
ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا	گرفتار ہوا - ایسے بدکار کے لئے عذاب بڑھتا - اور
یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ	ذلیل و خوار ہوکر اس عذاب مین رہ پڑا - مگر بچا تو وہی بچا -
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیَخْلُدْ	جس نے بدی کو چھوڑ دیا - اور تمام بھلائیون کی اصل
فِیْهٖ مُهَانًا - اِلَّا مَنْ تَابَ	ایمان کو اختیار کرلیا - اور اچھے اعمال کئے - آخر ایسے
وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا	لوگون کی برائیان جاتی رہتی ہین - اور انکے بدلہ مین
فَاُولٰٓئِكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ	نیکیان آجاتی ہین - (دیکھو عربون کے حالات اسلام
سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ	سے پہلے اور پیچھے) اور ہر تائب کی توبہ اللہ تعالے
اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا - وَمَنْ	قبول کرنے والا - اور اسکی توبہ پر رحم کرنے والا ہے -
تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ	جو کوئی بدی کو چھوڑ بھلے کامون کی طرف متوجہ ہوا
یَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ مَتَابًا وَ	وہی اللہ تعالے کی طرف پسندیدہ طور سے جھکا - وہی
الَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ	رحمان کے فرمانبردار بندے ہین - جو دہوکے کے
وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا	پاس بھی نہین جاتے - اور جب کبھی کسی بیہودہ کام
كِرَامًا - وَالَّذِیْنَ اِذَا	کے پاس سے بھی گذرتے ہین - تو اسطرح گذرتے ہین
ذُكِّرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ	کہ بھلائیون کا حکم کرتے اور برائی سے روکتے ہین -
لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْهَا صُمًّا	وہی جنکو جب کبھی الٰہی نشان دکھلائے گئے - تو بس
وَّعُمْیَانًا - وَالَّذِیْنَ	نشان پر اندہے - اور بہرے کیطرح ٹھوکر نہین کھاتے
یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا	وہی جو دعا مانگتے ہین کہ اے ہمارے رب ہمارے

ساتھیون سے (بی بیان ہون یا اور دوست)۔ اور ہماری اولاد سے ہمین آرام دے۔ وہ ہماری آنکھون کا نور ہون جو دلکے سرور کا نشان ہے۔ اور دعا گو ہین۔ کہ ہم سچے فرمانبردارون کے واسطے آئندہ کیلئے نمونے ہون۔ وہی اللہ تعالے کے فضل سے اپنے نیک اعمال کا بدلہ بڑے بلند مقامات کو پاکر وہان نئی زندگی اور پوری سلامتی پاوین گے۔ اور پھر انتہا ہی نہین۔ بلکہ تناسخ سے بچکر وہان ہی ہمیشہ ہمیشہ کیلئے رہین گے۔ واہ وہ کیسے آرام کی جگہہ اور رہنے کا مقام ہے۔ او مخاطب! کہہ سے میرے رب کو تمہارے ہلاک وتباہ کرنیکی ضرورت ہی کیا ہے۔ اگر تمہاری بت پرستی نہوتی۔ مگر تم توراستی کو جھٹلا چکے۔ پس نافرمانی کا لازمی وبال پھر ضرور آنیوالا ہے۔	مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا اُولٰٓئِکَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَیُلَقَّوْنَ فِیْهَا تَحِیَّةً وَّسَلٰمًا خٰلِدِیْنَ فِیْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ فَقَدْ کَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ یَکُوْنُ لِزَامًا ۵

نظم سیاست مدن کے اصول

فرمانبرداری کرو اللہ تعالے کی چاہے اسکا حکم اسکے کلام سے پہونچے۔ چاہے اسکے فعل سے (قانون قدرة) سے اور فرمانبردار بنو اللہ کے رسول کے کہ وہ	اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ پ ۵ س نساء ر ۸

	اسی اللہ تعالے کے تمہین پہونچا تا ہے۔ اور فرما خبردار رہو حکومت والون کے دنیوی حکام ہون یا سچے دین کے علماء ہون۔

دہم جمہوری سلطنت کی بنا ڈالی اور مسلمانوں کی صفات مین کہا

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ پ ۴ - س آل عمران - ر ۸	(جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم کو بطریق اولویت بلکہ ہر ایک مخاطب کو حکم ہوتا ہے) کہ حکومت مین اپنے لوگون سے مشورہ کر لیا کر۔
وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّأَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ پ ۲۵ - س شوریٰ - ر ۵	وہ نعمتین جو اللہ تعالے کے پاس ہین بہت ہی اچھی اور ہمیشہ رہنے والی ہین۔ اور انہین کو ملین گی کہ جو ایمان لائے۔ اور اپنے رب ہی پر انکا بھروسا ہی - اور وہ جو بڑے بڑے گناہون سے اور بے حیائیون سے بچے رہتے ہین۔ اور اگر کسی پر غضب کرین تو عفو کرتے ہین اور انکی حکومت باہمی مشورہ سے ہوتی اور کچھ ہمارا دیا خرچ کرتے ہین۔

یازدہم بغاوت کی برائی سے آگاہ کیا اور بغاوت سے حکماً روک دیا

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ پ ۸ ۔ س انعام ۔ ر ۶	او مخاطب! تو کہہ دے۔ میرے رب نے تمام بیحیائیوں کو حرام کر دیا۔ کہلی بیحیایان یا چھپی اور ہر ایک اثم و بدی اور بیوجہ بغاوت کو اور اسکو کہ اسکا شریک ٹھہراؤ۔ اللہ کے ساتھ ایسی اشیا کو جنکے شریک ہونے کی دلیل کوئی بھی اللہ تعالے نے نہین اتاری۔ اور یہ بھی حرام ہے کہ اللہ تعالے کی نسبت ایسی باتین بناؤ جنکا تمکو علم ہی نہین۔

دوازدہم باہمی معاملات کو اصول تمدّن پر فرمایا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ وَاِنْ كَانَ	او ایمان والو! اللہ تعالے کے عذاب سے جو اسکے نافرمانون کے لئے مقرر ہے اپنے آپکو بچائے رکھو۔ اور چھوڑ دو جو کچھ بیاجون کا روپیہ تمکو لوگون سے لینا ہے۔ اگر مومن ہو تو ایسے ہی کام کرو۔ اگر اس معاملہ مین تمنے فرمانبرداری نہ کی۔ تو جان لو۔ کہ تم سے جنگ کرنیکا حکم خدا اور اسکے رسول سے لگ چکا۔ اگر اللہ کی طرف توجہ رکہو تو تمکو اصل سرمایہ کے لینے کی اجازت ہے۔ ظالم نہ بنو ورنہ ظلم کی سزا بھگتو گے۔ اصل بھی نہ ملیگا۔

ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰی
مَیْسَرَةٍ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَاتَّقُوْا یَوْمًا
تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَی اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰی
كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ
یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا تَدَا
یَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی
فَاكْتُبُوْهُ وَلْیَكْتُبْ بَّیْنَكُمْ كَاتِبٌ
بِالْعَدْلِ وَلَا یَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ
یَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْیَكْتُبْ
وَلْیُمْلِلِ الَّذِیْ عَلَیْهِ الْحَقُّ وَ
لْیَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا یَبْخَسْ مِنْهُ
شَیْـًٔا فَاِنْ كَانَ الَّذِیْ عَلَیْهِ
الْحَقُّ سَفِیْهًا اَوْ ضَعِیْفًا اَوْ لَا
یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّمِلَّ هُوَ فَلْیُمْلِلْ وَلِیُّهٗ
بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوْا
شَهِیْدَیْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ
فَاِنْ لَّمْ یَكُوْنَا رَجُلَیْنِ فَرَجُلٌ
وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ

اگر تمہارا مقروض مفلس ہے۔ تو اسے آسودگی تک
مہلت دو۔ اور اگر قرضہ عفو کردو۔ تو تمہارے حق مین
بہت بھلا ہے اگر سمجھو۔
ڈرتے رہو اسوقت سے کہ تمہارا معاملہ اللہ کے سامنے
پیش ہو اور وہان ہر جی اپنے کئے کی سزا بھگتے۔ اور
وہان کسی پر ظلم نہوگا۔
اے ایمان والو! ہر ایک معاملہ کو لکھ لیا کرو جسکے لئے
کوئی میعادی معاہدہ ہوا ور ہر ایک کو نچاہئے کہ معاہدہ
کو لکھا کرے۔ بلکہ چاہئے کہ معاہدہ کو وہ شخص لکھے جو ایسے
معاملون کا لکھنے والا ہو۔ اور معاہدہ کو اس انصاف
کے ساتھ لکھے جسمین ضرورت کے وقت تمسک
مین نقص نہ نکلے۔ اور تمسک نویس کو تمسک کے
لکھنے مین کبھی انکار نہوا کرے۔ کیونکہ کاتب کو اللہ
تعالے نے فضل سے ایسا کام سکھایا۔ پس چاہئے
کہ تمسکات کو لکھے اور لکھاوے وہ جسنے دینا ہو۔
اور ضرور ہے کہ لکھاتے ہوئے لکھانیوالا اللہ سے
ڈرتا رہے۔ اور ذرہ بھی اسمین کمی و نقص نکرے۔
اور اگر لکھانے والا کم عقل اور بچہ اور لکھانے کے
قابل نہین۔ تو اسکا سرپراہ انصاف و عدل سے

الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا
فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى
وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا
وَلَا تَسْئَمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ
صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ
ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ
لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ
اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا
بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا
تَكْتُبُوْهَا وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ
وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ وَ
اِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَ
اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ وَاِنْ
كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا
كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ فَاِنْ
اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ
الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَ
لْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا تَكْتُمُوا

ساتھ لکہا وے۔ اور اپنے معاملات پہ دو مرد گواہ بنا
لیا کرو۔ اگر دو مرد گواہ نہ مل سکین تو ایک مرد اور دو عورتین
دو کا فائدہ یہہ ہے کہ اگر ایک انمین سے کچھہ بہول
گئی۔ تو دوسری اُسے یاد دلاوے گی۔ اور گواہ بلائے
پر انکار نکرین۔ اور ایسے سست نہ ہو جیو۔ کہ تہوڑا یا
بہت میعادی معاملے لکہنے مین چہوڑ دو۔ اللہ تعالے
کے یہان یہہ انصاف کی باتین ہین۔ اور جہان گواہی
کی ضرورت پڑیگی۔ وہان یہہ باتین بڑی مفید
پڑین گی۔ اور ایسی تدابیرون سے بہی بدگمانیان
جاتی رہین گی۔ ہان دستی لین دین۔ اور نقدی
کی تجارۃ مین تحریر کے نہونے سے گناہ ہی نہین
مگر ہر ایک سودے مین گواہون کا پاس ہونا تو
ضرور چاہیے (اگر اسپر عمل ہوتا تو چوری کی چیزین
لینے مین پولیس کی گرفتاری سے بہت کچہہ امن
ہو جاتا) اور یاد رہے کہ کاتب اور گواہ کو انکا ہرجانہ
دو۔ اگر نہ دوگے۔ تو گنہگار ہوگے۔ خدا کا ڈر رکہو
اللہ تعالے تمہین آرام کی باتین سکہاتا ہے۔ اور
اللہ تعالے ہر شے کو جانتا ہے۔ اگر کہین ایسے سفر
مین لین دین کرو۔ جہان تمکو کاتب نہ مل سکے

الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝
پ ۳ - س بقرہ - ر ۷

تو رہن سے کام لو - مگر ضرور ہے - کہ مرہون چیز کا قبضہ کر لیا کرو - اور اگر ایسے معاملات مین ایک کو دوسری کی امانت و دیانت پر یقین ہو - تو امین کو چاہیے کہ اللہ تعالے کا خوف کر کے امانت دار حقوق کو پورا ادا کر دے - اور گواہی کو مت چھپاؤ گواہی کا چھپانے والہ دل کا بڑا بدکار ہوتا ہے - اور اللہ تعالے تمہارے اعمال کو جانتا ہے -

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ

او ایمان والو - ! - اللہ تعالے سے ڈرو جیسا ڈرنیکا حق ہے - اور یہہ بات کرد کہاؤ - کہ تمہاری موت اسلام ہی پر ہو اور اسلام یہہ ہی کہ اپنے تمام وجود اور اپنی تمام طاقتون سے خدا تعالے کے رستے پر پنجہ مارو کیا معنے تمام و کمال ظاہر و باطن الٰہی ارادون کے پیرو ہو جاؤ ایسا نہو کہ کچھ خدا کے اور کچھ غیر کے بنے رہو - اور اللہ تعالے کی اس نعمت کو تو سوچو - تم کیسے آپسمین ایک دوسرے کے دشمن تھے اسلام کے باعث تم سب کے دل ایک ہو گئے اور اللہ تعالے کے فضل سے آپسمین بہائی بہائی ہو گئے ایک دوسرے کے خیر خواہ ایک دوسرے کے

لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ پ ۴ - س عمران - ر ۲	دوکہہ سوکہہ مین شریک - اور تم اپنی بدی - بدکاری شرارتون سے دوزخ کے کنارے اور باہمی جنگون مین پہنسے پڑے تہے اللہ تعالے نے تمکو اس آفت سے نکالا - غور تو کرو کسطرح اللہ تعالے بیان کرتا ہے - اپنے نشان کہ اسلام حق اور راحت بخش ہے - اور یہہ اسلئے کہ تم راہ پر آؤ - او مسلمانو ! - تمسے ہمیشہ ایک ایسا گروہ رہے - کہ لوگون کو بہلائی کی طرف بلائے - ہر ایک پسندیدہ کام کا حکم کرے - ہر ایک ناپسندیدہ کام سے منع کرے - اور وہی لوگ مراد کو پہونچنے والے ہین اور نہ ہنو ان لوگون کی طرح کہ جنہون نے دین مین تفرقہ ڈالا - اور اختلاف مچایا - حالانکہ انکو اتفاق کی خوبیان اور اتفاق کی عمدگی کے دلائل بہی معلوم تہے - ایسے لوگون کو بڑا عذاب ہوگا -
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ	اے ایمان والو - اپنے گہر کے سوا کسی کے گہر مین اطلاع و اجازت کے بنا کبہی نہ جائیو - بے اجازت و اطلاع جانا وحشیون کا کام ہے - بلکہ سلام کہکر اجازت لو - (اگر اتفاقاً وہ نہ سنے تو تین بار تک پوچہو حدیث مین ہے)

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ فَاِنْ لَّمْ
تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا
تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ
وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا
فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ وَاللّٰهُ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ لَيْسَ عَلَيْكُمْ
جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا
غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا
تَكْتُمُوْنَ ۔ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا
مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا
فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ
اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ
وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ
مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ
فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ
زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا
وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى
جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ

یہہ عمدہ باتین ہین - اور اسلیئے بتائی جاتی ہین
کہ اُنپر عمل کرو - اگر وہان کوئی نہو - تو وہان بدون
اجازت مت جاؤ - اگر تمکو کہا جاوے کہ اسوقت تمکو
اندر آنے کی اجازت نہین - واپس چلے جاو یہی
پسندیدہ طرز ہے - اور اللہ تعالے تمہارے افعال
پر واقف ہے - ہان ایسے غیر آباد گہرون مین جہان
کسیکی سکونت نہین - اور تمہارا وہان اسباب رکہا
ہے - بدون اطلاع و اجازت بھی جانا
روا ہے - اور خدا تعالے جانتا ہے - کہ تم کسی
گہر مین بہلائی کو جاتے ہو - یا شرارت کو - تو کہدے
ایمان والون کو کہ آنکہون کو نیچا رکہا کرین - اور
شرمگاہون کی حفاظت کرین - یہہ نہایت پسندیدہ
بات ہے - اور جو کچھ اپنی زبانون سے کہتے اور دوسرے ہاتہ
اور اعضا سے لیتے ہو - سب کو اللہ تعالے جانتا
ہے - ایسے ہی ایمان والی عورتون سے بھی کہدے
کہ آنکہون کو بُرائی سے بچا رکہین - اور شرمگاہون
کی حفاظت رکہین - اور اپنے بناؤ سنگار کو مت
دکہلاوین - مگر وہ حصہ لابدی ہے جو ظاہر ہے اور
اُوڑہنی کو ایسا اوڑہین کہ جیب تک چھپ جاوے

زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ
اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ
اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ
اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ
اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ
اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ
اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي
الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ
الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ
النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ
لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ
زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَى
اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَاَنْكِحُوا
الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَ
الصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ
وَاِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا
فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

اور عورتین اپنے بناؤ سنگار کو کسی پر ظاہر نہ کرین مگر
اپنے خاوندون اور باپون اور خسر اور اپنے بیٹون
اور خاوند کے بیٹون اور اپنے بھائیون اور بھتیجون
اور بھانجون اور اپنی نیکبخت بی بیون (عیسائی
مشن کی عورتون کو جو لوگ اپنے گھرون مین آنے
دیتے ہین اور اسلام کے مدعی ہین وہ غور کرین)
اور غلامون اور ان نوکرون پر جنہین عورتون
کی رغبت ہی نہین (جیسے پاگل) اور بچون پر
جو عورتون کے معاملات سے واقف ہی نہین- اور
عورتون کو واجب ہے- کہ ایسی طرح پاؤن زمین پہ
نمارین کہ انکے کسی سنگار کی کسیکو خبر ہوجاوے-
اللہ کی طرف رجوع رکھو- ایمان والو!- تو کہ نجات
پاؤ- اور نکاح کردو اپنی بیوہ عورتون کو اور اپنے
نیک غلامون اور لونڈیون کو اگر غریب و مفلس ہین
تو اللہ تعالے ان کو اپنے فضل سے غنی کریگا-
اور اللہ تعالے بڑی وسعت والہ بڑے علم والہ
ہے-

آیت	ترجمہ
پ ۱۸ - س نور - ر ۳	
إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ پ ۲۶ - س حجرات ، ر ۱۳	تمام ایمان والے آپسمین بہائی بہائی ہین امیر سے غریب تک - شریف سے وضیع تک اجنبی سے اپنے پرائے ہم قوم تک - اگر ایمان والون بین رنج آجاوے تو ان بہائیون بین صلح کرادو - اور اللہ سے ڈرتے رہو توکہ تمپر رحم ہو -

سیزدہم اپنے لوگون اور غیر قومون سے تعلق

آیت	ترجمہ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَى أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ پ ۲۶ - س حجرات - ر ۱۴	او ایمان والو ! - کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے جیسے تم ہنسی کرتے ہو اور جیسے تم مسخرہ بناتے ہو شاید تم سے اچھا ہو - اور نہ عورتین ہنسی کرین عورتون سے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ جیسے ایک عورت تمسخر کرتی ہے دوسری سے اچھی ہو - اور اپنون کو کوئی طعن مت دیا کرو - اور کسیکی نسبت برا لقب مت بولو ایسی کرتوتون سے برے لقب دینے والا اللہ تعالی کے یہان سے فاسق وبدکار ہونیکا لقب پاتا ہے اور مومن کہلا کر فاسق بننا برا ہے جو لوگ بری کامون سے باز نہ آئے وہی بدکار رہین

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ پ ٢٦ - س حجرات - ر ٢	اے ایمان والو - بہتی بدگمانیون سے بچو بعضی بدگمانی بدکاری ہوتی ہے - لوگون کی عیب جوئی مت کیا کرو - اور ایک دوسرے کا گلہ کبھی نہ کرو گلہ کرنا ایسا برا ہے جیسا بھائی کا گوشت کھا لینا کیا یہہ امر کسیکو پسند ہے - بے ریب کسیکو بھی یہہ بات پسند نہین - اللہ سے اسکی نافرمانیون سے ڈرو اللہ تعالے ان لوگون کو جو نافرمانیون کو چھوڑ اسکی طرف متوجہ ہوتے ہین - رحم کرتا ہے -
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ پ ٢٦ - س حجرات - ر ٢	(اللہ تعالے فرماتا ہے) ہمنے ہی تمکو پیدا کیا نر و مادہ سے - اور تمکو قومون اور قبائل پر تقسیم کیا - تو کہ یک دوسرے سے تعارف رکھو اور نہین یاد رہے کہ خدا کے یہان تم مین سے وہی معزز ہے جو بڑا پرہیزگار ہے اور دہان رکھو - اللہ تعالے علیم و خبیر ہے -
وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ	نیکی و بدی - دونون ایک دوسرے کے ساتھ ہم پلہ اور خوبی مین مساوی نہین - بدی کا دفعیہ نیکی کے ساتھ کرد کھاؤ - اگر ایسا ہی حسن سلوک اپنے دشمنون سے کرد کھاؤگے تو تمہارے دشمن

وَلِيٌّ حَمِيمٌ وَمَا يُلَقّٰهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقّٰهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ پ ۲۴ - س حٰم السجدہ - ر ۱۸	ہی تمہارے سچے دوستون اور گرم جوش والے خیر خواہون کیطرح ہو جاوین گے- اس نصیحت کو وہی لوگ مانین جو بڑی بردباری اور بلند حوصلگی کا حصہ رکھتے ہین -

چہاردہم مومنین کے صفات مین فرمایا-

إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابِ الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ پ ۱۳ - س رعد - ر ۱۸	نصیحت تو وہی پکڑتے ہین جو عقل والے ہین- وہی جو الٰہی معاہدون کا پورا خیال رکھتے ہین اور جس کسی سے مستحکم وعدے کئے انکو نہین توڑتے- جنسے ملاپ کرنا چاہئے انسے ملاپ کرتے- اللہ کی نافرمانیکا خوف رکھتے اور بُرے کامون کے بدلہ سے ڈرتے وہی اللہ تعالے کی رضامندی کے طالب ہوکر بردباری کرتے ہین اور نمازون کو درست رکھتے اور کچھ اللہ کا دیا- ظاہری اور باطنی طور پر خرچ کردیتے ہین - اور خاص بدی کے مقابلہ خاص نیکی سے کیا کرتے ہین- انہین کو انجام کا آرام ہوگا-

اُولٰئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ پ ۲۰ - س قصص - ر ۹	پہلی کتابون کے ماننے والے اگر قرآن کریم پر بھی ایمان لائے تو انہین دوہرا بدلہ ملیگا اسلئے کہ اُنہون نے بڑی ہی بردباری کی - اور اُن کی چال ہی ایسی ہے - کہ بدی کا مقابلہ نیکی کے ساتھ کر دیتے ہین
لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْا اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ اِنَّمَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ پ ۲۸ - س الممتحنہ - ر ۲	جو لوگ تمسے مذہبی عداوت پر نہین لڑتے - اور نہ انہون نے تمکو جلا وطن کیا - اُنسے سلوک اور انصاف کے برتاؤ سے اللہ تعالے کبھی نہین منع کرتا بلکہ ایسی منصف تو اللہ تعالے کو محبوب و پیارے ہین - اللہ تعالے تو اُن لوگون کی محبت و دوستی سے تمکو منع کرتا ہے جنہون نے تم سے مذہبی جنگ کی اور اسلام کے باعث تمسے لڑے اور تمکو جلا وطن کیا اور تمہاری جلا وطنی مین تمہارے دشمنون کے مددگار ہوئے - اور جو ایسے دشمنون سے پیار کرین وہی ظالم ہین -
فَاعْفُ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ پ ۲۵ - س زخرف - ر	تو اُن سے درگذر کر اور سلام کہدے -

وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ پ ۱۸ - س نور - ر ۳	دکھ اور تکلیف دینے والون پر عفو کرو اور انسے درگزر - کیا تمکو پسند نہین کہ اللہ تعالے تمسے درگزر کرے اگر اللہ تعالے کا تمسے درگزر کرنا تمہین پسند ہے تو اسکی یہی تدبیر ہے کہ تم لوگون سے درگزر کرو -

پانزدہم تعلیم اور تعلم اور علم کی ترقی کے واسطے

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ پ ۴ - س عمران - ر ۲	اور اسلام والو - تمسے ایسے لوگ ہوا ہی کرین جو بھلائیون کی طرف بلادین اور ہر ایک پسندیدہ بات کا حکم کرین اور ہر ایک برائی سے روکین اور وہی ہین نجات پانیوالے (یہان محمڈن مشنری بننے کی تاکید ہے) کبھی نہونا - ان لوگون کی طرح جو اپنے پہٹ پڑے اور کہلے نشانون کے بعد بھی اختلاف مچایا - یاد رکھو انہین کو بڑا عذاب ہوگا -
كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ	اسلام والو - تم تو بڑی عمدہ قوم بھلائیون کے سکھلانیوالے ہو - صرف لوگون کے فائدہ کے لئے اللہ تعالے نے تمہین بنایا - ہر پسندیدہ بات کا حکم کرتے ہو - اور

آیت	ترجمہ
وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ - پ ۴ - س عمران - ر ۳	ہر ایک ناپسند امر سے روکتے ہو اور اسپر بڑھکر یہہ بات ہے کہ اللہ تعالے پر ایمان لائے ہو +
اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُ + پ ۲۲ س فاطر - ر ۱۵	اللہ کے بندون مین اللہ تعالے سے وہی ڈرین جنکو علم ہے - یعنے پاک علم والے ہی اللہ کے نافرمان نہین ہوا کرتے +
یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ پ ۲۸ - س مجادلہ - ر ۲	اللہ ایمانداروں اور پاک علوم کے عالمون کو ہی درجات پر پہونچاتا ہے +
قُلْ ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ پ ۲۳ - س زمر - ر ۱۵	مخاطب ! تو کہہ بھلا - کہین علم والے - اور جاہل بھی برابر ہوتے ہین ہرگز نہین +
وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا پ ۱۵ - س بنی اسرائیل - ر ۱۵	اور تو اے محمد کہدے - یا اے مخاطب کہدے - اے میرے رب مجھے علم مین ہمیشہ ترقی دے +
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجٰھِلِیْنَ پ اول - س بقرہ - ر ۸	نبی نے کہا - خدا کی پناہ - کہ مین جاہلون سے ہون +
فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَۃٍ مِّنْھُمْ طَآئِفَۃٌ لِّیَتَفَقَّھُوْا فِی الدِّیْنِ وَلِیُنْذِرُوْا قَوْمَھُمْ اِذَا رَجَعُوْا	وہ لوگ ایسا کیون نہین کرتے - کہ انکی ہر ایک قوم وقبیلہ سے ایک بڑا گروہ دنیا مین سمجھ پیدا کرے اور واپس ہو کر اپنی اپنی قوم کو علم سیکھہ کر

الیهم لعلهم یحذرون پ ۱۱ - س توبه - ر ۳	برائیون کے بدنتائج سے ڈراوے - توکہ اُنکی قومین برائیون سے ڈرجاوین +
فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون - پ ۱۴ - س نحل - ر ۸	اگر تمکو علم نہو - تو علم والون سے پوچھ لیا کرو +
واذ اخذ الله میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننه للناس ولا تکتمونه پ ۴ - س آل عمران ر	تمام کتاب والون سے تو اللہ تعالے نے مستحکم وعدہ لے چکا ہے کہ وہ لوگ کتاب کا مطلب لوگون کی بھلائی کے لئے سُنا دین - اور الٰہی کتاب کو نہ چھپاوین (آریو! تمہاری عملی کارروائی کیا دکہاتی ہے)
ومن احسن قولا ممن دعا الی الله وعمل صالحا پ ۲۴ - س سجدہ فصلت - ر ۱۸	اس شخص سے بھلی بات کسکی جس نے لوگون کو اللہ کی طرف بلایا + اور اچھے کام کئے ++

شانزدہم یتامی کے حق مین فرمایا

ان الذین یاکلون اموال الیتمی ظلما انما یاکلون فی بطونهم نارا وسیصلون سعیرا پ ۴ - س نساء - ر ۱۲	جو لوگ ظلم کی راہ سے یتیمون کا مال کہا جاتے ہین وہ یاد رکہین - وہ انگارے کہاتے ہین آگ ہی اُن کے پیٹ مین جاتی ہے - بے ریب وہ جلتے دوزخ مین بیٹھین گے

وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا۔

پ ۴ - س نساء - ر ۱۱

یتیمونکی اموال یتیمون کو دیدو - اورانکی اچھی چیزین اپنی بُری اشیا سے نہ بدلو - اور اپنے اموال سے ملاکر بھی انکے مال نہ کہاؤ ییں بالکل انہین کامل کہا جانا کیا برا ہوگا - بے شک یہہ بات بڑی بدی ہے -

ہفتدہم کوڈ آف وارڈس اور حجر کا راحت بخش قانون سمجہایا

اگراس قانون پر عمل ہوتا تو دنیا سے ہزارون مفاسد اٹھ جاتے - کیونکہ اس قانون کے مطابق حکم ہے جب کوئی یتیم مالدار رہجاوے یا کوئی شخص گوکم عمر نہین مگر اپنے اموال کو نادانی کم عقلی سے ضائع کرتا ہے - تو دونون صورتون مین صاحب مال کو اس مال کے تصرف سے روکدو - اوراس مال کی حفاظت رکہو اور صاحب مال کو بقدر ضرورت اس وقت دیتے رہو کہ عاقبت اندیشی سے خرچ کرسکے ۔

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِىْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ

نادان بچون کو انکے مال نہ دیدینا - مال ہے تو معیشت اور گزارہ کا ذریعہ ہے ہان ان بچون کو کہانے اور پہننے کے لئے ان اموال سے کچھ دیتے رہو اور انہین میٹھی پیاری زبان سے تسلی دو - اور امتحان کرتے رہو - جب یتیم بڑے اچھے جوان نکاح کرنے کے قابل ہوجاوین - اور تمہین ثابت ہوجاوے

مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا	کہ اپنا آپ اب سنبھال لین گے۔ تو انکے مال انہین
إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَلَا	دیدو۔ اور ایسا نہو کہ ناجائز طور پر انکے بڑے ہونے
تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا	سے پہلے ہی تم خرد برد کر لو۔
أَنْ يَكْبَرُوا وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا	دولتمند یتیم کے اموال کا نگران تو اس مال سے
فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ	کچھ بھی نہ لے۔ مگر غریب نگران۔ مناسب حق الخدمۃ
فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ	کہا لے۔
فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ	اور جب یتیموں کا مال یتیموں کو دو تب ہی گواہ
فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ وَكَفَىٰ	رکھ لو۔ کہ ہر چیز ہمارے پاس تھی صحیح وسالم
بِاللَّهِ حَسِيبًا لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ	پوری تمنے دیدی۔ اور یاد رکھو اللہ تعالے کافی
مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَ	حساب کرنے والا ہے ماں باپ اور رشتہ دارونکے
الْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ	مال کے وارث مرد ہی ہین اور عورتین بھی کوئی
أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا	کم کوئی زیادہ حقدار ہے۔
وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَىٰ	ہر ایک وارث کا حق الٰہی قانون مین مقرر ہے
وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ	اور جب ورثہ کی تقسیم پر رشتہ دار یتیم۔ اور مسکین
فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ	جمع ہون۔ تو انہین اسمین سے کچھ دو اور جو بات
قَوْلًا مَعْرُوفًا وَلْيَخْشَ الَّذِينَ	کہو ایسی ہو کہ شریعت اسے پسند کرے۔
لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ	خدا کا خوف کرو۔ تمہارے ننھے ننھے بچے اگر
ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ	رہجا دین۔ اور تم مرجاؤ تو تمکو مرتے وقت کتنا ہی
فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا	انکا فکر ہوتا ہے۔ ایسے ہی عام یتیموں کا فکر رکھو۔

سَدِیْدًا۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا۔ پ۴ س نساء ر اول	اور جو بات کہو بڑی پختہ ہو۔ جو لوگ یتیمون کے مال کہا جاتے ہین۔ بے ریب اپنے پیٹ مین آگ ڈالتے ہین۔ اور جلتے دوزخ مین پیٹہین گے۔

ہژدہم غلامی کی پرانی رسم کے استیصال کی ہدایت فرمائی

فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰی اِذَا اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا	جب کفار سے تم معرکہ آرا ہو تو ان دشمنون کی گردنیں مارو۔ یہانتک کہ تم فتحمند ہو جاؤ پہر دشمنون کو قید کرلو۔ آخر۔ احسان کرکے چہوڑ دو۔ یا جرمانہ لیکر رہا کرو۔

پہر اسیپر ہی اکتفا نہین فرمایا۔ بلکہ اور جگہہ کے گرفتار غلامون کے رہا کرانے کیواسطے اوس مذہبی چندہ مین جسمین ہر ایک مسلمان کو جو پچاس باون روپیہ کا بہی مالک ہو۔ اسی اڑہائی روپیہ فیصدی کے حساب سے دینے پڑتے ہین۔ ایک رقم غلام آزاد کرنے کی بہی قایم کی۔ بدون اسلام کے کسی مذہب نے یہہ تدبیر تجویز کی ہو تو کوئی نشان دے۔ بلکہ ماورا اسکے اور بہت سی تدابیر قایم کین جنکے ذریعہ غلام آزاد کئے جاوین **مثلاً** فرمایا۔

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ پ ١٠ - س توبہ - ر ٨	خیرات تو فقیرون مسکینون - اور صدقات کے کارکنون اور ان کافرون کا جنکو اسلام و مسلمانون سے لگاؤ ہے حق ہے صدقات کو غلامون کے آزاد کرنے اور غیر خاص آفتین آئی ہین انکی امداد دینی اور خدائی کامون جہاد وغیرہ - اور مسافرون کی مددگاری مین خرچ کرو - یہہ امر اللہ کیطرف سے نہایت ضروری ہے اور اللہ تعالے علم والا ہے -
وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَّا پ ٢٨ - س مجادلہ - ر اول	جو لوگ اپنی بی بیون کو مان کہہ بیٹھے اور انہین الگ کرنا چاہتے ہین پہر اس بات پر نادم ہوئے انپر لازم ہے کہ بی بی کے پاس جانیسے پہلے غلام آزاد کرین وغیرہ وغیرہ -

اور جنگ کے قیدیون کو بجائے اسکے کہ جیل خانون مین جاہل بنائے جاوین یا جاہلون کی صحبت مین رکہے جاوین - اہل اسلام کے گہرون مین اس طور پہ رکہنے کا حکم ہوا کہ انہین بہائیون کی طرح رکہو جیسے آپ کہاتے ہو ویسا کہلاؤ جیسا آپ پہنتے ہو ویسا پہناؤ - انکی عمدہ تادیب کرو -

نوزدہم عام احسان

تمام مذاہب کے بڑون کی بےادبی سے منع کیا - اور فرمایا -

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ پ ۷ - س انعام - ر ۱۹	کبھی برا نہ کہنا انکو جنکو لوگ پوجتے ہین اور جنہین لوگ اللہ تعالےٰ کے سوا پکارتے ہین - اگر تم برا کہہ بیٹھوگے تو بت پرست تمہارے مقابلہ مین نا سمجھنے سے اللہ تعالےٰ کو برا کہہ بیٹھین گے -

کل دنیا مین منذرین کا آنا تسلیم فرمایا اور انصاف سے مذاہب پر کلی انکار نہین کیا - بلکہ تمام انبیا و رسل پر یقین کرنا اور انپر ایمان لانا سکھایا اور فرمایا

اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ تمام امتون مین - نافرمانون کو ڈر سنانے والے گذر چکے ہین -

پ ۲۲ - س فاطر - ر ۱۵

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ اُولٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ پ اول - س بقر - ر اول	متقی وہی ہین جنہون نے ان لئے وہ احکام جو جناب تجھہ پر اترے اور وہ احکام بھی جو تجھہ سے پہلے تمام لوگون کی ہدایت کو نازل ہو چکے ہین - اور پچھلے دن پر انکا یقین ہے خدا کی طرف سے وہی سیدہی راہ پر ہوئے اور وہی نجات پانے والے ہین -

کسی نبی کی نسبت طعن نہین کیا - انبیا کی تعلیم پر کہین بھی نکتہ چینی نہین کی بلکہ نصائح کو بدون طعن و تشنیع بیان کیا ہے مطاعن بیان کرنے مین بالکل سکوت فرمایا -

طعن کیا گیا ہے کہ مسلمانون مین جو کسل اور سستی - حرام خوری - عیاشی

فضول خرچی غرور ہے وہ صرف اسلامی تعلیمات کا نتیجہ ہے - مگر مین کہتا ہون آیات ذیل کن لوگون کی مقدس کتاب مین ہین -)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ پ ۳ - س بقرہ - ر ۵	ایمان والو! - اپنی کمائی اور زمین کی عمدہ برکات سے جو ہمنے تمہارے لئے نکالے ہین اچھی اچھی چیزین خدا کی راہ مین خرچ کرو -
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ پ ۲ - س بقرہ - ر ۵	او ایمان والو! - اللہ تعالے کی دی ہوئی چیزون سے نہایت ستھری اور پسندیدہ کمایون کو کھاؤ - اور اللہ تعالے کا شکریہ کرو - اگر اسکے فرمانبردار ہو -
وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ پ ۲ - س بقرہ - ر ۷	آپسمین ایکدوسرے کے اموال کو ناجائز طور پر مت کھایا کرو - اور نہ اپنے مالون کو حکام تک پہونچاؤ کہ اس ذریعہ سے لوگونکے اموال کو دبا لو اور جان بوجھکر بدی مین مبتلا رہو -
وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَآءَ	بدکاری کے پاس بھی نجاؤ زنا بڑی بیحیائی - اور برائی ہے اور بری راہ ہے -

سبیل اگ - پ ۱۵ - س بنی اسرائیل - ر ۴	
یاایها الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون ؕ پ ۷ - س مائدہ - ر ۲	او ایمان والو! شراب - قمار بازی - بت پرستی شگون لینے یہہ شیطانی کام بڑے ہی گندے ہین پس انسے بچو تو کہ نجات پاؤ -

بستم عیاشی سے یہانتک نفرت دلائی کہ بدکار عورتون اور کسبیون سے نکاح کے بارے مین کہا -

الزانی لا ینکح الا زانیۃ او مشرکۃ والزانیۃ لا ینکحہا الا زان او مشرک وحرم ذلک علی المؤمنین ؕ پ ۱۸ - س نور - ر اول	بدکار تو بدکارون یا بت پرست عورتون کو ہی نکاح کرتے ہین اور بدکار عورتین بھی ایسی ہین کہ انہین بدکار یا مشرک ہی بیاہین اور ایمان والون پہ تو یہہ باتین حرام ہی ہین -

بست و یکم اسراف او حق تلفی اور غرور کے بارے مین ارشاد ہوتا ہے

وآت ذا القربی حقہ و	رشتہ دارون مسکینون مسافرون کو انکی حق دیدو

آیت	ترجمہ
الْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ـ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ـ پ ۱۵ ـ س بنی اسرائیل ـ ر ۳	اور فضولی مت کرو۔ فضولی والے شیطانون کے بہائی ہوا کرتے ہین۔
وَلَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ـ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ـ پ ۱۵ ـ س بنی اسرائیل ـ ر ۴	اترتا ہوا زمین پر مت چلا کر۔ کیا تو زمین کو پہاڑیگا کبہی نہین۔ اور اونچائی اور بلندی مین پہاڑ کو نہ پہونچیگا۔ تمام یہہ بری باتین تیرے رب کو ناپسند ہین۔

رہی یہہ بات کہ یہہ قصص قرآن مین کیون ہین سو اسپر گذارش ہے۔ **آدم** و **حوا** و **شیطان** کا قصہ صفحہ نمبر ۱۱۹ ۱۰۲ **تصدیق** سے شروع ہوتا ہے۔ اسپر غور کرو۔ کیا صرف کہانی ہے؟ سیدنا **موسی** نمبر ۲ و **نوح** نمبر ۵ **لوط** علیہم السلام کے مختصر قصے **تصدیق** نمبر ۲ مین مندرج ہین **لقمان** ص نمبر ۶۳ و **سکندر** نمبر ۶۴۔ **یاجوج ماجوج** کے قصے **تصدیق** صفحہ نمبر ۸۶ مین مذکور ہین **سنگ اسود** کا تذکرہ آگے آتا ہے۔

ابراہیم علیہ السلام کا قصہ اسوقت سنا دیتے ہین اور انصاف مانگتے ہین کہ کیا یہہ کہانی لغو ہے یا تمام بلند پروازیون اور ترقیون کی جڑہ ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَاجَّ اِبْرٰهِيْمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ پ ۳ - س بقرہ - ر ۲	بھلا تو بیان تو کرو - اس شخص کی طرف جسنے ابراہیم راستباز سے رب کی بابت بحث کی - کیا یہہ بحث بدیہی اس بات کا کہ اللہ تعالے نے اسے بادشاہی دے رکھی تھی - جب ابراہیم علیہ السلام راستباز نے کہا میرا رب تو ایسا طاقتور ہے - کہ زندہ کرتا اور مارتا ہے - تو اوس نادان نے (غور کرو) - کیا جواب دیا مین بھی مارتا اور زندہ کرتا ہون - جب ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ یہہ ایسا نادان ہے - کہ زندہ کرنا اور مارنا ہی نہین سمجھتا - تو فرمایا - اچھا اللہ تعالے تو سورج کو مشرق کیجانب سے طلوع کرتا ہے - تو سورج کو مغرب کی طرف سے لا دکھا - اتنی بات سنکر کافر بغلین جھانکنے لگا - اور اللہ تعالے تو ایسے بدکارون کو بحث کی سمجھہ بھی نہین دیتا -
وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ	اور بیان کردے اس کتاب مین ابراہیم کا قصہ - بیشک وہ راستباز نبی تھا - ابراہیم نے اپنے باپ کو کہا اے پیارے باپ کیون بتون کی پرستش کرتا ہے - وہ تو تمہاری دعاؤن کو سنتے نہین - اور تمہاری حالت کو دیکھتے نہین - اور اگر سنتے اور دیکھتے بھی تو تمہاری کچھہ بھی حاجت براری نہین کرسکتے - میرے

مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْ أَهْدِكَ
صِرَاطًا سَوِيًّا - يٰاَبَتِ لَا تَعْبُدِ
الشَّيْطَانَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ
لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ۝ يٰاَبَتِ اِنِّیْ
اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ
مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطَانِ
وَلِيًّا قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ
اٰلِهَتِیْ يٰاِبْرَاهِيْمُ ۚ لَئِنْ
لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِیْ
مَلِيًّا ۝ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ
سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّیْ اِنَّهٗ كَانَ
بِیْ حَفِيًّا وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ
اَدْعُوْا رَبِّیْ عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ
بِدُعَاۤءِ رَبِّیْ شَقِيًّا ۝ فَلَمَّا
اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَهَبْنَا لَهٗ
اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۚ وَكُلًّا جَعَلْنَا
نَبِيًّا ۝ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا

پیارے باپ - مجھے توحید پرستی کے فوائد کی سمجھ
ہے مجھے معلوم ہے - کہ بت پرستی ہمارے تمدنی -
اخلاقی - وغیرہ وغیرہ مین مضر ہے - مگر افسوس
تجھے ان باتون کی خبر نہین پس تجھے چاہئے میرا
کہا مان - مین تجھے سیدھی راہ بتادونگا - اے
پیارے باپ نافرمان اور رحمت سے دور شیطان
کی فرمانبرداری مت کر - شیطان تو رحمن جیسے محسن کا
نافرمان ہے - میرے پیارے باپ مجھے مجھ
تو ڈر ہے - کہ تجھے رحمن ہی عذاب دے - اور تو
شیطان کا ساتھی ہوجاوے - ابراہیم کے باپ
نے جواب دیا - کیا تو ہمارے بتون سے پھر گیا - اگر
تو اپنے خیال و اعتقاد سے نہ ٹلا - تو مین تجھے سنگسار
کرونگا - پس چاہئے - کہ تو مجھ سے بچ کر کہین چلا جا
ابراہیم نے کہا تجھے بُرے اعتقاد سے سلامتی رہے
میری طرف سے تجھے دکھ نہ پہونچے - مین تو
بہر حال اپنے رب سے تیرے لئے معافی مانگونگا
وہ مجھ پر مہربان ہے - اور تم سے - اور تمہارے
بتون سے جنہین تم خدا کے سوا پکارتے ہو سب سے
الگ ہون - اور صرف اپنے رب کو ہی پکارتا ہون

آیت	ترجمہ
وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا پ ۱۶ - س مریم - ر ۳	اور امید ہے۔ کہ جسطرح تم بتون کو پکار کر پورے کامیاب نہین ہوتے۔ یقیناً میرا حال ایسا نہوگا پس جب ابراہیم ان لوگون سے اپنے بت پرست باپ اور اپنی بت پرست قوم اور انکے بتون سے الگ ہوا۔ تو اسے اللہ تعالے نے نبی بیٹا اسحق جیسا اور نبی پوتا یعقوب جیسا عطا فرمایا۔ اور ان لوگون کو اللہ تعالے نے اپنے فضل وکرم سے اتنے انعامات بخشے جنکے بیان کی حاجت ہی نہین۔ کیونکہ ابراہیمی خاندان کے برکات ظاہر ہین۔ تمام دنیا کے لوگ ان کی مدح اور ثنا کرتے ہین +
وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِينَ قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ ۝ أَوْ يَنْفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ۝ قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ مَا كُنْتُمْ	ابراہیم کی وہ خبر انپر پڑھ سنا۔ جب اُسنے اپنے باپ کو اور اپنی قوم کو کہا۔ کہ تم لوگ کسکی پرستش کرتے ہو۔ ابراہیم کے باپ اور قوم نے جواب دیا کہ ہم تو بتون کی پرستش کرتے ہین اور انہین کے پاس بیٹھے رہتے ہین ابراہیم نے کہا۔ کیا یہہ بت تمہاری پکار کو سُنتے ہین۔ یا کیا تمکو نفع دیتے ہین یا تم کو کوئی دکھہ دیتے ہین۔ بت پرست لوگون نے جواب دیا۔ ہم بت پرستی کی دلیل تو نہین رکھتے۔ مگر ہمنے اپنے بزرگون کو پایا ہے۔ کہ وہ ایسا ہی کرتے ہین۔ تب

تَعْبُدُوْنَ ٥ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ
الْاَقْدَمُوْنَ ٥ فَاِنَّهُمْ
عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ
الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ
وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ
وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ
وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ
وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ
يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ
رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ
بِالصّٰلِحِيْنَ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ
صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ
مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ وَ
اغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ
الضَّآلِّيْنَ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ
يُبْعَثُوْنَ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ
وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ
بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ
لِلْمُتَّقِيْنَ ٥

ابراہیم نے جواب مین کہا - سنو تم بت پرستی کے
معتقد تو کہا کرتے ہو - کہ جنکی پرستش ہم کرتے
ہین - اگر ہم چھوڑ بیٹھین - تو شاید ہمین دکھ دین
سنو! جن لوگون کی تمنے اور تمہارے باپ دادا
پرستش کی - وہ سب کے سب - مجھے برے
لگتے ہین - اور اللہ تعالے رب العلمین کے سوا کوئی
بھی مجھے پیارا نہین - وہی رب جسنے مجھے پیدا کیا -
اور وہی میرا راہ نما - اور مجھے منزل مقصود تک
پہونچانے والا - وہی جو مجھے کہانا دیتا ہے - اور پانی
پلاتا ہے - اور جب کبھی اپنی غلطی سے بیمار ہوتا ہون
تو فضل سے شفا بخشتا ہے - وہی جو مجھے مارے - اور
پھر جلاوے - وہی جسپر مجھے امید ہے - کہ بری اعمال
کی سزا اور نیک اعمال کی جزا کے وقت مجھے معاف
دیگا - اے میرے رب مجھے سمجھ عطا کر - اور بھلے
لوگون کے ساتھ رکھ - اور مجھے اپنی
انعام والی جنت کا وارث کر - اور میرے باپ پر
عفو کر - وہ تو بھولا اور بہک گیا - اور مجھے قیامت
مین ذلیل نہ کر - قیامت کا وہ دن ہے جسمین مال
اور اولاد کام نہ آوے - مگر وہی نجات پاوے جو

پ ۱۹- س شعرا- ر ۵ اللہ تعالیٰ کے پاس سلامت والے دل کے ساتھ آیا۔

مکذب - ضرورت الہام پر دلائل قاطع کا لکھنا بعد ملاحظہ کل قرآن شریف کے ہرچند غور و فکر سے دیکھا کوئی ضرورت الہام قرآن کی بابت گمان نہ ہوپہنچی- چہ جائیکہ ثبوت و اطمینان سوائے قصہ جات مذکورہ بالا کے اگر کوئی عمدہ بات قرآن شریف ثابت کرے- جو وید مقدس مین نہو تب ہمین بہی موقعہ کلام کا ہو"

مصدق ایک پادری نے قرآن کریم کی عدم ضرورت پر ایک رسالہ بنام "عدم ضرورت قران" لکہا ہے- یہان مکذب براہین نے وہی مضمون اپنے مطلب پر لا ڈالا ہے اس جگہہ کوئی اپنا کمال نہین دکہایا- رسالہ عدم ضرورت قرآن کے مصنف سے میرے ایک دوست نے بالمواجہہ گفتگو مین کہا ہے- پادری صاحب! دنیا مین نیک بہی گذر چکے ہین- اور بدکار بہی کتابون کے مصنف بہی خدا تعالیٰ پیدا کر چکا اور تصنیفات کو تباہ کر دینے والے عیسائی بہی جیسے ڈکلائن اینڈ فال آف رومن امپائر وغیرہ مین اسکندریہ کے عظیم الشان کتب خانہ کے بابت مذکور ہے- اور جیسے حواریون کے اعمال سے ظاہر ہے کہ پچاس ہزار کی کتابین انکی تعلیم سے جلادی گئین (دیکہو اعمال ۱۹ باب ۱۹)

اور آریہ ورت مین بدہ اور جینیون نے کتابین جلادین- جیسے ستیارتہہ پرکاش طبع اول کے صفحہ نمبر ۳۱۲ مین مندرج ہے-

پادری صاحب!- برے اور بہلے سب تو ہوچکے اب اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگون کے پیدا کرنے اور ان کے خالق ہونے کی کیا ضرورت ہے-

پادری صاحب اس سوال کے جواب سے اسوقت ہی ساقط نہ تھے بلکہ آج ہی چپ ہین
مگر میرا اس کتاب مین پادریون کے جواب دینے کا ارادہ نہین اور نہ میری مخالفت
کا منشا ہے۔ کہ ہمین ایسے جواب لکھے جاوین۔ بلکہ یہان تو یہہ تفتیش ہے کہ قران کریم
نے اپنی ضرورت کو کسطرح ثابت فرمایا ہے۔ اسلئے مجھے یہہ بیان کرنا پڑا کہ
قران کریم اپنی وجوہ ضرورت مین کیا کچھ بیان کرتا ہے سو ان وجوہات کو لکھنے میں
مگر اسقدر کہنے سے چشم پوشی نہین کرسکتے۔ کہ مکذب نے تکذیب کے صفحہ نمبر ۹ مین
لکھا ہے "ہم لوگ جو تناسخ کو مانتے ہین کسی کا الہام پانے سے محروم رہنا اسکی شامت
اعمال جانتے ہین" پس ہم آریہ کو کہتے ہین ہمارے سید و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کسی
ایسی بدعملی مین گرفتار نہ تھے جسکی شامت کے باعث الہام سے محروم رہتے۔
سوچو۔ اور غور کرو۔ قرآن کریم ہمارے سید و مولا جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وسلم کو قرآن لانے والا رسول ثابت کرنے اور حضور علیہ السلام کو قرآنی ہادی
بنانے پر فرماتا ہے کہ اس قسم کا عہدہ رسالت و نبوت کا عطا کرنا ایک خاص شخص
کی نسبت ہمارا فضل ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اللہ تعالے کا فضل بے ثمر و ضائع نہین
ہوسکتا۔ اسلئے کہ یہہ قدرت یہہ طاقت کا فضل ہے۔ اگر ایک شخص کے حال پر
باریتعالے کی نظر عنایت ہو اور اللہ تعالے اسے معزز و ممتاز ہادی اور رسول
بنانا۔ اور اسے قران جیسی کتاب دینا چاہے اور پھر رسول نہ بنا سکے اور قرآن
جیسی کتاب نہ دے سکے تو کیا اللہ تعالے قادر مطلق کی طاقت بیکار نہو گی؟۔

اس ہمارے سید ابن ابراہیم علیہما الصلوۃ والسلام کی
نسبت جب آپکے پہلے مخاطبون مین سے چند ناسمجھ اور ناعاقبت اندیشون نے

اسی قسم کا اعتراض کیا تہا - تو وہ دو گروہ تہے - عرب کے قدیم باشندے - اور یہود - دونون کو قرآن کریم مین اسطرح جواب دیا گیا - اول عربون کے سوال کو اسطرح نقل فرمایا ہے -

وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ[1] اور جواب مین فرمایا ہے - اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ[2]

اس سوال و جواب مین ایک لطیفہ غور کے قابل ہے - اُمّی - اَن پڑہ - عربون نے یہہ تو نہ کہا کہ رسول کیون ہوا؟ اور اللہ تعالے نے کیون رسول کرکے بہیجا؟ کیونکہ آخر اتنی تو سمجہہ رکہتے تہے - کہ رسولون کا آنا انہین کا پیدا ہونا بیوجہ نہین ضرور ان کا بابرکت وجود برکات کا ثمرہ ہے - مگر یہہ کہا - کہ رسولون کا آنا بے شک ضروری اور فضل ہے - پر جنپر دنیوی فضل ہو رہا ہے وہی اس روحانی فضل کے مورد کیون نہوئے؟ - اگر ایسے ہی رسول ہوتے تو بڑی کامیابی ہوجاتی -

پادریو! - آریو! - کاش تم اتنی عقل رکہتے!! اور جواب سے یہہ ظاہر کیا جب دنیوی ترقیات کو دیکہتے ہو کہ بعض ترقی کے اعلے درجہ پر پہونچ گئے

---

[1] اور عربون نے کہا یہہ قرآن مکہ اور طائف کے کسی بڑے آدمی پر کیون نہ اترا؟

[2] قرآن کا نازل ہونا قرآن کا لانیوالا ہونا تو اللہ تعالے کا فضل ہے وہ اتنا ہی نہین سمجہتے کہ دنیا کے گزارے مین بہی تو ہمہی نے تقسیم کر رکہی اور بعض کو بعض پر مختلف درجون کے فضائل دیکر عزت بخشی ہے تو کہ ایک دوسرے کے کام آوین بادشاہ رعایا کا خادم اور رعایا بادشاہ کی خدمتگزار حسب ظاہری دنیا و دولت کی تقسیم ان لوگون کی تجویزون پر نہین تو نبوۃ و رسالت والا تو ان تمام چیزون سے بڑہکر ہے جسکو یہہ لوگ جمع کرتے ہین - کیا اس رحمت و فضل کو یہہ لوگ اپنے ناقص عقل سے تقسیم کرنا چاہتے ہین - سپارہ ۲۵ - ر ۹

ہین اور بعض سخت تنزل مین گرفتار۔ پس روحانی معاملات کو دنیا کی حال پر کیون نہین قیاس کرتے جیسے دنیاوی عزتون کی تقسیم الٰہی ارادون اور اسکے قدرتی اسبابون سے ہو رہی ہے اور تمہاری عقلین وہان پوری حاوی نہین ایسے ہی روحانی عزت بہی جسکا اعلےٰ حصہ نبوۃ و رسالت ہے۔ تمہاری غلط منطق سے کسیکو نہین مل سکتی۔ ہان یہان ختم نبوت پر بحث ہو سکتی ہے۔ مگر وہ دوسری بحث ہے جو عنقریب ہم خود بیان کرینگے (انشاء اللہ تعالےٰ)۔ اور یہود اور عیسائی ضرورت قرآن کے دریافت کرنیوالون کو فرمایا۔

ام یحسدون الناس علی ما اتٰھم اللہ من فضلہٖ فقد اٰتینا اٰل ابراھیم الکتاب والحکمۃ واٰتینٰھم ملکا عظیما

عیسائی یہودی مانتے ہین کہ ابراہیم راستباز کے ساتھ اسکی راستبازی پر وعدہ ہے کہ اسکے گھرانے کو معزز و ممتاز کیا جاوے۔ اور اسکے گھرانے تمام گھرانے برکت پاوین (پیدایش ۱۲ باب ۳)۔ یہہ وعدہ جیسا اس راستباز سے الہامی طور پر کیا گیا ویسا ہی الحمد للہ اسکا ظہور مشاہدہ مین آرہا ہے۔ غور کرو۔ آریہ گھرانے کی کتابونکی اشاعت اور ابراہیمی گھرانے کی تعلیمات کی اشاعت دیکھلین ابراہیمی تعلیمات کی اشاعت عیسائیون کے ذریعہ سے ہون یا اہل اسلام کے وسیلہ سے۔

یہود نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے مدینہ طیبہ مین ایک دنگا و کہیلا۔ اور

۱؎ کیا ان یہود اور عیسائیون کو یہ بات بری حسد آیا ہی کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے عربون مین رسول بہیجا اور اسی کتاب دی تو انہین کہ تم ابراہیم کے فرزند ہو۔ ابہی تو کتاب اور حکمت اور بڑی بادشاہت ابراہیم ہی کی نسل کو ملی ہے کیونکہ اسمٰعیل ابراہیم کا پہلوٹہا تہا اور قریش جنمین سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہوئے اسکی اولاد ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونیسے ابراہیم کی نسل والو! عہدہ رسالت ابراہیم کے گہر سے نہین نکلا پس تمہین کیون حسد آگیا۔ سپارہ ۵۔ ع ۵

حضور علیہ السلام سے لوگون کو ہٹایا اور کہا

وَلَا تُؤْمِنُوٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ

اسکے جواب مین قرآن فرماتا ہے۔

قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ[1]

غرض اللہ تعالے کا وہ فضل۔ ارادہ علم اور قدرت جسسے وہ مخلوق کو پیدا کرتا۔ اور عزت کے لائقون کو عزت دیتا ہے۔ اسکی تکمیل اور اسکا پورا ہونا ایک لابدی امر ہے۔ کیونکہ اسکا کوئی مانع نہین۔ جب سیدنا نبی عرب کو اسنے اپنے خاص فضل اور رحمت سے نبی رسول۔ رسولون کا سردار رسولون کا خاتم بنایا۔ اور اسے قرآن جیسی پاک کتاب دینی چاہی تو اس قادر مطلق کے فضل وارادہ کا کون مانع ہے یہہ دنیا۔ اور دنیا کے لوگ اسکا ملک اور ملک ہے۔ اور اللہ تعالے اپنے ملک کی رعایا پر مختلف جسمانی حکام بنایا کرتا ہے تو کہ انکا انتظام دنیا مین کسیقدر امن کو قایم رکھے۔ روحانی انتظام جسمانی انتظام سے زیادہ ضروری اور توجہ کے قابل ہے۔ اگر دنیا کے انتظام کیواسطے اللہ تعالے نے مختلف ناظم بھیجے تو دنیوی انتظام سے زیادہ دینی روحانی انتظام کیواسطے کئی ناظمون کا آنا ضروری نہین؟

[1] تو کہہ سے وہ خاص ہدایت جسے الہی کہتے ہین وہ تو یہی ہے کہ دیا جاوے کوئی مثل اسکی کہ دئیے گئے تم (استثنا ۱۸- باب ۱۸) بلکہ تمپر حجت ہین غالب آوے تمہارے پالنے رب کے سامنے تو کہدے یہہ نبوۃ اور رسالت اللہ تعالے کا فضل ہے اور اسیکے ہاتھہ ہے جسے چاہے دے اور اللہ وسیع وعلم والا خاص عزت ورحمت جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ تعالے بڑے فضل والا ہے۔ پ ۳ س آل عمران ر

دوسری ضرورت

جزیرہ نما عرب کے لوگ الہیہ مواعظ سے مدت تک محروم رہے۔ توریت اور انجیل نے عرب کے جیتنے مین کوئی کامیابی نہ دکھائی۔ بہلا بید جسکی تعلیم سے ہم آریہ ورتی لوگ باوجود کوشش کے بہی واقف نہین ہوسکے۔ کیونکر فائدہ اٹھاتے تجربہ نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ تمام بلاد کے لوگ بیرونی یا اندرونی یا دونون قسم کے معلمون کی تعلیمات کو قبول کرتے اور مان سکتے ہین اور جیسی جسمانی فتوحات مین بیرونی لوگونکے محکوم بن جاتے ہین۔ ویسے ہی روحانی فتوحات مین بیرونی فاتحوں کے ماتحت ہوسکتے ہین۔

یورپ۔ افریقہ۔ امریکہ۔ پر جو اثر شامی مذہب کا پڑا ہے۔ اسسے ظاہر ہے کہ اصل اور پاک عیسائیت درکنار اور سیدنا مسیح علیہ السلام کا رسول ماننا کیا۔ یہ لوگ ابن اللہ بلکہ خود خدا ماننے کو تیار ہین۔ ہند۔ سندھ۔ افغانستان۔ چین کے حالات ظاہر ہین۔ کہ چین والے تو نہایت کمزور قوم آریہ ورتون سے ایک غیر الہامی شخص گوتم کی تعلیم ماننے کے لئے بہی تیار ہین اور بلاد کی حالت پر اگر نگاہ کو دوڑاؤ۔ اور افریقہ کی اندرونی اس پہیلاؤ پر نظر کرو جسمین اسلام سر توڑ اور کچھ عیسائی مذہب ترقی کر رہا ہے۔ تو میری اس عرض کی صداقت پر ناظرین کو کلام نہ ہوگا۔ تجربہ اور مشاہدہ نے صاف طور پر ظاہر کر دیا ہے۔ کہ صرف عرب کی بلکہ قریش اور ان مین بہی حجازی اور اہل مکہ ہی بخصوصیت اس دنیا مین ایسے لوگ ہین جنپر عام طور سے غیر قومون کی ظاہری یا باطنی تاثیر نے اثر نہین کیا۔ (دیکھو یرمیاہ کی کتاب ۱۔ باب ۱۰۔)

دنیا مین کوئی قوم ایسی نہین گذری جسکے مرکز پہ بیرونی حملون کے زور کا اثر نہین پہونچا ہے۔ ہمنے ایشیا۔ یورپ۔ افریقہ۔ امریکہ۔ نیو ہولینڈ۔ نیوزی لینڈ وغیرہ اور انکی یروشلم اور پیٹر اومون کے معبد۔ پارسیون کے ایرانی آتشکدہ بابل۔ کانسٹنٹی جی۔ لاسہ۔ انطاکیہ وغیرہ کو دیکھہ لیا۔

کسی مین مکہ یا مکہ والون کی آن نہ دیکھی۔ جب دنیا پر۔ اور دنیا کے ہادیون اور ہادیون کے جان نثار مشنریون پر حجت کے طور پر ثابت ہوگیا۔ کہ کوئی بہی عرب کے مرکز تک راستبازی کو کامل طور پر نہ پہونچا سکا۔

جب پہلے اپدیشکون اور مشنریون نے اس قوم عرب کی نسبت یہہ کمزوری دکہائی اور انپر اتمام حجت نہ کرسکے۔ تو اللہ تعالے کے فضل۔ اور رحم نے جوش مارا۔ اور اس قوم کو محروم نرکہا بلکہ وہان ایسا ہادی پیدا کردیا اور اسے قرآن جیسی کتاب دی۔ جسکی قوی تاثیر نے وہ تمام صداقتین اور راستبازیان جو دنیا بہر کے ملہمون کے پاس اور پاک کتابون مین منتشر تہین۔ مرکز عرب کو بہی پہونچا دین اور اسطرح جو الزام دنیا کے راستباز مشنریون پر تہا کہ انہون نے اپنا پورا کام نکیا یعنی مرکز عرب کو نہ جیتا۔ اسکو اٹہا دیا۔ اور ان راستبازون اور راستبازیون کی بدلہ مین حضرت نبی عرب اور قرآن کریم نے کفائت کی۔ اور راستبازونکے سچے ارادے کی تکمیل قرآنی ضرورت نے ثابت کردی ترقی چونکہ بتدریج دنیا مین پہیلتی ہے۔ اسلئے وہ تمام صداقتین ہمارے سید و مولے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل اول عرب کے مرکز اور تمام عرب مین پہیلین۔ پہر اس کے جانشینون کی وساطت سے اور بلاد مین پہیل رہی ہین اور امید

سے آہستہ آہستہ تمام دنیا پر اس مجموعہ صداقتون کی حجت قایم ہو جائے گی۔ چونکہ تجربہ ۔ پہر مشاہدہ نے ثابت کر دیا ہے کہ اور لوگون پر اور اُن کی مرکز پر مختلف مشنریون کا اثر پڑتا رہا ۔ اور ان مشنریون پر اور ان کے مرکز پر عرب کا اثر پڑ سکتا ہے ۔ تو اس نتیجہ کے تجربہ اور مشاہدہ سے پورا یقین ہے ۔ کہ تشریعی نبوت ختم ہو چکی ۔ کیونکہ اب کوئی براعظم نہین رہا جسکے عام باشندے ایسے ہون کہ انپر کسی قومی الہمتہ مشن کا اثر نہ پڑ سکے ۔ بلکہ کل دنیا کا اثر دوسرے پر ۔ اور عرب کا اثر دنیا پر ثابت ہو چکا ۔ اب موجودہ دنیا پر ثابت ہو چکا ہے ۔ کہ عرب کا درہ مستقل ۔ وفادار راستباز مشن قایم ہو تو تمام قومین اسکی بات ماننے کو تیار ہین اس مضمون کو قرآن کریم اسطرح بیان فرماتا ہے ۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۙ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۠ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ۙ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ

---

[۱] یہہ بابرکت کتاب ہے ہمنے ہی اتارا ۔ پس اُسکے مطابق عمل درآمد کرو اور اپنے آپکو نافرمانی کے بد نتایج سے بچائی رکہو تو کہ رحم پاؤ ۔ یہہ کتاب تمہین اسلئے دی ہے کہ کہین یہہ نکہہ دو کہ الٰہی کتاب ہمسے پہلے ایسے دو گروہ یہود و عیسائیون کو اتاری گئی ۔ جنکے علوم سے ہم بے خبر تہے ۔ یا یہہ نہ کہہ دو اگر ہمین الٰہی کتاب ملتی ۔ تو ہم پہلون سے زیادہ راستی کے راہ پر چلتے ۔ پس سنو ! تمہارے رب کیطرف سے تمہین کہلی مفصل کتاب ملی ہے ۔ جو راہ نما و رحمت ہے ۔

مُنفَكِّينَ حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ رَسُولٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ[۱]

عرب جو دنیا بہر کو عجم کا خطاب دیتے تہے کیا نہین کہہ سکتے تہے ہم گونگون کی کب مانین۔ کسنے عرب کو

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ[۲] کا حکم دیکر فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا کا لقب دیا

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا[۳] کس نے کہا۔ ذرہ اسکا نشان دو!

تیسری ضرورت

دنیا مین ہمارے سادات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور انہون نے بقدر امکان راستی اور راستبازی کو دنیا مین پہیلایا۔ مگر انکے ناعاقبت اندیش۔ اور جہوٹے بلکہ ناسمجہہ پیرون نے انکی پاک تعلیم مین نافہمیون کو ملادیا اور اسمین خلاف مچایا۔ ہندؤن نے اللہ تعالے کو معاذ اللہ کئی اوتارون۔ کچہہ۔ مچہہ۔ اور سور۔ کے اشکال پر دنیا مین آنا اعتقاد کیا۔

عیسائیون نے اللہ تعالے کے خاکسار بندے حضرت سیدنا مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا یا خدا کا ازلی بیٹا یقین کیا۔ بلکہ ان مین رومن کیتہولک نے سیدنا

---

[۱] اہل کتاب کے منکر اور مشرک کبہی اپنی ہٹ سے نہ ٹلتے اگر اللہ تعالے کی طرف سے اللہ کا رسول جو کہلی دلیل ہے نہ آتا۔ اور وہ پاک صحیفے جنمین کئی مضبوط کتابین موجود ہین نہ پڑہ سناتا۔ پ ۳۰ سورہ بینہ۔ ر

[۲] خدا تعالے کے رسے پر پنجہ مارو کیا معنی تمام و کمال ظاہر و باطن الہی ارادہ کے پیرو ہوجاؤ ایسا نہو کہ کچہہ خدا کے اور کچہہ غیر کے بنے ہو اور اللہ تعالے کی اس نعمت کو تو سوچو! تم کیسے آپسمین ایکدوسرے کے دشمن تہے۔ اسلام کے باعث تم سب کے دل ایک ہوگئے اور اللہ تعالے کے فضل سے آپسمین بہائی بہائی ہوگئے ایکدوسرے کے خیرخواہ ایک دوسرے کے دکہہ سکہہ مین شریک۔

[۳] او لوگو! بے ریب مین تم سب لوگون کی طرف اللہ تعالے کا رسول ہوکر آیا ہون۔

مسیح کی والدہ صدیقہ مریم کو بھی معبود ٹھہرایا۔ یہودیون نے اللہ تعالے کی صفات
مین تشبیہ تک نوبت پہونچائی۔ آریہ بیچارے تو یہانتک گرے کہ باریتعالے
کی ہمہ قدرت سرشتکیمان ذات کو اپنے پر قیاس کرکے کہدیا جیسے بدون
میٹر اور مادہ کے مخلوق مین کوئی شخص کوئی چیز نہین بنا سکتا۔ باریتعالے
سے بھی بدون مادہ کے کسی چیز کا بننا اسنبھو اور محال ہے۔ اور اس فاسد
قیاس کے باعث کروڑون کروڑ ذرات عالم کو غیر مخلوق۔ کروڑ کروڑ ارواح کو
غیر مخلوق کہنے بیٹھے۔

ابدی نجات کی سچی طلب ہر سلیم الفطرۃ کے قلب مین موجود ہے۔ اس کے
حصول کیواسطے لوگ کیسے بھول بھلیان مین پڑے ہین یہودیونے تو یقین کرلیا ہم ابراہیم
راستباز کے فرزند ہین صرف اُسی رشتہ کے باعث نجات پاجائین گے جیسے کہتے ہین

لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَۃً

عیسائی تو ایسی حالت مین جا پڑے۔ کہ اپنی ساری لعنتون ملامتون کے بدلہ مین
حضرت سیدنا مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ ملعون بنایا۔ (دیکھو نامہ گلتیان
۳ باب ۱۳-)

اور بعض نے مع بعض آریہ ورتی سادہون کے رہبانیت اختیار کی۔ آریہ جو
گھبرائے اور بہولے تو تناسخ کے قائل ہوکر ابدی نجات کے ہی منکر ہو بیٹھے
اور بعض آریہ ورتیون نے تو اپنی نجات کے واسطے باری تعالے کو سوتر اور
کچھ اور کچھ تک اوتار لینے والا مان لیا۔

لہ گنی گنتی کے دن ہی نہین تو آگ چہوئے گی پہر نجات پاجائین گے۔

ایسے لوگون کے واسطے ضرور تہا۔ کہ ایک زبردست ملہم و الہام آوے جو ان لوگونکو ان عظیم الشان غلطیون سے بچاوے یا آگاہ توکردے۔ اور وہ ہمارا ہادی اور ہمارا قرآن تہا۔ جسنے ان بطلانون کا ابطال فرمایا غرض ایسی ضرورت کی نسبت فرمایا۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ [۱]
وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ [۲]

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ [۳] وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ

آریون سے جسقدر اختلاف ہوا ہمنے قران کریم کے ذریعہ سے کا فیصل قول لکھدیا ہے۔ باقی یہود تو ایسے ذلیل ہو رہے ہین۔ کہ سردست انکے واسطے قلم اوٹہانے کی ضرورت نہین۔ اور عیسایون کے واسطے بقدر ضرورت اہل اسلام نے ہر زمانہ مین اتمام حجت کردیا ہے۔ جنمین خاکسار نے بہی چار مجلد کی کتاب جسکے دو مجلد شائع ہوچکے ہین۔ اور باقی بہی انشاءاللہ شائع ہونیوالے ہین۔ لکہدی۔ اور رسالہ ابطال الوہیت مسیح غالبًا اندنون شائع ہوجائیگا۔ اسلئے یہان ہر ایک مسئلہ پر بحث نہین کرتے۔

چوتہی ضرورت

اللہ تعالے کے پیارے بندے دنیا مین آئے اور انہون نے الٰہی الہام

---

[۱] بے ریب یہہ قرآن بنی اسرائیل پر اکثر وہی باتین ظاہر کرتا ہے جسمین وہ اختلاف مچا رہے رہین۔ سیپا ۲۰ سورہ نمل رکوع ۲۔

[۲] ہمنے قرآن تو صرف اسلئے تجہہ پر اوتارا ہے کہ جن باتون مین انہونے اختلاف کر رکہا ہے اسے تو ظاہر کردے اور یہہ قرآن ہدایت و رحمت ہے۔ ایمانداروں کے لئے۔

[۳] بے ریب یہہ قرآن ایک فیصلہ کی بات ہے۔ اور یہہ قرآن کوئی ہنسی اور تمسخر نہین۔

لوگون کو بت پرستی سے روکا - مگر آخر کار لوگون کی سابقہ بت پرستی ہادیون کی محبت کے ساتہہ ایسی ملی - کہ ہادی ہی معبود بنائے گئے - دیکھو حالات حضرت سیدنا مسیح علیہ السلام اور رام چندر جی اور سری کرشن جی کے - مگر ہادی اسلام نے اس دعوت توحید کو اسطرح پورا کیا - کہ اپنی عبودیت کو الہی توحید کا لازمی جزو قرار دیا اور کہول کہول سنایا -

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ

پانچوین ضرورت

حضرات انبیا اور راہبرون (صلوات اللہ علیہم وسلامہ) کی وساطت اور انکے جان نثار پیرون کی کوشش سے صداقتین اور راستبازیان دنیا مین پہیلتی رہین - اور لوگون کی استعداد اور ترقی کے موافق مختلف ملکون مین مختلف وقتون پر اللہ تعالے نے صداقتون کے لانیوالے راستبازون کی پہیلانیوالے پیدا کئے - مگر ہر ایک ہادی نے جہان وہ روحانی قوانین اور ضروری جسمانی قاعدے الہی الہام سے سکہائے جو انسانی نوع کے لئے مشترک النفع تہے وہان ہر ایک نبی نے اپنی اپنی قوم کو کچہہ قواعد وضوابط مختص الزمان اور مختص المقام بہی تعلیم کئے -

علاوہ برین ترقی یافتہ قوم جسکو کبہی الہی الہام نصیب ہوا - آخر وہ الہی نافرمانیون کے باعث ادبار مین آ گئی - انسے الہام کی حفاظت ہی نہو سکی یا وہ لٹریچر اور

ملہ - کہہ کہ مین تمام دنیوی معاملات مین) تمسا ایک آدمی ہون (تم مین مجہہ مین فرق یہہ ہے) تیری طرف وحی ہوتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے - اسکے احکام کی بجا آوری مین پکے ہو جاؤ - اور ہر قسم کی لغزش کی معافی اسی سے مانگو مشرکین کے لئے ہلاکت ہے ۰

زبان ہی مرگئی جسمین وہ الہام ہوا تہا - یہانتک وہ قوم ادبار مین پہنسی کہ اس
مین اپنے ہادی کے جانشین ملہم اور مقدس لوگ جو اس زبان کو ہمیشہ زندہ
رکہین اور ان تعلیمات کو مختلف تدابیر سے پہیلایا کرین انکا آنا ہی موقوف ہوگیا
جیسے آریہ اور عیسائیون مین - اور انکے بعد یہودون پارسیون وغیرہ مین مشاہدہ
کیا جاتا ہے - اور اس قدیم الہام کی تفاسیر ہی ایسی مختلط ہوگئین کہ حق کا باطل
سے جدا کرنا محال ہوا - اور قوی التاثیر مخلص ملہم جسکو اللہ کی طرف سے تائید ہو
اس قوم مین پیدا نہوا - تو اللہ تعالے اور قوم کو جو صداقتیں پہیلاوے الہام
فرماتا ہے - اور اسے قوت بخشتا ہے - تمام قرآنی صداقتین اگر دنیا کی مختلف
کتابون اولڈ ٹسٹمنٹ - نیو ٹسٹمنٹ - سقراط کے ملفوظات - چار وید
ژند - وستا - وساتیر وغیرہ سے عبری - یونانی - ویدک سنسکرت - دری -
کالڈی - چینی - وغیرہ السنہ سے لینی پڑتین اور انہین انکے مفسرین کے غلط
خیالات کو الگ کرنا پڑتا - تو کیسا مشکل بلکہ محال کام ہوتا - پہر اگر کوئی ایسا جان بار
ہوتا بہی اور وہ شب و روز کی محنتون سے کسی حد تک پہونچ بہی جاتا تو اوسکو
دوسرون کے تسلیم کرانے مین کتنی دقتین ہوتین ناظرین کرو! - جو کچہہ کہیتون مین
سے ہم لاتے ہین - جو لطیف دودہ خون و گوبر کے درمیان سے چارپایون
کی وساطت سے ہمین ملتا ہے - جو لطیف لطیف میوے راحت بخش میوے
ہم باغون سے لاتے ہین اور وہ نہائت صحت بخش چیز جو شہد کی مکہی کی
وساطت سے ہمین ملتی ہے - اگر ہم اپنی کمسٹری آلات کے ذریعہ لینا چاہتے
تو کتنی مشقت پہر غلطی و نافہمی مین مبتلا ہوتے اللہ تعالے نے تمام تعلیمات کو قرآن

مین یکجا جمع کر دیا ہے - اور ہمین مختلف السنہ اور اقسام اقسام کی کتب کے جابجا ایک آسان کتاب پڑھ لینا کافی ہے والحمد للہ -

اب ہم دعوے سے کہتے ہین کہ کوئی روحانی صداقت قرآن سے باہر نہین اسی ضرورت کیطرف قرآن شریف اشارہ فرماتا ہے جہان فرماتا ہے -

تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝ وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝ وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ۝ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۭ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ پ - ١٤ - س نحل - ر - ١٤

سله - اللہ کی قسم تجھ سے پہلے بھی ہمنے رسول بھیجے - پر مردود شیطان نے لوگونکو انکی بدعملیان خوب اچھی کرکے دکھائین - وہی آج انکا دوست اور والی ہوا - اور ایسونکے دوکھ کی مار ہے - اور قرآن تو تجھپر انھی فوایدکے لئے نازل کیا ہے - کہ جن اہم دینی معاملات مین لوگون نے اختلاف مچا رکھا ہے - تو کھولکر سنا دے کہ ان اختلاف مین حق کیا ہے - علاوہ برین تمام صدہا فنون کو یکجا جمع کرکے بتانے والا - اور یقین کرنے والون اور اسکے مطابق عمل رکھنے والون کے واسطے بڑے فضل و رحمت کا ذریعہ ہے - اللہ ہی بادل سے پانی اتارتا ہے جسنے اسنے ویران زمین کو آباد کیا اس قدرتی نظارہ مین ثبوت کو نشان مین

اور فرمایا

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ ؎

اور فرمایا

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنفَكِّينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝ فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ

چھٹی ضرورت

جسمین سوال کے اس حصہ کا جواب بھی ہے - کہ قران مین کیا ایسی صداقتین بھی ہین جو اور کتب مین موجود نہین - صداقتین - راستباز بان - قران کریم سے پہلے بھی دنیا کے مختلف اقوام کے پاس موجود تہین - گو محرف و مخلوط ہی کیون نہون مگر پھر بھی وہ صداقتین صرف دعوے ہی تہے - جنکی عوام کو حاجت تھی

ؔ - اور ہمنے ہی صداقت والی کتاب تیری طرف نازل کردی جسنے سچ کر دکہایا اوس کتاب کو جو اس کتاب کے سامنے ہے اور تمام موافظ پر شامل ہے - پس تمین اس اللہ کی اُتاری کتاب پر حکم کر۔

ؔ - اہل کتاب اور مشرکون کا کافر گروہ اپنی شرارت و کفر سے کبھی نہ ٹلتے اگر اللہ کا ایسا رسول جو ایک کہلی دلیل ہے نہ آتا - اور یہہ پاک صحیفہ جسمین تمام مضبوط کتابین موجود ہین نہ پڑہ سناتا -

حاشیہ متعلقہ صفحہ نمبر ۳۰۵ (مگر اس قوم کے لئے جو سننے - سننے والوا - جو کچھہ آباد کہیتون سے لاتے ہو وہ سب کچھ پہلے ہی موجود ہوتا ہے - مگر جبتک پانی نہین برستا - تب تک تم اور تمہارے کہیتون کے طبعی قوی یہہ ضروری بات عمدگی سے کیا بلکہ مہیا ہی نہین کر سکتے ایسی ہی صداقتین بہی بری تعلیمات اور وہ ہوکہون سے ملی جلی موجود تہین تم تمیز نہ کرسکتے اگر یہہ الٰہی الہام اللہ کیطرف سے نہوتا اسیطرح رب تمہارے دودہ دہیلوا سے جدا - پایوجمین بہی ایک ایسا ہی جسمانی نظارہ روحانی نصیحت لینے کو موجود ہے کہ ہم ہی تمکو چارپایون سے ہو - اور کوبرین ملاخون تمکو اور دودہ الگ کرکے پلاتے ہین - غورکر و دودہ کے ذرات اور عام ذرات سے ملی تہی - کسطرح الٰہی سامان نے الگ کئے اور انگور - و کہجور کے پہلون سے سرکہ - اور کہانے کے لئے میوہ اور رینج کو ان مین سے عمدہ عمدہ نبیذ اور رس لیتے ہو اس قدرتی نظارہ میت ہی عقلمند لوگون کے واسطے نشان ہے - کہ یہہ ذرات مختلف شہد بنتا ہے - موجود تو

علے العموم سابقہ کتب مین ان دعوون کے دلائل موجود نہ تہے - اگرچہہ
ان دعوون کے دلائل تہے بہی - تو پہلی کتابون مین آنیوالے باطل مذاہب
کی تردید مین مدلل گفتگو کا سامان بخلاف قرآن کے موجود نہ تہا بلکہ یون ہی
کہئے کہ قرآن ایسی صداقتون کی جامع کتاب نازل ہوا ہے جسکی جمعیت کے
سامنے کسی نئی اور پرانی پستک کو مقابلہ کی تاب نہین - مین نے کئی دفعہ
ناظرین کے ایک ضروری مسئلہ نکاح پر عیسائیون سکہون ہندوون سے -
سوال کیا - کہ کس رشتہ مین نکاح کی ممانعت ہے - اس ممانعت پر کوئی
خاص قول جناب سیدنا مسیح کا یا اسکے رسول بنانے والا کا اپنی کامل کتاب
انجیل سے پیش کرو - گورو نانک جی کے گرنتھ صاحب سے بتاؤ - وید کی
خالص شرتی سے یا شرتی کے خاص ملہمون کے اقوال سے دکہاؤ کسی نے
بہی آجتک تو کوئی نشان ہی نہین دکہایا - جب ایسے ضروری مسائل پر بہی
بحث نہین تو ہماری کل روحانی ضرورتون کو کیونکر یہہ کتابین پورا کرسکتی ہین -
اور اگر ایسے مسائل مین جنکا ذکر اوپر گذرا برہمون یا نیچرل اسیٹ لوگون کے قواعد
سے کام لینا ہے - تو اپنی کتاب کے کامل ہونیکا دعوے مت کرو - غرض - اگر
صداقتون کا یکجا جمع ہونا اور انکا مدلل ہونا عقلا کے نزدیک کوئی ضروری امر

شہد بنایا صرف (نحل ۳۰۶) بعد نہا ہی - مگر الٰہی عطا کردہ قوت نے کسطرح انکو یکجا کردیا - ایسی ہی صداقتین بہی مختلف ملہمون مین ہی ہون مگر مخلوط نہین اس الہام کے ذریعہ نبی عرب کو ہوا یکجا جمع ہوگئین - شہد کی مکہی کو تیرے رب ہی نے وحی بہیجی کہ پہاڑون اور درختون اور بعض بلیون مین گہر بنا - اور اپنے مذاق کے تمام پہلون سے کہا - فرمانبردار ہوکر اپنے رب کی بتائے ہوئے راہون پر چل اس مکہی کے اندر سے مختلف رنگت کی شربت نکلتی ہے جسمین کئی لوگون کے لیے شفا ہے - بیشک اسمین فکر والون کے واسطے نشان ہے - یہہ جواب ہے ان لوگون کے واسطے جو کہتے ہین قرآن کریم کتب سابقہ کا اقتباس ہے +

ہے۔ اور ہے۔ تو قرآن کریم کا نازل ہونا ہی ضروری ہے۔

مثلاً اللہ تعالے موجود ہے ایک ضروری مسئلہ ہے جسپر قرآن نے یہہ دلیل دی ہے۔

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ۔

اللہ تعالے کا کوئی شریک نہین۔ ایک دوسرا مسئلہ ہے۔ اسپر قرآن فرماتا ہے

لَوْ کَانَ فِیْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا۔[1]

قرآن کی کلام الٰہی ہونے کی دلیل فرماتا ہے۔

اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ۔[2] پ اول سورۂ بقرہ ر ۳

اور فرماتا ہے

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ[3] الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا

---

[1] اگر زمین و آسمان کے درمیان ایک اللہ کے سوا کوئی اور معبود بھی پوجے جاوین تو یہہ دونون خراب ہوجاوین کیونکہ جہالت۔ وہم پرستی۔ نفاق۔ و شرارت۔ بت پرستی کا لازمی نتیجہ ہے۔ اور ان باتون سے اس آبادی مین ویرانی کا آجانا ضروری ہے۔

[2] اگر اس کتاب مین جو اللہ تعالے نے اپنے بندے پر اتاری تمکو کچھ تردد ہے۔ اور تمہارے خیال مین ہے کہ اس شخص نے خود ہی بنالی ہے۔ تو مصنوعی مصنوعی ہوسکتی ہے۔ اسکی مثل ایک سورہ بنالاؤ۔

[3] تو کہہ دے کہ اگر تمام جن اور آدمی اس امر پر تل جاوین کہ قرآن کی سی کتاب بنالین۔ تو ہرگز اسکی مثل نہ بنا سکین گے۔ اگرچہ ایک دوسرے کی پیٹھ بہرین۔ اور باہم مددگاری کرین۔ کیونکہ قدرتی مصنوعی نہین ہوسکتی۔

اور فرمایا ہے

لَوْكَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا[ل]

یاد رہے - اختلاف دو قسم کا ہوا کرتا ہے - اوّل یہہ کہ ایک آیت دوسری آیت کے خلاف ہو - دوم یہہ کہ کوئی قرآنی مضمون نیچرل فلسفی یا کسی سچے علوم کے خلاف ہو - قرآن مین ہر دو قسم مین سے کسی قسم کا اختلاف نہین اس تیرہ سو برس مین نیچرل فلسفی کی کتنی سر توڑ ترقی ہوئی - مگر کبہی بھی قرآنی بیان کی غلطی ثابت نہو سکی - ہان عامہ قرآنی دلائل کو تو عامہ علماء اسلام اور متکلمین ملتہ خیر الانام علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام بیان کرتے رہے - اور کرتی ہین - اور کرین گے مگر قرآنی آیات بیّنات تو ایسے ہی ہین کہ ان کی پر زور تاثیرات سے ہمیشہ ظلی طور پر اس قسم کے نمونے اسلام مین پیدا ہوتے رہتے ہین جو اپنی پاک تاثیرات سے دنیا مین الٰہی سچی توحید اور اپنی کتاب کے فاضلہ اخلاق کو پہیلایا کرتے ہین - اور غیر قوموں مختلف پیرایون سے اس الٰہی محبت اور فضل کو پورا کیا کرتے ہین جنکے لئے ملہمون اور کتابوں کا آنا الٰہی کتاب ماننے والے مذاہب مین ضروری ہے - ہمیشہ ہر صدی مین اس تحریف اور ایزاد اور نقص کو دور کرتے ہین - جو انسانی آزادی کی باعث سچے مذہب مین آجاتی ہے - اور ہمیشہ قوم کو جگاتے اور اصل کتاب کو پہیلاتے ہین - حال ہی سے اہل اسلام کو دیکہہ لو کیسے کمزور ہین ضعیف ہین مگر اپنی کتاب کا درس اسکی اصلی زبان مین کسقدر دے رہے ہین - عیسائی - آریہ -

---

ل - اگر قرآن اللہ تعالے کے سوا کسی اور شخص کا بنایا ہوتا تو اسمین تہوڑا کیا بہت ہی اختلاف ہوتا -

پارسی ذرہ آنکھ اٹھا کر دیکھین اور مونہہ پر سے پردہ اٹھا دین۔

لَا یَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ ظَاہِرِیْنَ عَلَی الْحَقِّ[1] اور

اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا[2]

کا مصداق بنکر اسلام کیطرح اپنی صداقت کو کون ظاہر کرتا ہے۔ عملی حالت پر نگاہ کرو اد ہر کوئی اسلام مین شریک ہوا مسلمانون کا بہائی بن گیا۔ جماعت اسلام مین شریک کہانے مین۔ مصافحہ کا ہاتہہ ملانے مین آزاد۔ قرآن پڑہنے مین قوم کا مساوی مستحق سمجہا۔ غرض ہر امر مین جماعت اسلام کے بادشاہ اسلام کا بہی اسلام مین ہمپلہ یورپین چرچ مین نیٹو عیسایون کے لئے عملی ممانعت کہانی مین انکی تحقیر کو ہم ذکر کیے آریہ کے حالات سے چشم پوشی ہی کرنا مناسب سمجہتے ہین۔ کیونکہ آجتک انہون نے نہ کسی غیر قوم کو وید پڑہایا۔ اور نہ وید کو پڑہا کر اپنے ساتہہ بے تکلف آریہ کے حقوق مین کسی کو مساوی حقدار کیا ایسی ہی عملی اور علمی ضرورتون کے پورا کرنے کے واسطے قرآن نازل ہوا۔ جیسے فرماتا ہے

قَدْ جَآءَکُمْ بُرْھَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا[3]۔

اور فرماتا ہے

فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا[4]

---

[1] ایک طائفہ میری امت کا اپنی راستبازی کے باعث ہمیشہ غالب رہیگا۔

[2] اور ہر صدی کے سر سے پر اللہ تعالے اس امت مین ایسے لوگ پیدا کر دیتا ہے جو جہل وحشیانہ ایذا دیون اور تحریفون کو دور کرتے رہتے ہین اور جاہلون کی غلط تاویلات کو باطل کر کے ہمیشہ دین کو تر و تازہ اور نو بنو رکہتے ہین اسمین تیرہ دگی نہین آنے دیتے۔

[3] بے ریب تمہارے پاس اپنے رب کیطرف سے ایک برہان آگئی اور ہمنے ہی تمہاری طرف ایک ایسا نور نازل فرمایا جسمین ذرہ کدورت نہین اور ہر طرح خالص ہے [4] پہر تم اللہ کے فضل و انعام سے بہائی بہائی ہو گئے

ساتوین ضرورت

قرآن والی صداقتین مختلف بلاد۔مختلف کتابون مین اگرچہ ان لین پہلے ہی موجود تہین۔مگر اول تو ان کتابون کا غیر محرف ہم تک بہم پہونچنا اور پہر ان صداقتون پہ نہائت پرانی بولیون کے ذریعہ واقف ہونا اور انکی تفاسیر مین سے غلط کو صحیح سے الگ کرنا کیسا مشکل اور محال ہوتا۔ پہر آخر ان صداقتون کے مجموعہ کو ہی کسی نہ کسی پیرایہ مین بیان کرنا ہی پڑتا۔ علاوہ برین جو ایک پیرایہ مین سجہانے اوسے دوسرے پیرایہ مین بتانا بلحاظ رحم اگر ضروری ہے۔ تو اوسی ضرورت پر قرآن نے فرمایا ہے

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اٰتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ

اور فرماتا ہے

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا

آٹھوین ضرورت

جب اللہ تعالے زمین وآسمان اور ان کے درمیان غرض جو انسانی ضرورۃ کی اشیا تہی پیدا کرچکا تو اسنے انسان کو جسکا وجود ان اشیا پر موقوف تہا پیدا کیا۔ اور اوسمین علاوہ ان قوی کے جو جمادات۔ نباتات۔ حیوانات۔ مین موجود ہین نیک و بد علوم و اخلاق کا مادہ ہی رکہدیا۔

سہ جن لوگون کے پاس کوئی ہی ایسا ملہم نہین پہونچا جو لوگون کو انکی نافرمانیون سے ڈرادے۔ تو انکو ہی ڈرادے۔

ٹہ یہہ قرآن عربی زبان مین ہے اسلئے کہ تو ان نافرمانون کو ڈرادے جو اس شہر مین رہتے ہین۔ جو دنیا کے تمام شہرونکی مربی ماں ہے۔ اور توحید الہی کی تعلیم سب کا اصل ہے اور ان تک ہی نافرمانی کا ڈر پہنچادے جو اس شہر کے گرد رہتے ہین ۔

علمی حصہ مین انسان ان سوشیل مارل - پولٹیکل قواعد وضوابط کا محتاج تھا -
جنکے باعث اکل - شرب - لباس - آسائش - آرام - جماع - اور تمدن - وامن
مین - ابتداء - انجام نشیب - وفراز - بہر شائستگی - آخر - افادہ - واستفادہ
ہی پر اکتفا نہین کرتا بلکہ وہ بہی علوم لینے کا حقدار ہوجاتا ہے اور **عملی** حصہ مین انسان
ارادہ استطاعت کو لیکر کبھی باری تعالے سے انس ومحبت پیدا کر کے استقلال
استقامت - فراخ - حوصلگی - نفع رسانی - عاقبت اندیشی سے ایسا پاکیزہ باطن
بنتا ہے - کہ ظاہری نجاست کیسا نہ بہی بارگاہ الہی مین مناجات نہین کرتا - مگر کبھی انسان
شتر بے مہار - ہر ایک ضرورۃ مین ناعاقبت اندیش - رہبان - فرعون - مضطرب
تنگ دل - بخیل - ایسا گندہ کہ پاکیزگی کا نام ہی نجانے - ہوجاتا ہے فطرۃ کی موافق
سبھی آرام وہ اشیا کا نام نیکی اور مخالف اشیا کا نام بدی ہے - مگر رسم - رواج - آب وہوا -
ناقص تعلیم - افلاس - دولتمندی - حکومت کی بُری تاثیر انسان کو ایسے پہندے مین پہنساتی
ہے - کہ مخالف اشیا کو موافق اور موافق کو مخالف سمجھکر عقل وتمیز کو کہو بیٹھتا ہے -
فطری ممیزہ قوۃ اور نور ایمان - ادراکا نشانس جسے نفس **لوامہ** کہئے وہ ایک بیج
کیطرح ایسے کمزور ہوجاتی ہی کہ ہمین ایجاد کیا تمیز ہی نہین رہتی **سنو** ! - میرے
ایک پیارے نوجوان نے (اللہ تعالے اسے علم وعمل مین ترقی دی) اگنی ہوتری
کو اسکی اس لفظ کو سنکر کہ مُجھے یہ ہوین تیری رحمت بخش بارگاہ کے پاس لوگونکو لایا چاہتا ہُن
مگر وہ نہین آتے " اچھی دعا کے بعد کہا - کیا آپ یقینی طور پہ ہمین اِسس بارگاہ تک
پہونچا وگے - جسکا دعوے کرتے ہو - تب اگنی ہُوتری نے کہا - یقینًا مین نہین کہ سکتا
کہ تم میرے تعلیمات کے ذریعہ ضرور وہانتک پہونچ جاؤگے - کیونکہ ممکن ہے کبھی

میرے اقوال کی غلطی ثابت ہوجاوے تب میرے پیارے نوجوان عزیز نے (اعطاہ اللہ علما وعملا آمین) کہا ہم نجات کے طالب ہمارا کانشنس ضعیف ہے۔ غلطی سے محفوظ نہین۔ ایک طرف محمد صاحب ہمین بلاتا ہے۔ "ادہر آؤ" مین یقیناً تمہین نجات تک پہنچا دونگا" دوسری طرف آپ کہتے ہین ادہر آؤ شاید مین ہی پہنچا دون۔ بتاؤ کسکے پیچھے چلین۔ آخر گنی ہوتری ساکت ہوئے

فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ[1]

غرض جب ان اسباب سے جنکا ذکر اوپر ہوا تمیز ٹہیک نہین بیٹہتی۔ تو انسان کو یقینی آرام دہ متفق ضمیر کے ملنے کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ تب ہمہ قدرت ہمہ فضل۔ ہمہ طاقت۔ اللہ تعالے جسکی گہر مین بخل نہین اسکی طرف سے الہام ہوتا ہے۔ پہر جو کچہہ ایک ملک مین الہام سے سکہایا۔ ممکن ہے کہ دوسرے ملک مین اس الہامی تعلیم کا اثر نہ پہیلے۔ اسلئے دوسری قومونمین اللہ تعالے ملہم بہیجتا ہے جیسے فرماتا ہے۔

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ[2]

اور فرمایا

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُولًا

[1] تب منکر اسلام لگا بغلین جہانکنے۔ اور اللہ ظالم بدکار کو منزل مقصود تک نہین پہنچاتا
[2] نافرمانون کو نافرمانی پر ڈرانے والے ہر قوم مین گذر چکے۔
جب تک ہم اپنی طرف سے رسول نہ بہیجین جبتک کسی قوم کو عذاب نہین دیتے۔

دنیا مین اللہ تعالےٰ نے لوگون کی ہدایت کو ملہم رسول بھیجے - اور انکو صداقتین
بتائین - اور ان ملہمون کو ان صداقتون کے پہیلانے کی لو لگادی مگر ان
تعلیمات کے پہیلانے مین انبیا و رسل کو کوئی اور حد بندی نہین کر دی گئی کہ فلان
مدت تک فلان ملک تک اس ہدایت کو پہیلاؤ پھیلانے کا ثواب ملیگا - انبیا
علیہم الصلوۃ والسلام کی مقدس روح بہی مستثنیٰ آزاد بنائی گئی تھی وہ
مجبور نہین تھی - جب ایک ملہم کے ہدایات و تعلیمات کے پھیلاؤ مین ظاہری
یا باطنی یا دونون صورت مین کچھ وزہ کمزوری ہوئی - اور اسکا پورا اثر اسکی
ملا سند یا قوم یا ملک تک بھی ایسا نہوا جسکی بعد قوم کا عذر نہ رہے - تو اور پاک
شخص اس عہدہ پر ممتاز کیا گیا -

غور کرو حضرت سیدنا مسیح علیہ السلام کی تاثیر کیسی کمزور ثابت ہوئی جناب
کے حواریون سے فسٹ نمبر کے حواری عیسائی کلیسیا کے فونڈیشن سٹون
سیدنا مسیح علیہ السلام کو ملعون کہہ بیٹھے - اور جو کچھ ہوا اسکریوطی نے
سلوک کیا وہ دنیا سے مخفی نہین اور جو کچھ روحانیت آپکی پاک تعلیم سے آپکی قوم کو
حاصل ہے معلوم ہے سوچو احضرت سیّدنا مسیح علیہ السلام کا وہ قول کہ اونٹ کا سوئی کے
ناکے سے نکلنا اسکے آسان ہے - کہ دولتمند خدا کی بادشاہت مین داخل ہو
(متی ۱۹ باب ۲۴) - اور یورپ و امریکہ کی دنیاداری -) سیدنا موسیٰ علیہ السلام
کے مخاطب ایسے تھے - کہ جب انکو حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر کی آہنی تنور
(یرمیا - ۱۱ باب ۴) سے نکال لائے - اور حکم کیا کہ کنعان کو چلو تو انکار کر بیٹھے -
قرآن کریم اس قصہ کو عبرت کے لئے نقل فرماتا ہے

واذ قال موسیٰ لقومہ یاقوم اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم
ملوکا واتٰکم ما لم یوت احدا من العٰلمین یٰقوم ادخلوا الارض المقدسۃ
التی کتب اللہ لکم ولا ترتدوا علیٰ ادبارکم فتنقلبوا خٰسرین قالوا یٰموسیٰ ان فیہا
قوما جبارین وانا لن ندخلہا حتیٰ یخرجوا منہا فان یخرجوا منہا فانا داخلون قال
رجلان من الذین یخافون انعم اللہ علیہما ادخلوا علیہم الباب فاذا دخلتموہ فانکم
غٰلبون وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مؤمنین قالوا یٰموسیٰ انا لن ندخلہا ابدا ما داموا
فیہا فاذہب انت وربک فقاتلا انا ہٰہنا قاعدون ؂
آخر بدون یوشع بن نون - اور کالب بن یفنہ کے کوئی بھی فرمانبردار نہ نکلا دیکھو گنتی
۱۴ باب ۳۰)

سبحان اللہ کیسی نیچ بھی سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے حکم ماننے مین لیرنی دکہائی -
ویدوالے سورج - وآیو - اگنی - انگہرہ کتنے ہین انکی نسبت کوئی شہادت
نہین دیسکتا - کون تہے - کہان کے رہنے والے - کیسے چال چلن کے تہے اور
یہہ کہ انہون نے اگر ملہم تہے - اور وید سچے الہامات ہین - تو کسقدر ویدون کا اثر
دنیا مین پہیلایا ہے - انکے جانشین اور جانشینون کے تعلیم یافتہ سو بموجب دعوے
آریہ کے قریبًا دو ارب برس گذرتے ہین کہ ویدون نے دنیا مین ظہور پایا اور

لے جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہا - اے میری قوم اللہ تعالے کے انعام کو یاد کرو جو تمپر کیا کہ
تمہاری قوم مین انبیا بنائے اور تمکو بادشاہ بنایا اور تمکو اپنے فضل سے وہ کچھہ دیا کہ کسیکو نہ دیا - اے
میری قوم کنعان کی پاک زمین (ہولی لینڈ) جسکو اللہ تعالے نے تمہارے لئے ابراہیمی بشارتون مین
لکہا ہے - اسمین داخل ہو جاؤ - اور کبھی پیچھے نہ پہرو - اگر پیچھے ہٹے اور میری نافرمانی کی تو ٹوٹا پاتے
پیچھے پہر گئے - تب انہون نے (موسیٰ کی قوم نے) جواب مین کہا موسیٰ اس زمین کے لوگ بڑے طاقتور ہین
اور جب تک وہ نہ نکلین ہمتو کبھی اس ملک مین نہ جاوین - ہان اگر وہ لوگ نکل کر کہین چلے جاوین تو خیر ہم بھی

اس عرصہ مین وید کے اتباع مین کسی نے انکا صحیح ترجمہ بہی نکرد کہایا - دوسرون سے کیا اپنی لوگون سے بہی اخفا کرتے ہین - رہی یہہ بات کہ ویدون پر عمل درآمد ہا سوا آریہ کا چال چلن ہی بتاتا ہے - کہ کسقدر وید پر عمل کرتے ہین -

غرض جب کسنے نبی کی پاک تعلیم نے دنیا پر اپنا قوی اثر نہ دکہایا - اور نہ اس نبی کے جانشین نے ان پاک تعلیمات کو جگت پر ظاہر کیا - تو اللہ تعالےٰ کے رحم وفضل نے اور کو یہہ عہدہ عطا کردیا - یہانتک کہ ایک ایسا آدمی دنیا پر ظاہر ہوا - جسنے ان تعلیمات کو پہیلایا - اور اشاعت مین جو کسر باقی رہی اسکی تلافی وہ جانشین کرنے لگے جنکی کرامات و پاک تاثیرات کے اثبات مین علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کی پیشین گوئی ہوچکی تھی - اور چونکہ الدّال علی الخیر کفاعلہ کی روسی جانشینون کی پاک کوششون کا ثواب ان ہادیون کے نامہ اعمال مین بہی اضافہ درج ہوتا ہے - اسواسطے یہہ سب آپکی کوششین ہین صلی اللہ علیہ وسلم روحانی ہدائت وترقی دفعی اور مخلوق کے فرد فرد کے لئے کسی مذہب مین ضروری نہین امید ہے کہ جسطرح عرب وشام ومصر و روم - اور ہند وسندہ تاتار - پر بلاواسطہ یا بالواسطہ حجت قایم ہوگئی - اسیطرح تمام دنیا پر حجت قایم ہوجائیگی - جب دنیا کو مجموعہ صداقتون کا پہونچگیا - اور اونپر حجت قایم ہوگئی - تو یہہ حصہ احکام سنا نیکا پورا

حاشیہ بقایا صفحہ ۳۱۵ - ملک مین چلے جائین گے - کہان وہ آدمیون نے جو اللہ کی نافرمانی سے ڈرنے والے تہے اور انپر ہمت وحوصلہ کا انعام تہا - ہمت مت ہارو - چوری بہی نہین بلکہ دروازون کے رستہ چلے جاؤ - جب حسب الحکم الٰہی داخل ہوگئے - تو جیسے الٰہی وعدہ سے فتحمند ہوگئے - اگر ایمان رکہتے ہو اللہ پر بہروسا کرو - پہر بہی یہی جواب دیا اسے موسیٰ جبتک وہ لوگ وہان موجود ہین ہم اس ملک مین کبہی نہین جائین گے - ہان - تو اور تیرا رب - تم دونون لڑو ہم تو یہین بیٹہے رہینگے -

ہوگیا- اب انکی جزا وسزا کا وقت آجاویگا اسی ضرورت کیطرف قرآن شریف اشارہ فرماتا ہے-

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم اٰیٰتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین[1]

ایک عجیب یادداشت

خاکسار تو قرآن کریم کی ضرورت پر مضمون لکھکر مطبع مین روانہ کرچکا تھا- کیونکہ مجھے زیادہ تر قرآنی صداقتون کا اظہار اور سہیر اتمام حجت مطلوب رہتا ہے مگر الٰہی قدرت سے وہ مضمون چند آیات کے ترجمے لکھنے کے واسطے میرے پیارے عبدالکریم نے واپس کردیا- ابھی وہ اوراق میرے پاس ہی تھے کہ ۱۲- اپریل سنہ ۹۰ کو حضرت پیرومرشد سلمہ ربہ کی علالت طبع سنکر قادیان چلا گیا- وہان کسی تقریب پر وید کی قدامت کا ذکر آگیا- تو اسوقت مجھہ خاکسار کے دلمین ضروری معلوم ہوا کہ وید کی قدامت پر کچھہ لکھون یورپین لوگون کی تحقیقات اور برہم سبھا کے پنڈتون کے خیالات ویدون کی نسبت شائع ہوچکے ہین- انکا تذکرہ شاید موجب تطویل ہو اسلئے ایک مختصر امر کا بیان لکھنا مناسب سمجھتا ہون کیونکہ تکذیب براہین نے تکذیب کے صفحہ نمبر ۸۱- و نمبر ۸۲ مین دعوٰی کیا ہے-

[1] بے شک احسان کیا اللہ تعالے نے ایمان والون پر جبکہ اُسنے بھی انہین سے ایک رسول بھیجا جو پڑھتا ہے انپر میرے آیات اور عملی طور پر انہین پاک وصاف کرتا ہے- اور انکو سکھاتا ہے- کتاب اور نہایت پاکیزہ وعمدہ باتین اگرچہ پہلے کھلی گمراہی مین تھے-

دہی باتین بالتشے عمدہ باتین قرآن سے پہلے کتابون مین موجود ہین پس اسبات سے توکسیکو
انکار نہین کہ ان پہلی کتابون نے وہ باتین قرآن سے نہین چورائین۔ مگر فریق ثانی کے
ذمہ یہہ الزام ضرور ہے۔ جسّے اسکی راستی و الہامیت سراسر کافور ہے۔ سو اس پرایک
ریمارک ہے۔ کہ پارسیون کو دعوے ہے کہ وہ اور انکا مذہب۔ انکی کتاب آریہ ورتی
کتابون سے ہان آریہ ورتی مقدس کتابون بلکہ ویدون سے بہت پرانے ہین۔
کیونکہ آریہ سنے دیانندی تحقیق پر ایک ارب چہانوین کروڑ کا زمانہ اس موجودہ سلسلہ
کے واسطے اپنے عندیہ مین ثابت کیا ہے۔ اور پارسیون کے دساتیر مین لکہا ہے
دیکہو نامہ شت جی۔ افرام ساتیر نمبر ۲۔ سفرنگ صفحہ ۳۴۔

(۱۶) بنام ایزد روزی دہ جاندار و آمرزندہ نیکوکار۔

(۱۷) گفتیم کہ نخستین آباد را بگزیدیم پس از و سیزدہ پیغمبر آباد نام بیہم فرستادم

(۱۸) باین چہاردہ پیغمبر جہان آراستہ و آرام یاب شد۔

(۱۹) پس از ایشان کہ چہاردہ آباد باشند پادشاہان جانشین و بیرہ ماکی (خلفاء)
آنان جہان را خوب داشتند۔

(۲۰) چون صد زاد سال در پادشاہی ایشان را رفت آباد آراد۔ پادشاہ۔
جہانداری گذاشتہ یزدان پرست شد۔

ایکسو زاد کتنا ہوتا ہے اسکی دیکہو تفصیل باید دانست کہ فرسنداج کیشان ہزار
بارہ ہزار سال را یک فرد گویند و ہزار بارہ فرد را یک ورد و ہزار بارہ ورد را
یکمرد و ہزار بارہ مرد را یک جاد و سہ ہزار جاد را یک واد و ہزار واد را یک زاد
نامند یعنی شمارہ صد زاد سال در گروہ آبادیان خسروی پائید (سفرنگ دساتیر

صفحہ نمبر ۴۴ و ۴۵) یہہ حساب لگائے تو یہہ عدد .... ۴۳ ہوتا ہی

حساب دانو! ذرہ بہی غور کرو ایک ارب چہا نوین کروڑ سے کتنا آگے ہے - اب اگر اسکے آگے ست جی اقوام کی ابتدا سے آجتک کا حساب لگائے تو اور سوچ لو نوبت بکجار سید کا معاملہ ہے - کیونکہ نامہ شت شائے کلیوجی مین لکہا ہے -

(۴) اے شاہ کلیو پوریجی الادجون آب (رونق) و پیرامان رواسے جہان ہبک اسپار سال گشید مردمان بزہ کار (گناہگار) شد ندجی الاد از ایشان بیرون رفت - سفرنگ صفحہ نمبر ۶ - اور اسپار ایک ارب سال کو کہتے ہین یہہ زمانہ بالا کے بعد جیان کی سلطنت و مذہب کا وقت ہے -

اگر مکذب براہین کا قول درست ہے تو فرسنداج گیشون نے وید سے کچہہ نہین چورایا بلکہ فریق ثانی کے ذمہ یہہ الزام ضرور ہے جسنے اُس (وید) کی رستی الہامیت سراپا کافور ہے - والا آریہ ثابت کرین کہ آبادیون نے بہی وید سے تعلیم پائی - اب خاکسار چند وہ دلائل بیان کرتا ہے جنسے یقین پیدا ہوا ہے کہ ہندیون نے پارسیون سے سیکہا -

اول - قدامت - پارسی بحساب بالا آریہ کے پہلے ہین - **دوم** - بیاس جی کا پارسی فرسنداج کیش زرتشت کے پاس جانا - اور اُسکا مذہب قبول کرنا - اور یہہ امر کچھ مخفی بہی نہین ہوا بلکہ بڑی ہی مجلس مین واقع ہوا - دیکھو نامہ زرتشت آیتہ نمبر ۶۵ و ۶۶ و آیتہ نمبر ۱۶۲ سفرنگ صفحہ نمبر ۱۲ و نمبر ۱۳۵ - **سیوم** - دونون ادیان کے اُن تعلیمات کا باہم موافق ہونا جنپر سچے دین اسلام سے آریہ کو اختلاف ہے مثلاً مسئلہ تناسخ - دیکہو ساتیر فرزآباد وخشوران وخشور آیتہ نمبر ۶۷ و ۶۸ -

گوشت نہ کہانا - اور اسکے ترک کو ضروری یقین کرنا دیکہو - آیتہ نمبر ۱۳۶ و ۱۳۷ - سورج اور چاند اور کواکب - اور عناصر کی پرستش دیکہو نامہ شت شائے کلیو آیتہ نمبر ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و نامہ وخشور یاسان امہ نمبر ۵۴ و ۵۵ و ۵۵

بلکہ غور کیجئے تو اکثر حصہ کیا انکی کل تعلیمات کا خزانہ وہی پارسی ہین - و بس (ذرا غور کرو) -

تکذیب صفحہ نمبر ۸۲ - "احقاق حق و ابطال باطل سے قاصر رہنا - احقاق حق مین جسقدر قرآن کم زبان ہے اسی قدر ابطال باطل مین وہ قاصر البیان ہے - سات آسمانون اور سات زمینون کا ہونا زمین کے اوپر پہاڑون کو بمنزلہ میخون کے ٹہوکنا تاکہ زمین جنبش نہ کرے - سورج کا چشمہ گلی مین ڈوبنا چاہ بابل مین ہاروت و ماروت کا قید ہونا چشمہ ہای دودہ و شہد و شراب کا بہنا سلیمان کے وقت جانورون کا بولنا وغیرہ حق کے ظاہر کرنے سے قطعی بہرہ ہو رہا ہے - ورنہ اہل عالم و ماہران تواریخ و ہیئت و جغرافیہ انکی تردید برابر کر رہے ہین" -

مصدق احقاق حق کا قصہ سن چکے ہو - تمام حقوق کا سرتاج اور بڑا حق عقل کا تشفی اور الہامی مذاہب مین اللہ تعالے کا ماننا ہے - اسکو غور کرو کس کامل طور پر قرآن نے بیان کیا - اور کس کامل طور پر ثابت کیا - اور کس طرح اللہ تعالے کو عیوب سے مبرا بتایا - سونے - اور کچہ - اور مچہ - بننے سے پاک یقین کرایا - یہود یون کے ٹہتہ سے پیٹنے سے پاک بتایا ابطل اباطیل شرک کی جڑہ کاٹی -

رہی یہہ بات کہ سات آسمان باطل ہین وغیرہ وغیرہ سو اسکا جواب نمبر وار یہی ہینت ؟

اول تو سات آسمانون اور سات زمینون کی کہی عالم بلکہ اہل عالم ماہر تواریخ و ہیئت وجغرافیہ نے ممبر وار تردید کی ہے۔ اگر وہ آدمی انکا نام ہی لکھدیا ہوتا۔

سنئے۔ آپکو ہم بتا دیتے ہین۔ آپنے تو منکر اہل علم کا نام نہین لیا۔ ہم ماننے والون کے نام سناتے ہین۔ یوگ۔ پاتنجل کرت سوتر نمبر ۲۵ ویاس منی کی بہاس ادہیا سوم سوترج دہارنا کی نرتی مین لکہا ہے۔ بہو کی اوپر بہوز سور مہر جن تپ ستیہ ستت۔ یہہ سات آسمانی طبقات ہین۔ جو زمین کے اوپر ہین اور مہاتل۔ رساتل اتل۔ ستل وتل۔ تلاتل۔ پاتال۔ یہہ سات طبقات زمین کے نیچے ہین۔ اب بتائیے یہہ آریہ ورتی اہل علم اور ہیئت دان اور جاگرفی کے ماہر تہے یا نہ تہے مگر یہہ تو بتاؤ جنبو دیپ کے گرد کون سمندر اور شاک دیپ کے گرد۔ اکہیو رس سمندر کش دیپ کے گرد سورا سمندر۔ کرونچ دیپ کے گرد سرپی سمندر۔ شال مل دیپ کے گرد دوہی سمندر گیو مید دیپ کے گرد۔ کہیر سمندر۔ پشکر دیپ کے گرد۔ جل سمندر۔ ان دیپون کا بیان اور تشریح کس جاگرفی دان سے پوچہین۔

پہر مین کہتا ہون۔ کہ زمین اور آسمان کا سات سات حصص مین منقسم ہونا ایسی تقسیم ہے جو سراسر حق ہے۔ اسکے ماننے مین بطلان ہی کیا ہے۔ کہ قرآن کریم نے اسکا ابطال نہین کیا۔ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ مین سبع ارضین کا تذکرہ موجود ہے۔ مگر یاد رہے۔ موجودات مرکبہ کی تقسیم کئی طرح ہوسکتی ہے۔ اگر اللہ تعالے نے یہہ تقسیم فرمادی تو بطلان کیا ہوا۔

اب ہم ایک ایسی بات کہتے ہین جسکے سننے سے کسی منصف آریہ کو قرآن کریم کے سبع سموات کہنے مین انکار کی جگہہ نہین۔ زمین سے لیکر جہانتک فوق مین

اللہ تعالے کی مخلوق ہے۔ اس مخلوق کو اللہ نے ایک تقسیم مین سات حصونپر تقسیم کیا ہے۔ ہر ایک آسمان جسکا بیان اللہ تعالے نے قرآن مین کیا ہے انکا بیان آیات ذیل موجود ہے

اوّل وہ مقام جسمین ہمارے لئے کہانیکا سامان رکہا ہے۔ جیسے فرمایا ہے۔

وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ [1]

دوم۔ وہ مقام جسکے اندر جانور اوڑتے ہین جیسے فرمایا۔

أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ صَافَّاتٍ فِي جَوِّ السَّمَاءِ [2]

سوم۔ وہ مقام جسمین اولے بنتے ہین اور کہیتون اور باغون کو ویران کرتے ہین جیسے فرمایا۔

فَأَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ [3]

چہارم۔ وہ مقام جسمین سے مینہ آتا ہے جیسے فرمایا۔

وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ [4]۔

پنجم۔ وہ مقام جسمین ستارے اور نیازک گرتے ہین۔ جیسے فرمایا۔

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ

---

[1]۔ اور آسمان ہی مین تمہارے لئے رزق یعنی کہانے پینے کا سامان رکہا ہے اور وہ چیز ہے جسکا تمہین وعدہ دیا گیا+

[2]۔ کیا یہہ لوگ پرندون کیطرف نہین دیکہتے کہ کیسی صفین باندہے آسمانی فضا مین موجود ہین+

[3]۔ پہر ہمنے ہی اتارا بدکارونپر انکی بدکاری کے بدلہ آسمان سے عذاب+

[4] اور ہمنے آسمانون یعنی بادلون سے پانی اُتارا اور اسکے درمیانی ہونے سے پہل نکالے جو تمہارے لئے رزق یعنی کہانے اور پینے کا سامان ہین+

ششم- وہ مقام جسمین ستارے ہین جیسے فرمایا۔

وَجَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ

ہفتم- وہ حصہ جوان سب کے اوپر ہے۔ اور جسمین اللہ تعالے نے بہشتون کو رکہا ہے۔ کہ ان مشہود ستارون سے اوپر بہی کوئی مقام ہے۔ جیسے فرمایا۔

جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰاتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ

بقیہ اعتراضات تکذیب صفحہ نمبر ۲۸ کا جواب

دوم- "پہاڑ زمین مین میخون کی طرح ٹہوکے گئے"

مصدق- یہہ مشاہدہ ہے۔ اور ہمنے اسپر ایک مضمون لکہدیا ہے۔ جو عنقریب آتا ہے۔ اسے ضرور پڑہو +

سوم- "سورج کا چشمہ گلی مین ڈوبنا"

مصدق- قرآن مین نہین لکہا +

چہارم- "چاہ بابل مین ہاروت ماروت کا قید ہونا"

مصدق- قرآن مین نہین لکہا۔ بلکہ چاہ بابل کا کوئی تذکرہ بہی قرآن مین نہین۔ ہاروت ماروت کے قید ہونیکا بیان بہی نہین +

پنجم- "چشمہ ہائے دودہ و شہد و شراب کا نمونہ"

مصدق- ہم دنیا مین بھی دیکھتے ہین۔ تو آپنے اُسکا ابطال کیسے تجویز کرلیا دیکہو مادہ گائے بہینس کا شیردان۔ مکہی کا چہتہ۔ انگور کی چہتریان +

ششم- "سلیمان کے وقت جانورون کا بولنا"

مصدق- یہہ امر بہی قرآن کریم مین نہین آیا جانور تو اب بھی بولتے ہین

اسوقت کی کیا خصوصیت ہے قرآن مین صرف اتنی بات آئی ہے +
کہ سیدنا سلیمان علیہ السلام منطق الطیر کو جانتے تھے علم منطق الطیر کو عبری
مین وَبرَھا عرَف کہتے ہین وَبرَ کے معنے بات۔ عرَف کے معنی پرندہ
اور یونانی زبان مین اس علم کا نام اُرنی ثولوجیا ہے۔ اُرنیس اور اُرنی
تھوس کہتے ہین اُڑنے والیکو۔ اور لوجیا کے معنے لغت اور علم کے ہین۔ کتاب
تاریخ مین جو غالبًا شاہی روزنامچوںسے یا الہام سے تیار ہوئی ہے۔ اسکا
۴ باب ۳۳ ملاحظہ ہو۔

تکذیب صفحہ نمبر ۸۳- پر نظر

(۱)۔ "بیت اللہ کی نسبت کہ وہی خانہ خدا ہے"۔

(۲)۔ "چاہ زمزم کی منبع نہر ہائے جنت کے سوتے ہین"۔

(۳) "زمزم دل سے گناہون کے سیاہ داغ دہوتا ہے"۔

(۴) "حجرالاسود کی تعظیم وچومنے سے گناہ معاف ومدہد پاک ہوتا ہے"۔

(۵)۔ "زیارت مدینے سے ولکی لوزانی ہے"۔

(۶) "شق القمر کے سحر آمیز تعلیم"۔

(۷)۔ "عرش کے برابر خدا کا وجود بیان کرنا"۔

مصدق۔ ان امور کا قرآن کریم مین کہین وجود نہین۔ ذرا مکذب صاحب
دکھا دین۔ باقی بیت اللہ کی طرف سجدہ کرنا۔ اسکی طرف سے پہر کر سجدہ کرنا۔ ناروا
بلکہ گناہ وخطا ہے۔ حج وطواف احرام کعبہ عمرہ مین دوڑتے۔ قربانی حور وغلمان
شراب کا تذکرہ اسی کتاب مین کرینگے۔ انشاء اللہ تعالے

تکذیب صفحہ منبر ۸۴۔

موسٰی کو آگ کے سامنے کس نے سجود کرایا ہے۔ اور ابراہیم کا سورج کو کس نے خالق اور رب ٹہرایا ہے۔ آگ چاند سورج اور ستارون کو نذاریٰ کون بتلاتا ہے۔ اور فرشتون کو رب النوع کون ٹہراتا ہے۔

مصدق۔ سیّدنا موسٰی علیہ السلام نے کبھی آگ کو سجدہ نہین کیا۔ آؤ کچھ خدا کا خوف کرو سیدنا ابراہیم علیہ الصّلوۃ والسلام اہل توحید کے سردار اور موحدین کے مقتدا تہے **سنو**! اور ہوش کی کہو۔ یہہ مال و اسباب فانی اور زوال پذیر ہے۔ آخراسے چہوڑنا ہے۔ سوشیل اصلاحون کی ناجایز تدبیرین تمہین بہندے مین ڈالینگی۔ اور بجاے اسکے کہ تم مذہب کو صرف خیالی سوشیل حالت کی صلاح کا ذریعہ بنا رہے ہو۔ اور تمہارے دلمین مین اپنے کانون ہنوون سے سن چکا ہون کچھ بہی نہین۔ الا ماشاء اللہ۔ یاد رکہو۔ سوشیل اصلاح مین یہہ منافقانہ کارروائی فائدہ نہ دیگی۔ **غور** کرو۔ اور **سنو**۔ ابراہیم علیہ السلام سچے اور پکے موحد خداپرست تہے۔ انکی قوم ستارہ پرست اور سورج پرست تہی سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے سیارہ پرستی کی برائی پر مناظرہ کیا۔ اور کہا۔ کیا یہہ غائب ہونے والی اشیاء تمہارے رب ہوسکتی ہین۔ ہرگز نہین رب تو وہ ہو جو ہروقت ان اشیا کا نگران رہے جنکی پرورش کرتا ہے۔ اور یہہ اشیاء تو غائب ہوجانیوالے ہین۔

دیکھو۔ اس براہیمی بحث کے اخیر میں آئتین جنمین صاف لکھا ہے یہہ سارا مناظرہ صرف توحید کے لئے تہا۔ جو سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا۔ ہان۔ آگ کو نذاریٰ کہنا اس امر کا تذکرہ بہی قرآن کریم مین ہمین معلوم نہین ہوا۔

کہ مکذب نے کہان سے ڈہو کہا کہا یا۔ اور ابراہیمی مناظرہ یہہ ہے۔

فلما رأى الشمس بازغة قال هذا ربي هذا اكبر فلما افلت قال يقوم اني بري مما تشركون - اني وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض حنيفا وما أنا من المشركين - وحاجه قومه قال اتحاجوني في الله وقد هدين ولا اخاف ما تشركون به الا ان يشاء ربي شيئا وسع ربي كل شي علما افلا تتذكرون - وكيف اخاف ما اشركتم ولا تخافون انكم اشركتم بالله ما لم ينزل به عليكم سلطانا فاي الفريقين احق بالامن ان كنتم تعلمون - الذين امنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم اولئك لهم الامن وهم مهتدون وتلك حجتنا اتينها ابراهيم على قومه نرفع درجات من نشاء ان ربك حكيم عليم

فرشتون کو رب النوع کہنا قرآن کریم کا حکم نہین اسلامیون کا اعتقاد نہین قرآن کریم تو مخلوقات مین کسیکو رب کہنا جایز نہین بتلاتا - جیسے فرماتا ہے -

ولا يتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون الله -

تکذیب کے صفحہ نمبر ۸۶ مین شخصی بحث ہے جو اس حصہ مین ہم نہین کرتے - کیونکہ یہہ حصہ خالص اسلام کے متعلق ہے - تکذیب کے صفحہ نمبر ۸۶ سے نمبر ۹۴ تک کوئی دلچسپ بحث نہین - اسلئے اسکا ہم ذکر ہی نہین کرتے - البتہ صفحہ نمبر ۹۲ مین تکذیب کا وہ فٹ نوٹ جسکا خلاصہ یہہ ہے - کہ حسب اعتقاد یہود و عیسای اہل اسلام بنی اسرائیل کے سوا کسی قوم مین کوئی پیغمبر کتاب لیکر نہین آیا - ذکر کے قابل ہے - اس اعتقاد کے اثبات مین - (اگرچہ مسلمانون کا اعتقاد نہین)

مکذب نے جو اشارہ کیا ہے۔ وہ یہہ تین آیتین ہین۔

اول۔ وَمَا اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۔ پ اول۔ سورۃ رکوع ۱۵

دوم۔ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ پ ۵ سورہ ال عمران رکوع

سوم۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْكُمْ اَنْۢبِیَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا

مکذب۔ یاد رکہین کہ ان آیات مین حصر وتخصیص کا کوئی لفظ نہین آیا۔ بلکہ قرآن شریف مین آیا ہے۔

ان من امتہ الا خلا فیھا نذیر۔ (وان من قریتہ الا خلا فیھا نذیر۔)

تکذیب صفحہ نمبر ۸۵

جہانتک مجہے معلوم ہے۔ میران آریہ سماج ہمیشہ اخلاق ومحبت کے ساتہہ غیر مذہب والون سے گفتگو کرتے ہین۔

مصدق۔ منشی صاحب اور کس شخص پر الزام لگائیے کس آریہ کی شکایت کیجئے آپ ہی کا کلام آپکی تکذیب مین آپکے اخلاق کا عمدہ نمونہ ہے جو آپکے رد کو کافی دلیل ہے۔ کیونکہ آپ ہی مدعی ہین علمی طور پر یہ کہانتک آپ اپنے اصل ہفتم کے تابع ہین جسمین سب سے پریتی پوربک دہرم انسار یتا یوگ برتنا چاہیئے۔ ہان دہرم انسار کا لفظ آپکے بچاؤ کی اچھی سپر ہے۔ **غور کرو**۔ اور اپنے اخلاق کی خوبی دیکہو۔

تکذیب صفحہ نمبر ۳

"جہاں پنڈت و مولوی پادری — مناحق شماتت شدہ مفتری"

اللہ تعالے آپکو فہم عطا کرے آپنے کن ہاتہون سے یہہ سطر لکہہ ماری ہے - جو

تکذیب صفحہ نمبر ۳۶ مین ہے "خداے محمد بان سے علم نا فہم - مکار

دہوکہ باز - فریبی - حیلہ پرداز ہے"

ہمارا خدا کون ہے - وہی جسکا نام الرحمن الرحیم ہے رب العالمین اور مالک یوم الدین

ہے - وہی القدوس السلام المومن المھیمن - الخالق الرزاق العلیم الحکیم ذو الجلال

والاکرام - وہی جسنے آسمان اور سورج اور چاند اور ہزارون ہزار کرے اور سب کچھہ بنایا -

منشی صاحب آپکے اخلاق اور آپکی محبت بہری گفتگو کا فیصلہ آپکی کانشس نہین

چہوڑ سکتا - آپ اپنے اور کسی آریہ سے ہی پوچھ لین یہہ تو آپکی جنکو رفیفارمری کا

دعوے ہے - برتاؤ کا نمونہ تہا والا جو کچھہ مینے آریہ صاحبان کا سلوک اپنے اُستاد دیکہا

اسکی شہادت دون - تو منصف - سننے والے کے رونگٹے کہڑے ہو جاوین -

مگر مین اپنا اشکو بثی و حزنی الی اللہ اپنی پریشانی اور دکہہ کو صرف اللہ ہی کے

آگے بیان کرتا ہون اور کہتا ہون - اللہ تعالے آپ ہی میرا اور میرے عیال کا

حافظ و ناصر ہو - اور ہماری حفاظت مین صرف اپنے رحم کو کام مین لاوے - آمین -

تکذیب صفحہ نمبر ۹۹

"نمونہ کے طور پر کچھہ اختلاف دکہاتا ہون"

مصدق منشی مکذب! - قرآن نے اپنی راستی سچائی اور قرآن کے منجانب

اللہ ہونیکے دلائل مین یہہ دلیل بہی دی ہے - کہ اسمین اختلاف نہین جیسے فرمایا -

لوکان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا کیا معنی اگر قرآن کریم اللہ تعالے کیطرف سے اور اس علیم وخبیر کی کلام نہوتا۔ تو اسمین بہت ہی اختلاف ہوتا۔ حالانکہ اسمین ایک ذرہ بہر بہی اختلاف نہین ہے۔

تکذیب ۱۔ آپنے توریت شریف اور انجیل شریف کے اختلافات جسقدر ارقام کئے ہین انکا جواب اسوقت مین نہین دیتا۔ کیونکہ آپنے بالتخصیص ہمسے جواب طلب کیا ہے۔ عیسائیون کے متعلق اعتراض کا جواب عیسائی دین گے۔ دیکھو صفحہ ۴ تکذیب اور تکذیب صفحہ نمبر ۸۵۔ اپنے اختلافات کے بیان کرنے سترہ نمبر اختلافات کے بیان کئے ہین انمین صرف نمبر ۳۔ اور نمبر ۱۵۔ اور نمبر ۱۶۔ اور نمبر ۱۷۔ پانچ اختلاف قرآن کریم کے متعلق ہین۔ نمبر ۳۔ جب خاوند چاہے طلاق دے سکتا ہے (یہہ پہلا اختلاف ہے)۔

اوّل۔ قرآن مین یہہ حکم نہین۔ رکوع یا آیت کا پتہ دیجئے۔ علی العموم خاوند جب چاہے عورت کو طلاق دیدے۔ یہہ قرآن کا حکم نہین۔ ہان یہہ حکم اگر کچھہ شرایط کے ساتھہ ہو تو جدا امر ہے۔

دوم۔ اگر مان لین۔ کہ قرآن مین یہہ حکم ہے۔ تو اسمین اختلاف کیا ہوا۔ یہہ تو ایک حکم ہوا اسکا مخالف حکم کہان ہے؟

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا

خیال کرو۔ خاوندون کو بی بیون کے ساتھہ کس حکمت کے ساتھہ عمدہ نباہ کا حکم ہوتا ہے۔ قرآن فرماتا ہے۔ اگر کسی اتفاق سے بی بی مکروہ بہی لگے۔ تو بہی پسندیدہ

سلوک کرو اسکا بدلہ اللہ تعالے بہت ہی بہت بہتری ان بی بیون مین رکہے گا-
غور کرو قرآن ماننے والا خدا کے وعدون کو سچ یقین کرنے والا اس امید پر بری
سے بری بی بی کے ساتہہ بہی کتنا سلوک کریگا- قرآن نے وہی صورتین طلاق کے جواز کے لئے رکہی ہین اور ان
دونون صورتونمین طلاق کا ہونا کمال حکمت پر مبنی ہے کیونکہ وہ دونون صورتین اصل
منشاء نکاح کے خلاف ہین اول زنا جیسے فرمایا-
وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ
وَلَا تُخْرِجُوهُنَّ مِن بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ
دوم- بدچلنی- اور باہمی جہگڑا- اور فساد منزل- لاکن اسمین بہی پہلے مصالحت
کی تمام تدابیر کی جاوین- تب طلاق دین جیسے فرمایا
وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ
فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ○ وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا
حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا إِن يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا
سوم- طلاق دینے پر ایک زبردست جرمانہ رکہا ہے-
وَإِنْ أَرَدتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنطَارًا
فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا أَتَأْخُذُونَهُ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ
أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنكُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا -
چہارم- یہہ حکم جسکو مکذب نے لکہا ہے- غالبًا اس صورت مین ہے- جہان میان
بی بی مین خلوت ہی نہین ہوئی- گویا نکاح ہی پورا نہین ہوا- ہمارے مولانا
جناب مولوی ابوسعید صاحب نے اشاعت السنۃ مین ان مسائل پر مفصل کلام کیا ہے

افسوس اس سفر مین وہ پرچے پاس نہین - ناظرین انکو ضرور ملاحظہ کرین -

مکذب - "اختلاف نمبر۱۳ شراب کی حرمت" -

مصدق - شراب کی حرمت کا قرآن مین حکم ہے - اور اسپر سخت ممانعت ہے پھر اسمین اختلاف کیا ہوا اختلاف تب ہوتا - کہ کہین قرآن مین شراب کی حلت ہوتی - اور کہین حرمت صرف اسمین اختلاف کیا ہوا - غور کرو -

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ٥ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۤءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ٥ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

ایک ہمارے پرانے دوست نے جسکو اب ہم کچھہ ایسا تعلق نہین رہا - اور معلوم نہین ہو سکتا - کہ کیون - مگر یہہ کہ اسکے جلیس ہی ہمسے ناخوش ہین ایکدفعہ سوال کیا شراب کی نسبت صریح لفظ حرمت بھی موجود ہے ؟ - مینے اُسکے آگے پہلی آیت متذکرہ بیان کی الا اسکو انکار رہا - اور کہا کہ صریح حرمت ہو تو مانونگا - خاکسار نے اُسسے عرض کیا صریح لفظ حرام بھی قرآن مین ہے -

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ ٥

لہ - بے ریب شراب اور قمار بازی اور بت پرستی اور بدشگنی کا اپنا شیطانی ناپاک باتین ہین - انسے بچے رہو تو کہ نجات پاؤ شیطان کا تو منشا ہی ہے - کہ شراب اور قمار کے باعث آپسمین تمہاری عداوة و بغض پیدا ہو - اور تمہین الٰہی یاد اور نماز سے اِس بہانے روک لے - پس اب بھی ان بری باتون سے رکوگے کہ نہین اور فرمانبردار رہو اللہ و رسول کے اور نافرمانی سے خوف رکھو - اگر ہمارے حکمو نمانونگے تو جان رکھو ہمارے رسول کے ذمہ تو اتنا ہی تہا کہ اسنے کہول کر سنا دیا ؛

لہ لوگ تجھہ سے پوچھتے ہین کہ شراب اور جوئے کا کیا حکم ہے تو کہدے ان دونون مین بڑی بدی ہے - اور یہہ دونون بڑے اثم ہین ؛

اس آیت شریف سے ثابت ہوا۔ شراب میں اثم ہے۔ اور بڑا اثم ہے۔ اب اثم کا حکم سنو۔

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

ذرہ غور کرو شراب کی ممانعت کس زور سے فرمائی ہے۔

تکذیب صفحہ نمبر ۱۰۰

تکذیب براہین "اختلاف نمبر ۵ عام مسلمانوں کے لئے چار چار۔ اور محمد صاحب کو ۹-۱۱-۱۸ بلکہ لاانتہا قرآن سورہ احزاب"۔

مصدق منشی صاحب! آپکی عربی دانی کا میں قائل ہو جاؤں اگر بنام خدا سورہ احزاب وغیرہ میں سے نو اور گیارہ۔ اور اٹھارہ۔ اور لاانتہا کا حکم نکالدو۔ آپکے لاانتہا کہنے کی راستی سورہ احزاب کی آیت ذیل سے ظاہر ہے

وَلَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ

سورہ احزاب کی اس آیت سے تو آپکا لاانتہا کہنا بالکل غلط معلوم ہوتا ہے۔

تکذیب براہین کے نزدیک نمبر ۱۶- اور نمبر ۱۷ میں قرآنی اختلاف یہہ ہیں

سلہ - تو کہہ میرے رب نے ہر ایک ظاہری اور باطنی بےحیائی کو اور اثم و ناحق کی بغاوت اور شرک کو جس کیلئے اللہ نے کوئی ثبوت کی اجازت نہیں دی اور اس امر کو کہ خدا پر ایسی باتیں بناؤ جنکا تمکو علم نہیں۔ میرے اللہ نے حرام کر دیا ہے۔

سلہ - ان بی بیوں کے بعد تجھے کوئی بی بی حلال نہیں۔ اور نہ یہہ امر تجھے جائز ہے کہ انکے بدلہ میں اور بی بیاں بنا لے اگرچہ تجھے کیسی ہی پسند آویں مگر وہی عورتیں جنکا تو مالک ہو چکا ✣

بیت المقدس کی طرف سجدہ کرو۔ مکہ کی طرف سجدہ کرو۔ پہلا حکم منسوخ ہوا"

منشی صاحب کہین تو فطرت و عقل سے ہی کام لیا ہوتا۔ کیا کرتے ہو۔ کہان قرآن مین لکہا ہے کہ بیت المقدس کیطرف سجدہ کرو۔ اور نہ قرآن مین لکہا ہے کہ اب یہہ حکم منسوخ ہوا۔ قرآن مین کہین نہین لکہا کہ بیت المقدس کیطرف سجدہ کرو۔ اصل بات یہہ ہے۔ کہ ہر ایک مذہب مین دو قسم کے احکام ہوا کرتے ہین۔ چاہے یہہ تقسیم عرفًا اور رسمًا ہو جاوے۔ چاہے حکمًا۔ ایک قسم کے احکام مین ایک مذہب کا آدمی اگر دوسرے مذہب مین چلا جاوے تو عام طور پر وہ بدنام نہین ہوتا۔ مثلًا کوی ہندو زکوۃ دیا کرے۔ یا کوئی مسلمان علی الصباح خواہ مخواہ ضروری نہا لے۔ یا موچہین بڑہا لے۔ تو اپنی قوم سے علی العموم علیحدہ نہین ہو جاتا۔ اور دوسری قسم کے وہ احکام ہین کہ کرنے سے جہٹ ایک قوم سے الگ اور دوسری مین شامل سمجہا جاتا ہے۔ مثلًا کوئی مرتد مسلمان عام مجلس مین نعوذ باللہ سور کہا لے۔ یا کوئی آریہ کہلا کر ہماری نماز کی جماعت مین شامل ہو جاوے۔ اللہ تعالے نے رسول اللہ کے خالص احباب الگ کرنیکو ابتدا مین جب آپکے حضور اکثر عرب آتے تہے۔ اور مکہ کو قبلہ مانتے تہے بیت المقدس کو قبلہ بنایا تہا۔ مگر وہ حکم قرآن مین موجود نہین۔ جب مدینہ مین تشریف لیگئے اور یہود و نصارے سے سابقہ پڑا تو مکہ کو قبلہ ٹہرایا؛

تمت

نظم در مدح تصدیق البراہین از سید حامد شاہ صاحب اہلمد معافیات ضلع سیالکوٹ جس کے ہر ایک کے ابتدائی حرف اعداد جمع کرنیسے ۱۸۹۰ء برآمد ہوتا ہے

کہان ہے طالب صادق کہان ہے ۔ صداقت کے لئے جو نیم جان ہے
کہان ہے راستی کا جو ہے بہوکا ۔ تلاش راستبازی مین دوان ہے
صراط مستقیم حق کا جویان ۔ کدہر ہے کس طرف کو اب روان ہے
سپاس و حمد رب العالمین ہے ۔ کہ جو بندون پہ اپنے مہربان ہے
وہ خود ناصر ہے دین احمدی کا ۔ مخالف ٹہرے یہہ طاقت کہان ہے
محبون کو بشارت ہے بشارت ۔ مبارک ہو یہہ برکت کا سمان ہے
پکارو چوٹ ڈنکے کی عزیزو ۔ سنا دو سب کو جو پیر و جوان ہے
کہ پہلی جلد تصدیق البراہین ۔ نکل کر راہ نمائے گمرہان ہے
کلام صدق پہیلا ہے جہان مین ۔ بطالت کوئی دن کی میہمان ہے
مکذب ہین کہان تصدیق دیکہین ۔ ذرا جاگین کہ سونے مین زیان ہے
بہت سی شوخیان حق سے ہوئی ہین ۔ نگہبان حق کا خود حق ہے عیان ہے
صداقت منصفون سے داد لے گی ۔ عجب تصدیق کا طرز بیان ہے
ذرا تکذیب کو رکھہ کر مقابل ۔ بتائین کون ان مین بدزبان ہے
اُودہر تلخی اِودھر شیرین زبانی ۔ عوض مین بد کے کیا نیکی عیان ہے
ادب سیکہے ذرا وہ طفل مکتب ۔ بزرگون سے جو کرتا شوخیان ہے
بتادے گی اُسے تحریر تصدیق ۔ مصنف اس کا کیا رطب اللسان ہے
فضولی سے نہین ہرگز سروکار ۔ دلائل اور حقیقت کا بیان ہے
وہی سمجہے گا قدر ان موتیون کی ۔ ہدایت جس کے سینے مین نہان ہے
نہین تعریف کرنے کی غرض کچہہ ۔ صداقت خود بخود یان مدح خوان ہے
خزانہ ہر صداقت کا ہے قرآن ۔ یہہ دنیا کو جتاتا یہ گمان ہے

+ مصنف کو دعا دیتا ہے حامد +
+ کہے آمین جو مشتاق جنان ہے +

کیا گیا ہے حجم چہوٹے ۱۶ صفحے قیمت بلا محصول ا ر پانچ جلد سے کم باہر نہین بہیجا جا سکتا +

اسلام پر لیکچر - جو سید حامد شاہ صاحب نے انجمن اسلامیہ سیالکوٹ کے جلسہ مین دیا تہا - نہایت خوشخط چہپا ہوا قیمت ا ر پانچ جلد سے کم باہر نہین بہیجا جا سکتا +

سفرنامہ علیگڈہ - قیمت ا ر پانچ جلد سے کم باہر نہین بہیجا جا سکتا +

گناہ پر لیکچر - نہایت عجیب وغریب لیکچر جو مولوی عبدالکریم صاحب نے سیالکوٹ کے ایک عام مجمع مین دیا - بالکل نئی تحقیقات ہے قیمت ا ر پانچ جلد سے کم باہر نہین بہیجا جا سکتا +

فاتح بنگالہ ایک دلچسپ بنگالی ناول "بنگ وجیتا" کا ترجمہ جسے دیوان کشن گوپال صاحب نایب تحصیلدار سیالکوٹ نے نہایت اعلے درجہ کی اردو مین ترجمہ کیا ہے نہایت عمدہ ولایتی کاغذ پر خوشخط اور صاف چہاپا گیا ہے - واقعات بڑے ہی دلچسپ ہین جو صرف دیکہنے کے ساتہہ تعلق رکہتے ہین قیمت بلا محصول عہ ہے +

نماز اور اسکی حقیقت معہ ترجمہ - نہایت خوشخط چہپی ہے حجم ۲۰ صفحے قیمت بلا محصول ۴ر +

المشتہر

غلام قادر **فصیح** پروپرائٹر ومنیجر پنجاب پریس سیالکوٹ

قطعہ تاریخ از نتائج طبع مولوی فیروز الدین صاحب بورڈ سکول سیالکوٹ

نیا سے اڑہی ہے ظلمت کذب		پہیلا ہے جہان مین نور تحقیق	
چمکے جو جہان مین اسکے انوار		تاریخ ہوئی فروغ تصدیق	۱۳۰۵ھ

فصل الخطاب لمقدمۃ اھل الکتاب

مصنفہ

حکیم مولوی نور الدین صاحب ملازم سرکار جموں و کشمیر

بیش قیمت کتاب مین واجب القدر مصنف نے الزامی جوابات کے ساتھ جو بڑی متانت و شائستگی سے دیئے ہین حقیقی جواب صرف قرآن کریم سے دیئے ہین - اور ان غیر متفرقہ موقعون پر کتاب اللہ کے مختلف مقامات کی نہایت لطیف تفسیر کردی ہے - ہٹ دہرم عیسائیون کا زور توڑنے کے لئے یہہ کتاب اپنی پوری قدرت ثابت کرتی ہے - فی الحقیقت اس کتاب نے جدید لباس پہنکر ہر ایک پڑہنے والے مناظرہ پسند علم دوست محقق کی دلی تعریف حاصل کی ہے ڈیمائی قد دو حصو نمین ۸۰۰ صفحہ سے زیادہ نہایت خوشخط **قیمت** عہ۸ علاوہ محصولڈاک

المشتہر

عبد الکریم بورڈ سکول سیالکوٹ

تصدیق براہین احمدیہ

جلد دوم

اس بیش قیمت کتاب کی دوسری جلد بھی بڑے اہتمام کے ساتھ پنجاب پریس سیالکوٹ مین چھپ رہی ہے۔ اور عنقریب فروخت کیلئے بالکل تیار ہوجائیگی۔ اس جلد مین بھی بڑے ضروری اور مفید مطلب مضامین پر بحث کی گئی ہے خصوصاً مسئلہ تناسخ کی تردید مین بڑا مفصل مضمون لکھا گیا ہے۔ درخواستین جلد آنی چاہئین ۔

المشتہر عبدالکریم بورڈ سکول سیالکوٹ

تصدیق براہین احمدیہ
جلد دوم
اس بیش قیمت کتاب کی دوسری جلد بھی بڑے اہتمام کے ساتھ
پنجاب پریس سیالکوٹ مین چھپ رہی ہے - اور عنقریب فروخت کیلئے
بالکل تیار ہو جائیگی - اس جلد مین بھی بڑے ضروری اور مفید مطالب
مضامین پر بحث کی گئی ہے خصوصاً مسئلہ تناسخ کی تردید مین بڑا مفصل
مضمون لکھا گیا ہے - درخواستین جلد آنی چاہئین ۔
المشتہر عبدالکریم بورڈ سکول سیالکوٹ